چشم نم

از قلم آیت نور

مکمل ناول

چار کمروں کے اس مکان میں صف ماتم بچھی تھی۔۔۔صحن میں ایک چارپائی پر میت رکھی گئی تھی جس کا ہمیشہ کملایا ہوا رہنے والا چہرہ آج روشن اور پر نور تھا۔۔۔جیتے جی جس کے لبوں پر کبھی مسکراہٹ نظر نہ آئی تھی لیکن آج وہی لب مسکراہٹ میں ڈھلے تھے۔۔۔ شاید زندگی کی تکلیفوں اور اذیتوں سے چھٹکارا ملنے کے باعث چہرے پر آسودگی جھلک رہی تھی۔۔۔وہیں صحن میں ایک طرف نیم کا درخت تھا جس کے تنے کو مضبوطی سے پکڑے سات سال کا سہما ہوا سا بچہ کھڑا تھا۔۔۔ ٹکٹکی باندھے چارپائی پر لیٹے وجود کو تکتا ہوا۔۔۔وہ

Do not copy or distribute without permission of the author

وجود جو کڑی دھوپ میں اس کے لیے چھاؤں کی مانند تھا لیکن آج وہ چھاؤں بھی چھن گئ تھی اس سے۔۔۔ہر طرف سے آہ وبکا اور بین کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں۔۔۔بچے نے نگاہوں کا زاویہ بدلا اور بھیڑ میں کسی کو تلاشنے لگا۔۔۔جلد ہی ایک اور چہرہ اس کی نگاہوں کی زد میں تھا۔۔۔اس کی دادی کا چہرہ۔۔۔وہ دادی جس میں منافقت کوٹ کوٹ کر بھری تھی۔۔۔چارپائی کے سرہانے بیٹھی وہ یوں پچھاڑیں کھا رہی تھیں جیسے مرنے والی عورت کے ساتھ بہت اچھے تعلقات تھے ان کے اور اس سے بہت پیار کرتی تھیں۔۔۔جبکہ حقیقت میں جب سے وہ بھولائی تھیں تب سے اس کے ساتھ بغض اور عناد کا رشتہ رکھا تھا انہوں نے۔۔۔راجا نے یاد کرنے کی کوشش کی کہ کیا کوئی ایسا دن گزرا اس کی ماں کی زندگی میں جب دادی نے اسے اس کے شوہر سے پٹوایا نہ ہو۔۔۔اور نہ جانے کتنی ہی بار اس کے سامنے اس کے باپ اور دادی نے دھکے دے کر اس کی ماں کو گھر سے نکالا تھا۔۔۔تو پھر اب یہ مکر و فریب کیوں۔۔۔ان کی ماں کے مرنے پر یہ رونا دھونا کیسا۔۔۔انہیں تو خوش ہونا چاہیئے کہ ان کی زندگی سے چلی گئی وہ عورت جس سے دشمنی کے علاوہ اور کوئی رشتہ نہ تھا ان کا۔۔۔لیکن یہ ڈھونگ تو رچانا ہی تھا انہیں۔۔۔دنیا کو دکھانے کے لیے۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا خالی آنکھوں سے سامنے دیکھتا رہا۔۔۔ تبھی ایک اور چہرہ نظر آیا تھا اسے۔۔۔اپنے باپ کا چہرہ جو آنکھوں میں آنسو لیے چارپائی کے نزدیک کھڑا تھا۔۔۔قریب ہی ایک اور آدمی بھی تھا جو شاید افسوس کر رہا تھا۔۔۔اور اس کا باپ۔۔۔ غمگیں چہرہ لیے اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔۔۔ کتنا دوغلا تھا نہ وہ انسان۔۔۔اپنی بیوی کو کبھی تحفظ نہ دے سکا۔۔۔ کبھی اس کی قدر نہ کی۔۔۔ کبھی اس کا احساس نہ کیا۔۔۔ذرا ذرا سی بات پر اسے مارتا پیٹتا۔۔۔ اور وہ بے چاری ساری رات زخموں کو سہلاتی، روتی کرلاتی، بچوں کو سنبھالتی اور صبح ہوتے ہی پھر ان کی خدمت میں جٹ جاتی۔۔۔بغیر کوئی شکوہ کیے۔۔۔ہر درد دل میں چھپا لیتی۔۔۔اور شاید وہی درد اس کے دل کا روگ بن کر اس کی جان لے گیا۔۔۔اور اب یہ لوگ۔۔۔یہ منافق لوگ اس کے سرہانے بیٹھے بین کر رہے ہیں۔۔۔خود اسے مار کر، اس کی جان لے کر اس کے لیے رو رہے ہیں۔۔۔راجا کو شدید نفرت ہوئی ان سب کی منافقت سے۔۔۔اس گھٹیا پن سے۔۔۔

تبھی کسی کا ننھا سا ہاتھ اس کے ہاتھ کی گرفت میں آیا تھا۔۔۔اس نے نظریں جھکا کر دیکھا۔۔۔اس کی تین سالہ بہن اس کا ہاتھ تھامے کچھ پوچھ رہی تھی۔۔۔وہ نیچے جھکا۔۔۔ "لاجا۔۔۔امی کدھل گئی۔۔۔اول یہ سب لوکیوں لہے ہیں۔۔۔(راجا امی کدھر گئی۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور یہ سب رو کیوں رہے ہیں۔۔۔)"آنکھوں میں معصومیت لیے وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔ راجانے بے ساختہ اسے گلے سے لگایا۔۔آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔"بہت دور۔۔۔بہت دور چلی گئی ماں ہمیں چھوڑ کر۔۔۔ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔ہمارا اب کوئی نہیں۔۔۔ہم اکیلے ہو گئے۔۔۔بالکل اکیلے۔۔۔"وہ سات سال کا بچہ روتے ہوئے اپنی بہن سے کہہ رہا تھا۔۔جس کے لہجے میں کرب واذیت کا ٹھاٹھیں مارتا سمندر تھا۔لیکن وہاں ایک بھی فرد ایسا نہ تھا جو ان کے درد کو سمجھ سکتا۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وہ شدید غصے میں ریش ڈرائیونگ کر رہی تھی۔۔۔ساتھ ہی ساتھ بڑبڑاہٹ بھی جاری تھی۔۔۔لب بھینچے مسلسل گاڑی کی سپیڈ بڑھاتے ہوئے وہ غصہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔بار بار نظریں بیک ویو مرر تک جاتیں جہاں اس کی سیاہ مرسیڈیز کے پیچھے ایک جیپ آرہی تھی۔۔۔اور اس جیپ کو دیکھ دیکھ کر ابیہا کو مزید تپ چڑھنے لگی۔۔۔اس

Do not copy or distribute without permission of the author

نے ایک دم بریک پر دباؤ بڑھایا۔۔۔گاڑی کے ٹائر چرچرائے اور گاڑی دو تین جھٹکے کھانے کے بعد رک گئ۔۔۔اس کی گاڑی رکتے ہی پیچھے آتی جیپ بھی رک چکی تھی۔۔۔ گاڑی سے اترے بغیر،لب بھینچے ابیہا سامنے نظر آتی تارکول کی سڑک کو گھورنے لگی جب جیپ سے اتر کر ایک شخص اس کی کھڑکی کی جانب آیا۔۔۔"میڈم کیا ہوا۔۔۔؟؟گاڑی کیوں روک دی آپ نے؟؟"شائستگی سے دریافت کیا گیا۔۔۔ابیہا نے گاگلز آنکھوں سے ہٹا کر خونخوار نظروں سے اس کی جانب دیکھا۔۔۔ہٹا کٹا مضبوط جسامت کا مالک پہلوان نما شخص جس کے چہرے پر بڑی بڑی مونچھیں تھیں اور وہ مونچھیں ابیہا کو زہر لگتیں۔۔۔ ہاتھ میں بندوق پکڑے بلیک کلر کے باڈی گارڈ کے یونیفارم میں ادب سے کھڑا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔۔جہاں دل چاہے گاڑی روکوں جب چاہے گاڑی چلاؤں۔۔۔ تم کون ہوتے ہو مجھ سے سوال کرنے والے۔۔۔تمہارا کام ہر وقت میرے ساتھ رہنا ہے،میری حفاظت کرنا ہے۔۔۔مجھ سے سوال جواب کرنا نہیں۔۔۔سمجھے۔۔۔گیٹ آؤٹ۔۔۔"وہ غصے سے پھٹ پڑی۔۔۔لہجے میں نخوت اور بدتمیزی تھی۔۔۔گارڈ خفیف سا ہو گیا۔۔۔"میڈم میں نے تو بس اس لیے پوچھا کہ کہیں گاڑی خراب تو۔۔۔"وہ ہلکی سی آواز میں اس بگڑی ہوئی امیر زادی کو صفائی دینے لگا۔۔۔"تم نے سنا نہیں۔۔۔آئی

Do not copy or distribute without permission of the author

سیڈ گیٹ آؤٹ۔۔۔"وہ چلائی تھی۔۔۔سارے موڈ کا بیڑہ غرق ہو گیا تھا۔۔۔اتنا خوبصورت موسم اور خوشنما شام کا منظر بھی اسکا دل جلا رہا تھا۔۔۔گارڈ خاموشی سے وہاں سے ہٹ گیا۔۔۔"پتا نہیں بابا کیوں ہر جگہ یہ چار عدد پہلوان نما نمونے روانہ کر دیتے ہیں میرے ساتھ۔۔۔اٹس اریٹیٹنگ۔۔۔"غصے سے بھرے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے چند لمحے گہری سانسیں لے کر خود کو نارمل کرنا چاہا اور پھر گاڑی اسٹارٹ کی تو وہ جیپ بھی اس کی گاڑی کے پیچھے روانہ ہو گئی۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"میرے پرس میں سے پانچ سو روپے کس نے نکالے ہیں۔۔۔سچ سچ بتا دو ورنہ مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔۔۔"راجانل کے سامنے کھڑا پانی کی بالٹی بھر رہا تھا جب اس کی بڑی چچی ریحانہ بیگم صحن میں آ کر چلانے لگیں۔۔۔وہاں راجا کے علاوہ پانچ بچے اور بھی کھیل میں مگن تھے۔۔۔جن میں سے دو بیٹے اور ایک بیٹی ریحانہ چچی اور بڑے چچا کے تھے اور ایک

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
CLASSIC URDU MATERIAL

بیٹا چھوٹے چچا کا تھا۔۔۔ چچی کی بات پر راجا نے چھوٹے چچا کے بیٹے فراز کی جانب دیکھا۔۔۔ کل اس نے اپنی آنکھوں سے فراز کو پیسے چوری کرتے دیکھا تھا لیکن خاموش رہا تھا کہ اگر کچھ کہتا تب بھی مار اسے ہی پڑتی۔۔۔ لب سیئے وہ خاموشی سے اپنا کام کرتا رہا کہ چھوٹی چچی نے پانی کی بالٹی اندر منگوائی تھی۔۔۔ اگر دیر ہو جاتی تو پھر اس کی ہی پٹائی ہوتی۔۔۔ "ہمیں کیا معلوم۔۔۔ راجا سے پوچھیں جا کر۔۔۔" فراز نے کن اکھیوں سے راجا کو دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔ ریحانہ چچی کا رخ بھی اب راجا کی جانب ہو چکا تھا۔۔۔

"راجا۔۔۔ بتاؤ تم نے نکالے ہیں نہ میرے پیسے۔۔۔؟؟" کڑی نظروں سے اسے گھورتی وہ راجا کے سر پر کھڑی تھیں۔۔۔ راجا نے خوفزدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا۔۔۔

"نہیں چچی۔۔۔ وہ تو فراز نے کل۔۔۔" وہ ہکلاتے ہوئے کچھ کہنا چاہ رہا تھا جب اندر سے چھوٹی چچی شور مچاتی ہوئی برآمد ہوئیں۔۔۔ "ہائے اللہ۔۔۔ یہ دن بھی دیکھنا تھا۔۔۔ یہ آوارہ، نکما، بد چلن ماں کا بیٹا خود چوری کر کے الزام میرے معصوم بیٹے پر لگا رہا ہے۔۔۔ پیسے ضرور اسی نے نکالے ہیں ریحانہ۔۔۔ اور نام میرے بچے کا لگا رہا ہے۔۔۔ نکالو نکالو پیسے۔۔۔ کدھر ہیں پیسے جو چوری کیے ہیں جلدی نکالو۔۔۔" چھوٹی چچی نے اسے مارنا شروع کر دیا تھا۔۔۔ تھپڑ کھا کر وہ منہ کے بل گرا۔۔۔ گرنے کے باعث ناک نل سے لگا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

Do not copy or distribute without permission of the author

اور ناک سے خون بہنے لگا۔۔۔ چھوٹی چچی تو فساد پھیلا کر پیچھے ہو گئیں اور پھر بڑی چچی نے اپنے دل کی بھڑاس اس پر نکالی۔۔۔ وہ خاموشی سے زمین پر بیٹھا مار کھاتا رہا۔۔۔ دور کھڑے بچے اسے مار پڑتی دیکھ کر ہنس رہے تھے۔۔۔ فراز کی آنکھوں میں فاتحانہ چمک تھی۔۔۔ اس کا تو سدا کا بیر تھا راجا سے۔۔۔ اب اپنی کی گئی غلطی کی سزا اسے ملتے دیکھ کر وہ خوش تھا۔۔۔ اسے خوب پیٹنے کے بعد دونوں چچیاں اپنے اپنے بچوں کو لیے اندر کی جانب بڑھ گئیں۔۔۔ اور وہ بن ماں کا بچا اس کڑی دھوپ میں نڈھال سا گھٹنوں میں سر دیئے ہچکیوں سے رونے لگا۔۔۔ یہ پہلی بار نہیں تھا۔۔۔ جب تک ماں زندہ تھی انہیں ہر ظلم سے بچاتی رہی۔۔۔ خود مار کھا لیتی لیکن ان پر آنچ نہ آنے دیتی۔۔۔ لیکن ماں کے جانے کے بعد ان پانچ مہینوں میں اس پر ہر ظلم ڈھایا گیا۔۔۔ باقی سب بچے پڑھنے جاتے اور وہ گھر کے کام کاج میں ہاتھ بٹاتا۔۔۔ اور ذرا ذرا سی بات پر اسے بے دریغ مارا جاتا۔۔۔ چھوٹی سی غلطی ہو جاتی تو اسے اور اس کی بہن کو بھوکا رکھ کر سزا دی جاتی۔۔۔ خود پر تو وہ سب سہہ لیتا لیکن بہن کی تکلیف اس سے دیکھی نہ جاتی۔۔۔ اس لیے ہر ممکن کوشش کرتا کہ چچیوں کو ناراض ہونے کا موقع نہ دے۔۔۔ لیکن ہر بار غلطی نہ ہونے پر بھی سزا اسے ہی ملتی۔۔۔ جسم پر نہ جانے کتنے ہی زخموں کے نشان تھے جن میں کچھ مندمل ہو چکے تھے اور کچھ تازہ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھے۔۔۔وہ اتنا سب سہہ کر بھی اف تک نہ کرتا۔۔۔خاموشی سے ان سے پٹتا رہتا۔۔۔ کچھ کہتا بھی تو کس سے۔۔۔کوئی سہارا ہی نہ تھا۔۔۔باپ تو ماں کے مرنے کے تین دن بعد ہی انہیں بے آسرا چھوڑ کر بیرون ملک جا چکا تھا۔۔۔اب وہ اور اس کی بہن چچا اور چچیوں کے ہی رحم و کرم پر تھے۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"ڈیڈ۔۔۔میں ساحل سمندر جا رہی ہوں۔۔۔" وہ بلیک جینز پر سفید سلیولیس ٹاپ پہنے نک سک سے تیار ٹک ٹک کرتی سیڑھیاں اتر کر لاؤنج میں اسد شیرازی کے پاس چلی آئی۔۔۔جو لیب ٹاپ پر کوئی ای میل ٹائپ کر رہے تھے۔۔۔اسد شیرازی نے ایک نظر اپنی بیس سالہ خوبصورت اور طرحدار بیٹی کو دیکھا جس میں ان کی جان بستی تھی۔۔۔

"ضرور مائی ڈیئر۔۔۔بٹ باڈی گارڈز کو لے کر جانا۔۔۔" نرمی سے کہتے وہ پھر سے اپنے کام میں مصروف ہو چکے تھے۔۔۔جبکہ دروازے کی جانب بڑھتی ایبہا کا حلق تک کڑوا ہو

Do not copy or distribute without permission of the author

گیاان کی بات پر۔۔۔منہ بسورتی وہ واپس ان کے قریب آئی۔۔۔"ڈیڈ۔۔۔ہر جگہ ان چار پہلوانوں کو لے جانا ضروری ہوتا ہے کیا۔۔۔آئی مین۔۔۔کوئی پرائیویسی ہی نہیں۔۔۔شاپنگ پہ جاؤں یا فرینڈز کے ساتھ ریسٹورنٹ، یونی جاؤں یا لانگ ڈرائیو۔۔۔آپ ہر جگہ انہیں میرے ساتھ روانہ کر دیتے ہیں۔۔۔"اس کے انداز میں خفگی تھی۔۔۔"اٹس جسٹ فار یور سیکیورٹی مائی بے بی۔۔۔"وہ مسکرائے تھے اس کے انداز پر۔۔۔"بٹ ڈیڈ۔۔۔مجھے بالکل پسند نہیں یہ سب۔۔۔ان چاروں کی موجودگی میں کوئی بھی میرے قریب آنے، مجھ سے دوستی کرنے سے ڈرتا ہے۔۔۔یہاں تک کہ میرے فرینڈز بھی خائف سے رہتے ہیں ان سے۔۔۔اور پھر اگر باڈی گارڈز رکھنے ہی ہیں تو کوئی ہینڈسم سے رکھیں۔۔۔یہ کیا بدمعاش ٹائپ رکھے ہیں۔۔۔اتنی بڑی بڑی مونچھیں ہیں ان کی۔۔۔مجھے غصہ آنے لگتا ہے ان پر۔۔۔"اس کے منہ کے زاویے بگڑے۔۔۔"دیکھو ابیہا۔۔۔تم میری اکلوتی بیٹی ہو۔۔۔اسد شیرازی کی۔۔۔جن کا ایک نام ہے۔۔۔ایک مقام ہے۔۔۔اور جو لوگ امیر ہوتے ہیں ان کے بہت سے دشمن بھی ہوتے ہیں۔۔۔میرے بھی ہیں۔۔۔جو ہر وقت میری کمزوری ڈھونڈنے میں لگے ہیں۔۔۔اور سب جانتے ہیں کہ اسد شیرازی کی کوئی کمزوری نہیں۔۔۔سوائے تمہارے۔۔۔تم اس

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

طوطے کی مانند ہو جس میں میری جان بند ہے۔۔۔اور میرے دشمن اب تم تک پہنچنے، تمہیں نقصان پہنچانے کی کوشش کر رہے ہیں۔۔۔تاکہ مجھے تکلیف پہنچا سکیں۔۔۔اس لیے تمہاری حفاظت میری اولین ذمہ داری ہے۔۔۔میں تم پر آنچ بھی نہیں آنے دے سکتا۔۔۔تمہیں جتنا بھی برا لگے، غصہ آئے لیکن تمہیں ان گارڈز کے ساتھ ایڈجسٹ کرنا ہی پڑے گا۔۔۔کیونکہ یہ سب میں تمہاری سیفٹی کے لیے ہی کر رہا ہوں۔۔۔یہ چاروں میرے قابل ترین اور بھروسے والے بندے ہیں۔۔۔جو خود کٹ مریں گے لیکن تمہاری حفاظت کریں گے۔۔۔اینڈ نو مور آرگیومنٹس۔۔۔انجوائے یور ڈے۔۔۔" ایک لمبی سی تقریر کرتے ہوئے آخر میں انہوں نے ابیہا کا گال تھپکا تو وہ کندھے اچکاتی ہوئی مڑی۔۔اور اونچی پونی ٹیل جھلاتی ان کی نظروں سے اوجھل ہو گئی۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں اس وقت اس چھوٹے سے نیم تاریک کمرے میں بیٹھے تھے۔۔۔ چھت پر بنا یہ واحد کمرہ تھا جسے پہلے اسٹور روم کے طور پر استعمال کیا جاتا تھا۔۔۔ لیکن ان کی ماں کے مرنے کے بعد چھوٹی چچی نے یہ کہہ کر انہیں ان کے کمرے سے نکال دیا کہ ایک کمرے میں ان کا جہیز کا سامان پورا نہیں آتا۔۔۔ یوں ان کا کمرہ ہتھیا کر انہیں اس اسٹور روم میں شفٹ کر دیا گیا جہاں ان دونوں کے سوا کوئی نہ ہوتا۔۔۔ سرد اور تاریک راتوں میں وہ دونوں ڈرے سہمے ایک دوسرے سے چپکے رہتے۔۔۔ راجا تو پھر بھی تھوڑا سمجھدار تھا کچھ حد تک خود کو سنبھال لیتا لیکن چھوٹی ڈرنے لگتی۔۔۔ اسے اندھیرے سے خوف آتا تو راجا اسے اپنی گود میں لے کر اپنی موجودگی کا احساس دلاتا اور دھیرے دھیرے تھپکتا۔۔۔ جب وہ بھائی کے تحفظ کا احساس ہوتے ہی سو جاتی تو راجا وہیں بیٹھے بیٹھے ساری رات گزار دیتا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آج پھر چھوٹی سی بات پر اسے مارا گیا اور ان دونوں کا کھانا بند کر دیا گیا۔۔۔ دونوں اس وقت بھوکے پیاسے ایک استعمال شدہ میٹرس پر چادر اوڑھے بیٹھے تھے۔۔۔ چھوٹی بھوک سے کرلا رہی تھی۔۔۔ بار بار بھائی سے کھانے کو کچھ مانگتی اور وہ اداس نظروں سے بہن کا ستا ہوا معصوم چہرہ دیکھتا۔۔۔ اور پھر دیوار سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیتا۔۔۔ آج ان کے

Do not copy or distribute without permission of the author

اس چھوٹے سے کمرے کا بلب بھی خراب ہو گیا تھا تو کمرے میں اندھیرا پھیلا تھا۔۔۔اس لیے اس نے دروازہ کھلا چھوڑ دیا۔۔۔دروازے سے سردی اندر آ رہی تھی لیکن چاند کی روشنی بھی ان کے کمرے کو کچھ حد تک روشن کر رہی تھی۔۔۔

"لاجا۔۔۔(راجا) بھوک لگی ہے۔۔۔"تقریباً دسویں بار چھوٹی نے یہ بات اس سے کہی تھی۔۔۔اس نے بے بسی سے بہن کی جانب دیکھا۔۔۔"میں کچھ کھانے کو لے کر آتا ہوں۔۔۔"بہن کے سر پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتا وہ لب کاٹتا اٹھا اور سیڑھیوں کی جانب بڑھ گیا۔۔۔نیچے جا کر کچن میں دیکھا تو سب برتن خالی پڑے تھے۔۔۔ایک چپاتی تک نہ تھی۔۔۔بس ایک طرف سوکھی روٹی کے چند ٹکڑے تھے جو نہ جانے کب سے یہاں رکھے تھے۔۔۔آنکھوں میں آنسو لیے اس نے وہ ٹکڑے اٹھائے۔۔۔ایک پیالے میں تھوڑا سا پانی ڈالا اور انہیں اس میں بھگو دیا تاکہ کچھ نرم ہو کر کھانے کے قابل ہو سکیں۔۔۔کچھ دیر بعد اس نے وہ پیالا تھاما اور اسٹیل کا گلاس جو ان دونوں بہن بھائیوں کے لیے مخصوص تھا اس میں پانی ڈالا اور چھت پر چلا گیا۔۔۔جا کر وہ پیالا اس نے بہن کے سامنے رکھا اور اپنے ہاتھوں سے اسے کھلانے لگا۔۔۔اس نے سوچا تھا کہ شاید بہن کے کھانے کے بعد اس کے لیے بھی کچھ بچ جائے لیکن چھوٹی دوپہر سے بھوکی تھی اس لیے وہ

www.classicurdumaterial.com
supportoclassicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سب ٹکڑے کھا گئ۔۔۔راجا کے پیٹ میں بھوک کے باعث درد ہو رہا تھا لیکن بہن کی بھوک کے سامنے اس نے اپنے پیٹ کو نظر انداز کر دیا اور دو گھونٹ پانی پی کر دل میں درد لیے لیٹ گیا۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

وہ سلگ رہی تھی دل ہی دل میں۔۔۔پتا نہیں ساری دنیا اس کے ڈیڈ کی ہی دشمن کیوں بن گئ تھی۔۔۔جبکہ ڈیڈ نے تو کبھی کسی کا برا نہیں چاہا تھا۔۔۔ہر کسی کی مدد کرنے کو تیار ہوتے۔۔۔پھر بھی لوگ ان کے خلاف کیوں تھے۔۔۔اور ان مخالفین میں زیادہ تر ان جیسے بزنس مین ہی شامل تھے جو جلتے تھے ان کی ترقی سے۔۔۔اور اب حیلے بہانے ڈھونڈ رہے تھے انہیں کوئ ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کو۔۔۔وہ یہ سب باتیں سمجھتی تھی۔۔۔جانتی تھی کہ کتنی اہم ہے اپنے ڈیڈ کے لیے۔۔۔اور وہ یہ سب اسی کی خاطر کر رہے تھے۔۔۔لیکن پھر بھی اسے کوفت ہوتی ان گارڈز کی موجودگی کی وجہ سے۔۔۔وہ

Do not copy or distribute without permission of the author

عام لوگوں کی طرح آزادی سے زندگی گزارنا چاہتی تھی۔۔۔بغیر پروٹوکول کے۔۔۔ لیکن۔۔۔گہری سانس بھرتے ہوئے اس نے ٹرن لیا۔۔۔ تبھی ایک آئیڈیا آیا اس کے ذہن میں اور لبوں پر مسکراہٹ بکھری۔۔۔ساحل سمندر کی جانب جانے کی بجائے اس نے گاڑی کا رخ شاپنگ مال کی جانب کیا۔۔۔بندوقیں تھامے گارڈز ہر جگہ اس کے ساتھ ساتھ تھے۔۔۔اور اب اسے ان سے جان چھڑانی تھی کہ وہ کچھ وقت اپنے ساتھ گزارنا چاہتی تھی۔۔۔تنہا۔۔۔اکیلی۔۔۔

تیز تیز قدم اٹھاتی وہ آگے سے آگے بڑھتی چلی جا رہی تھی۔۔۔ایک جگہ رک کر دو تین ڈریسز دیکھے۔۔۔پھر ناک چڑھاتی آگے بڑھ گئی۔۔۔چند قدم چلنے کے بعد وہ مڑی۔۔۔ "میں واشروم جا رہی ہوں۔۔۔تم لوگ یہیں میرا ویٹ کرو۔۔۔"نخوت سے کہتی وہ آگے بڑھ گئی۔۔۔واشروم جا کر اس نے چند سیکنڈ ویٹ کیا۔۔۔پھر وہاں سے نظر بچا کر نکلی اور شاپنگ مال کے دوسرے دروازے سے پارکنگ ایریا میں آ گئی۔۔۔"اب کرتے رہیں میرا ویٹ۔۔۔ہونہہ۔۔۔"گاڑی کو بیک کرتے ہوئے وہ بڑبڑائی اور مسرور سی ساحل سمندر کی جانب گاڑی موڑ لی۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دوپہر کا وقت تھا۔۔۔اتوار کی وجہ سے سب بچوں کو اسکول سے چھٹی تھی۔۔۔اور وہ گھر کے باہر کرکٹ کھیل رہے تھے۔۔۔ جبکہ راجا بھینسوں کو چارہ ڈال رہا تھا۔۔۔کام کرنے کے ساتھ ساتھ وہ حسرت بھری نگاہوں سے کھلے دروازے سے نظر آتے اپنے کزنز اور ان کے دوستوں کو کھیلتے ہوئے دیکھتا۔۔۔اسے کرکٹ کھیلنے کا بے حد شوق تھا لیکن نہ تو اس کے پاس اس کھیل کا ساز و سامان تھا اور نہ ہی کھیلنے کی فرصت۔۔۔سارا دن کاموں میں مصروف رہنے کے باعث وہ کسی بھی کھیل میں شامل نہ ہو پاتا۔۔۔لیکن جب یوں دوسرے بچوں کو کھیلتے دیکھتا تو دل میں یہ ارمان مچلنے لگتا کہ وہ بھی ان کے ساتھ کھیلے۔۔۔

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اب بھی وہ اپنے معصوم دل کی خواہش کو زیادہ دیر نظر انداز نہ کر سکا اور جلدی جلدی اپنا کام ختم کر کے باہر کی جانب بھاگا۔۔۔

"مجھے بھی کھیلنا ہے۔۔۔" لہجے میں حسرتوں کا جہان آباد کیے اس نے اپنے ایک کزن کو مخاطب کیا۔۔۔اس کی بات پر سب نے اسے یوں دیکھا جیسے وہ کسی اور ہی دنیا کا مکین ہو۔۔۔اور نہ جانے کونسی انوکھی فرمائش کر دی اس نے۔۔۔

"ہونہہ۔۔۔ شکل دیکھی ہے اپنی۔۔؟اور اپنا حلیہ دیکھو۔۔۔ فقیر سے بھی بدتر ہو۔۔۔ اور ہمارے ساتھ کھیلو گے۔۔۔ہاہاہا"فراز نے اس کا مزاق اڑایا اور اس کے قریب چلا آیا۔۔۔باقی سب بھی فراز کے دوست تھے جو اسے استہزائیہ نظروں سے دیکھ رہے تھے۔۔۔راجا کی آنکھوں میں پانی جمع ہونے لگا۔۔۔فراز اس کے مدمقابل کھڑا تھا۔۔۔

"مجھ پر الزام لگانے کی کوشش کی تھی اس دن پیسے چوری کرنے پر۔۔۔اپنا انجام دیکھا تھا نا پھر۔۔۔اسی لیے کہتا ہوں مجھ سے پنگا مت لیا کر۔۔۔۔"طنزیہ انداز میں کہتے ہوئے اس نے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا اور راجا کی شانے سے تھوڑی سی پھٹی ہوئی قمیض کے سوراخ میں انگلی ڈال کر اسے مزید پھاڑ دیا۔۔۔راجا نے ایک نظر قمیض کی جانب دیکھا اور پھر نہ

Do not copy or distribute without permission of the author

جانے کیا ہوا تھا اسے ایک دم۔۔۔وہ جو ہر ظلم سہتا جا رہا تھا اور اندھیروں میں بیٹھ کر رو دھو کر اپنا غم ہلکا کر لیتا تھا آج اس کی آنکھوں میں آنسوؤں کی جگہ طیش نے لے لی تھی۔۔۔ ایک لمحہ کی دیر تھی اور اس نے پوری قوت سے مکا فراز کے جبڑے پر رسید کر دیا۔۔۔فراز کو شاید اس سے اتنی جرأت کی توقع نہ تھی تبھی لڑکھڑاتا ہوا چار پانچ قدم پیچھے زمین پر جا گرا۔۔۔اس کے منہ سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔ہونٹ بھی پھٹ گیا۔۔۔ایک ہاتھ منہ پر رکھے بے یقینی سے آنکھیں پھاڑے اس نے راجا کو دیکھا جس کی نگاہوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں۔۔۔اتنی نفرت،اتنی آگ تھی اس میں جیسے سب جلا کر راکھ کر دینا چاہتا ہو۔۔۔پچھلے چھ مہینوں کا غصہ تھا جو آج لاوا بن کر پھٹ پڑا۔۔۔فراز کے دو تین ساتھیوں نے آگے بڑھ کر اسے اٹھایا۔۔۔ایک چھوٹا کزن فوراً گھر کی طرف بھاگا گھر والوں کو خبر کرنے کو۔۔۔فراز بھی غصے میں آ کر کھڑا ہوا اور اگلے چند لمحوں میں ہی وہ دونوں گتھم گتھا ہو چکے تھے۔۔۔راجا فراز کی نسبت تھوڑا دبلا تھا لیکن کام کرتے کرتے اور مار کھاتے کھاتے سخت جان ہو چکا تھا اسی لیے فراز پر بھاری پڑ رہا تھا جبکہ فراز جسے آج تک کبھی کسی نے ہاتھ نہ لگایا تھا جو اکلوتا بیٹا تھا اپنے ماں باپ کا،وہ راجا کے سامنے بے بس سا ہوتا جا رہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھا۔۔۔راجا نے اس کی اچھی خاصی دھلائی کرنے اور پچھلے سارے حساب پورے کرنے کی قسم کھائی تھی۔۔۔

وہ اسے بے تحاشا مار رہا تھا۔۔۔ باقی سب ارد گرد کھڑے تماشا دیکھ رہے تھے کہ آگے بڑھنے کی ہمت کسی میں نہ تھی۔۔۔ تبھی ایک مضبوط اور بھاری ہاتھ آگے بڑھا اور راجا کو بالوں سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے فراز سے الگ کیا۔۔۔اور پھر ایک زوردار تھپڑ اس کے چہرے پر رسید کیا گیا تھا۔۔۔وہ لڑکھڑاتا ہوا دور جا گرا۔۔۔ نظر اٹھا کر دیکھا تو اسے مارنے والے اس کے بڑے چچا تھے جبکہ چھوٹے چچا بھی اسے لعن طعن کرتے اپنے بیٹے کو اٹھا کر اس کے کپڑے جھاڑ رہے تھے۔۔۔"بد تمیز، بد تہذیب۔۔۔ تمہیں بن ماں کا بچہ سمجھ کر اپنے پاس رکھا۔۔۔پناہ دی۔۔۔سہارا دیا۔۔۔رہنے کو چھت دی۔۔۔اور تم۔۔۔ہمارے ہی بچوں کو پیٹ رہے ہو۔۔۔ تمہاری گھٹیا ماں یہی سکھا کر گئی ہے تمہیں۔۔۔جب تک وہ زندہ تھی تب تک ہمارے گھر میں کبھی کسی کو سکھ کا سانس نہ لینے دیا۔۔۔ہر روز اس کی وجہ سے تماشا ہوتا اور اب اگر اس سے جان چھوٹی تو تم رہ گئے تھے ہماری زندگی کو عذاب بنانے کے لیے۔۔۔اچھا ہوتا تم دونوں بہن بھائی بھی اپنی ماں کے ساتھ ہی مر جاتے۔۔۔"بڑے چاچو مسلسل چیختے ہوئے اسے پیٹ رہے تھے۔۔۔پہلے تو دونوں چچیاں ہی اس

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پر ہاتھ اٹھاتی تھیں۔۔۔لیکن آج ان لوگوں نے بھی اسے سزا دینا شروع کر دی جن کا وہ خون تھا۔۔۔اور یہ سب وہ برداشت بھی کر لیتا لیکن چاچو کے منہ سے اس کی مری ہوئی ماں کے لیے جو گالیاں برآمد ہو رہی تھیں وہ ناقابل برداشت تھیں۔۔۔انہوں نے ایک بار بھی آ کر لڑائی کی وجہ نہیں پوچھی۔۔۔ایک بار نہیں کہا کہ کس کا قصور تھا اس جھگڑے میں۔۔۔بس آتے ہی اسے مارنا شروع کر دیا۔۔۔"ماں تو مر گئی۔۔۔یہ دونوں مصیبتیں ہمارے لیے چھوڑ گئی۔۔۔اور باپ۔۔۔اس نے باہر جا کر دوسری شادی کر لی۔۔۔ارے اگر یہی سب کرنا تھا تو زہر دے کر مار دیتے ان دونوں کو۔۔۔ہماری جان کے لیے کیوں عذاب بنا رکھا ہے۔۔۔نہ کام کے نہ کاج کے۔۔۔دشمن اناج کے۔۔۔ان کے لیے نہیں کما کر لاتے ہم جو ان پر خرچ کرتے رہیں۔۔۔ہمارے اپنے بیوی بچے ہیں۔۔۔اپنی ذمہ داریاں ہیں۔۔۔انہیں کون سنبھالے۔۔۔"چھوٹے چاچو نفرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے فراز کو لے کر گھر کی جانب چل دیئے۔۔۔کچھ دیر بعد چھوٹے چاچو بھی بکتے جھکتے گھر جا چکے تھے اور باقی لوگ بھی ادھر ادھر بکھرنے لگے۔۔۔اب وہاں صرف ایک ہی وجود تھا مٹی میں لتھڑا ہوا۔۔۔پھٹے کپڑوں کے ساتھ بدن پہ اور منہ پہ ان گنت زخم لیے روتا ہوا وجود۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

اسد شیرازی میٹنگ روم میں موجود تھے۔۔۔اس لمبی سی میز کے گرد تقریباً بیس کے قریب افراد موجود تھے۔۔۔جن کے سامنے ان کے لیب ٹاپ اور ایک ایک پانی کی بوتل موجود تھی۔۔۔سامنے ایک بڑے سائز کی ایل ای ڈی اسکرین نظر آرہی تھی جس پہ کچھ گرافک ڈیزائنز دکھائی دے رہے تھے۔۔۔وہاں اس روم میں بالکل اندھیرا تھا۔۔۔ صرف ایل ای ڈی کی روشنی سب کے چہروں پر منعکس ہو رہی تھی اور وہاں موجود تمام افراد کی نگاہیں اور توجہ اسکرین پر مرکوز تھیں۔۔۔

اس پرسکون خاموشی کو کسی کے موبائیل پر بجتی رنگ ٹون نے توڑا تھا۔۔۔اسد شیرازی نے سیل دیکھا۔۔۔اسکرین پر راشد کالنگ جگمگا رہا تھا۔۔۔راشد ابیہا کے گارڈز میں سے ایک تھا اور تب ہی کال کرتا جب کوئی ضروری بات ہوتی۔۔۔اسد شیرازی نے کچھ سوچتے ہوئے کال پک کی۔۔۔"ایکسکیوزمی جینٹل مین۔۔۔"کہتے ہوئے اٹھے اور روم

Do not copy or distribute without permission of the author

سے باہر آ گئے۔۔۔"ہاں بولو راشد۔۔۔"راشد ان کا قابل بھروسہ اور پرانا بندہ تھا اس لیے اس کے ساتھ وہ نرمی سے ہی پیش آتے۔۔۔"سر۔۔۔میم ہمارے ساتھ شاپنگ مال آئی تھیں۔۔۔واشروم کا بہانہ کر کے وہ ہمیں چکما دے کر یہاں سے چلی گئی ہیں۔۔۔ پورے شاپنگ مال میں دیکھ لیا وہ کہیں موجود نہیں۔۔۔"راشد کے لہجے میں پریشانی کے ساتھ ساتھ ہلکی سی لرزش بھی تھی کہ وہ جانتا تھا اسد شیرازی بیٹی کے معاملے میں انتہائی سخت تھے۔۔۔"واٹ۔۔۔؟؟؟تم لوگ کہاں تھے۔۔۔کیسے نکل گئی وہ۔۔۔سلیمانی ٹوپی پہن لی تھی کیا اس نے۔۔۔کہ تم میں سے کسی کو بھی نظر نہ آئی۔۔۔جانتے ہو کتنی بڑی غلطی کر دی تم لوگوں نے۔۔۔اور ہمارے دشمن تو ہر وقت اسی تاک میں رہتے ہیں کہ ایسی کوئی غلطی ہو۔۔۔ابیہا کی جان کو سخت خطرے میں ڈال دیا تم لوگوں نے۔۔۔یاد رکھنا اگر میری بیٹی کو کچھ ہوا نا تو میں تم لوگوں کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔۔۔"اسد شیرازی یہ سن کر آگ بگولہ ہو گئے تھے۔۔۔اضطرابی کیفیت میں پیشانی مسلتے ہوئے وہ ادھر ادھر چکر لگاتے کچھ سوچ رہے تھے۔۔۔"سر۔۔۔اب ہمارے لیے کیا حکم ہے۔۔۔؟؟"چند لمحے خاموش رہنے کے بعد راشد نے مدھم سے لہجے میں پوچھا۔۔۔اسد شیرازی نے گہری سانس بھری۔۔۔ان کے چہرے سے ہی ان کی پریشانی کی شدت کا اندازہ لگایا جا سکتا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھا۔۔۔"اچھا تم ایسا کرو۔۔۔ساحل سمندر کی طرف جاؤ۔۔۔ابیہا جب گھر سے نکلی تھی تو اس نے ساحل سمندر جانے کا ذکر کیا تھا۔۔۔یقیناً وہ وہیں گئی ہو گی۔۔۔جلد سے جلد وہاں پہنچو۔۔۔میں بھی آرہا ہوں۔۔۔خدا کرے میری بیٹی سلامت ہو۔۔۔"اجلت میں کہتے ہوئے انہوں نے فون رکھا اور تیزی سے لفٹ کی جانب بڑھے۔۔۔دل نہ جانے کیوں کسی خطرناک صورتحال کی گواہی دے رہا تھا۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شام چھے بجے کا وقت تھا۔۔۔اندھیرا روشنی کو نگلتا ہوا ساری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے رہا تھا۔۔۔گرمیوں کا اختتام تھا اور سردیوں کا آغاز ہو رہا تھا۔۔۔ہلکی ہلکی ہوا کے باعث موسم کافی خوشگوار ہو رہا تھا۔۔۔اور اس خوشگوار موسم نے ابیہا کے موڈ پر خاصا اچھا اثر ڈالا تھا۔۔۔سمندر کنارے کھڑے ہو کر اس کی بپھری موجوں پر نظریں جمائے ہوئے کہیں کھو جانا،ان موجوں کا کناروں سے گلے ملتے اور بچھڑتے ہوئے دیکھنا اور سمندر میں پتھر

www.classicurdumaterial.com
CLASSIC URDU MATERIAL

پھینکنا اس کا پسندیدہ مشغلہ تھا۔۔۔وہاں کافی وقت گزار کر اب وہ گھر جا رہی تھی۔۔۔ یہاں سے گھر جا کر اسے ایک دوست کی برتھ ڈے پارٹی میں جانا تھا۔۔۔میوزک پلئیر آن کیے، میوزک سے لطف اندوز ہوتے ہوئے وہ گاڑی ڈرائیو کر رہی تھی۔۔۔آگے جا کر اس نے شارٹ کٹ لے لیا۔۔۔یہ راستہ تھوڑا سنسان سا تھا۔۔۔لیکن ابیہا اکثر اسی راستے سے گھر جاتی۔۔۔

اس نے اس راستے پر ٹرن لیا ہی تھا جب ایک گاڑی نے اس کا پیچھا کرنا شروع کر دیا۔۔۔ پہلے تو ابیہا نے دھیان نہیں دیا لیکن اس کی کار کی اسپیڈ سلو تھی اور دوسری گاڑیاں بآسانی آگے جا سکتی تھیں لیکن وہ گاڑی بھی سلو اسپیڈ کے ساتھ اس کے پیچھے پیچھے ہی تھی۔۔۔ ابیہا کی پیشانی پر سلوٹیں پڑنے لگیں۔۔۔اس نے اسپیڈ بڑھائی تو پیچھے آنے والی گاڑی کی اسپیڈ بھی بڑھ گئی۔۔۔اس نے گاڑی سلو کی تو پچھلی گاڑی کے ڈرائیور نے بھی رفتار کم کر دی۔۔۔ابیہا نے گاڑی سائیڈ پہ کی تاکہ وہ گزر جائے لیکن پیچھے موجود شخص نے گاڑی اسی سپیڈ پہ رکھی جیسے وہ ابیہا کے پیچھے پیچھے ہی جانا چاہ رہا ہے۔۔۔ابیہا اسی پریشانی میں تھی کہ آخر وہ ہے کون جو یوں اس کا پیچھا کر رہا ہے کہ تبھی اس کا فون بجنے لگا۔۔۔"ڈیڈ کالنگ" لکھا ہوا دیکھ کر ابیہا نے کال پک کی۔۔۔"ہیلو ڈیڈ۔۔۔"ایک ہاتھ سے اسٹیرنگ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سنبھالتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے فون کان کو لگایا اور ایک نظر بیک ویو مرر میں نظر آتی گاڑی پر ڈالی۔۔۔"ابیہا کہاں ہو تم۔۔۔آر یو آل رائٹ۔۔۔کوئی مسئلہ تو نہیں۔۔۔"ڈیڈ کی آواز سے شدید پریشانی جھلک رہی تھی۔۔۔"نہیں ڈیڈ۔۔۔آئم اوکے۔۔۔میں بس گھر۔۔۔"وہ کچھ کہنا چاہ رہی تھی کہ ایک دم اسے بریک پر پاؤں رکھنا پڑا۔۔۔گاڑی کے ٹائرز زور سے چرچرائے۔۔۔"ہیلو۔۔۔ابیہا۔۔۔واٹ ہیپنڈ۔۔۔"اسد شیرازی اس سے پوچھ رہے تھے جبکہ ابیہا پھٹی پھٹی نگاہوں سے سامنے دیکھ رہی تھی۔۔۔اس کی گاڑی کے سامنے دو گاڑیاں کھڑی تھیں۔۔۔بالکل ویسی گاڑیاں جیسی گاڑی اس کا پیچھا کر رہی تھی۔۔۔اور اس گاڑی میں سے کچھ ہٹے کٹے نقاب پوش مرد نکل کر ابیہا کی گاڑی کی جانب بڑھ رہے تھے۔۔۔ابیہا نے پیچھے موجود گاڑی کی طرف دیکھا۔۔۔وہ بھی رک چکی تھی اور اس میں سے بھی اسی حلیے اور جسامت کے تین افراد نکل کر ابیہا کی گاڑی کو گھیر چکے تھے۔۔۔"ڈیڈ۔۔۔کک۔۔۔کچھ لوگ۔۔۔مم۔۔۔میری گاڑی۔۔۔"وہ خوفزدہ لہجے میں کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھی جب کسی نے ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھولا اور اسے بازو سے کھینچ کر باہر نکالا۔۔۔"ہیلو ابیہا۔۔۔کیا ہوا ہے تمہیں۔۔۔کون لوگ ہیں وہ۔۔۔ابیہا کچھ بولو۔۔۔ابیہا۔۔۔"اسد شیرازی تڑپ اٹھے تھے یہ جان کر کہ ان کی بیٹی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دشمنوں کے ہاتھ لگ چکی ہے۔۔۔ایک آدمی نے آگے بڑھ کر اس کا موبائل سوئچ آف کر کے گاڑی میں پھینکا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔"کون ہو تم لوگ۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔" ابیہا مچل گئی تھی ان کی گرفت میں۔۔۔ تبھی خود کو چھڑانے کے لیے بھرپور زور لگایا۔۔۔ "شش۔۔۔چپ۔۔۔ بالکل چپ۔۔۔"وہ آدمی پھنکارا۔۔۔اور ابیہا کا بازو مروڑ کر اس کی کمر سے لگایا۔۔۔وہ کراہ اٹھی اس وحشیانہ سلوک پر۔۔۔۔"چھوڑو مجھے۔۔۔"اس کی آواز لرز رہی تھی۔۔۔آنکھوں میں آنسو جمع ہونے لگے۔۔۔اب احساس ہو رہا تھا کہ ڈیڈ کیوں ہر وقت اس کی سیکیورٹی کے لیے فکر مند رہتے تھے۔۔۔وہ آدمی جس نے ابیہا کو پکڑ رکھا تھا اسے گل سیٹتا ہوا اپنی گاڑی کی طرف لے جانے لگا۔۔۔ابیہا ہر ممکن کوشش کر رہی تھی خود کس اس سے چھڑانے کی لیکن گرفت کافی سخت تھی۔۔۔وہ لوگ گاڑی تک پہنچنے ہی والے تھے کہ ابیہا کے دماغ نے کام کیا۔۔۔اس نے اپنی ہیل زور سے پیچھے موجود شخص کے گھٹنے پر ماری۔۔۔ باقی سب افراد ان کے پیچھے تھے۔۔۔اتنی اچانک یہ سب ہوا کہ وہ شخص کچھ سمجھ ہی نہ سکا۔۔۔ ہیل لگنے ہر بے ساختہ وہ جھکا اور گھٹنے پر ہاتھ رکھا۔۔۔اس کے دوسرے ہاتھ کی گرفت ابیہا کے بازو پر تھوڑی ڈھیلی ہوئی۔۔۔ایک لمحہ لگا تھا ابیہا کو اپنا بازو چھڑانے میں۔۔۔اور بازو چھڑا کر وہ بھاگ اٹھی تھی۔۔۔دونوں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گاڑیوں کے درمیان سے گزرتی وہ تیزی سے ان کی پہنچ سے دور ہوئی۔۔۔ تقریباً تین کلو میٹر کے فاصلے پر یہ سڑک مین روڈ سے جا کر ملتی تھی اور وہیں پر ابیہا کو مدد مل سکتی تھی۔۔۔ وہ بغیر مڑے، اندھا دھند بھاگتی چلی جا رہی تھی۔۔۔

اور وہ جو تقریباً دس ہٹے کٹے اور بھرپور جسامت کے غنڈے ٹائپ آدمی تھے مسلسل اس کا پیچھا کر رہے تھے۔۔۔ ہیل کے باعث بھاگنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔ پھولے ہوئے سانس کے ساتھ وہ ہر ممکن کوشش کر رہی تھی کہ کسی طرح ان کی پہنچ سے دور ہو سکے۔۔۔ لیکن بد قسمتی سے اس کی نازک ہیل نے دغا دیا اور ایک کلو میٹر بھاگنے کے بعد ہی وہ لڑکھڑاتی ہوئی منہ کے بل گری۔۔۔ گرنے کے باعث کہنی چھل گئی تھی۔۔۔ منہ سے کراہیں نکلیں۔۔۔ گردن موڑی تو وہ اب اس کے سر پر پہنچ چکے تھے۔۔۔ خوف و ہراس اس کی سیاہ گہری آنکھوں میں پھیل گیا۔۔۔ ارد گرد اندھیرا خاصا گہرا ہو چکا تھا۔۔۔ موت کو سامنے دیکھ کر اس کے حلق میں گلٹی سی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔ اس نے ادھر ادھر نگاہ دوڑاتے ہوئے مدد کے لیے کوئی چیز تلاش کرنی چاہی لیکن نگاہ مایوس سی لوٹ آئی۔۔۔ تبھی ایک آدمی جس کے ہاتھ میں کلہاڑی نما کوئی ہتھیار تھا آگے بڑھا اور ابیہا پر وار کیا۔۔۔ وہ چیختی ہوئی آنکھیں بند کر گئی۔۔۔ ایک بار لگا گردن تن سے جدا ہو چکی ہو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

گی۔۔۔لیکن پھر۔۔۔جیسے سب کچھ رک گیا۔۔۔کوئی آواز، کوئی آہٹ تک نہ سنائی دے رہی تھی۔۔۔اس نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں۔۔۔وہ زندہ تھی۔۔۔بے یقینی سے سامنے دیکھا۔۔۔اور آنکھیں حیرت سے مزید پھیل گئیں۔۔۔اس کے سامنے ایک چوڑا اور مضبوط جسامت کا مالک شخص کھڑا تھا جس کی پشت تھی اس کی جانب۔۔۔ابیہا اس کا چہرہ نہیں دیکھ پائی۔۔۔لیکن گرین کلر کی ہاف بازو ٹی شرٹ سے جھلکتے اس کے مسلز کو دیکھ کر اس کی طاقت کا اندازہ لگانا قطعی مشکل نہ تھا۔۔۔ابیہا پر کیا جانے والا وار اس نے اپنے ہاتھ پر روکا تھا۔۔۔اور کسی چٹان کی طرح ڈٹ کر ان غنڈوں کے سامنے کھڑا تھا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

۔۔۔

صبح چھ بجے کا وقت تھا۔۔۔وہ دونوں اس وقت ٹرین اسٹیشن پر کھڑے تھے۔۔۔ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے۔۔۔دنیا کے سرد و گرم سے بے خبر۔۔۔یہ اسٹیشن ان کے گھر

Do not copy or distribute without permission of the author

سے کچھ ہی فاصلے پر تھا۔۔۔گھر چھوڑنے کا فیصلہ کر کے باہر قدم تو رکھ لیا تھا لیکن باہر کہاں اور کس جگہ جانا ہے انہیں، اس بات سے انجان تھے۔۔۔بس یہاں سے کہیں دور نکلنا چاہتے تھے وہ۔۔۔گھر میں چچاؤں اور چچیوں کا رویہ ان کے ساتھ انتہائی ظالمانہ ہو چکا تھا۔۔۔پہلے تو صرف راجا پر ظلم ہوتا تھا لیکن اب اسے تکلیف پہنچانے کو چھوٹی کے ساتھ بھی مار پیٹ کی جاتی۔۔۔دو بار چھوٹی چچی نے اس کی بہن کو مارا۔۔۔اور یہ بات راجا کے صبر کا پیمانہ لبریز کر گئی۔۔۔کل رات اس کا اچھا خاصا جھگڑا ہوا تھا چھوٹی چچی کے ساتھ۔۔۔ اور اسے اس زبان درازی کی سزا یوں دی گئی کہ کوئلوں سے داغا گیا۔۔۔راجا نے نظریں جھکا کر اپنا بازو دیکھا۔۔۔جہاں جلنے کے نشان اور آبلے سے بنے تھے۔۔۔کل ہی اس نے یہ فیصلہ کیا تھا کہ انہیں اس گھر میں نہیں رہنا۔۔۔جہاں ان کی زندگی جانوروں سے بھی بدتر ہے۔۔۔اور آج صبح سورج طلوع ہونے سے پہلے جب سب گھر والے خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہے تھے وہ اپنی بہن کو لیے خاموشی سے اس گھر سے نکل آیا۔۔۔ہاتھوں میں کوئی سامان نہ تھا۔۔۔صرف بدن پر موجود پھٹے پرانے کپڑے۔۔۔ اور ہاتھ میں ایک فریم شدہ تصویر۔۔۔ان کی ماں کی تصویر۔۔۔یہی ان کا کل سرمایہ تھا۔۔۔ایک بار مڑ کر ضرور دیکھا تھا۔۔۔اس گھر کو۔۔۔جہاں ان کی ماں کی بہت سی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

یادیں بکھری پڑی تھیں۔۔۔وہ یادیں جو اذیت ناک تھیں۔۔۔جو درد کے سوا کبھی کچھ اور نہ دے سکیں۔۔۔اور جو یادیں کرب اور اذیت کے سوا کچھ اور نہ دے سکیں۔۔۔ان یادوں کو دفنا دینا ہی بہتر ہوتا ہے۔۔۔راجا نے بھی یہی فیصلہ کیا تھا۔۔۔یہ گھر نہ تو ان کی ماں کو راس آیا تھا اور نہ ہی انہیں۔۔۔

پانچ منٹ کا انتظار کرنے کے بعد ہی ٹرین وسل بجاتی وہاں آ رکی تھی۔۔۔راجا بہن کا ہاتھ تھامے آگے بڑھنے لگا۔۔۔رش اتنا تھا کہ گزرنا محال تھا۔۔۔لوگ دھکم پیل کرتے، ایک دوسرے کو روندتے آگے بڑھ رہے تھے۔۔۔ایسے میں وہ دو معصوم بچے بھی ان لوگوں میں ہی بمشکل راستہ بناتے ٹرین کی طرف جا رہے تھے۔۔۔جیسے تیسے راجا اپنی بہن کو کھینچتا ہوا ٹرین پر چڑھنے میں کامیاب ہو ہی گیا۔۔۔ٹرین میں آگے بڑھتے ہوئے وہ کچھ تلاش کر رہا تھا۔۔۔آگے جا کر وہ رک گیا۔۔۔وہاں اس جگہ پر سیٹیں خالی تھیں۔۔۔شاید مسافر ریفریشمنٹ کے لیے اسٹیشن پر اترے تھے۔۔۔راجا نے زبان پھیر کر ہونٹ تر کیے۔۔۔چور نظروں سے ارد گرد دیکھا کوئی ان کی جانب متوجہ نہ تھا۔۔۔وہ آگے بڑھا۔۔۔اور ایک سیٹ کے قریب نیچے بیٹھ گیا۔۔۔"گڈی۔۔۔ادھر آگے جا کر چھپ جاؤ۔۔۔"اس نے سیٹ کے نیچے اشارہ کرتے ہوئے چھوٹی کو آگے دھکیلا۔۔۔اور خود بھی وہیں نیچے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

چھپ گیا۔۔۔ایک بار ماں کے ساتھ اس نے ٹرین کا سفر کیا تھا اور جانتا تھا کہ ٹرین میں بیٹھنے کے لیے ٹکٹ کی ضرورت ہوتی ہے۔۔۔لیکن اس وقت ان کے پاس ٹکٹ خریدنے کے لیے ایک روپیہ بھی نہ تھا۔۔۔سب کچھ اپنے رب پہ چھوڑ کر اس نے یہ راستہ اختیار کیا تھا۔۔۔اب اللہ جانے اس سب کا انجام کیا ہونے والا تھا۔۔۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

آف کمانڈوز کے (SSG وہ ایک میٹنگ روم تھا۔۔۔جہاں اسپیشل سروسز گروپ(پانچ سولجرز سامنے نظر آتی روشن اسکرین پر نظریں جمائے بیٹھے تھے۔۔۔اسکرین کے قریب ان کے ہیڈ سر حبیب کھڑے تھے۔۔۔"جینٹل مین۔۔۔آپ کو آپ کے مشن کے کچھ اہم پوائنٹس ڈسکس کرنے کے لیے بلایا گیا ہے۔۔۔ابھی ایک گھنٹے تک آپ کو اس مشن پر روانہ ہونا ہے۔۔۔آپ سب جانتے ہیں کہ رام جود ہشتگردوں کے گروہ کا سرغنہ ہے اسے اور اس کے چند ساتھیوں کو پچھلے دنوں گولیاں لگی تھیں۔۔۔وہ کافی زخمی ہو گئے

Do not copy or distribute without permission of the author

تھے۔۔۔اور اپنے علاج کے لیے انہوں نے ہمارے تین ڈاکٹرز کو یرغمال بنالیا۔۔۔اب مسئلہ یہ ہے کہ وہ ان ڈاکٹرز کو کسی طور چھوڑنے کو تیار نہیں۔۔۔ جس کی ایک وجہ یہ ہے کہ وہ ڈاکٹرز رام کے چہرے اور اس کے اصل روپ سے آشنا ہو چکے ہیں۔۔۔اور رام جو ہر وقت بھیس بدلے رہتا ہے کبھی نہیں چاہے گا کہ ڈاکٹرز وہاں سے نکل کر اس کے اصلی روپ کے بارے میں ہمیں یا پولیس کو آگاہ کریں۔۔۔دوسری وجہ یہ ہے کہ رام نے اپنا ٹھکانہ جنگل کے بیچوں بیچ بنایا ہے جس کا نقشہ آپ کے سامنے موجود ہے۔۔۔اب اس جنگل کو چاروں طرف سے آرمی نے گھیر رکھا ہے لیکن جنگل کے اندر جانے کی ہمت نہیں۔۔۔ جنگل سے انکے ٹھکانے تک پہنچنے کے لیے یہ دو راستے ہیں۔۔۔ جنہیں ہائی لائیٹ کیا گیا ہے۔۔۔ لیکن ان دونوں راستوں پر رام کے درجنوں پہریدار ہیں۔۔۔دو بار آرمی نے اپنے بندے بھیجے تاکہ ڈاکٹرز کو چھڑانے کے ساتھ ساتھ رام کو گرفتار کیا جا سکے لیکن دونوں بار سولجرز ان کے ٹھکانے پر پہنچنے سے پہلے ہی شہید کر دیئے گئے۔۔۔رام انتہائی شاطر اور چالاک بندہ ہے۔۔۔اس کا کہنا ہے کہ اسے اور اس کے ساتھیوں کو بغیر کوئی نقصان پہنچائے جنگل سے نکلنے دیا جائے۔۔۔آرمی کا پہرہ ہٹا دیا جائے۔۔۔اگر وہ بحفاظت جنگل سے نکل گئے تو ڈاکٹرز کو چھوڑ دیں گے۔۔۔اب یہاں دو اہم باتیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہیں۔۔۔پہلی بات تو یہ کہ انہیں پکڑنے کا یہ جو موقع ہمیں ملا ہے دوبارہ کبھی نہیں ملے گا۔۔۔ہم اس موقع کو گنوانے کے متحمل نہیں ہو سکتے۔۔۔دوسری بات یہ کہ بالفرض ہم ان کا مطالبہ مان بھی جائیں تب بھی وہ ان ڈاکٹرز کو زندہ ہمارے حوالے نہیں کریں گے۔۔۔اور ان ڈاکٹرز کی جان ہمارے لیے بہت قیمتی ہے۔۔۔آرمی اب کسی قسم کا رسک نہیں لینا چاہتی اسی لیے یہ مشن ہمارے سپرد کر دیا گیا ہے۔۔۔ہمیں ہر حال میں ان ڈاکٹرز کی جان بچانی ہے۔۔۔اور ان سب ٹیررسٹ کو بھی پکڑنا ہے۔۔۔"میجر حبیب نے چند لمحے رک کر سانس بحال کیا۔۔۔پھر اپنی بات جاری رکھی۔۔۔"جب یہ مشن میرے حوالے کیا گیا تو میرے ذہن میں سب سے پہلا نام کیپٹن ابتہاج کا ہی گونجا۔۔۔آئی نو یہ مشن کافی خطرناک ہے۔۔۔لیکن اسے پورا بھی وہی کر سکتا ہے جو خطروں کا کھلاڑی ہو۔۔۔اور اس کھیل کا بہترین کھلاڑی کیپٹن ابتہاج کے سوا کوئی نہیں۔۔۔"میجر حبیب کے چہرے پر ایک انوکھی سی روشنی تھی ابتہاج کا ذکر کرتے ہوئے۔۔۔نگاہوں کا مرکز اب میز کے گرد بیٹھا ایک نوجوان تھا جس کی وجاہت اس نیم اندھیرے میں بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی۔۔۔چہرہ بالکل بے تاثر تھا۔۔۔"کیپٹن ابتہاج۔۔۔"میجر حبیب نے پکارا۔۔۔"یس سر۔۔۔"وہ خوبصورت نوجوان کھڑا ہوا۔۔۔آواز سے ہی اس

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کے ارادوں کی پختگی ظاہر ہوتی تھی۔۔۔ نظریں بدستور اسکرین پر جمی تھیں جیسے اپنا لائحہ عمل طے کر رہا ہو۔۔۔ "آپ کو آپ کے منتخب کیے گئے چار سولجرز دے دیئے گئے ہیں۔۔۔ ابھی کچھ ہی دیر میں آپ کی ٹیم کو نکلنا ہے۔۔۔ اور مجھے امید ہے کہ آپ اچھی خبر لے کر لوٹیں گے۔۔۔ اینی ڈاؤٹ اباؤٹ دس مشن؟؟؟" آخر میں ان کی نظریں باقی چاروں افراد کی طرف گئیں۔۔۔ "نو سر۔۔۔" سب نے ایک آواز میں کہا۔۔۔ "بیسٹ آف لک۔۔۔ کم آن۔۔۔ اپنی ضرورت کی تمام چیزیں رکھ لیں۔۔۔ ٹائم کم ہے۔۔۔ ہری اپ۔۔۔" میجر حبیب کہتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئے۔۔۔ ان کے پیچھے ہی باقی چاروں بھی نکل گئے جبکہ کیپٹن ابتہاج پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ گھسائے مضبوط قدم اٹھاتا اسکرین کے سامنے آ کھڑا ہوا۔۔۔ اسکرین کی سفید روشنی براہ راست اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔ جس میں اس کی سفید رنگت چمک رہی تھی۔۔۔ چہرے پر ہلکی شیو بہت بھلی لگ رہی تھی۔۔۔ چھ فٹ سے نکلتا قد، چوڑے شانے، مضبوط مسلز، سیاہ گہری بے تاثر آنکھیں، اور بھورے بال۔۔۔ بلاشبہ وہ ایک آئیڈیل مرد تھا۔۔۔ چند لمحے کچھ سوچنے کے بعد وہ مڑا اور تیز تیز قدم اٹھاتا میٹنگ روم سے باہر نکل گیا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

ابیہا ساکت سی اپنے سامنے کھڑے اس شخص کی پشت کو تک رہی تھی جو کسی فرشتے کی مانند اس کی مدد کو آ پہنچا تھا۔۔۔ایک لمحہ لگا تھا اس شخص کو اور اس نے سامنے کھڑے اس غنڈے کا ہاتھ مروڑ دیا۔۔۔ہتھیار اب اس وجیہہ مرد کے ہاتھ میں آ چکا تھا۔۔۔اور اس سے وہ اپنی طرف بڑھنے والوں کا مقابلہ کر رہا تھا۔۔۔اس کی تیزی دیکھ کر ابیہا دنگ رہ گئی۔۔۔وہ اکیلا ان سب پر بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔تبھی ابیہا کی نظر اس کے ہاتھ پر پڑی۔۔۔ دائیں ہاتھ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔یقیناً اسے چوٹ لگی تھی۔۔۔اور وہ بغیر تکلیف کی پرواہ کیے ڈٹ کر مقابلہ کر رہا تھا۔۔۔ابیہا کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا۔۔۔اسے لگا وہ حواس کھو دے گی۔۔۔ان غنڈوں میں سے ایک ابیہا کی طرف حملہ کرنے کی غرض سے لپکا۔۔۔عین اسی وقت وہ شخص جس کا نام خدا جانے کیا تھا اس کی نظر بھی ابیہا پر پڑی۔۔۔اور اگلے ہی پل اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑا وہ کلہاڑی نما ہتھیار دور سے ابیہا کی طرف پھینکا۔۔۔ابیہا جو اسی پہ نظریں جمائے بیٹھی تھی اسے لگا اس کی روح فنا ہو جائے گی۔۔۔وہ ایک دم سر جھکا گئی۔۔۔کلہاڑی کا دستہ ابیہا کے پیچھے موجود شخص کے پیٹ پر لگا

Do not copy or distribute without permission of the author

اور وہ کراہتا ہوا نیچے گر گیا۔۔۔ابیہا نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے پیچھے دیکھا۔۔۔اتنی مار دھاڑ اس نے پہلی بار حقیقت میں دیکھی تھی۔۔۔اور اس کے احساسات عجیب سے ہو رہے تھے۔۔۔وہ مسلسل گردن موڑے خود سے چند انچ کے فاصلے پر درد سے کراہتے شخص کو دیکھ رہی تھی جب اسے اپنے بازو پر کسی کی گرفت محسوس ہوئی۔۔۔اس نے جھٹکے سے سامنے دیکھا۔۔۔وہی اس کا مسیحا، اس کا محافظ اس کا ہاتھ تھامے اسے کھینچتا ہوا گاڑی کی طرف بڑھ رہا تھا۔۔۔ایک ہاتھ میں کوئی خنجر تھا شاید جس سے وہ سامنے آنے والے ہر شخص کا سینہ چاک کرتا جا رہا تھا۔۔۔اسے بحفاظت گاڑی تک پہنچا کر اس نے اندر دھکیلا اور دروازہ بند کر دیا۔۔۔"جب تک میں نہ کہوں باہر مت نکلنا۔۔۔"سخت لہجے میں کہتے ہوئے وہ مڑ گیا۔۔۔اور پھر ابیہا نے حقیقت میں وہ مناظر دیکھے جو صرف فلموں میں دکھائے جاتے تھے۔۔۔اس شخص کی پھرتی سے یوں لگتا جیسے اس کی اسپیشل ٹریننگ کی گئی ہو۔۔۔ابیہا ان مناظر کی تاب نہ لاتے ہوئے آنکھیں بند کر گئی۔۔۔چند منٹ ہی گزرے تھے کہ اس کے مقابل وہ دس بندے ڈھیر ہو چکے تھے۔۔۔کچھ گاڑیوں کی آوازیں سنائی دیں تو ابیہا نے آنکھیں کھولیں۔۔۔آگے پیچھے تین گاڑیاں وہاں آئی تھیں۔۔۔جن میں سے ایک اسد شیرازی کی تھی اور دو گارڈز کی۔۔۔ابیہا اپنے ڈیڈ کو سامنے دیکھ کر جلدی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سے گاڑی سے اتری۔۔۔اور بھاگ کر ان کے سینے سے جا لگی۔۔۔آنکھوں سے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔وہ ابھی تک بے یقین تھی کہ یہ سب اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔۔۔اسد شیرازی ابیہا کو یوں سلامت دیکھ کر خدا کا شکر ادا کر رہے تھے۔۔۔ابیہا کو اس مسیحا کا خیال آیا۔۔۔نظریں اٹھائیں تو وہ دور جاتا ہوا دکھائی دیا۔۔"ڈیڈ۔۔۔وہ۔۔۔" ابیہا نے باپ کی طرف دیکھتے ہوئے اس کی جانب اشارہ کیا۔۔۔اسد شیرازی صورتحال دیکھ کر سب سمجھ چکے تھے۔۔۔"ایکسکیوزمی۔۔۔"انہوں نے اونچی آواز میں پکارا۔۔۔ پہلی پکار پر ہی اس کے قدم تھم چکے تھے۔۔۔لیکن وہ مڑا نہیں۔۔۔اسد شیرازی قدم قدم چلتے اس تک پہنچے۔۔۔ابیہا وہیں کھڑی تھی۔۔۔"تم نے میری بیٹی کی جان بچائی۔۔۔مجھے سمجھ میں نہیں آرہا کیسے تمہارا شکریہ ادا کروں۔۔۔"اسد شیرازی احسان مندی سے کہہ رہے تھے۔۔۔ان کی بات پر وہ مڑا اور اپنی پشت پر کافی فاصلے پر کھڑی ابیہا کی طرف دیکھا۔۔۔اس کی نظروں میں کچھ تھا۔۔۔کچھ بہت عجیب۔۔۔"اٹس اوکے۔۔۔"سرد سے لہجے میں کہتے ہوئے اس نے نگاہوں کا زاویہ بدلہ۔۔۔"بائے دا وے۔۔۔آئم اسد شیرازی۔۔۔ٹاپ ملینئیر آف دس کنٹری۔۔۔اینڈ یو۔۔۔؟؟؟"اسد شیرازی نے اپنا تعارف کرواتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھایا۔۔۔"آپ کی طرح میری

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پہچان کوئی نہیں۔۔۔نام راجا ہے۔۔۔کام کوئی نہیں۔۔۔"وہ عجیب سے لہجے میں کہہ گیا۔۔۔ہاتھ ملانے کی بجائے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں گھسائے۔۔۔اسد شیرازی خسیاہٹ کا شکار ہوتے ہاتھ پیچھے کر گئے۔۔۔چند لمحے خاموشی چھائی رہی۔۔۔اسد شیرازی کچھ سوچنے میں مصروف تھے۔۔۔پھر سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا جو گردن جھکائے اپنے شوز سے زمین سے مٹی کھرچ رہا تھا۔۔۔جیسے دنیا میں اس سے زیادہ اہم کام کوئی نہیں۔۔۔"ویل۔۔۔میرے پاس ایک کام ہے تمہارے لیے۔۔۔یہ میرا کارڈ ہے۔۔۔اگر تم انٹرسٹڈ ہو تو میرے آفس آجانا۔۔۔آرام سے بیٹھ کر بات کریں گے۔۔۔"اسد شیرازی نے کارڈ آگے بڑھایا۔۔۔راجا نے کچھ سوچتے ہوئے کارڈ تھام لیا۔۔۔تبھی اسد شیرازی کی نظر اس کے زخمی ہاتھ پر پڑی۔۔۔"اوہ مائی گاڈ۔۔۔تمہارے ہاتھ پر تو کافی گہری چوٹ لگی ہے۔۔۔"وہ بے ساختہ کہہ گئے ورنہ چھوٹے لوگوں کے ایسے چھوٹے موٹے زخموں کی انہیں کہاں پرواہ تھی۔۔۔"اٹس اوکے۔۔۔اب تو عادت سی ہو گئی ہے۔۔۔ہر جگہ زخم کھانے کی۔۔۔"لاپرواہی سے کہتا ہوا وہ مڑ گیا۔۔۔اس کے لہجے میں ایک عجیب سا درد محسوس کیا جا سکتا تھا۔۔۔اسد شیرازی چند لمحے اس کی پشت کو گھورتے رہے پھر سر جھٹک کر ابیہا کی جانب بڑھ گئے۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

"حبیب۔۔۔یہ معاملہ سنگین تر ہوتا جا رہا ہے۔۔۔جن چار ڈاکٹرز کو ان دہشتگردوں نے اغوا کیا تھا اپنا علاج کروانے کے لیے۔۔۔وہ کبھی انہیں زندہ واپس نہیں آنے دیں گے۔۔۔کیونکہ وہ ڈاکٹرز ان کے چہروں اور ان کے ٹھکانے سے واقف ہو چکے ہیں۔۔۔جتنی جلدی ہو سکے اپنے چند سولجرز کو روانہ کرو اس مشن پر۔۔۔ہمیں وہ ڈاکٹرز کسی بھی حالت میں سلامت واپس چاہئیں۔۔۔ان کی جان ہمارے لیے بہت قیمتی ہے۔۔۔"اس لمبی سی راہداری میں دو سینئیر آفیسرز ہارون اور حبیب کوئی معاملہ ڈسکس کرتے ہوئے چلتے جا رہے تھے۔۔۔"سر۔۔۔ہم آل ریڈی اپنی اسپیشل سروسز گروپ کے پانچ نوجوانوں کو کچھ دیر پہلے اس مشن پر روانہ کر چکے ہیں۔۔۔ان کے ہیڈ کیپٹن ابتہاج ہیں۔۔۔ہماری فورس کے سب سے بہادر اور نڈر آفیسر۔۔۔جو بھی مشن اپنے ہاتھ میں لیتے ہیں۔۔۔اسے مکمل کر کے ہی دم لیتے ہیں۔۔۔امید ہے جلد ہی وہ اپنی کامیابی کی

Do not copy or distribute without permission of the author

خبر لیے ان ڈاکٹرز کے ہمراہ ہمارے روبرو ہوں گے۔۔۔"میجر حبیب متاثر کن لہجے میں کہہ رہے تھے۔۔۔

"کیپٹن ابتہاج۔۔۔؟؟"میجر ہارون نے سوالیہ نظروں سے ان کی جانب دیکھا۔۔۔

"جی سر۔۔۔کیپٹن ابتہاج۔۔۔آپ کو پہلے بھی بتایا تھا نا ان کے بارے میں۔۔۔چار سال جوائن کیے۔۔۔ان چار سالوں میں تقریباً پندرہ مشن انہیں SSG ہوئے ہیں انہیں سونپے گئے اور ان میں سے کوئی مشن ایسا نہیں جو انہوں نے پورا نہ کیا ہو۔۔۔ہر وہ مشن جو دوسرے سرانجام دیتے ہوئے ڈرتے ہیں کیپٹن ابتہاج خود آگے بڑھ کر اسے اپنے سر لیتے ہیں۔۔۔بس ان کی شرط یہ ہوتی ہے کہ ٹیم ممبرز وہ خود چنیں گے۔۔۔اور ان چار سالوں کی سروس میں انہوں نے اپنا اتنا تو امیج بنا ہی لیا ہے کہ ہم ان پر بھروسہ کر سکیں۔۔۔اور بغیر کچھ سوچے مکمل اعتماد کے ساتھ کوئی بھی مشن ان کے سپرد کر سکیں۔۔۔مجھے اس خطرناک مشن کے لیے ان سے بہتر اور کوئی نہیں ملا۔۔۔وہی ہیں جو اس کام کو سرانجام دے سکتے ہیں۔۔۔"میجر حبیب کے لہجے میں کیپٹن ابتہاج کے لیے عزت تھی۔۔۔ایک فخر تھا۔۔۔"لیٹس سی۔۔۔"میجر ہارون اثبات میں سر ہلا کر آگے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بڑھ گئے۔۔۔انہوں نے ابتہاج کی کافی تعریفیں سنی تھیں اور یہ سب سن کر کافی متاثر ہوئے تھے۔۔۔اس مشن کے بعد اس سے ملنے کا ارادہ بھی کر لیا تھا۔۔۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد مسافر آکر ٹرین میں اپنی اپنی نشستوں کو سنبھال چکے تھے...راجا اور گڈی دم سادھے سیٹوں کے نیچے گھٹنوں کے بل گٹھڑی کی طرح چھپے بیٹھے تھے...ٹرین وسل بجاتی ہوئی اپنی منزل کی جانب گامزن ہوئی...راجا نے ایک نظر اپنی بہن کو دیکھا جس کے چہرے پر خوف کی پرچھائیاں نمایاں تھیں...وہ ڈری سہمی نگاہوں سے راجا کو تک رہی تھی...راجا نے اپنے ہونٹوں پر انگلی رکھ کر اسے خاموش رہنے کا اشارہ کیا...اور دل ہی دل میں دعائیں مانگنے لگا کہ ٹرین جلد از جلد آخری اسٹیشن تک پہنچ جائے...جن سیٹوں کے نیچے وہ چھپے تھے وہاں کوئی فیملی براجمان تھی شاید...جو مسلسل ہنسی مذاق، چھیڑ چھاڑ کرتے ایک دوسرے پر فقرے کس رہے تھے...ان دونوں کے اوپر موجود نشست پر ایک موٹی عورت اور ایک نوجوان لڑکی بیٹھی تھی...جو غالباً موٹی عورت کی بیٹی

Do not copy or distribute without permission of the author

تھی... مقابل میں موجود سیٹ پر دو سمارٹ سی عورتیں اور ایک مرد بیٹھا تھا... مرد کے پاس تقریباً چار سالہ بچہ بھی تھا جو مسلسل کچھ نہ کچھ ٹھونس رہا تھا... گڈی نے حسرت بھری نگاہوں سے بچے کے ہاتھ میں موجود ادھ کھائے برگر کو دیکھا اور پھر سر جھکا گئ...

راجا اپنی بہن پر ایک نگاہ ڈال کر ہی جان گیا تھا کہ اسے بھوک لگی ہے... رات کو انہوں نے روٹی کے چند سوکھے ٹکڑے کھائے تھے اور صبح بغیر کچھ کھائے گھر سے نکل آئے تھے... بہن کی مایوس نظروں کو دیکھ کر اس نے سر جھکایا اور ماتھا نیچے ٹکا دیا کہ وہ بے بس تھا... اس وقت اپنی بہن کو کھانے کو دینے کے لیے اس کے پاس کچھ نہیں تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

💔💔💔💔💔

"ہیلو" رات کے دوسرے پہر کھڑکی کے سامنے کرسی پر بیٹھے مرد کی بھاری گھمبیر آواز کمرے میں گونجی...

Do not copy or distribute without permission of the author

"ہیلو سر... سر مدبات کر رہا ہوں..." دوسری جانب سے مرعوبیت بھرے انداز میں بتایا گیا تھا...

"امید ہے تمہارا معاوضہ تم تک پہنچ گیا ہو گا..." اس نے اپنی سپاٹ نگاہیں کھڑکی کے پار جمائیں...

"جی سر... شکریہ کیلیے ہی فون کیا تھا... آئندہ بھی ایسا کوئی کام ہو تو ضرور یاد کیجیے گا..." مقابل کا لہجہ خوشآمدانہ ہوا تھا...

"ضرور..." مختصر ترین انداز اپنایا گیا...

"سر... آپ کے ہاتھ کا زخم کیسا ہے اب...؟؟" اس بار تھوڑا جھجک کر پوچھا گیا تھا...

کہتے ہوئے اس کی سرد نظریں اپنے دائیں ہاتھ کی طرف اٹھیں... جہاں ہتھیلی کے ارد گرد سفید پٹی لپٹی تھی... "Much Better" مچ بیٹر")

"ویسے سر... وہ لڑکی امپریس ہو گئی تھی آپ سے... اس نے تو اپنی زندگی کا ہیرو سمجھ لیا ہو گا اب تک آپ کو... بے چاری بے خبر ہے کہ اس کی زندگی میں آپ کی انٹری ہیرو کے طور پر نہیں بلکہ ایک ولن کے طور پر ہو گی..." فون کے پار جو کوئی بھی تھا اس کا انداز

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چاپلوسی لیے ہوئے تھا...اور وہ شاید اس کوشش میں تھا کہ چند لمحے اور کال جاری رہے...

اس کی بات کے جواب میں کچھ پل خاموشی طاری رہی...اور پھر چبھتی ہوئی سی آواز ابھری...

"ہیرو ہو یا ولن...دونوں کا کام تو ایک ہی ہوتا ہے...لڑائی جھگڑا،مار پیٹ...اب یہ تو سامنے والے پہ منحصر ہے وہ اسے ہیرو کا درجہ دیتا ہے یا ولن کا..."اور اتنا کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا گیا...دوسرا شخص اپنا سا منہ لے کر رہ گیا تھا...

چاند نے اپنی دودھیا روشنی کھڑکی کے اس پار بیٹھے وجود پر پھیلائی جیسے وہ بھی اس کا چہرہ دیکھنے کا تمنائی ہو...چاندنی میں اس شخص کا چہرہ واضح ہوا...اس نے بھی اپنی نظریں اٹھا کر چاند کی جانب دیکھا...اور وقت جیسے تھم سا گیا...اس کی آنکھوں کا رنگ دیکھ کر...اسکی وہ آنکھیں...وہ نیلی آنکھیں...جن کے گرد سیاہ حاشیہ سا تھا...سرد و سپاٹ آنکھیں جو کسی سمندر کی مانند گہرائی لیے ہوئے تھیں...چند پل چاند کو تکنے کے بعد وہ اٹھا اور مضبوط

Do not copy or distribute without permission of the author

قدم اٹھاتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا... پیچھے کمرے میں چار سو اس کے وجود سے اٹھتی قیمتی پرفیوم کی مہک پھیلی ہوئی تھی...

وہ پانچوں اس وقت اس جگہ پہنچ چکے تھے جہاں جنگل کے چاروں طرف آرمی کا پہرہ تھا... سر حبیب کے آرڈر کے مطابق یہاں انہیں پہلے آرمی کے کرنل آصف سے ملنا تھا... اور ان کے پہنچنے سے پہلے ہی کرنل آصف وہاں موجود تھے...

کمانڈو... "کیپٹن ابتہاج نے ان سے مصافحہ کرتے SSG "ہیلو سر... وی آر فرام ہوئے اپنا تعارف کروایا... "آئی نو جینٹل مین... حبیب نے انفارم کیا تھا تم لوگوں کی آمد کے بارے میں... ویل... نائس ٹو میٹ یو..." کرنل نے بھی خوش دلی سے کہتے ہوئے ہاتھ ملایا... "سر ٹائم از ٹو شارٹ... مشن کے دوران ہمارا آپ سے اور سر حبیب سے مسلسل کانٹیکٹ رہے گا... اور جیسے ہی مشن مکمل ہو گا ہم آپ کو اطلاع کر دیں گے... وی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہیوٹو گوناؤ..." تیز تیز بولتے ہوئے کیپٹن ابتہاج جانے کے لیے مڑا...اس کے باقی ساتھی ان سے کچھ فاصلے پر تھے..."اور اگر مشن کامیاب نہ ہوا تو...؟"اس کے پیچھے سے کرنل آصف کی ابھرتی ہوئی آواز نے اس کے قدموں کو زنجیر کیا...وہ ایک پل کو رکا,مڑا اور چلتا ہوا ان کے مقابل آن ٹھہرا...وہ جو ٹٹولتی ہوئی سی نگاہوں سے اسے تک رہے تھے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں..."مشن ول بی سکسیس فل...(Mission Will Be Successful)" ایک ایک لفظ پر زور دیتا ہوا کہہ کر وہ مڑ گیا...کرنل آصف کے ابرو اکٹھے ہوئے اور ہونٹ سیٹی کے سے انداز میں سکڑے..."واٹ آ کانفیڈینس..."جب بولے تو ان کے لہجے میں کیپٹن ابتہاج کے لیے ستائش تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

❤❤❤❤❤

دو اسٹیشن گزر چکے تھے...لیکن وہ دونوں ابھی تک ویسی حالت میں ہی ٹرین میں بیٹھے تھے...راجا کو اپنے گاؤں اور رشتے داروں سے دور جانا تھا جہاں کوئی ان کا سراغ نہ پا

Do not copy or distribute without permission of the author

سکے...اس لیے اس نے یہی سوچا تھا کہ ٹرین کے آخری اسٹیشن پر ہی اترے گا...وہ نہیں جانتا تھا کہ یہ ٹرین کہاں جا رہی ہے اور اسے کہاں جا کر رکنا ہے...دل ہی دل میں وہ مسلسل کلمہ طیبہ کا ورد کر رہا تھا... کبھی ایک نظر ہاتھ میں پکڑے فریم پر بھی ڈال لیتا جس میں ان کی ماں کی تصویر تھی...اور پھر نظریں جھکا لیتا...

ٹکٹ چیکر سب لوگوں کو ٹکٹس چیک کروانے کے لیے کہہ رہا تھا... جیسے ہی وہ ٹرین کے اس حصے میں آیا جہاں وہ دونوں چھپے تھے, راجا نے ایک بار پھر گڈی کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا... گڈی محض سر ہلا کر رہ گئ..."اے چھنو... ٹکٹ نکال کر دکھا انہیں... تم نے ہی رکھے تھے..." ٹکٹ چیکر کے مطالبہ کرنے پر موٹی عورت نے اپنے پہلو میں بیٹھی لڑکی سے کہا..."جی اماں...بھابھی میرا ہینڈ بیگ دینا جو آپ کی گود میں ہے..." ماں کو جواب دے کر وہ لڑکی سامنے بیٹھی ایک دوسری عورت سے مخاطب ہوئی... ٹکٹ چیکر کو فت سے انہیں تک رہا تھا...چند لمحوں بعد وہ لڑکی بیگ تھامنے کو تھوڑا سا جھکی...اسی وقت گڈی نے پہلو بدلا... شاید وہ تھک گئ تھی....اس کا ہاتھ تھوڑا سا باہر نکلا...چھنو جو بیگ تھام کر واپس سیٹ پر بیٹھ رہی تھی بے دھیانی میں اس کا پاؤں اس ننھے سے ہاتھ پر آ گیا اور گڈی کی چیخ برآمد ہوئی تھی... لڑکی کی ہیل نے اس معصوم کا ہاتھ بری طرح کچل دیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تھا... پہلے چیخ اور پھر بری طرح رونے کی آواز پر سب حیر قن پریشان ایک دوسرے کو تکنے لگے جبکہ راجا بدحواس سا اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا... اگلے ہی لمحے ٹکٹ چیکر سمیت سب نیچے جھکے... اور وہ دونوں ان سب کی نگاہوں کے حصار میں آ گئے... ٹکٹ چیکر نے طیش میں آتے ہوئے راجا کو بازو سے پکڑ کر گھسیٹ کر باہر نکالا... "بھیا..." گڈی اپنی تکلیف بھول کر بھائی کے لیے تڑپ اٹھی تھی... ٹکٹ چیکر نے دوسرے ہاتھ سے گڈی کو بھی باہر کھینچا... راجا نے خوفزدہ نظروں سے اس آدمی کو اور پھر باقی سب کو دیکھا جو ان دونوں کو شرر بار نگاہوں سے تک رہے تھے... وہ بے ساختہ اپنی بہن کے قریب ہوا اور اس کے کندھے پر ہاتھ رکھا گویا اسے تحفظ کا احساس دلانا چاہ رہا ہو... "حرام خورو... بغیر ٹکٹ کے سیٹوں کے نیچے چھپ کر سفر کرتے ہوئے شرم نہیں آتی... کہاں ہیں تمہارے جاہل ماں باپ... جنہیں بچوں کو پیدا کرنا تو آتا ہے لیکن سنبھالنا نہیں..." ٹکٹ چیکر ان پر برس رہا تھا اور ساتھ ہی راجا کی کمر میں دو دھموکے بھی جڑ دیئے... ارد گرد کے لوگ دلچسپ نظروں سے یہ کھیل دیکھ رہے تھے اور کچھ چہ مگوئیاں کرتے ہوئے تمسخر اڑاتی نظروں سے انہیں تک رہے تھے... "راجا نے آنکھوں سے امڈتے آنسوؤں کو اندر دھکیلا اور لب کاٹتے ہوئے اپنی بہن کی جانب دیکھنے لگا جس کا مارے خوف کے رنگ پیلا پڑ گیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھا... راجا نے اسے اپنے ساتھ لگایا اور ایک ہاتھ اس کے سر پر رکھا... "ارے اب گونگے کا گڑ کھا بیٹھے ہو کیا دونوں... بولتے کیوں نہیں... کہاں ہیں تمہارے ماں باپ... کہاں سے سوار ہوئے ہو ٹرین میں... کہیں کوئی بم وغیرہ تو نہیں لے کر آئے یہاں... دیکھو سچ سچ بتا دو... ورنہ تم دونوں کو پولیس کے حوالے کر دوں گا میں..." ٹکٹ چیکر نے دھمکی دیتے ہوئے کہا تھا... بم کی بات پر آس پاس بیٹھے لوگوں کا بھی رنگ اڑ گیا... تبھی ٹرین نے وسل بجاتے ہوئے اگلا اسٹیشن آنے کا اعلان کیا... "بھائی صاحب... پولیس کو مارو گولی... ان دونوں کو ابھی اس اسٹیشن پر اتار دو... کہیں اپنے جسم کے ساتھ انہوں نے بم وغیرہ باندھ رکھا ہو تو ہم سب تو گئے پھر..." ایک جانب سے لرزتی ہوئی سی آواز ابھری تھی... ٹکٹ چیکر نے ہاتھوں سے ٹٹولتے ہوئے دونوں کے لباس چیک کیے... کوئی بم وغیرہ نہ پا کر اس نے گہری سانس بھری اور راجا کو دیکھا جو کچھ بھی بولنے پر آمادہ دکھائی نہ دے رہا تھا... ٹرین رک چکی تھی... "کچھ مسافر اپنے مطلوبہ اسٹیشن کے آنے پر اترنے لگے... "چلو تم دونوں بھی اترو... جتنا سفر کرنا تھا کر لیا... اب ٹکٹ کے بغیر مزید نہیں بیٹھ سکتے ٹرین میں... چلو نکلو..." ٹکٹ چیکر کے لہجے میں کسی قسم کی لچک نہ تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا نے نیچے گرا ہوا فوٹو فریم اٹھا کر سینے سے لگایا..."چل گڈی..."رندھی ہوئی سی آواز میں کہتا ہوا وہ گڈی کو لیے نیچے اتر گیا....

وہ پانچوں اس جنگل میں آگے ہی آگے بڑھتے جا رہے تھے... سر حبیب کی بتائی گئی لوکیشن کے حساب سے دہشتگردوں کے اس گروہ کے سرغنہ کی رہائش تک دو راستے پہنچتے تھے...ایک سامنے سے اور دوسرا پیچھے سے... ٹیم کے باقی افراد یہ توقع کر رہے تھے کہ کیپٹن ابتہاج پیچھے والا راستہ اختیار کرے گا لیکن ان کی توقع کے برعکس کیپٹن ابتہاج نے سامنے سے جانے کا ارادہ کیا...وجہ یہ تھی کہ رام نے بھی یہی امید لگا رکھی ہو گی کہ جو بھی حملہ کرے گا وہ پیچھے سے آئے گا اور پیچھے کی جانب موجود پہریدار زیادہ ہوشیار ہوں گے...انہیں رام کی امیدوں کو خاک میں ملانا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classic-Urdu-Material/

Do not copy or distribute without permission of the author

چوکنی نگاہوں سے ارد گرد دیکھتے وہ آگے بڑھ رہے تھے... کیپٹن ابتہاج سب سے آگے تھا جو بڑی مہارت سے ہاتھ میں موجود خنجر سے جھاڑیوں کو کاٹتا ہوا راستہ بنا رہا تھا... ایک جگہ پر پہنچ کر وہ رکا... ارد گرد کچھ ہلچل سی محسوس ہوئی تھی... مڑ کر سب کو خاموش رہنے کا اشارہ کیا... پھر احتیاط سے قدموں کی آہٹ پیدا کیے بغیر آگے بڑھنے لگا... اس کے ساتھی بھی اس کی تقلید میں آگے بڑھ رہے تھے... وہ چند قدم آگے گئے تھے جب ان کی نگاہ اٹھی... سامنے دو آدمی کسی گفتگو میں مصروف تھے... ہاتھوں میں رائفلز تھامے یقیناً وہ رام کے ہی آدمی تھے... ابتہاج نے احمد اور راحم کو مخصوص اشارہ کیا تو وہ دونوں سر ہلاتے ہوئے ایک سمت بڑھ گئے... اس کے بعد اشعر اور سعد بھی ابتہاج کا اشارہ ملنے پر دوسری سمت میں چلے گئے... ابتہاج نے ہاتھ میں موجود خنجر کو جیکٹ کی جیب میں اڑسا، پسٹل کی میگزین نکال کر بلٹس چیک کیں.... اور پھر آہٹ پیدا کیے بغیر ہاتھ سے جھاڑیوں کو ادھر ادھر کرتے ہوئے آگے بڑھنے لگا... چند لمحوں بعد وہ ان دونوں پہریداروں کے قریب ایک درخت کے پیچھے موجود تھا... بات ختم کر کے اب وہ دونوں ایک دوسرے سے فاصلے پر موجود تھے اور نظریں ارد گرد تھیں... ابتہاج کی نظر زمین پر پڑے ایک پتھر کی جانب گئی... وہ پتھر اٹھا کر اس نے ایک پہریدار کی سمت اچھالا... پتھر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جھاڑیوں میں جا گرا تھا... ہلکے سے کھٹکے پر بھی دونوں پہریدار تیزی سے اس سمت مڑے جہاں پتھر گرا تھا... "تم رکو... میں دیکھتا ہوں..." ایک پہریدار کہتا ہوا اس سمت بڑھ گیا... دوسرا پہریدار سر ہلاتا ہوا وہیں رک گیا جبکہ نظریں اسی سمت تھیں... ابتہاج تیزی سے آگے بڑھا... اس کی پشت سے آ کر ایک ہاتھ اس کی گردن پر اور ایک ہاتھ سر پر جمایا اور ایک پل کا توقف کیے بغیر گردن مروڑ دی... کٹاک کی آواز آئی اور بغیر کوئی آواز نکالے وہ آدمی وہیں ڈھیر ہو گیا... ابتہاج دوسرے پہریدار کی جانب بڑھا... تب تک وہ آدمی بھی جھاڑیوں میں کچھ نہ پا کر واپس آ رہا تھا... اس کی نظر سامنے گرے اپنے ساتھی پر پڑی اور پھر ابتہاج پر... تیزی سے اس نے رائفل سیدھی کرنی چاہی لیکن تب تک دیر ہو چکی تھی... کیپٹن ابتہاج اس کی جیکٹ کے ساتھ لگا چاقو نکال کر اس کے دل کے مقام پر گھونپ چکا تھا... بس چند لمحے لگے تھے اس آدمی کو تڑپ تڑپ کر مرنے میں... اس کا جسم ٹھنڈا پڑنے تک کیپٹن کافی آگے جا چکا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ابتہاج ارد گرد دیکھتا ہوا چوکنے انداز میں آگے بڑھ رہا تھا...اس کی ایک لمحے کی غفلت بھی اسے موت کے منہ میں دھکیل سکتی تھی...اب رام وراس کے ساتھیوں کا علاقہ شروع ہو چکا تھا اور وہ جانتا تھا یہاں قدم قدم پر اس کے ساتھیوں کا پہرہ موجود ہو گا...کافی آگے جا کر بھی جب کوئی نہ ملا تو وہ رکا...گہرا سانس بھرا...ہاتھ کان تک لے جا کر دھیمے لہجے میں کچھ کہنے لگا...اس کے باقی چاروں ساتھی بھی اس کی طرح رام کے پہریداروں کو مار کر اس کی رہائش گاہ کے گرد گھیرا تنگ کر رہے تھے...سب نے اسے اپنی سلامتی کی خبر دی...ان سے بات ختم کر کے وہ آگے جانے ہی لگا تھا جب ایک جانب کھٹکا سا ہوا...وہ ایک پل کا توقف کیے بغیر گھوما..."اے...اسٹاپ..."اس کے مڑنے سے قبل ہی وہ جو کوئی بھی تھا اس پر گن تان چکا تھا...ابتہاج وہیں رک گیا..."پٹ یور گن ڈاؤن...آئی سیڈ پٹ یور گن ڈاؤن ناؤ..."وہ سفید چمڑی والا چیختے ہوئے اسے پسٹل نیچے رکھنے کو کہہ رہا تھا...ابتہاج اس پر سے نظریں ہٹائے بغیر نیچے جھکا اور اپنا پسٹل نیچے رکھ دیا..."ہاتھ اوپر کرو..."اس بار سامنے موجود شخص اردو میں ہی بولا تھا...ابتہاج نے کندھے اچکا کر اسے دیکھا اور ہاتھ اٹھا دیئے...اس کی آنکھوں میں کسی قسم کے خوف کی جھلک نہ پا کر مقابل شاید ڈر گیا تھا..."موو..."اس نے ابتہاج کو ایک جانب چلنے کا اشارہ کیا...ابتہاج سر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جھکائے اس طرف بڑھ گیا...اس آدمی نے اس کی پشت پر ابھی تک بندوق تان رکھی تھی...دو قدم چلنے کے بعد ابتہاج ایکدم گھوما...اس کی ٹانگ دشمن کے اس ہاتھ پر لگی جس میں گن موجود تھی...اور گن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری...وہ ایک دم بوکھلا کر کوئی حفاظتی تدبیر کرنے ہی والا تھا لیکن اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر ابتہاج نے ایک ہی چھلانگ میں اس کے اور اپنے درمیان فاصلہ ختم کیا اور اپنی جیکٹ سے لگا خنجر نکال کر اس کی گردن پر وار کیا....گردن سے خون کا فوارہ سا پھوٹا...اور چند لمحوں بعد وہ خود بھی زمین بوس ہو گیا...اسے نفرت سے دیکھتے ہوئے ابتہاج نے خنجر پر لگا خون اس کے کپڑوں سے صاف کیا اور اپنا پسٹل اٹھا کر ایک سمت بڑھ گیا....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

❤❤❤❤❤

وہ اس وقت اس اونچی اور عالیشان عمارت کے سامنے کھڑا تھا...جو بقول اسد شیرازی ان کا آفس تھا...اور اس پر شکوہ عمارت سے ہی اسد شیرازی کی امارت کا بخوبی اندازہ ہو رہا

Do not copy or distribute without permission of the author

تھا... سوٹڈ بوٹڈ کپڑوں میں ملبوس لوگ اندر باہر آجا رہے تھے... اس نے ہاتھ میں پکڑے کارڈ پر ایک نظر دوڑا کر دوبارہ عمارت کو دیکھا... "مسٹر اسد شیرازی..." عجیب سے لہجے میں بڑبڑایا اور مین ڈور کی جانب بڑھ گیا... اس کا حلیہ اور پرانے گھسے ہوئے کپڑے دیکھ کر سیکیورٹی گارڈ نے اسے روکا... "کہاں جا رہے ہیں آپ... کس سے ملنا ہے آپ کو...؟؟؟" پہلے اس کا سر سے پاؤں تک جائزہ لینے کے بعد سخت لہجے میں دریافت کیا گیا... اس نے ناگواری بھرے انداز میں تیکھے چتونوں سے اس گارڈ کو دیکھا... "اسد شیرازی سے ملنا ہے..." بیزار سے لہجے میں کہا گیا تھا... گارڈ منہ کھولے اسے دیکھنے لگا... اتنے بڑے بزنس ٹائیکون کو وہ اسد شیرازی کہہ کر مخاطب کر رہا تھا... لہجے میں کوئی عزت واحترام نہیں... کوئی سر یا مسٹر وغیرہ کا سابقہ نہیں... وہ تو ایسے بات کر رہا تھا جیسے اسد شیرازی کا لنگوٹیا یار ہو... جبکہ اسد شیرازی اور سامنے کھڑے نوجوان کی عمروں میں بھی خاصا فرق تھا...

"آپ کی تعریف...؟ اور کس سلسلے میں ملنا ہے سر سے...؟" منہ بگاڑ کر دریافت کیا گیا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا نے ضبط سے لب بھینچے...اور ایک اگلے لمحے ایک کرارا سا تھپڑ گارڈ کے چہرے کی زینت بنا..."ابے بھوتنی کے...کہا نا...اسد شیرازی سے ملنا ہے تو بس ان سے ملنا ہے...انویسٹی گیشن کس خوشی میں کر رہا ہے تو...مجھ سے میری ہی تعریف پوچھ رہا ہے...پاگل..."کہہ کر وہ اندر کی جانب بڑھ گیا...گارڈ ہکا بکا اس کا ردعمل دیکھتا رہ گیا...جب ہوش آیا تو اس کے پیچھے بھاگا..."اے اے رکو...بات سنو..."آتے جاتے لوگ حیران نظروں سے ان دونوں کو دیکھ رہے تھے...راجا گہری سانس بھرتا ہوا مڑا..."اب کیا ہے...؟؟"خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا...گارڈ ایک ہاتھ گال پر رکھے تھوک نگلتے ہوئے اس عجیب و غریب بندے کو دیکھنے لگا..."ابے مراقبے میں چلا گیا ہے کیا...ہوش میں آئے گا یا دوں ایک اور چماٹ...؟؟"دانت پیستے ہوئے راجا نے اسے کندھے سے ہلایا...گارڈ چونکا..."وہ...تم...مم...میرا مطلب...آپ...ایسے نہیں جا سکتے اندر...پلیز...میری نوکری کا سوال ہے..."گارڈ چور نظروں سے ارد گرد دیکھتے ہوئے سہمے سے انداز میں اسے کہہ رہا تھا..."تو...ایسے نہیں جا سکتا مطلب...؟؟؟اب کیا آسمان سے چھلانگ لگا کر آؤں..."راجا جھنجھلا سا گیا...تبھی ایک جانب سے ایک اور گارڈ چلا آیا..."کیا مسئلہ ہے رشید...تم اتنے گھبرائے ہوئے کیوں ہو...اور یہ آدمی کون

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہے...؟"ن ئے آنے والے آدمی نے بھی پہلے راجا کو سر سے پیر تک گھورنا اپنا فرض سمجھا تھا شاید..."افتخار...یہ...وہ..."رشید کو تو بولنا ہی محال لگنے لگا تھا..."ارے کیا یہ یہ...وہ وہ لگا رکھی ہے...دیکھو بھائی صاحب...پانچ دن پہلے آپ کے باس یعنی اسد شیرازی کی مجھ سے ملاقات ہوئی تھی...یہ دیکھو...یہ کارڈ دے کر انہوں نے مجھے اس آفس آنے کا کہا تھا...آج میں آیا ہوں تو یہ مجھے میرے حلیے اور لباس کی وجہ سے اندر نہیں آنے دے رہا...الٹا مجھے دروازے پر روک کر سوال وجواب کرنے لگا....مہمان ہوں میں اسد شیرازی کا...اب بھلا بتاؤ...مہمانوں کے ساتھ کوئی ایسا سلوک کرتا ہے کیا...؟؟؟"راجا نے ایک ہی سانس میں اپنی آمد کا مقصد اور خود کے ساتھ کیا جانے والا سلوک بیان کیا...افتخار نے ایک بار پھر سر سے پیر تک اس "مہمان" کا جائزہ لیا جو شکل سے شہزادہ دکھتا تھا مگر اپنے لباس اور انداز سے مہمان کم اور سڑک چھاپ غنڈہ زیادہ لگ رہا تھا..."ہمم...رشید...تم جاؤ اپنی جگہ پر...اور تم...ادھر آؤ میرے ساتھ..."راجا کو مخاطب کرتا وہ ایک سمت چل دیا...راجا بھی سر ہلاتا اس کی تقلید میں آگے بڑھ گیا...وہ اسے ریسیپشن تک لے گیا...اور ایک جانب رکھے صوفہ پر بیٹھنے کا اشارہ کیا...پھر ریسیپشنسٹ کی جانب بڑھ گیا..."مس فاریہ...سر اس وقت کہاں ہیں...؟؟؟"وہ

Do not copy or distribute without permission of the author

دونوں آپس میں باتیں کرنے لگے... راجا غور سے ریسیپشنسٹ کو دیکھنے لگا... اس کے یوں دیکھنے پر ریسیپشنسٹ نے ناگواری سے اسے گھورا... اور پھر سے افتخار کی جانب متوجہ ہو گئ... "اچھا ٹھیک ہے... جیسے ہی سر فارغ ہوں انہیں انفارم کرنا کہ ایک شخص..." افتخار اپنی بات روک کر راجا کی جانب دیکھنے لگا... "کیا نام بتایا تھا تم نے اپنا...؟" سوالیہ نگاہیں راجا پر ٹکی تھیں... "پہلے کب بتایا میں نے نام اپنا... راجا نام ہے میرا..." منہ کے زاویے بگاڑ کر جواب دیا گیا تھا... افتخار سر ہلاتا مڑا... "ہاں... سر سے کہنا کہ راجا نام کا شخص آیا ہے ان سے ملنے... غالباً چار دن پہلے اس کی ملاقات ہوئ تھی سر سے..." وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا جب پیچھے سے راجا فوراً بول اٹھا... "چار نہیں پانچ..." افتخار جھنجھلا سا گیا... "ارے تم تو چپ کرو یار... چار ہوں یا پانچ... ہاں فاریہ... ان سے پوچھ لینا اگر تو وہ اسے جانتے ہوں گے تو اسے بلا لیں گے اندر... ورنہ چلتا کرنا اسے یہاں سے... اور ہاں... تھوڑا پاگل سا شخص ہے... دھیان رکھنا یہاں سے ہلے نا..." تیز تیز کہتا ہوا وہ ایک جانب بڑھ گیا جبکہ ریسیپشنسٹ سر ہلا کر اپنے کام میں مصروف ہو گئ...

😂😂😂😂😂

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ لوگ دشمنوں کا سینہ چاک کرتے اب رام کی رہائش گاہ تک پہنچ چکے تھے... وہ ایک جھونپڑی سی تھی... اور شاید وہیں اس جھونپڑی میں ہی کہیں رام موجود تھا... بندوقیں ہاتھوں میں تھامے وہ لوگ دھیمے قدموں سے آگے بڑھتے چلے جا رہے تھے... کیپٹن ابتہاج سب سے آگے تھا اور اس کے پیچھے باقی چاروں ساتھی... جھونپڑی کے دروازے پر موجود پہریداروں کو وہ پہلے ہی نیست و نابود کر چکے تھے... جھونپڑی میں داخل ہوئے تو یہ دیکھ کر حیران ہو گئے کہ وہ بالکل خالی تھی... ایک بار خیال آیا کہ کہیں رام کو ان کی آنے کی خبر تو نہیں ہو گئی... ہو سکتا ہے وہ اور اس کے ساتھی بھاگ گئے ہوں...

متلاشی نظروں سے ارد گرد دیکھتے وہ واپس مڑنے کو ہی تھے جب کیپٹن ابتہاج ایک دم چونکا... نیچے سے کچھ کھٹ پٹ کی آوازیں آ رہی تھیں... تو یقیناً نیچے کوئی موجود تھا...

ابتہاج نے آوازوں سے اندازہ لگاتے ہوئے ایک جانب لگائے گئے بستر کو اٹھایا... وہاں ایک دروازہ نظر آ رہا تھا... باقی چاروں بھی اس کی جانب متوجہ ہوتے ہوئے دروازہ دیکھ چکے تھے اور محتاط نظر آنے لگے تھے... ابتہاج نے ارد گرد دیکھا جیسے کچھ تلاش کر رہا ہو... ایک جانب لوہے کا ایک ڈبہ سا رکھا تھا... ابتہاج نے پاؤں سے ڈبے کو ٹھوکر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ماری...وہ لڑھکتا ہوا دور جا گرا...ساتھ ہی نیچے سے دھیمی سی آوازیں آنے لگیں...یقیناً ڈبے کی آواز ان تک پہنچ گئی تھی...کچھ لمحوں بعد کسی کے بھاری بوٹوں کی سیڑھیاں چڑھنے کی آواز سنائی دی...وہ پانچوں جلدی سے جھونپڑی سے نکل گئے...دروازہ کھول کر کوئی باہر آیا تھا..."کون ہے...؟؟"سخت آواز میں پوچھا گیا تھا...پھر نیچے گرا ہوا ڈبہ اٹھا کر اوپر رکھنے کی آواز سنائی دی..."سالے گدھے...اپنی ڈیوٹی بھی نہیں کرتے ٹھیک سے...لگے ہوں گے گپ لگانے..."وہ بڑبڑاتا ہوا غالباً اپنے ان ساتھیوں کو کوس رہا تھا جو جھونپڑی کے باہر مقرر کیے گئے تھے اور اب زندہ نہیں بچے تھے..."ابے کرشنا...کہاں مر گئے ہو تم دونوں...کوئی جانور گھس آیا تھا شاید اندر...اور تم لوگوں سے کہا تھا کہ بستر برابر کر دینا تاکہ دروازہ نظر نہ آئے اور تم نے..."وہ باتیں کرتا ہوا باہر آیا تھا جب راحم نے ہاتھ میں پکڑی رسی عقب سے اس کے گلے میں ڈال کر اس کا گلہ دبا دیا...چند لمحے مزاحمت کرنے کے بعد اشعر کی سائلنسر لگی گن سے فائر کھا کر وہ دم توڑ چکا تھا...

"بی کیئر فل"کیپٹن ابتہاج نے سرگوشی کے سے انداز میں سب کو مخاطب کیا...سب نے اثبات میں سر ہلایا...دوبارہ اندر گئے...ابتہاج نے تہہ خانے کا دروازہ کھولا...نیچے

Do not copy or distribute without permission of the author

ایک اور آدمی کھڑا تھا... جو مڑے بغیر کہنے لگا... "کیا ہوا... کیسی آواز تھی اوپر...؟؟"

اپنی بات کے جواب میں خاموشی پر وہ مڑا... تب تک ابتہاج اس کے سر پر پہنچ چکا تھا...

اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی آواز کا گلہ گھونٹ دیا گیا تھا.... اور اگلے ہی پل کٹاک کی

آواز سے گردن بھی توڑ دی گئی... سامنے ایک سرنگ سی دکھائی دے رہی تھی... جہاں

فی الحال رام کا کوئی آدمی نظر نہیں آ رہا تھا... وہ پانچوں آگے بڑھتے چلے گئے... سرنگ

تو بالکل خالی تھی... رام نے کافی اچھا انتظام کر رکھا تھا اپنے رہنے کا... شاید اس سے پہلے

بھی یہ جگہ اس کے زیر استعمال رہ چکی تھی... دو سے تین موڑ مڑنے پر ایک جگہ دھواں سا

نظر آیا... اور ہلکی ہلکی باتوں کی آواز... مزید آگے بڑھنے پر منظر کچھ واضح ہوا... وہاں

سرنگ کے ایک جانب کمرہ سا بنا تھا... جہاں آگ جلائی گئی تھی... دھوئیں کے ساتھ

ساتھ گوشت کے بھونے جانے کی بھی خوشبو آ رہی تھی... اور کچھ مردانہ ہنسی کی آوازیں

بھی... شاید تاش کھیلی جا رہی تھی اور ساتھ ساتھ دوپہر کے کھانے کا بندوبست بھی ہو رہا

تھا... ان کے آگے بڑھنے سے پہلے ہی ایک آواز سنائی دی...

"اے... سادھو... جا باس کو کھانا دے آ... تب تک ہماری یہ باری مکمل ہو جائے گی تو

مل کر کھانا کھائیں گے..." لہجہ بارعب تھا... یعنی رام ان کے ساتھ موجود نہیں تھا اس

Do not copy or distribute without permission of the author

وقت... باقی چاروں آگے بڑھنے ہی والے تھے کہ ابتہاج نے انہیں رکنے کا اشارہ کیا... وہ سب سوالیہ نظروں سے ابتہاج کو دیکھنے لگے... چند لمحوں بعد ایک آدمی کھانے کی ٹرے لیے باہر نکلا تو وہ سب دیوار کی اوٹ میں ہو گئے... وہ آدمی انہیں دیکھے بغیر مخالف سمت جا چکا تھا... ابتہاج نے اشعر کو اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کیا اور باقی تینوں کو کمرے میں موجود افراد کو قابو کرنے کا... وہ اور اشعر آگے بڑھنے ہی لگے تھے جب باورچی کی نظر ابتہاج پر پڑی... "اے..." وہ مزید کچھ کہنے ہی والا تھا کہ ابتہاج سرعت سے جھکا... اپنے لانگ شو میں اڑسا چاقو نکالا اور باورچی کی جانب اچھال دیا... چاقو عین نشانے پر لگا تھا اور باورچی بغیر کوئی آواز نکالے وہیں ڈھیر ہو گیا... اشعر نے خوفزدہ سی نگاہ ابتہاج پر ڈالی جس کے چہرے پر سفاکیت تھی... اسے یاد آیا ایک بار اس نے ابتہاج سے پوچھا تھا کہ "سر آپ کو بالکل خوف نہیں آتا لوگوں پر یوں وار کرتے... انہیں اتنی بے رحمی سے قتل کرتے ہوئے... آخر وہ بھی انسان ہوتے ہیں...؟؟؟" اور اس کے جواب میں ابتہاج نے زخمی سی نگاہ اس پر ڈالی تھی... "میدان جنگ میں کوئی بھی انسان نہیں ہوتا... وہاں آپ کے اور آپ کے مقابل موجود شخص کے درمیان ایک ہی رشتہ ہوتا ہے... دشمنی کا... اور اس رشتے میں یا تو قتل کرنا پڑتا ہے... یا قتل ہونا پڑتا ہے... اگر تم دشمنوں پر ترس کھا کر،

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

انہیں انسان سمجھ کر ان پر رحم کرو گے تو وہ تمہیں موت کے گھاٹ اتار دیں گے اس لیے میں پہلے انہیں جہنم واصل کر دیتا ہوں... میری نظر میں وہ صرف اور صرف میرے دشمن ہیں... اور کچھ نہیں..."اشعر سوچوں میں گم تھا..."اشعر... لیٹس گو..." ابتہاج کی آواز اسے واپس حال میں کھینچ لائی تھی... وہ دونوں اس آگے بڑھ چکے تھے کہ ابتہاج کو یقین تھا باقی دشمنوں کو اس کے تینوں ساتھی سنبھال لیں گے... انہیں رام کو ڈھونڈنا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/

وہ دونوں ٹرین سے اترے تو اتنے رش میں چلنا محال ہونے لگا... اسٹیشن سے نکلنے پر کھانے پینے کی بہت سی چیزیں اور اسٹالز نظر آنے لگے تھے... جنہیں حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتی ہوئی گڈی راجا کے ساتھ کھنچی چلی جا رہی تھی... اتنی بھیڑ میں تن تنہا جانے والے وہ دو معصوم بچے بہت سی نگاہوں کا مرکز بنے تھے... اور لوگوں کو اپنی جانب

Do not copy or distribute without permission of the author

متوجہ ہوتے دیکھ کر راجا سر جھکائے تیز تیز چلتا جلد سے جلد وہاں سے نکل جانے کی تگ و دو میں تھا... گڈی دائیں ہاتھ کی درمیانی انگلی کا ناخن اکھڑ چکا تھا اور وہاں سے نکلنے والا خون زمین پر اپنے نشان چھوڑتا چلا جا رہا تھا... آنکھوں میں آنسو لیے وہ بمشکل راجا کے قدم سے قدم ملا رہی تھی... اس کا بایاں ہاتھ راجا کی گرفت میں تھا... اسٹیشن سے کچھ دور جا کر وہ رکا اور لمبے لمبے سانس لینے لگا... ساتھ ہی گڈی کے چہرے کو دیکھا جس پر آنسوؤں کے نشان نظر آ رہے تھے... "ہاتھ دکھا گڈی..." زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھ کر اس نے گڈی کا ہاتھ تھاما... پھر نرمی سے انگلی دبا کر خون روکنے کی کوشش کی... گڈی سسک اٹھی تھی... راجا نے گڈی کی جانب دیکھا... جس کے چہرے پر تکلیف کے اثرات واضح تھے... راجا کا دل چاہا وہ پھوٹ پھوٹ کر روئے... اپنی بہن کو تکلیفوں سے بچانے کو وہ گھر سے بھاگا تھا... نہیں جانتا تھا کہ باہر اس سے زیادہ اذیتیں ان کا مقدر ٹھہریں گی.... خود پر ضبط کرتے ہوئے اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی... کچھ فاصلے پر کھیت نظر آ رہے تھے... وہ اٹھا... گڈی کا ہاتھ پکڑا اور اس سمت بڑھ گیا... کھیت کی بوائی نہیں کی گئی تھی ابھی... وہاں جا کر اس نے تھوڑی سے مٹی لی اور گڈی کی زخمی انگلی پر لگا کر ہلکے سے دبایا... گڈی کی کراہ نکلی تھی لیکن راجا نے اس کا ہاتھ نہیں چھوڑا... چند لمحوں بعد ہاتھ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہٹایا تو مٹی جم جانے کی وجہ سے خون رک چکا تھا... وہ جھکا... گڈی کی انگلی پر پھونک ماری اور مسکرا کر گڈی کی جانب دیکھا... "دیکھا میرے جادو کا کمال... یوں زخم ٹھیک کر دیا تمہارا..." اس نے گویا گڈی کا دل بہلانا چاہا تھا... تکلیف کے باوجود گڈی اس کے انداز پر مسکرا دی... راجا نے نرمی سے اس کے آنسو صاف کیے... "امی کہا کرتی تھیں نا کہ اچھے بچے روتے نہیں... تم پھر بھی رو رہی ہو.... گندی بچی ہو تم..." راجا کی بات پر گڈی کے مسکراتے لب سکڑ گئے... "لیکن میں نے خود امی کو بہت دفعہ چھپ چھپ کر روتے دیکھا تھا... کیا امی بھی گندی بچی تھیں...؟؟" اس کی باتوں سے ہی معصومیت جھلکتی تھی... راجا سمجھ نہیں پایا کہ اس کی بات پر روئے یا ہنسے... "نہیں... ہماری امی بہت اچھی تھیں... دنیا میں سب سے اچھی..." بے ساختہ اسے گلے سے لگا کر رندھی ہوئی آواز میں وہ فقط اتنا ہی کہہ پایا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ ٹانگ پر ٹانگ رکھے ابھی تک ویٹنگ روم میں بیٹھا تھا... اسے یہاں آئے ہوئے تقریباً ڈیڑھ گھنٹا ہونے کو تھا... لیکن ابھی تک ریسیپشنسٹ نے اپنے باس کو اس کی آمد کے بارے میں انفارم نہیں کیا تھا... وہ وہاں بیٹھا بظاہر بے نیاز سا اپنے پرانے سے موبائل فون پر مصروف تھا... لیکن وہاں بیٹھے بیٹھے موبائیل کیمرے سے بہت سی تصاویر لے چکا تھا...

سیل جیب میں ڈالتے ہوئے وہ اٹھا... ریسیپشن تک گیا...

"ہیلو... اسد شیرازی کو بتایا بھی ہے میری آمد کا... یا ایویں مجھے اتنا انتظار کروایا جا رہا ہے...؟؟" اس کے لہجے اور اس کے انداز پر ریسیپشنسٹ نے ناگوار نظروں سے اس کی جانب دیکھا... "ویٹ" کڑواہٹ بھرے لہجے میں کہہ کر اس نے ریسیور تھاما...

"ہیلو... سر... کوئی راجا نام کا آدمی آپ سے ملنے آیا ہے..." چند لمحے رک کر وہ پھر بولی... "نہیں سر... کوئی اپائنمنٹ نہیں ان کے پاس..." فون کے پار اسد شیرازی شاید راجا کو پہچاننے سے انکاری تھے... "وہ کہہ رہے ہیں کہ آپ نے انہیں خود...." وہ احترام بھرے لہجے میں مخاطب تھی جب راجا نے تیزی سے اس کے ہاتھ سے ریسیور چھین لیا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"ہیلو... سر راجا بات کر رہا ہوں... پانچ دن پہلے ملاقات ہوئی تھی آپ سے... آپ کی بیٹی کو کچھ غنڈوں سے بچایا تھا اور آپ نے اپنا کارڈ دے کر ملنے کو بولا تھا..." راجا تیزی سے کہہ گیا مبادہ لائن ہی نہ کٹ جائے... ریسیپشنسٹ اس کی اس حرکت پر خونخوار نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی... "راجا... اوہ اچھا... تم ہو... میرے ذہن سے ہی نکل گ ئے تھے تم... اچھا فاریہ کو فون دو..." اسد شیرازی اسے پہچان کر خوشگوار لہجے میں بولے... راجا نے فون ریسیپشنسٹ کی جانب بڑھایا جسے اس نے غصے سے جھپٹا... "ہیلو سر... آئم سوری... اس نے مجھ سے ریسیور چھین..." وہ معذرت خواہانہ لہجے میں کچھ کہنے جا رہی تھی جب اسد شیرازی نے اس کی بات کاٹی... "مس فاریہ... انہیں میرے آفس میں بھیجیں... اور دو کپ کافی بھی... ارجنٹلی..." کہہ کر رابطہ منقطع کر دیا گیا... فاریہ نے ایک نظر ریسیور کو دیکھا اور پھر سامنے کھڑے اس شخص کو... "وہ لفٹ ہے... فورتھ فلور جائیں.... وہاں سے لیفٹ اور پھر رائٹ میں مڑ جائیں... سر کا آفس آ جائے گا..." بیزاریت بھرے لہجے میں کہتی ہوئی وہ کمپیوٹر پر جھک گئی... جبکہ راجا سیٹی پر کوئی دھن بجاتا لفٹ کی جانب بڑھ گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ آدمی جس کا نام سادھو تھا...اپنے باس رام کا کھانا لے کر مسلسل چلتا جا رہا تھا...ابتہاج اور اشعر چھپ چھپ کر اس کا پیچھا کرتے ہوئے سرنگ میں کافی دور تک نکل گئے...

موڑ مڑ کر وہ آدمی ایک دروازے کے سامنے رکا...اسے رکتا دیکھ کر وہ دونوں جو اس سے خاصا فاصلہ رکھے ہوئے تھے...جلدی سے دیوار کی اوٹ میں ہوئے...وہ آدمی رک کر اب ارد گرد دیکھ رہا تھا...ابتہاج آنکھیں سیکڑ کر اسے دیکھنے لگا...اپنے آس پاس کسی کو موجود نہ پا کر سادھو نے دروازے پر ہاتھ کی درمیانی انگلی سے تین بار دستک دی..."لگتا ہے یہی رام کا کمرہ..."اشعر آواز دبا کر کچھ کہنے جا رہا تھا جب ابتہاج نے ہاتھ کھڑا کر کے اسے چپ کروایا...وہ آدمی دستک دے کر ٹرے لیے اب آگے بڑھ چکا تھا..."دئیر از سم تھنگ رانگ..."وہ الجھ کر اپنے آپ سے بولا...اگر یہ رام کا کمرہ تھا تو سادھو آگے کیوں گیا...اور اگر رام آگے کسی کمرے میں تھا تو پھر اس کمرے کے دروازے پر دستک دینے کا مخصوص انداز کس لیے...؟؟وہ سوچتا ہوا آگے بڑھا...ساتھ ہی پسٹل پر گرفت مضبوط

Do not copy or distribute without permission of the author

کی...اشعر نے بھی اس کی تقلید کی...سامنے سرنگ سے تین راستے نکل رہے تھے...
ایک بائیں جانب مڑ رہا تھا,ایک دائیں جانب اور ایک راستہ سیدھا...سادھو دائیں جانب
مڑ گیا...ابتہاج دروازے کے قریب ایک لمحے کو رکا...اندر سے کسی قسم کی آہٹ
محسوس نہ ہونے پر وہ آگے بڑھ گیا...ابھی دو قدم ہی چلا تھا جب اچانک دائیں جانب سے
سادھو سامنے آیا اور گولیوں کے چلنے کی آواز سنائی دی...ابتہاج نے سرعت سے جھک کر
خود کو بچایا اور اگلے ہی لمحے اس کے پسٹل سے نکلی گولی سادھو کی ٹانگ میں لگی...وہ کراہتا
ہوا نیچے جھکا تب تک ابتہاج اس کے سر پر پہنچ چکا تھا....ایک جانب پڑی کھانے کی ٹرے
سے اس نے کانٹا اٹھایا اور سادھو کی گردن کی عقب میں پے در پے وار کرنے لگا...سادھو
کی چیخیں بلند ہوئیں...

"سر..."ابتہاج ابھی سیدھا بھی نہ ہو پایا تھا کہ اسے اشعر کی آواز سنائی دی اور ساتھ ہی
گولی چلنے کی...ایک لمحہ کی دیر کیے بغیر وہ پھرتی سے بائیں جانب جاتے راستے کی طرف
بھاگا اور دیوار کی اوٹ میں چھپ گیا...فائرنگ بند کر دی گئی تھی...ابتہاج نے جلدی
سے گن لوڈ کی..."اے...کون ہو تم...سامنے آؤ..."ایک چنگھاڑ سی بلند ہوئی تھی
جیسے کوئی اپنا پورا زور لگا کر چیخا ہو..."کون ہے تو حرامزادے...جس میں اتنی ہمت ہے

Do not copy or distribute without permission of the author

کہ رام کے ٹھکانے تک زندہ سلامت آن پہنچا... یہ یاد رکھنا... یہاں سے اپنی ٹانگوں پر واپس نہیں جا سکے گا... باہر نکل..." ابتہاج کے اندازے کے مطابق وہاں صرف ایک ہی آدمی تھا اور یقیناً وہ رام ہی ہو گا... لیکن یہ اشعر کہاں ہے... اس کی کوئی آواز سنائی نہیں دے رہی تھی... کہیں رام نے اسے مار تو نہیں دیا... ابتہاج اپنی سوچوں میں گم تھا جب پھر سے آواز سنائی دی... "ابے خبیث انسان... میں کہتا ہوں باہر نکل... ورنہ میں تیرے اس ساتھی کو اڑا دوں گا..." وہ ابھی بھی چلا رہا تھا... لیکن شاید سامنے آنے سے ڈر رہا تھا... اشعر اس کے قبضے میں تھا... رام کو مارنا ابتہاج کے لیے کچھ مشکل نہ تھا لیکن سر حبیب کے آرڈر کے مطابق انہیں رام کو زندہ حالت میں پکڑنا تھا اور اب ابتہاج کو اشعر کو بھی اس درندے کے چنگل سے نکالنا تھا... اس نے ارد گرد نگاہ دوڑائی... اس سے کچھ ہی فاصلے پر دیوار پر ایک شیشہ لٹکایا گیا تھا... ابتہاج نے گن سے اس شیشے پر فائر کیا... بلٹ شیشے کو کئی ٹکڑوں میں تقسیم کرتی ہوئی دیوار میں گھس گئی... "ابے کیا کر رہا ہے رے...؟؟" رام کانچ کے ٹوٹنے کی آواز پر چلایا... وہ اس سنگین موقع پر کانچ توڑنے کا مقصد نہیں سمجھ پایا تھا.... شیشے کے چند ٹکڑے ابتہاج کے نزدیک گرے... ابتہاج نے ایک ٹکڑا اٹھایا اور سامنے کرتے ہوئے اس میں رام اور اشعر کا عکس دیکھ کر ان کی پوزیشن کا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اندازہ لگانا چاہا...رام اشعر کو گردن سے پکڑے اس کی کنپٹی پر گن کی نال رکھے کھڑا تھا...اشعر کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں...اشعر بائیں جانب تھا اور رام دائیں جانب..."میرے تین گننے تک اگر تو باہر نہ آیا تو سمجھ تیرا سانس تھی گیا...ایک" رام نے آخری وارننگ دیتے ہوئے کاؤنٹنگ شروع کی...

"دو..." ابتہاج گھٹنوں کے بل بیٹھا...ایک ہاتھ میں کانچ کا ٹکڑا اور دوسرے ہاتھ میں گن تھی..."تین..." گنتی مکمل ہوتے ہی وہ اشعر پر گولی چلانے لگا تھا جب ابتہاج نے کانچ کا ٹکڑا اس کی جانب پھینکا...وہ ٹکڑا رام کے سر کے اوپر سے گزرتا ہوا پیچھے دیوار سے ٹکرایا...رام بوکھلا کر پیچھے پلٹا تب تک ابتہاج نے اس کی ٹانگ پر فائر کر دیا...اس کی گرفت اشعر کی گردن سے ڈھیلی ہوئی...اشعر تیزی سے اس سے الگ ہوتا ہوا نیچے جھکا اور اپنی نیچے گری ہوئی گن اٹھا کر رام پر تان لی..."ہینڈز اپ..." جب تک رام ابتہاج کی چال کو سمجھ پایا تب تک وہ ان کے جال میں پھنس چکا تھا...ابتہاج بھی دیوار کی اوٹ سے نکل کر اس کے قریب آیا..."اٹس مائی ٹرن..." ابتہاج نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال کر کچھ نکالا...وہ ایک رسی تھی اور بلیک ماسک...دونوں چیزیں اشعر کی جانب اچھالیں اور خود رام پر گن تان لی...اشعر نے رسی سے رام کے دونوں ہاتھ پشت پر لے جا کر باندھ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دیئے... پھر بلیک ماسک اس کے منہ پر چڑھا دیا یوں کہ وہ کچھ بھی دیکھنے کے قابل نہ رہا تھا.... کیپٹن ابتہاج کے باقی تینوں ساتھی بھی رام کے سب ساتھیوں کو ختم کر کے وہاں پہنچ چکے تھے... ابتہاج کا ہاتھ اپنے کان تک گیا... "سر... مشن کمپلیٹڈ.." پر اعتماد انداز میں کہتا وہ رابطہ ختم کر چکا تھا... جبکہ اس کی آواز سن کر میجر حبیب اور کرنل آصف کی آنکھیں چمک اٹھیں...

❤❤❤❤❤

اس نے لفٹ میں داخل ہو کر ریسیپشنسٹ کے بتائے گئے فلور 4 کا بٹن دبایا... چند لمحوں بعد ہی وہ فورتھ فلور پر موجود تھا... بظاہر بے نیازی سے ارد گرد دیکھتا وہ وہاں موجود ہر چیز اور آس پاس ہوتی ہر سرگرمی کو اپنے حافظے میں مقید کرتا جا رہا تھا... اسد شیرازی کے آفس کے باہر وہ رکا... ارد گرد دیکھا... اور پھر دروازے پر دستک دی... "یس کم ان..." مصروف سی آواز سنائی دی... راجا مرر ڈور دھکیلتا اندر داخل ہوا... اس شاہانہ

Do not copy or distribute without permission of the author

طرز کے آفس میں ریوالونگ چیئر پر بیٹھے اسد شیرازی نے سامنے پڑے لیب ٹاپ سے نظریں اٹھا کر آنے والے کو دیکھا..."اوہ...راجا...آؤ...میں تمہارا ہی ویٹ کر رہا تھا..."چہرے پر مسکراہٹ سجائے اسد شیرازی نے لیب ٹاپ کی اسکرین فولڈ کی اور اس کی جانب متوجہ ہوا...راجا کو نہ جانے کیوں اس کی مسکراہٹ بڑی مصنوعی سی محسوس ہوئی...سر جھٹکتا وہ دھیمے قدموں سے ان کی جانب بڑھا..."بیٹھو..."اسد شیرازی نے شیشے کی میز کی دوسری جانب پڑی کرسیوں میں سے ایک کی طرف اشارہ کیا...راجا نے ہاتھ کی بجائے پاؤں کی مدد سے کرسی کو پیچھے گھسیٹا اور بیٹھ گیا...اسد شیرازی نے خاصی ناگوار نگاہوں سے اس کی اس حرکت کو دیکھا لیکن کچھ کہنے سے گریز برتا.."کیا لوگے...چائے یا کافی...؟؟"اسد شیرازی نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسا کر تھوڑی کے نیچے رکھیں اور بغور اسے دیکھا..."نہ چائے نہ کافی..."راجا مزے سے پیر جھلاتا بولا...جبکہ نظریں بھی پیروں پر ہی مرکوز کر رکھی تھیں..."ارے ایسا کیسے ہو سکتا ہے...مہمان ہو تم میرے...کافی تو..."اسد شیرازی مسکراتے ہوئے کچھ کہہ رہے تھے جب راجا نے ان کی بات کاٹی..."آفس کافی شاندار ہے آپ کا..."ارد گرد نگاہ دوڑاتے وہ توصیفی لہجے میں بولا...اسد شیرازی اپنی بات کے یوں کاٹے جانے پر جز بز

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہوئے...اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتے دروازہ ناک کر کے ایک لڑکی اندر آئی جس کے ہاتھ میں ٹرے تھی...اس نے کافی کے دو کپ ان دونوں کے سامنے رکھے...اور واپس مڑ گئی..."کافی لو..."اسد شیرازی نے راجا سے کہتے ہوئے اپنا کافی کا کپ اٹھالیا...

"اونہوں...پسند نہیں..."راجا نے نگاہ تک اٹھا کر نہ دیکھا تھا کپ کو...اسد شیرازی نے ایک خاموش نظر اس پر ڈالی...زیادہ اصرار کرنا انہوں نے مناسب نہ سمجھا...دونوں کے درمیان خاموشی در آئی تھی...

"آپ نے کہا تھا آپ کے پاس میرے لیے کوئی کام ہے...؟؟؟"سوالیہ نظریں ان پر ٹکائے راجا نے ہی بات شروع کی...اسد شیرازی نے کافی کا گھونٹ لے کر کپ میز پر رکھا...

"ہاں...میرے پاس ایک کام تو ہے تمہارے لیے...اگر تم وہ کام قبول کرو تو..."اسد شیرازی نے پہلا پتا پھینکا...

"مجھ جیسے بیروزگار اور در در دھکے کھاتے ہوئے انسان کو کوئی خود آ کر کام آفر کرے تو کیا میرا دماغ خراب ہے کو میں یہ آفر ریجیکٹ کر دوں..."اسد شیرازی کی آنکھوں میں دیکھتا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہواوہ عجیب سے لہجے میں بولا..."پڑھے لکھے لگتے ہو...پھر ابھی تک بیروزگار کیوں...؟؟"اسد شیرازی نے ابرواچکائے..."یہ پاکستان ہے صاحب...یہاں نوکری کے لیے تعلیم نہیں پیسہ چاہئیے...جو مجھ جیسوں کے پاس ہے نہیں..."راجا کا لہجہ تلخ ہوا..."ہمم...شادی شدہ ہو..؟؟"اسد شیرازی کی جانب سے اگلا سوال ہوا...

"اونہوں...جب نوکری پاس نہیں تو چھوکری ہونے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا..." راجا نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا..."ماں باپ کہاں ہیں تمہارے...؟؟"اب کی بار اسد شیرازی کی نظروں میں تجسس ابھرا..."مرگئے..."راجا کا لہجہ بے تاثر ہوا..."کوئی رشتہ دار وغیرہ...؟؟"اسد شیرازی کی بات پر راجا نے ایک نظر ان کی جانب دیکھا...ٹیک چھوڑ کر آگے ہوا...دونوں ہاتھ ٹیبل پر رکھے..."رشتہ دار انہیں کہا جاتا ہے جن میں اپنا پن ہو...اس دنیا میں میرا کوئی اپنا نہیں...تو سمجھ لیں کوئی رشتہ دار بھی نہیں..."اس کی بات کے اختتام پر اسد شیرازی کے چہرے پر پھر سے مسکراہٹ ابھری...

"گڈ...تم سے اس دن کی ملاقات کے بعد ہی میں نے سوچ لیا تھا کہ تمہیں میں کام دوں گا...اب اپنے کام کے بارے میں تھوڑا سمجھ لو...تھوڑا مشکل ہے کام...لیکن مجھے یقین

Do not copy or distribute without permission of the author

ہے تم کر لو گے..."اسد شیرازی اپنی چیئر چھوڑ کر اٹھ کھڑے ہوئے...قدم قدم چلتے کھڑکی تک گئے...ایک نظر باہر کی دنیا کو دیکھا اور پھر کھڑکی کی جانب پشت کر کے کھڑے ہو گئے...ان کا چہرہ راجا کی جانب تھا..."ابیہا جس کی تم نے اس دن جان بچائی وہ میری بیٹی ہے...میری اکلوتی بیٹی...جو مجھے از حد عزیز ہے...یوں سمجھ لو جیسے کسی جادوگر کی جان طوطے میں قید ہوتی ہے بالکل ویسے ہی میری جان ابیہا میں بند ہے...اسے ذرا سی خراش بھی آئے تو میری سانس رکنے لگتی ہے..."بات روک کر انہوں نے ایک نظر راجا کو دیکھا جو ان کی جانب ہی متوجہ تھا...وہ پھر سے گویا ہوئے..."میں آج جس مقام پر ہوں یہاں تک پہنچنے کے لیے میں نے بہت لمبا سفر طے کیا ہے...بہت سی مشکلیں, بہت سی اذیتیں سہی ہیں...آج جہاں میرا شمار پاکستان کے ٹاپ ملینئیرز میں ہوتا ہے وہیں اس سفر میں چلتے چلتے میرے بہت سے دشمن بھی بن گئے ہیں...اور تم جانتے ہو کہ دشمن ہر وقت آپ کو نقصان پہنچانے کے چکر میں ہوتے ہیں...انہیں میری کمزوری یعنی میری بیٹی ابیہا کا پتا چل چکا ہے اور وہ اب ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ کسی طرح ابیہا کو نقصان پہنچا کر مجھے تکلیف دے سکیں...ابیہا یونیورسٹی کی اسٹوڈنٹ ہے...اور اسے میں گھر میں چھپا کر یا قید کر کے نہیں رکھ سکتا...اس کی تعلیم مکمل ہونے میں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابھی کچھ وقت ہے...اور تعلیم مکمل ہونے کے بعد جب وہ بائیس سال کی ہو جائے گی ,میں اس کی شادی کر دوں گا....پھر اس کی حفاظت کی ذمہ داری اس کے شوہر کی ہو گی...لیکن تب تک اس کا خیال مجھے رکھنا ہے اور زمانے کے سرد و گرم سے اسے بچانا ہے....ویسے تو اس کی سیکیورٹی کے لیے میں نے بہت سے انتظامات کر رکھے ہیں... بہت سے لوگ ہائیر کر رکھے ہیں اس کے گارڈز کے طور پر جو ہر پل اس پر اپنی نگاہ رکھے ہوئے ہیں...لیکن پھر بھی نہ جانے کیوں میرے دل میں ایک ڈر سا بیٹھ گیا ہے کہ کہیں میری بیٹی کو کچھ ہو نہ جائے...میں کسی طور بھی اپنے دل کو مطمئین نہیں کر پا رہا...اس دن تمہارا انداز دیکھ کر نہ جانے کیوں مجھے یہ احساس ہوا کہ تم ہی ہو جو میری بیٹی کی حفاظت کر سکتے ہو...اگر تم میری بیٹی کے ساتھ اس کے باڈی گارڈ کی حیثیت سے رہو تو کوئی میری بیٹی کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا...اور میں بھی اس کی طرف سے بے فکر ہو کر اپنا بزنس دیکھ سکوں گا...بولو...کیا تم میری بیٹی کی حفاظت کا ذمہ لو گے اپنے سر...؟؟؟"اسد شیرازی کے لہجے میں اس وقت ایک بزنس ٹائیکون کا رعب و دبدبہ نہیں بلکہ ایک باپ کی شفقت اور فکر مندی جھلک رہی تھی...وہ آس بھری نگاہوں سے راجا کی طرف دیکھ رہے تھے...راجا سر جھکائے چند لمحے کچھ سوچتا رہا..."بدلے میں مجھے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کیا ملے گا...؟؟"وہ اپنے مطلب کی بات پر آیا..."منہ مانگی رقم...اور جو تم چاہو..."

ایک پل کا توقف کیے بغیر اسد شیرازی نے کہا تھا...راجا نے ٹٹولتی نظروں سے اس کی جانب دیکھا..."چونکہ یہ کام اتنا آسان نہیں...اور اس کام میں مجھے اپنی جان کا بھی خطرہ ہے...تو پانچ لاکھ لوں گا ہر مہینہ...اور میرا کام تب آپ کی بیٹی کی حفاظت کرنا ہے جب تک اس کی شادی نہیں ہو جاتی...اس کے بعد میں فارغ...منظور ہے...؟؟"سوالیہ نظروں سے اسد شیرازی کی جانب دیکھتا ہوا وہ مطالبہ کر رہا تھا..."منظور ہے...لیکن یہ بات یاد رکھنا...تم نے اپنے بارے میں جو کچھ بھی بتایا اس سب کی تفتیش کرنے کے بعد ہی میں تمہیں اس کام کے لیے رکھوں گا...اور اگر تمہاری بتائی ایک بھی بات غلط ہوئی تو..."اسد شیرازی وارننگ کے سے انداز میں کہہ رہے تھے جب راجا نے ایک بات پھر ان کی بات کاٹی..."تو میرا سر ہو گا اور آپ کی بندوق...اڑا دیجیے گا..."اس کی آواز اعتماد بھری تھی...."اسد شیرازی اپنی کرسی پر آ کر بیٹھے..."تو ٹھیک ہے...اگلے پیر کی صبح دس بجے تم میرے آفس آنا...تب تک میں تمہارے بارے میں اپنے طور پر چند تحقیقات کروالوں گا اور پھر تمہاری جاب کے بارے میں بتا دوں گا...یو مے گو ناؤ..."

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا جانے کی اجازت پا کر اٹھا...ایک نظر سامنے پڑے کپ کو دیکھا جو کافی سے بھرا ان چھوا رکھا تھا...کافی ٹھنڈی ہو چکی تھی...وہ جانے کے لیے مڑا...

"رکو..." وہ مرر ڈور کے قریب پہنچا تھا جب اسد شیرازی کی آواز پر اس کے قدم تھمے...وہ رک ضرور گیا تھا لیکن مڑا نہیں..."اس دن جس طرح تم اکیلے ان دس پندرہ بندوں پر بھاری تھے اسے دیکھ کر اندازہ ہوتا ہے کہ تم کوئی پروفیشنل فائیٹر ہو...کہاں سے حاصل کی یہ ٹریننگ تم نے...؟؟" اسد شیرازی کی بات پر اس کے لبوں پر ایک تلخ مسکراہٹ بکھری تھی...وہ تھوڑا سا مڑا یوں کہ اب اس کا سائیڈ پوز اسد شیرازی کے سامنے تھا..."ہم جیسے یتیموں کا بچپن مار کھاتے ہوئے اور جوانی دوسروں کو مارتے ہوئے ہی گزرتی ہے سر...اس لیے ہمیں مار پیٹ کے لیے کسی خاص ٹریننگ کی ضرورت نہیں ہوتی...یہ ظالم دنیا ہی ہماری تربیت گاہ ہے..." اس کی سیاہ آنکھوں میں ٹوٹے کانچ سی چبھن تھی...اپنی بات مکمل کرتے ہی وہ مڑا اور تیزی سے باہر نکل گیا...

کوریڈور سے گزرتے ہوئے وہ موبائل پر میسیج ٹائپ کر رہا تھا..."مشن اسٹارٹ..."

www.classicurdumaterial.com
supportclassicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

...

وہ دونوں پیدل چلتے ہوئے کافی دور نکل آئے تھے... دو گاؤں گزر جانے کے بعد یہ تیسرا گاؤں تھا... راجا گڈی کا ہاتھ تھامے مسلسل چلتا جا رہا تھا... گڈی اسے کئی بار بتا چکی تھی کہ اسے بھوک لگی ہے لیکن راجا کی خاموشی پر اس کے ساتھ گھسٹتی چلی جا رہی تھی... راجا گزرتے ہوئے ارد گرد بھی دیکھ رہا تھا کہ شاید کہیں کچھ کھانے کو مل جائے لیکن ہر بار نگاہ ناکام لوٹتی... ایک جگہ پانی کا نلکا لگا دیکھ کر انہوں نے ہاتھ منہ دھویا اور چند گھونٹ پانی کے اپنے حلق سے اتارے... پانی سے پیاس تو بجھ سکتی ہے لیکن بھوک نہیں... پیٹ مسلسل دہائی دیتے ہوئے کچھ کھانے کو مانگ رہا تھا... لیکن راجا ہمت کر کے آگے ہی آگے بڑھتا جا رہا تھا...

اس وقت وہ ایک چھوٹے سے قصبے سے گزر رہے تھے... تقریباً صبح کے دس بجے کا وقت تھا... سڑک کے اطراف میں بہت سی کھانے پینے کی اشیاء اور ہوٹلوں میں تیار ہوتے صبح کے ناشتے کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی تھی جس سے ان کی بھوک مزید چمک اٹھی... ایک

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہوٹل کے سامنے وہ دونوں کھڑے بے بسی بھری نگاہوں سے ہوٹل کے اندر بیٹھے لوگوں کو دیکھ رہے تھے جو خوش گپیوں میں مصروف مطمئین سے ناشتے سے لطف اندوز ہو رہے تھے... ہوٹل کے باہر شیڈ تلے ایک ادھیڑ عمر آدمی بیٹھا تھا جو اپنے سامنے موجود بڑے بڑے پتیلوں سے مختلف اشیاء اور ناشتے کے لوازمات نکال نکال کر پلیٹوں میں ڈالتا جا رہا تھا اور اس کے نزدیک کھڑا ایک نوعمر لڑکا وہ سب اندر اپنے گاہکوں تک پہنچا رہا تھا...

"راجا..." وہ کھوئے ہوئے سے انداز میں ہوٹل کی جانب دیکھے جا رہا تھا جب گڈی نے اس کا بازو ہلایا... وہ چونک کر اس کی جانب دیکھنے لگا... "ہاں بول..." وہ ہلکی سی آواز میں بولا کہ گڈی کے بلانے کا مقصد جانتا تھا... "بھوک لگی ہے... پیٹ میں درد ہو رہا..." گڈی آنکھوں میں آنسو لیے اس سے مخاطب ہوئی... راجا نے گہری سانس بھری... "بس کچھ دیر اور ہمت کر گڈی... میں کرتا ہوں نہ کچھ..." اس کی ہمت بندھاتا وہ پھر بے بس سا ہوٹل کی جانب دیکھنے لگا... "ادھر آ گڈی..." وہ گڈی کا ننھا سا ہاتھ تھامے آگے بڑھ گیا... ہوٹل سے کافی آگے جا کر فٹ پاتھ پر ایک جگہ وہ رکا... "تو ادھر بیٹھ... میں کھانے کو کچھ لے کر آتا ہوں..." اسے وہاں بٹھا کر اس نے ہاتھ میں پکڑا فوٹو فریم بھی اس کی گود میں رکھا... "دیکھ... یہاں سے ہلنا مت... اچھا... چپ کر کے یہاں میرا انتظار

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کرنا....میں ابھی آتا ہوں..."اسے کہتا ہوا وہ اٹھا اور واپس مڑ گیا...اس کا رخ ہوٹل کی جانب ہی تھا...گڈی وہاں بیٹھی خاموشی سے اس کی پشت کو تک رہی تھی...

چند لمحوں بعد سڑک پار کرتا وہ ہوٹل کے سامنے کھڑا تھا...خشک لبوں پر زبان پھیرتا, خود میں ہمت جمع کرتا, وہ ڈرتا ہوا اس ادھیڑ عمر آدمی کے قریب گیا جو شاید ہوٹل کا مالک تھا....کچھ کہنے کی کوشش میں اس کے لب پھڑ پھڑا کر رہ گئے...جب کافی دیر تک وہ وہیں کھڑا رہا تو ہوٹل کے مالک نے خشمگیں نظروں سے اسے گھورا..."اے لڑکے...کیا چاہئیے...؟؟"لہجہ سخت تھا...راجا ہڑبڑا کر رہ گیا..."وہ...وہ...کھانے کو کچھ..."اس سے بولا بھی نہ جا رہا تھا..."لا پیسے...اور بول...کیا لینا ہے...یہیں کھائے گا یا پیک کر کے دوں...؟؟"راجا کو بھی وہ اپنا کوئی گاہک ہی سمجھا تھا..."پ...پیسے...تو نہیں ہیں..."راجا کی زبان لڑکھڑا گئی...ہوٹل کے مالک نے اسے یوں دیکھا جیسے اس کا دماغ خراب ہونے کا خدشہ ہو..."ارے تو میں نے یہاں کیا کوئی لنگر خانہ کھول رکھا ہے...کہیں کوئی ایسا بورڈ نظر آ رہا ہے تجھے جہاں لکھا ہو کہ بے غیرت لوگ آ کر مفت میں ٹھونس سکتے ہیں یہاں...؟؟"اس آدمی کی تحقیر اور طنز بھری نگاہیں اور آگ برساتا لہجہ راجا کو اندر تک زخمی کر گیا...ہوٹل کے اندر بیٹھے بہت سے لوگ ان کی جانب متوجہ ہو

www.classicurdumaterial.com
supportclassicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

چکے تھے اور کچھ بے ضمیر لوگوں کے چہروں پر دبی دبی مسکراہٹ بھی ابھری تھی... راجا کا دل چاہا وہ ایک پل ضائع کیے بغیر وہاں سے چلا جائے لیکن پھر بہن کا روتا کرلاتا چہرہ نگاہوں کے سامنے ابھرا... "صاحب بھوک لگی ہے... میری بہن رو رہی ہے بھوک کی وجہ سے... آدھی روٹی دے دو..." آنکھوں میں امڈتے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتا وہ التجا کر رہا تھا... "ابے چل نکل یہاں سے.... دن بھر میں بہت سے آتے ہیں تم جیسے.... تم لوگوں کے لیے کمائی نہیں کرتے ہم... اگر تم جیسوں سے ہمدردی کرنے لگیں تو ہم تو پھر بھوکوں مر جائیں... جا دفعہ ہو جا یہاں سے..." وہ پتھر دل شخص غصے بھری نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے لفظوں کے تیر چلا رہا تھا... "صاحب میں..." وہ ابھی کچھ کہنے ہی والا تھا جب وہ آدمی پاس کھڑے لڑکے سے مخاطب ہوا... "ابے ماجد.. جا نکال اسے باہر... جان عذاب میں ڈال رکھی ہے ان بھیک منگوں نے... تماشا لگایا ہوا ہے..." اس کے کہنے پر وہ لڑکا ماجد آگے بڑھا... راجا کو بازو سے تھاما... "چل نکل یہاں سے.... ورنہ مالک تیری ٹانگیں توڑ دے گا..." وہ اسے کھینچ رہا تھا جب راجا نے ایک جھٹکے سے اپنا بازو اس کی گرفت سے آزاد کروایا اور اسے دھکا دیا... "چھوڑ مجھے..." کہتے ہوئے وہ اس سے دور ہوا.... ماجد پہلے تو حیرت سے اسے دیکھنے لگا.. پھر آگے بڑھ کر اسے ایک تھپڑ رسید کر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دیا..."ہاتھ چلاتا ہے آگے سے...مجھے دھکا مارتا ہے..."ماجد اور راجا گتھم گتھا ہو چکے تھے...ماجد عمر اور قد کاٹھ میں بڑا ہونے کی وجہ سے بازی لے گیا تھا...راجا کے منہ سے خون نکلنے لگا...گھٹنے پر بھی رگڑیں لگیں اور کہنی چھل گئ...کپڑے پھٹ گئے... لوگوں نے آگے بڑھ کر دونوں کو چھڑوایا...ماجد اور ہوٹل کا مالک مسلسل راجا کو مغلظات بک رہے تھے...راجا نفرت بھری نگاہوں سے دونوں کو دیکھتا ہوا مڑا...منہ سے خون صاف کیا اور گڈی کی جانب بڑھ گیا...گڈی جو اسی کا انتظار کر رہی تھی بھائ کو واپس آتا دیکھ کر اس کی آنکھیں چمک اٹھیں لیکن اس کے ہاتھ خالی دیکھ کر اس کی آنکھوں کی جوت بجھ گئ...راجا کے پھٹے کپڑے اور منہ سے نکلتا خون دیکھ کر وہ تڑپ کر کھڑی ہوئ...راجا اس کے قریب پہنچ چکا تھا..."بھیا...یہ...یہ کیا ہوا..."انگلی کی پور سے اس نے راجا کے پھٹے ہوئے ہونٹ سے نکلتا خون صاف کیا....راجا جو جھک کر نیچے گرے فریم کو اٹھا رہا تھا اس نے فریم سیدھا کیا....تصویر میں وہ, گڈی اور ان کی ماں مسکرا رہی تھی...اس نے ماں کے چہرے پر انگلی پھیری..."دنیا تیرے بغیر بہت بے رحم ہے ماں..."آنکھ سے ایک آنسو ٹپک کر فریم پر گرا...راجا نے تصویر سینے سے لگائ...آستین سے آنکھیں رگڑیں...گڈی کا ہاتھ تھاما..."چل گڈی..."اور گڈی خاموشی سے اس کی ہم قدم

Do not copy or distribute without permission of the author

ہوئی...اس بات سے بے خبر کہ نہ جانے کونسی منزل تھی ان کی....تقدیر نے کہاں لے جانا تھا ان دونوں کو...

وہ بلیو جینز پر ریڈ شارٹ شرٹ پہنے ٹک ٹک کرتی سیڑھیاں اتر رہی تھی...گلاسز شرٹ کے گلے میں اٹکا رکھے تھے...ہونٹوں پر ڈارک ریڈ لپ اسٹک لگائے کمر سے نیچے آتے کھلے بالوں میں اس کا حسن مزید دو آتشہ ہو گیا تھا...اس کے پیچھے ملازمہ اس کا بیگ اٹھائے چلی آ رہی تھی...جس سے ظاہر ہو رہا تھا کہ وہ یونیورسٹی کے لیے نکل رہی ہے...لاؤنج سے نکل کر وہ پورچ میں آئی..."یہ سب کہاں چلے گئے..."اپنے گارڈز کو وہاں نہ پا کر وہ بڑبڑائی...کہ اس سے پہلے ہی اس کے گارڈز کی گاڑی تیار ہوتی تھی..."جہاں بھی گئے...اچھا ہوا...جان چھوٹی..."خود ہی اپنے سوال کا جواب دیتی وہ مسرور سی گاڑی کا دروازہ کھولنے لگی..."ابیہا..."وہ گاڑی میں بیٹھنے ہی لگی تھی جب ڈیڈ کی آواز پر رک

Do not copy or distribute without permission of the author

گئ...اسد شیر ازی لان میں چلتے ہوئے اس کی جانب آ رہے تھے...ان کے ساتھ کوئ اور بھی تھا...ابیہا نے آنکھیں سیکڑ کر دیکھا..."اوہ..."لبوں سے بر آمد ہوا..."یہ تو وہی ہے جس نے اس دن میری جان بچائ...لیکن یہ یہاں کیسے....؟؟"خود کلامی کے سے انداز میں وہ ان دونوں کو اپنے نزدیک آتے دیکھتی رہی..."گڈ مارننگ ڈیڈ..."اسد شیر ازی کے آتے ہی وہ ان کے قریب ہوئ..."مارننگ...کیسا ہے ہمارا بیٹا..."اسد شیر ازی نے اسے بازو کے حصار میں لیتے ہوئے اس کے ریشمی بالوں پر بوسہ لیا...جبکہ راجا باپ بیٹی کے پیار سے بے نیاز پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ گھسائے بے نیاز سا نظریں جھکائے کھڑا تھا...دایاں پیر مسلسل ہل رہا تھا..."فائن ڈیڈ...آپ اس وقت یہاں...آپ تو آفس میں ہوتے ہیں اس ٹائم..."ابیہا نے ایک نظر اس بے نیاز سے انسان پر ڈالی جیسے اس کی یہاں موجودگی کا سبب جاننا چاہ رہی ہو...."ہاں بیٹا...کچھ بات کرنی تھی تم سے...اس سے ملو...یہ راجا ہے..."اسد شیر ازی راجا کی جانب متوجہ ہوئے...ان کی بات پر راجہ نے صرف ایک پل کو نظر اٹھا کر ابیہا کو دیکھا اور پھر نظریں گھما کر ارد گرد دیکھنے لگا...جیسے اسے اس ماحول سے اور اس بات چیت سے کوئ سروکار نہ ہو..."یس ڈیڈ....میں پہلے اس سے مل چکی ہوں...لیکن یوں تعارف کروانے کا مطلب...؟؟"

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ابیہا کو کچھ کھٹکنے لگا تھا اسد شیرازی کے انداز سے..."مطلب یہ ہے بیٹا کہ اسے میں نے اپائنٹ کر لیا ہے آپ کے باڈی گارڈ کے طور پر....اور امید ہے اس کے ہوتے ہوئے کوئی تمہیں چھو بھی نہیں سکتا..."اسد شیرازی کی بات پر ابیہا کے منہ کے زاویے بگڑے....

"اف ڈیڈ...پھر سے وہی گارڈز...وہ چار پہلوان کم تھے کیا...جو ایک اور..."غصے بھری نگاہ راجا پر ڈالی جو ابھی تک ویسا ہی بے نیاز سا کھڑا تھا..."ابیہا...بری بات ہے...آپ کو ان چاروں سے شکایت تھی...اب وہ آپ کے ساتھ نہیں ہوں گے...راجا کے ہوتے ہوئے ان کی ضرورت ہی نہیں..."اسد شیرازی کی بات پر جہاں اس کا دل تھوڑا مطمئین ہوا کہ اب ان چار عدد موٹے موٹے پہلوانوں سے جان چھوٹے گی وہیں اس نئی مصیبت یعنی راجا کی وجہ سے اس کا منہ بن گیا...آخر ایسا بھی کیا تھا اس شخص میں کہ ڈیڈ یوں اندھا بھروسہ کر رہے اس پر...عجیب و غریب منہ بناتی وہ سوچ رہی تھی..'چلو خیر....ان چاروں کو میں چکما دے جاتی تھی...یہ تو پھر ایک ہے...دیکھنا ایسا مزہ چکاؤں گی کہ خود ہی یہ جاب چھوڑ کر بھاگ جائے گا...ناک میں دم کر دوں گی اس کے...."اپنی سوچوں میں گم وہ خطرناک پلان بنا رہی تھی جب اسد شیرازی کی آواز پر چونکی..."آج سے اور ابھی سے یہ آپ کا گارڈ ہے...اور اس کے ساتھ کوئی مس بی ہیومت کرنا....انڈر سٹینڈ..."

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نرم لہجے میں وہ وارن کر رہے تھے... "شیور ڈیڈ..." بظاہر مسکراتے ہوئے وہ دانت پیس کر رہ گئ... "آپ دوسری جانب جا کر بیٹھیے... ڈرائیو میں کروں گا..." وہ اپنی کار کی ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھنے ہی والی تھی جب خشک سی آواز سنائی دی... ابیہا حیرت زدہ رہ گئ... ایک جھٹکے سے مڑی... "کیا کہا...؟؟" اسے لگا اسے شاید سننے میں غلطی ہوئی ہے... "ڈرائیو میں کروں گا..." مختصر الفاظ میں راجا نے اپنی بات دہرائی...

"ایکسکیوزمی... یہ میری گاڑی ہے... تم دوسری گاڑی میں مجھے فالو کرو گے... سمجھے..." ترش لہجے میں کہتے ہوئے اس نے راجا کو اس کی اوقات یاد دلانا چاہی... "راجا کسی کو فالو نہیں کرتا... آپ کے ڈیڈ سے پہلے ہی بات ہو چکی ہے میری اس بارے میں..." سپاٹ انداز میں کہتا وہ ابیہا کا خون جلا گیا... "ڈیڈ..." ابیہا احتجاجاً اسد شیرازی کی جانب گھومی...

"ابیہا.... اسے ڈرائیو کرنے دو... تمہاری سیفٹی کے لیے ضروری ہے..." اسد شیرازی نے قطعی لہجے میں کہا تھا... راجا نے اس کام کے لیے واحد شرط یہی رکھی تھی کہ وہ ابیہا کی گاڑی میں ہی سفر کرے گا اور ڈرائیو بھی خود کرے گا... اس فیصلے کے خلاف ہونے کے باوجود اسد شیرازی کو اس کی شرط ماننا ہی پڑی تھی... "بٹ ڈیڈ..." ابیہا ناراض سی کہہ رہی تھی... جب اسد شیرازی گویا ہوئے... "ابیہا... آئی تھنک اب آپ لوگوں کو جانا

Do not copy or distribute without permission of the author

چاہئیے...یونیورسٹی سے دیر ہو رہی ہے..." کہہ کر اسد شیرازی اندر کی جانب بڑھ گئے..."اف....آج کا تو دن ہی خراب ہے..." وہ غصے سے جلتی, کلستی, بڑبڑاتی ہوئی راجا کے برابر والی سیٹ پر آ بیٹھی....اس کے بیٹھتے ہی راجا نے گاڑی اسٹارٹ کر دی...اور بغیر اس کی جانب دیکھے آگے بڑھا دی...

...

بہت سی جگہوں پر دھکے کھاتے ہوئے وہ دونوں اب نڈھال سے ایک گاؤں سے باہر نکلتی کچی سڑک پر سر جھکائے بیٹھے تھے...

بھوکے پیاسے, روٹی کے ایک نوالے کو بھی ترستے ہوئے...انہیں تو یہ بھی معلوم نہ تھا کہ وہ کس جگہ اور کس گاؤں میں ہیں..." بھیا...تم گھر سے کیوں بھاگے...؟؟" گڈی روتے ہوئے ہچکیوں کے درمیان شکایت بھرے انداز میں اس سے پوچھ رہی تھی...راجا نے بے بسی بھری نگاہ اس پر ڈالی اور ہاتھ میں پکڑے تنکے کی مدد سے پھر زمین پر آڑھی ترچھی لکیریں کھینچنے لگا...اس کا نچلا ہونٹ سوجھا ہوا تھا اور بائیں آنکھ سے ذرا نیچے رخسار پر

Do not copy or distribute without permission of the author

نیل نظر آرہا تھا جو صبح کی لڑائی کا نتیجہ تھا...اس کی طرف سے کوئی جواب نہ پا کر گڈی گھٹنوں میں سر دے کر بیٹھ گئی...اس کے الجھے بکھرے بھورے بال اب گردن سے چپک رہے تھے...ارد گرد اندھیرا گہرا ہونے لگا تھا...راجا ڈھلتے ہوئے نارنجی سورج کو دیکھنے لگا...یہ سورج ان کی زندگی میں کبھی روشنی لے کر طلوع نہیں ہوا تھا...ان کی زندگیوں میں بھی فقط اندھیرے ہی اندھیرے تھے...کاش کوئی جگنو کی مانند ان کی راہوں کی روشنی بن جائے...کاش کوئی معجزہ ہو اور پلک جھپکتے میں ان کی زندگیاں بدل جائیں....جہاں وہ دونوں بھی باقی بچوں کی طرح اپنا بچپن بھرپور طریقے سے گزار سکیں...وہ آنکھوں میں ویرانی لیے سوچتا چلا جا رہا تھا...جب کچھ آوازوں پر چونکا...جھٹکے سے گردن موڑی...ان کے پیچھے کھیتوں کے درمیان تین نوجوان لڑکے کچھ کہتے ہوئے, قہقہے لگاتے اور ایک دوسرے کے ہاتھ پر ہاتھ مارتے ان کی جانب بڑھ رہے تھے...راجا کے وجود میں سرد سی لہر دوڑ گئی...اس نے عجیب سے احساسات لیے گڈی کی جانب دیکھا جو کبھی راجا کو اور کبھی ان لڑکوں کو دیکھتی..."چل...جا کر دیکھتے ہیں...کہاں سے آئے ہیں یہ...ارے...یہ تو لڑکے کے ساتھ لڑکی بھی ہے...اور ہے بھی بڑی پیاری...معصوم سی..." جملے تو عام سے تھے لیکن نہ جانے کیوں راجا کو ان کے ارادے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ٹھیک نہیں لگ رہے تھے..."چل گڈی..."عجلت بھرے انداز میں کہتے ہوئے اس نے گڈی کو بازو سے گھسیٹا اور تیز تیز سڑک پر چلنے لگا...گہرے گہرے سانس لیتا وہ بار بار مڑ کر دیکھ رہا تھا..."ابے رک...کدھر جا رہا ہے سالے..."وہ تینوں گھٹیا انداز میں کہتے ان کے پیچھے ہی آ رہے تھے...ویران سنسان سی سڑک تھی...راجا کو ایک دم بے تحاشا خوف نے گھیر لیا...وہ دونوں چھوٹے تھے اور اس ویران جگہ سے انجان اور اکیلے...وہ تینوں یہاں ان کے ساتھ کچھ بھی کرتے تو کسی کو خبر تک نہ ہوتی...اور سب سے بڑھ کر اس کے ساتھ اس کی بہن تھی...وہ اگر اس کی بہن کو لے جاتے تو وہ اکیلا ان کا کیا بگاڑ لیتا....اسی سوچ نے اسے ٹھٹھرا کر رکھ دیا...وقت اور حالات نے اسے اس کی عمر سے کہیں بڑا بنا دیا تھا...وہ ان نزاکتوں کو بھی سمجھنے کے قابل ہو چکا تھا جو اس کی عمر کے بچے نہیں سمجھ سکتے...تیز تیز قدموں سے چلتے ہوئے اس نے گردن موڑی...وہ تینوں مغلظات بکتے اب ان کے قریب پہنچ چکے تھے..."کہاں تک بھاگے گا...یہ ہمارا علاقہ ہے...ایسے بچ کے تو نہیں جانے دیں گے تم دونوں کو..."ان میں سے ایک بولا...اور جھپٹ کر گڈی کو پکڑنا چاہا..."بھاگ گڈی..."راجا نے اپنی پوری ہمت مجتمع کی اور دوڑ لگا دی...گڈی سہمی ہوئی سی اس کے ساتھ گھسٹتی ہوئی جا رہی تھی..."اوئے سلیم...پکڑ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ان دونوں کو..."ایک لڑکا بولا اور ساتھ ہی پیچھے سے بھی بھاگتے قدموں کی آوازیں آنے لگیں... گڈی کے رونے کی اوازیں بلند ہونے لگیں... وہ ننھے قدموں سے بھاگتے ہوئے اونچی آواز میں رو رہی تھی... اس کے رونے کی آواز اندھیرے میں کافی دور تک سنائی دے رہی تھی... کچھ ہی فاصلہ طے ہوا تھا جب گڈی ٹھوکر کھا کر گری... راجا کے ہاتھ سے اس کا ہاتھ چھوٹ گیا..."آہ... بھیا..."روتے ہوئے گڈی کے منہ سے کراہیں بلند ہوئیں... راجا تیزی سے اس کے پاس آیا... لیکن تب تک پیچھے آتے ہوئے بھیڑیے ان کے سر پر پہنچ چکے تھے... گڈی کے ہاتھ کی انگلی سے پھر خون نکلنے لگا تھا... راجا نے بے بسی سے گڈی کی جانب دیکھا اور پھر اپنے پیچھے موجود ان شیطانوں کو جو لبوں پر خباثت بھری مسکراہٹ لیے انہیں ہی تک رہے تھے..."اب کہاں جائے گا بھاگ کر... بڑی ہمت ہے تجھ میں... اچھاااااا بہن کی فکر ہو رہی تھی... ہمیں بھی بڑی فکر ہے تمہاری بہن کی... ارے ارے ارے... کیا ہوا بے بی کو... کیوں رو رہی ہو...؟؟"ان میں سے ایک لڑکا سلیم گھٹنوں کے بل ان دونوں کے قریب بیٹھا اور اپنے ہاتھ سے گڈی کے رخسار کو چھونا چاہا جب راجا نے اس کا ہاتھ گڈی کے چہرے تک جانے سے پہلے ہی جھٹک دیا..."ہاتھ مت لگانا میری بہن کو..." نفرت بھرے لہجے میں کہتے ہوئے وہ اس کی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آنکھوں میں دیکھ رہا تھا... وہ لڑکا حیران سا اسے دیکھنے لگا... جب دوسرا لڑکا آگے بڑھا... "ابے.... چھٹانک بھر کا ہے تو... بہن کی عزت کا بڑا پتا ہے... ایک تھپڑ کھائے گا تو سات دن ہوش نہیں آنا تجھے... یہ لے لگایا ہاتھ تیری بہن کو... کیا کر لے گا..." اس نے گڈی کو ہاتھ سے پکڑ کر اپنی جانب گھسیٹنا چاہا جس پر گڈی چیخ اٹھی تھی... راجا نے پوری قوت سے اس لڑکے کے بازو پر دانتوں سے کاٹا جس سے وہ بلبلاتا ہوا گڈی کا ہاتھ چھوڑ کر پیچھے ہٹا... راجا نے گڈی کو کھینچ کر کھڑا کیا... گڈی ڈرتی ہوئی اس کے پیچھے چھپ گئی... وہ لڑکا ابھی تک اپنا بازو سہلا رہا تھا... "لے بیٹا پہلے تیرا کام تمام کرتے ہیں... اس کے بعد نمٹیں گے تیری بہن سے..." دوسرے دونوں طیش میں آتے ان کی جانب بڑھے... ان کے درمیان دو قدم کا فاصلہ تھا جب راجا نے اپنی کمر کے پیچھے چھپایا ہاتھ سامنے کیا اور اس میں پکڑا تھوڑا بڑے سائز کا پتھر پوری قوت سے اس لڑکے سلیم کی آنکھ پر دے مارا... پتھر نشانے پر لگا تھا... وہ لڑکا آنکھ پکڑے دہرا ہوتا چلا گیا... جبکہ اس کے ساتھی بھی بوکھلا کر اس کی جانب متوجہ ہوئے... راجا نے موقع غنیمت جانا اور گڈی کا ہاتھ تھامے ایک بار پھر بھاگ اٹھا... اس بار گڈی نے بھی پوری ہمت دکھائی تھی کہ اگر اب وہ پکڑے جاتے تو انہیں کل کا سورج دیکھنا نصیب نہ ہوتا شاید... وہ لڑکے اب اپنے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ساتھی کو زخمی حالت میں چھوڑ کر ان کے پیچھے تو جا نہیں سکتے تھے اسی لیے ہاتھ مسل کر رہ گ ئے... کچھ دور جا کر گڈی اور راجا کو مختلف گھروں سے نکلتی روشنیاں دکھائی دیں تو جان میں جان آئی... وہ لوگ غالباً اگلے گاؤں کے قریب پہنچ گ ئے تھے... اور کم از کم یہاں تنہائی اور ویرانی کا فائدہ اٹھا کر کوئی انہیں اپنی درندگی کا شکار تو نہیں بناتا... یہی سوچ کر راجا اس گاؤں میں داخل ہو گیا... اور ایک جانب کھنڈر نما گھر کی دیوار سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا... گڈی اس کے بازو سے چپکی ابھی تک لرز رہی تھی... راجا نے اسے اپنے بازو کے حصار میں لیا... "سو جا گڈی... میں ہوں نا... کچھ نہیں ہو گا تجھے..." اس کا سر تھپکتا وہ نڈھال سا اپنا سر بھی دیوار سے ٹکا گیا... خوف کی حالت میں بھوک پیاس سب احساس کہیں دور جا سوئے تھے... چند لمحوں بعد گڈی اس کے کندھے پر سر رکھے نیند کی آغوش میں جا چکی تھی جبکہ راجا ساری رات ایک پل کے لیے سو نہ سکا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

یونیورسٹی کی پارکنگ میں جا کر راجا نے گاڑی روکی...اور ایہا کے اترنے کا انتظار کرنے لگا...ایہا گاڑی سے اتری تو راجا بھی ڈرائیونگ سیٹ کا دروازہ کھول کر باہر نکلا...بلیک جینز پر مسلز کو نمایاں کرتی سفید ہاف سلیوز ٹی شرٹ پہنے وہ کئی لڑکیوں کی نگاہوں کا مرکز بنا تھا...گلاسز اتار کر اس نے ڈیش بورڈ پر رکھے اور ایہا کی طرف آیا..."ایسے منہ اٹھائے کیا کھڑے ہو...میرا بیگ اور بکس اٹھاؤ اور کلاس میں چھوڑ کر اٹھاؤ..."نخوت سے کہتی وہ آگے بڑھ گئی...ابھی دو قدم ہی اٹھائے تھے جب اسے رکنا پڑا..."میں آپ کا باڈی گارڈ ہوں...باڈی مین نہیں...آپ کے اپنے ہاتھ سلامت ہیں...یہ کام آپ خود کر سکتی ہیں..."پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ گھسائے وہ تھوڑا سا جھک کر عادتاً اپنے جوتے کی نوک سے زمین کھرچ رہا تھا...ایہا ایک جھٹکے سے مڑی..."پہلے بھی یہ کام میرے گارڈز ہی کرتے تھے...سمجھے تم..."تیز لہجے میں کہتے ہوئے وہ اپنا رعب جمانے کی کوشش کر رہی تھی..."کرتے ہوں گے...لیکن میں نہیں کروں گا...یہ گارڈ کی ڈیوٹی میں شامل نہیں...آج سے یہ سب کام آپ کو خود ہی کرنے ہوں گے..."کان کی لو کو مسلتا وہ بے نیاز سا ارد گرد نظریں گھمانے لگا جہاں بہت سی رنگ برنگی تتلیاں دلچسپی سے اسے ہی تک رہی تھیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"یو...." وہ غصے سے کچھ کہتے کہتے رکی تھی..."اوہ...آپ نے مجھ سے کچھ کہا...؟؟"

ابرو اچکائے راجا نے ایک نظر اس کے جھلاہٹ سے سرخ پڑتے چہرے کو دیکھا...ایبہا نے جواب دیئے بغیر جھپٹ کر گاڑی سے اپنا بیگ اٹھایا بکس ہاتھ میں پکڑیں اور ٹک ٹک کرتی آگے بڑھ گئی...چند قدم ہی آگے جا پائی تھی جب ایک بار پھر اسے رکنا پڑا...وہ طیش سے مڑی...

"اوہیلو...اب یوں منہ اٹھائے کدھر جا رہے ہو...؟؟"ایبہا اسے اپنے پیچھے قدم بڑھاتے دیکھ کر غرائی..."آپ کے ساتھ...یونیورسٹی میں..."راجا بھی رک گیا تھا..."تم گارڈ ہو میرے...تو کیا مطلب ہے کہ اب ہر جگہ تم میرا دم چھلا بن کر گھومو گے...؟؟"ایبہا کے لہجے میں تحقیر تھی..."ظاہر ہے...یہی میری ڈیوٹی ہے..."راجا نے اثر لیے بنا کندھے اچکائے جیسے اسے ایبہا کے لہجے سے کوئی فرق نہ پڑا ہو..."ڈیوٹی مائی فٹ...یونیورسٹی کے اندر تم نہیں جا سکتے...یہیں گیٹ کے پاس گیٹ کیپر کے ساتھ بیٹھو گے تم...اور میرے یونی سے فری ہونے کا انتظار کرو گے..."چبا چبا کر کہتی وہ زہر لگ رہی تھی...راجا کا دل تو چاہا ایک گھما کر دے اسے بائیں ہاتھ کی...لیکن ضبط کر گیا..."آپ کے ڈیڈ سے میری بات ہو چکی ہے...میں آپ کی پروٹیکشن کے لیے ہر جگہ آپ کے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ساتھ رہوں گا... سوائے آپ کے روم اور واشروم کے..." نظر جھکائے وہ پر اعتماد لہجے میں کہہ گیا تھا... ابیہا نے غصے سے دیکھا... "تم ایسا کیوں نہیں کرتے... میرے روم اور واشروم میں بھی میرے ساتھ ہی آجانا... کیا معلوم وہاں بھی کوئی غنڈہ چیونٹی کا روپ دھارے میری جان کا دشمن بنا بیٹھا ہو..." وہ طنزیہ لہجے میں کہہ رہی تھی... "جیسا آپ کا حکم..." راجا نے سنجیدگی سے سر خم کیا... ابیہا سلگ ہی تو اٹھی تھی اس کے اس انداز پر... "آہ... میں پاگل ہو جاؤں گی..." ابیہا نے بے بسی سے بالوں کو جکڑا... "پہلے سے ہی ہیں..." راجا بڑبڑایا تھا لیکن ابیہا سن چکی تھی... "واٹ؟؟ کیا کہا تم نے؟؟" وہ دھاڑی... "بات دہرانا پسند نہیں..." راجا بے نیازی سے ارد گرد دیکھنے لگا... "ایک نمبر کے ڈھیٹ ہو تم..." ابیہا کہتے ہوئے مڑی اور تیز قدموں سے ایک جانب بڑھ گئی...

"تعریف کے لیے شکریہ..." راجا نے بھی کندھے اچکاتے ہوئے اس کی تقلید میں قدم بڑھائے... اس بار ابیہا نے کوئی جواب دینے سے گریز ہی برتا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میٹنگ روم میں اسپیشل سروسز گروپ آف کمانڈوز کے چند اہم نوجوان بیٹھے تھے... وہی میٹنگ رومز کا مخصوص ماحول تھا... اندھیرے کمرے میں فقط سامنے آن کی گئی ایل ای ڈی اسکرین کی دودھیا روشنی پھیلی تھی... جس کے سامنے سر حبیب کھڑے سب کو اسکرین پر کچھ دکھا رہے تھے...

چند لمحوں بعد وہ ان چار نوجوانوں کی جانب مڑے...

"یہ تو تھیں تصویریں ان لوگوں کی جو پاکستان کے بڑے بڑے اسمگلرز, کرمنلز اور لڑکیوں کے بیوپاریوں کے طور پر جانے جاتے ہیں اور جن کے متعلق ابھی تک ہمیں ایسا کوئی ٹھوس ثبوت نہیں مل سکا کہ ہم انہیں گرفتار کر سکیں... پچھلے دنوں ہم نے جس دہشت گرد رام کو پکڑا اس سے جہاں ہمیں بہت سی اہم خبریں ملیں وہیں یہ اطلاع بھی ملی کہ ان سب اسمگلرز کا بھی ایک باس ہے جس کے انڈر یہ سب کام کرتے ہیں... وہ شخص خود سامنے نہیں آتا بس ان سب کو اپنی انگلیوں پر نچاتا ہے... انڈر ورلڈ مافیا میں وہ "مالک" کے نام سے جانا جاتا ہے... جس کی حیثیت ایک ڈان کی سی ہے... نہ آج تک کسی نے اسے دیکھا نہ ہی کوئی اس کے بارے میں کچھ جانتا ہے... یوں سمجھ لیں کہ پاکستان میں اس

Do not copy or distribute without permission of the author

وقت جتنے بھی جرائم پیشہ لوگ ہیں ان سب کا سرپرست وہ ہے... اور چھپ کر وہ ہر کام کی نگرانی کرتا ہے... بڑے سے بڑا اسمگلر بھی اس کے نام سے کانپتا ہے... یہ جو رام ہے اس کا بھی اس سے تعلق تھا... پاکستان میں حملے اور بم بلاسٹ کرنے کے لیے بارود اور اسلحہ اسے مالک کی طرف سے ہی فراہم کیا گیا... انسانی جانوں سے کھیلنا اور اس پوری دنیا میں اپنا ڈر, اپنا خوف بٹھانا ہی مالک کا شوق ہے..." میجر حبیب سانس لینے کو رکے... سب منجمند سے ان کی باتیں سن رہے تھے..." مالک اور اس جیسے بہت سے اور لوگ ہیں جو ہمارے وطن کی جڑوں کو کھوکھلا کر رہے ہیں... دھماکے کروا کر جہاں یہ بہت سے لوگوں کی جان لے لیتے ہیں وہیں پاکستان کی ہر گلی, ہر چوراہے میں خوف کی فضا قائم کر دیتے ہیں کہ لوگ اپنے گھروں سے نکلتے ہوئے ڈرتے ہیں... آج ہمارے اس پیارے ملک کے حالات اس نہج پر پہنچ چکے ہیں کہ ایک شخص گھر سے نکلتا ہے تو اسے یہ امید ہی نہیں ہوتی کہ وہ شام کو گھر واپس زندہ لوٹ سکے گا یا نہیں... پاک وطن کے حالات کو سدھارنے کے لیے مالک جیسے انسانی جان کے دشمنوں کا خاتمہ ضروری ہے..." میجر حبیب نے گہرا سانس بھرا..." ہم نے اپنے طور پر انتہائی خفیہ ذرائع سے مالک کے بارے میں کچھ معلومات اکٹھی کی ہیں... اس سے پہلے میں آپ لوگوں سے یہ کہنا چاہوں گا کہ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہماری آج کی اس میٹنگ کے بارے میں باہر کسی کو کچھ خبر نہ ہو... یہ معاملہ انتہائی نازک ہے... اور ہمیں جو بھی کرنا ہے نہایت سوچ سمجھ کر اور خفیہ طریقے سے کرنا ہے..."

میجر حبیب کہتے ہوئے اسکرین کی جانب متوجہ ہوئے... جہاں اب ایک تصویر ابھری تھی... "یہ ہیں اسد شیرازی... دنیا انہیں ایک نامور بزنس مین کے طور پر جانتی ہے... صاف شفاف ریکارڈ... کبھی ان کے خلاف کوئی کیس نہیں بنا... کبھی کوئی افئیر اخبارات کی زینت نہیں بنا... اور یہ تو آپ لوگ بھی اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس دنیا میں کوئی بھی دودھ کا دھلا نہیں... بات اگر کسی بڑے بزنس مین کی ہو تو ایسا ہونا امپاسیبل ہے... یہ آدمی اوپر سے دکھنے میں جتنا سیدھا سادھا اور شریف نظر آتا ہے اندر سے اتنا ہی غلیظ اور دوغلا ہے... دنیا کے سامنے اس کا فقط ایک چہرہ ہے... اسد شیرازی کا چہرہ... لیکن یہی شخص انڈر ورلڈ میں ایک اور نام سے جانا جاتا ہے... مالک کے نام سے..." میجر حبیب نے گویا دھماکہ کیا تھا... وہاں موجود تین نوجوان ایک دوسرے کی جانب دیکھ رہے تھے... فقط ایک فرد ایسا تھا جس کی نظریں اس تصویر پر ٹکی تھیں.... عجیب سے تاثرات تھے ان نگاہوں کے... "یہی وہ شخص ہے مالک... جو بظاہر ایک بزنس ٹائیکون ہے لیکن اصل میں انڈر ورلڈ کا بے تاج بادشاہ ہے... اس کا بزنس فقط اس کے کالے دھن کو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

چھپانے کا ایک ذریعہ ہے... اور اس کو بے نقاب کرنا ہی ہمارا اگلا مشن ہے..." میجر حبیب بات کو جاری رکھے ہوئے تھے جب وہ گہری سیاہ آنکھوں والا نوجوان کھڑا ہوا...

"سر آئی ول ٹیک دس مشن..." مضبوط لہجے میں کہا گیا تھا... میجر حبیب نے اس کی جانب دیکھا... "کیپٹن ابتہاج... یہ وقت جلد بازی میں فیصلہ کرنے کا نہیں ہے... یہ مشن آپ کی سوچ سے کہیں زیادہ مشکل اور خطرناک ہے... ہمیں بیٹھ کر پہلے باقاعدہ پلاننگ کرنی ہو گی... پھر سوچیں گے کہ یہ مشن کس کو سونپنا ہے..." میجر حبیب کی بات پر کیپٹن ابتہاج کے چہرے پر چٹان کی سی سختی ابھری... "سر... مجھے مشکلوں کو آسان بنانا آتا ہے... مشکلوں سے گزر کر ہی میں آج اس مقام تک پہنچا ہوں..." اس کا لہجہ بے تاثر تھا لیکن انداز میجر حبیب کے لیے عزت و احترام لیے ہوئے تھا... "لیکن..." میجر حبیب ہچکچاہٹ کا شکار تھے... وہ اس مشن کی سنگینی سے واقف تھے اور کیپٹن ابتہاج کے لیے کسی قسم کا رسک لینے کو تیار نہ تھے... "سر... یہ مشن میری زندگی کا سب سے اہم مشن ہو گا... اینڈ آئی پرامس... آپ ہمیشہ کی طرح اس بار بھی مجھے کامیاب ہی دیکھیں گے..." کیپٹن ابتہاج کے انداز میں پہلی بار ایک ضد سی محسوس ہوئی تھی سب کو... "اوکے..." میجر حبیب نے ہاتھ اٹھا دیئے گویا مشن ابتہاج کے سپرد کر دیا... "کل تمہیں اس مشن

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کے بارے میں تمام معلومات فراہم کر دی جائیں گی...اور مل کر کوئی پلان بنائیں گے اس پلان کے تحت تم اسد شیرازی تک پہنچو گے..."میجر حبیب نے ٹیبل سے فائل سمیٹتے ہوئے کہا..."سر...اس مشن کو مکمل کرنے کے لیے تمام پلاننگ میں خود کروں گا...کل اس مشن کی فائل مجھے دے دیجیے گا..."سر جھکائے ہاتھ پیچھے باندھے وہ مؤدب سا کھڑا تھا...میجر حبیب نے رک کر ایک نگاہ اس پر ڈالی..."اوکے..."کندھے اچکائے اور میٹنگ روم سے نکل گئے...جبکہ اسکرین پر نظر آتی تصویر کو دیکھ کر کیپٹن ابتہاج نے سختی سے لب بھینچے...کنپٹی کی رگیں ابھرنے لگی تھیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"بیا...وہ ہینڈسم جو آج تمہارے ساتھ آیا ہے وہ کون ہے..؟؟؟"ان چھے افراد کا گروپ اس وقت یونیورسٹی کے گراؤنڈ میں بیٹھا خوش گپیوں میں مصروف تھا...جب ابیہا کی دوست زینی نے دور ایک درخت کے تنے سے ٹیک لگا کر کھڑے راجا کی جانب اشارہ کرتے ہوئے پوچھا...ابیہا نے اس کی بات پر گردن موڑ کر تیکھی نگاہوں سے راجا کی

جانب دیکھا جوان کی جانب متوجہ نہ تھا...اس کی تمام تر توجہ کا مرکز اس کا سیل فون تھا...

ابیہا نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے گردن سیدھی کی..."بس یار...کچھ نہ پوچھو...

ڈیڈ نے پہلے چاروں گارڈز کو ہٹا کر ان کی جگہ اسے اپائنٹ کیا ہے...." لہجے سے بے زاری

عیاں تھی...اس کی بات پر سب کی نگاہیں راجا کی جانب اٹھیں...ساحر کے ہونٹ سیٹی

کے سے انداز میں سکڑے..."اتنا ڈیشنگ اور خوبرو گارڈ...؟؟"اس کے انداز میں

ستائش تھی...رائنہ کی نظریں بھی مسلسل راجا پر ٹکی تھیں..."واقعی یار...شکل و

صورت سے تو کسی سلطنت کا شہزادہ لگتا ہے..."یہ آواز رائنہ کی تھی..."ویسے بیا...نہ

اس کے ہاتھ میں گن ہے اور نہ ہی پہلے گارڈز کی طرح یہ یونی کے گیٹ پر رکا تمہارا انتظار

کرنے کو...کہیں سے بھی نہیں لگتا کہ یہ گارڈ ہے تمہارا..."گھاس پر پیٹ کے بل لیٹے

صارم نے بھی تبصرہ کیا تھا..."میں تو یہ سمجھی تھی کہ بیا نے شاید اپنا مسٹر پرفیکٹ ڈھونڈ لیا

ہے جسے ہم سب سے ملوانے لائی ہے..."""ہادیہ نے مسکراتے ہوئے ابیہا کو چھیڑنا چاہا

جس پر ابیہا تپ کر رہ گئی...اس شخص کی وجہ سے آج اسے نہ جانے کیا کیا سننا پڑ رہا تھا...

غصے سے کھولتے ہوئے ایک نگاہ اس پر ڈالی...لیکن جب بولی تو لہجہ نارمل تھا..."ہاں

یار...میرا گارڈ ہی ہے...میں نے ہی کہا اسے کہ مجھے ہر وقت گن تھامے گارڈز پسند

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نہیں...اور یونی کے اندر تو اسے میں خود لے کر آئی ہوں...بے چارہ منتیں کر رہا تھا مجھ سے...کہہ رہا تھا اسے خوبصورت لڑکیاں دیکھنی ہیں...ایک طرف چپ چاپ کھڑا ہو جائے گا بس میں اسے ساتھ لے آؤں...میں نے بھی ترس کھا لیا اس پر..."ابیہا کا لہجہ صاف مذاق اڑاتا تھا...اس کی بات پر رائنہ نے پھر غور سے راجا کی جانب دیکھا..."ارے چھوڑو بیا...اس کے انداز سے یہ کہیں سے نہیں لگ رہا کہ وہ یہاں لڑکیاں دیکھنے آیا ہے...الٹا لڑکیاں تڑپ رہی ہیں کہ وہ بس ایک نگاہ الفت سے نواز دے انہیں...واللہ کیا غضب کی پرسنیلٹی ہے...اور اس کے مسلز...اف..."رائنہ نے ہاتھ جھلا کر کہتے ہوئے کچھ فاصلے پر کھڑی چند لڑکیوں کی جانب اشارہ کیا جو آنکھوں میں ستائش اور حسرت کے ملے جلے تاثرات لیے راجا کو ہی تک رہی تھیں اور پھر خود بھی اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوئی.... لیکن راجا ان سب سے بے نیاز سا کھڑا تھا..."جسٹ شٹ اپ رائنہ..."ابیہا سے شاید راجا کی تعریف ہضم نہیں ہو پائی تھی جبھی تیز لہجے میں رائنہ کو ڈانٹتی ہوئی اٹھی اور تیز قدموں سے وہاں سے چلی گئی...چند قدم ہی آگے گئی تھی جب راجا نے فون سے نظریں اٹھائیں...ایک نظر ان کے گروپ کی جانب دیکھا اور پھر دور

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جاتی ایہا کو... اور ایہا کے پیچھے قدم بڑھا دیئے... بہت سی رشک, حسد اور حسرت بھری نظروں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا...

وہ کلب کا دروازہ کھول کر اندر داخل ہوا... جہاں بہت سے لوگ شراب کے نشے میں مست خود سے بے گانہ ہوئے ادھر ادھر جھوم رہے تھے... ایسے میں اس کی نگاہیں کسی کو تلاش کر رہی تھیں... ہجوم میں راہ بناتا وہ چند قدم آگے بڑھا جب اسے مطلوبہ شخص نظر آیا... وہ پینٹ کے جیبوں میں ہاتھ گھسائے اس کی جانب بڑھ گیا... قریب پہنچ کر اس سے مصافحہ کیا اور دونوں ٹیبل کے آمنے سامنے پڑی چیئرز گھسیٹ کر بیٹھ گئے... "سر آپ کا کام ہو گیا ہے..." رفیق نامی اس شخص نے ابتہاج کو بتایا... ابتہاج نے اس کی طرف دیکھے بنا سگریٹ نکال کر ہونٹوں میں دبائی اور لائٹر سے آگ کا شعلہ سا بلند ہوا جس سے سگریٹ لمحہ بہ لمحہ سلگنے لگی.... پھر گہرہ سیاہ آنکھیں اٹھا کر ارد گرد ناچتے اور

Do not copy or distribute without permission of the author

جھومتے لوگوں کو دیکھنے لگا... گہرا کش لے کر ہوا میں دھواں خارج کرتے ہوئے سگریٹ کی راکھ انگلی کی مدد سے جھاڑی... "یہ بتاؤ مجھے یہاں ایسی جگہ کیوں بلایا جبکہ بات کرنے کے لیے ہمیں اور بھی بہت سی مناسب جگہیں مل سکتی تھیں..." سپاٹ سی آواز میں کہتا وہ پھر سگریٹ کے کش لینے لگا..."جی سر...اور بھی جگہیں مناسب تھیں... لیکن یہاں بھی آپ کو کسی مقصد کے تحت ہی بلایا ہے میں نے... بائی داوے یہ فائل ہے جس میں اسد شیرازی کی اب تک کی جتنی مل سکیں وہ ساری ڈیٹیلز ہیں..." کہتے ہوئے رفیق نے ایک فائل آگے کھسکائی...ابتہاج نے فقط ایک نگاہ فائل پر ڈالی...اسے ہاتھ تک نہیں لگایا... سوالیہ نظروں سے رفیق کو دیکھا..."سر اسد شیرازی کے اس وقت بہت سے بنک اکاؤنٹس ایکٹو ہیں... سب کی ڈیٹیلز اس فائل میں ہیں اور...." رفیق تفصیل سے اسے سب بتانے لگا...اس دوران ابتہاج کی سرد نگاہیں فائل پر ہی مرکوز رہیں... چہرہ بے تاثر تھا جس سے اس کے اندر کا حال جاننا قطعی ناممکن تھا..."فیملی میمبرز...؟؟" رفیق اپنی بات ختم کر چکا تھا جب ابتہاج کی آواز ابھری..."سر فیملی میمبرز میں اس وقت ان کی صرف ایک بیٹی ہے...ایک بیٹا بھی تھا لیکن کچھ عرصہ پہلے اس کی وائف اور بیٹا ایک ایکسیڈنٹ میں جان کی بازی ہار گئے...اس کے بعد اسد شیرازی نے شادی نہیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کی...ہاں البتہ بغیر شادی کے بہت سی عورتوں سے تعلقات استوار کر رکھے ہیں...فی الحال ان کی ایک بیٹی ہے...ایہاا سد شیرازی...جو انہیں جان سے زیادہ پیاری ہے...یونیورسٹی اسٹوڈنٹ ہے...اس کی بھی تمام ڈیٹیلز اس فائل میں موجود ہیں...سوائے تصویر کے..."رفیق کی بات پر وہ چونکا...فقط ابرو اچکائے جس کا مطلب رفیق سمجھ گیا تھا..."سر تصویر نہیں رکھی میں نے فائل میں...اور آپ کو یہاں بلایا بھی اسی لیے ہے میں نے...اسد شیرازی کی بیٹی ہر ہفتے رات دس یا گیارہ بجے یہاں آتی ہے اس کلب میں...تو میں نے سوچا کہ تصویر سے بہتر ہے آپ لائیو ہی دیکھ لیں اسے...آج چونکہ ہفتہ ہے اور گیارہ بجنے والے ہیں...تو وہ بھی بس آنے ہی والی ہو گی...آپ اس سے..." گھڑی کی جانب دیکھتے ہوئے رفیق نے نظریں اٹھائیں تو بات بھی رک گئی...اس نے ابتہاج کی جانب دیکھا...جو اس کی نظروں کے تعاقب میں ہی دیکھ رہا تھا..."سر وہ ہے اسد شیرازی کی بیٹی...جس نے بلیک اور سلور ڈریس پہنا ہے...ایہاا سد شیرازی..." رفیق کی بات پر ابتہاج کی آنکھوں میں سرخی سے چھانے لگی..."ایہاا سد شیرازی..." اس کی آواز میں زخمی پن تھا...چبا چبا کر کہتے ہوئے اس کی نگاہیں ایہا پر ہی گڑی تھیں جو اپنے دوستوں کے ساتھ کھڑی کسی بات پر ہنس رہی تھی..."ہر انسان کی فیملی ہی اس کی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کمزوری ہے... یقیناً یہ لڑکی ہی اسد شیرازی کی کمزوری ہے اور اب یہی میرے اسد شیرازی تک پہنچنے اور اسے بے نقاب کرنے کے لیے ایک سیڑھی کا کام دے گی... سو بی ریڈی اسد شیرازی... فار مائی ویلکم ان یور لائف... سی یو سون..." ٹھینڈے ٹھار لہجے میں کہتے ہوئے وہ چند پل ایبہا کو گھورتا رہا اور پھر فائل اٹھا کر کلب سے نکلتا چلا گیا...

وہ خان پور نام کا کوئی گاؤں تھا جہاں اس وقت راجا اور گڈی بھوک سے بے حال بیٹھے تھے... سچ کہتے ہیں کہنے والے... ماں باپ کے سوا اس دنیا میں کوئی اپنا نہیں ہوتا... ان کی ماں تو مر چکی تھی اور باپ کا ان کی زندگی میں ہونا نہ ہونا ایک ہی بات تھی... نہ جانے ان کے باپ کو خبر بھی کی گئی تھی ان کے گھر سے بھاگ جانے کی یا نہیں... ان کے باپ کو تو اندازہ تک نہ ہو گا کہ اس کا وارث اور اس کی بیٹی کہاں خوار ہو رہے ہیں.. کہاں رُل رہے ہیں... ایک ایک نوالے کو ترس رہے ہیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گڈی نیم جان سی ایک طرف لیٹی گہرے گہرے سانس لے رہی تھی...اور راجا بے بس سا اس کی جانب دیکھ رہا تھا...ارد گرد گزرنے والے لوگ شاید اندھے تھے...آنکھوں کے نہیں,دل کے اندھے تھے...ان کا ضمیر شاید مر چکا تھا کہ انہیں دو جیتی جاگتی جانیں لمحہ بہ لمحہ موت کے قریب جاتی دکھائی ہی نہ دے رہی تھیں...وہاں تو ہر کوئی افراتفری کے عالم میں تھا جیسے اگر ایک پل کو ان بچوں کے پاس رک گیا تو کہیں زندگی ہی نہ رک جائے...ہر شخص کو جلدی تھی...ہر کوئی اپنے آپ میں مگن چلے جا رہا تھا...رکے ہوئے تھے تو فقط وہ دونوں...

"گڈی..."راجا نے گڈی کا کندھا ہلایا...وہ آنکھیں موندے ہوئے تھی...نیم وا آنکھوں سے فقط ایک بار راجا کو دیکھا...کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن بولنے کی ہمت ہی نہ ہوئی تو پھر آنکھیں بند کر گئی..."گڈی...کیا زیادہ بھوک لگی ہے...؟؟"راجا کا خود بھوک اور نقاہت سے برا حال تھا لیکن اسے اس وقت صرف گڈی کی فکر تھی...گڈی نے اس بار فقط ہلکا سا سر اثبات میں ہلایا...راجا نے ارد گرد دیکھا...اس وقت جہاں وہ بیٹھے تھے یہ شاید کوئی سبزی منڈی تھی اسی لیے وہاں کھانے کی کوئی چیز نظر نہیں آ رہی تھی...راجا کچھ سوچتا ہوا اٹھا...اور آگے چلنے لگا...سر جھکائے وہ چلتا رہا...گڈی اب کافی

Do not copy or distribute without permission of the author

پیچھے رہ گئی تھی... آگے جا کر کھانے پینے کی اشیاء کی دکانیں تھیں... کہیں کہیں اسٹالز اور ریڑھیاں بھی نظر آ رہی تھیں... ایک جگہ جا کر راجا رکا... وہاں اس سے کچھ فاصلے پر ایک ادھیڑ عمر آدمی ریڑھی لگائے کھڑا تھا جس پر بھنے ہوئے چنے رکھے تھے... راجا کافی دیر وہیں کھڑا کن اکھیوں سے اسے دیکھتا رہا... چند منٹ بعد ایک آدمی اس کے پاس آ کھڑا ہوا... ریڑھی کا مالک اس آدمی کے ساتھ گپ شپ میں مصروف ہو گیا... راجا نے جب اس کا دھیان کسی اور جانب دیکھا تو دھیرے سے آگے بڑھا اور ریڑھی کے نزدیک ہو گیا... نظر اٹھا کر پھر اس آدمی کی جانب دیکھا... وہ اس کی جانب متوجہ نہ تھا... نظر بچا کر راجا ریڑھی پر جھپٹا, اپنی دونوں مٹھیاں بھنے ہوئے چنوں سے بھریں اور ایک جانب دوڑ لگا دی... ریڑھی کے مالک کو تو اس کی حرکت کا علم نہیں ہوا لیکن اس کے ساتھ کھڑا اس کا دوست راجا کو دیکھ چکا تھا تبھی چیخ اٹھا... "چور چور..." ایک دم ہی وہاں رش سا ہو گیا اور شور سن کر بھاگتے ہوئے راجا کو آگے سے کچھ آدمیوں نے گھیر کر پکڑ لیا... تب تک پیچھے سے ریڑھی کا مالک اور اس کا دوست بھی اس ہجوم تک پہنچ چکے تھے...

"بدتمیز... جاہل... چوری کرتا ہے... شرم نہیں آتی..." اس زمانے کے ایک تمیز دار, عقلمند اور پڑھے لکھے انسان نے بھوک پیاس سے مجبور ہو کر چند چنے چرانے والے آٹھ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سالہ راجا کے منہ پر تین چار چھپڑ بھی جڑ دیے تھے... یہ وہ لوگ تھے جنہیں اس کا چوری کرنا تو نظر آیا لیکن اس چوری کے پیچھے چھپی وجہ نظر نہ آسکی... جنہیں بھوک سے بلکتے، روتے کرلاتے بچے نظر نہ آئے اب وہ آکر اسے تہذیب اور تمیز کا سبق پڑھا رہے تھے...

"ابے خبیث کی اولاد... چوری کرتا ہے... تجھے تو میں الٹا لٹکا دوں گا..." ریڑھی کے مالک ایاز نے اسے بازو سے پکڑ کر جھنجوڑا جس کی وجہ سے راجا کے ہاتھوں میں موجود چنے زمین پر بکھر گئے... وہ چنے جو کسی غریب مسکین کے پیٹ میں جا کر ان کی بھوک مٹا سکتے اس ظالم دنیا کی بدولت زمین پر گرے اپنی بے قدری کو رو رہے تھے... اور دنیا کو اب وہ نظر نہیں آئے تھے... نظر آرہا تھا تو فقط اتنا کہ اس آٹھ سال کے بچے نے چوری کی ہے... اور اسے چوری کی سزا تو ہر حال میں ملنی ہی چاہیئے... "ارے پولیس کو بلاؤ... پولیس کے حوالے کرو اس حرام خور کو... آج یوں چھوٹی چھوٹی چوریاں کرتا ہے کل کو اس سے بڑا چور, ڈاکو اور لٹیرا بنے گا..." ارد گرد بھانت بھانت کی آوازیں سنائی دے رہی تھیں... اور سب اپنے مشورے دیتے اس معصوم کے لیے سزائیں تجویز کر رہے تھے...

لیکن راجا کی نظریں ان پر نہیں تھیں... وہ تو دور سڑک کے کنارے بے سدھ لیٹی اپنی بہن کو دیکھ رہا تھا... جس کے قریب اب چار پانچ مرد کھڑے تھے... ان کے چہروں پر

Do not copy or distribute without permission of the author

افسوس بھرے تاثرات تھے...ایک آدمی اس کی بہن کے قریب بیٹھااور انگلی اس کے ناک کے قریب لے گیا...پھر کھڑا ہوااور باقی افراد کی جانب دیکھ کر نفی میں سر ہلا دیا...

راجا کو نہ جانے کیا ہوا تھا ایک دم...دل و دماغ میں خطرے کی گھنٹی بجی تھی...اس نے اپنی پوری طاقت صرف کر کے اپنا گریبان ان سے چھڑایا اور سرخ چہرہ لیے سب کو دھکا دیتے ہوئے تیزی سے بھاگتا ہوا اپنی بہن کی طرف جانے لگا...جانے کیوں اسے چند میٹر کا یہ فاصلہ صدیوں پر محیط لگا...کئی بار لڑکھڑا کر گرنے لگا لیکن پھر سنبھل کر بھاگنے لگ جاتا...ان مردوں کے قریب پہنچ کر وہ رکا...گہرے گہرے سانس بھرتا وہ انہیں ہٹاتا آگے بڑھنے لگا...آنکھوں کے سامنے دھند سے چھا رہی تھی...آستین سے آنکھیں رگڑتا وہ گڈی کے قریب بیٹھا..."گڈی..."اسے کندھے سے ہلایا...لیکن اس نے نہ تو آنکھیں کھولیں نہ ہی کوئی جواب دیا...راجا نے آگے بڑھ کر اس کا سر اپنی گود میں رکھا..."گڈی آنکھیں کھول..."اب وہ اس کا چہرہ تھپتھپا رہا تھا...اسے خبر ہی نہ ہوئی کب آنکھوں سے آنسو نکل کر گالوں پر بہنے لگے تھے...پاس کھڑے لوگ افسوس سے اسے دیکھ رہے تھے...ایاز اور باقی سب لوگ جو کچھ دیر پہلے راجا کو اپنے غصے اور نفرت کا نشانہ بنا رہے تھے اب وہ بھی وہیں کھڑے آنکھوں میں ہمدردی لیے اسے ہی دیکھ رہے تھے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"گڈی میری بات سن...دیکھ میں تیرے لیے کیالایاہوں...تجھے بھوک لگی تھی نا...اٹھ...یہ لے...چنے کھالے..."وہ ہاتھ میں باقی بچ جانے والے پانچ چنے اس کی جانب بڑھارہا تھا...لیکن وہ تو بہت دور جاچکی تھی...جہاں اسے اب بھوکے پیاسے رہنے سے بھی کوئی فرق نہیں پڑتا..."بیٹا...وہ اب...زندہ نہیں رہی..."ایک بزرگ آدمی نے آگے بڑھ کر راجا کے کندھے پر ہاتھ رکھا...راجا نے نا سمجھی اور بے یقینی سے ان کی طرف دیکھا اور پھر بے حس و حرکت پڑی گڈی کی طرف...اس کا سر بے ساختہ نفی میں ہلا تھا...کچھ کہنے کی کوشش میں لب فقط پھڑ پھڑا کر رہ گئے...حلق میں نمکین گولہ سا پھنسنے لگا...آنکھوں کے سامنے دھند کی چادر دبیز ہوتی چلی گئی...گڈی کا سر سینے سے لگائے وہ چیخ اٹھا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"علیزہ..." وہ گہری نیند میں چلاتا ہوا اٹھ بیٹھا تھا... تنفس بہت تیز تھا... سرد رات میں بھی چہرہ اور پورا جسم پسینے سے شرابور تھا... چہرے پر خوف وہراس پھیلا تھا... کسی کو کھو دینے کا خوف... کسی سے بچھڑنے کا ڈر اور تکلیف... گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے اسے کافی وقت لگا تھا خود کو سنبھالنے میں... ایک ہاتھ سے پیشانی مسلتے ہوئے وہ آنکھوں کو بھی دبانے لگا... دل اضطراب سے بھرا تھا... جب کسی طور بے چینی کم نہ ہوئی تو وہ اٹھا... گرین کلر کے ٹراؤزر اور سفید بنیان میں وہ کھڑکی کے قریب گیا اور دونوں پٹ وا کر دیئے... سرد اور ٹھنڈی جسم کو منجمند کر دینے والی ہوا اس کے جسم سے ٹکرانے لگی لیکن اس کے باوجود سینے کے اندر جلتی بھڑکتی آگ کی شدت میں کوئی کمی نہیں آئی تھی... وہ سینہ مسلتا ہوا گہرے گہرے سانس بھرنے لگا... جب حالت میں کوئی فرق نہ آیا تو وہ بیڈ کی طرف آیا... سائیڈ ٹیبل کے دراز سے سگریٹ اور لائیٹر نکالا... چند لمحوں بعد کھڑکی میں کھڑا وہ سگریٹ پر سگریٹ پھونک رہا تھا... نیلی آنکھوں میں زخمی پن, درد اور اذیت بھری تھی... اس کا وجود ٹوٹ پھوٹ کا شکار تھا... اور ذہن تکلیف بھری سوچوں میں ڈوبا تھا... وہ سوچیں جو اس کے ماضی کا حصہ تھیں... وہ سوچیں جو اس کے لیے ہر بار درد کا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تحفہ ہی لائی تھیں... وہ سوچیں جو اس کے بچپن سے لے کر جوانی تک ہر پل, ہر لمحہ اس کے ساتھ رہی تھیں...

"یہ تم کیا ہر وقت موبائیل پر لگے رہتے ہو... تمہیں نہیں معلوم کہ ڈیوٹی ٹائمنگز میں سیل یوز کرنا الاؤ نہیں ہے..." ابیہا یونی کی پارکنگ میں آئی تو وہ تب بھی موبائیل پر مصروف تھا... اسی لیے وہ چڑ کر بولی تھی... "راجا نے ایک نظر اسے دیکھا "ایگری منٹ میں کہیں بھی یہ پوائنٹ شامل نہیں تھا..." کہہ کر وہ پھر اپنے کام میں مصروف ہو چکا تھا... "تو... یہ کہنے کی بات ہے نہیں... سب کو پتا ہوتا ہے کہ ڈیوٹی ٹائم پر موبائیل استعمال نہیں کرتے... تم موبائیل پر ہی مصروف رہو گے تو مجھے سیکیورٹی خاک فراہم کرو گے... تمہاری تمام تر توجہ تو سیل پر ہے..." ابیہا اسے اپنے کام میں مصروف پا کر گاڑی میں آ بیٹھی... کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھا... اور پھر ایک ہاتھ اسٹیرنگ پر رکھے دوسرا

Do not copy or distribute without permission of the author

ہاتھ اگنیشن کی جانب بڑھایا... "گاڑی کی کی میرے پاس ہے... آپ یہ چالاکیاں چھوڑ دیں تو بہتر ہے... مجھے چکما دے کر آپ نہیں جا سکتیں... اسی لیے شرافت سے آ کر اپنی جگہ بیٹھیں... ڈرائیونگ سیٹ خالی کریں..." اس کی نظریں بے شک سیل پر تھیں لیکن اپنے کام سے ایک پل کو بھی غافل نہ ہوتا تھا... ابیہا جو اس کا دھیان کسی اور جانب پا کر ہوشیاری سے وہاں سے نکلنے کے چکروں میں تھی اس کی بات پر کڑھ کر رہ گئ... "پتا نہیں کتنی آنکھیں ہیں اس کی... ہر جانب دھیان رہتا ہے...." غصے سے بڑبڑاتی ہوئ وہ اتری اور گھوم کر دوسری جانب سے گاڑی میں بیٹھ گئ... راجا بھی بے تاثر چہرہ لیے گاڑی کی جانب بڑھا... ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر سیل ڈیش بورڈ پر رکھا اور اگنیشن میں چابی گھماتا گاڑی بڑھا لے گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"بیٹا... نام کیا ہے تمہارا..." وہ بزرگ آدمی راجا کے سر پر ہاتھ رکھے اس سے پوچھ رہا تھا... راجا کے آنسو خشک ہو چکے تھے... مسلسل رونے کی وجہ سے گلا بیٹھ چکا تھا... آنکھیں بھی سوجن کا شکار ہو چکی تھیں... "راجا..." اسے بولنے میں تکلیف ہو رہی تھی... "کہاں سے آئے ہو... تمہارے ماں باپ کہاں ہیں...؟؟" وہ بزرگ شاید اس کے ماں باپ کو اطلاع کرنا چاہ رہے تھے... تبھی تفصیلات پوچھ رہے تھے... "مر گ ئے..." راجا نے پہلا سوال نظر انداز کرتے ہوئے دوسرے سوال کا مختصر جواب دیا... بزرگ چند پل کے لیے خاموش سے ہو گ ئے... "کوئی رشتہ دار وغیرہ... جسے تمہاری بہن کی موت کی اطلاع دی جا سکے...؟؟" بزرگ نے پھر کچھ امید سے اس کی جانب دیکھا... راجا نے نفی میں سر ہلا دیا... "کوئی نہیں ہے..." اس کی خشک اور سپاٹ نگاہیں گڈی کے چہرے سے ہی لپٹی تھیں... "کوئی تو ہو گا... کوئی دور نزدیک..." وہ بزرگ شفقت بھرے لہجے میں کہہ رہے تھے جب راجا نے اس کی بات کاٹ دی...

"کوئی بھی نہیں ہے... کوئی بھی نہیں..." اس کا انداز بے لچک تھا... بزرگ سر جھکا کر کچھ سوچنے لگے... پھر پیچھے مڑے... "اسد... جاؤ عمر اور طلحہ کو بھی بلا کر لاؤ... بچی کے کفن دفن کا انتظام کرنا ہے..." نڈھال سے کہتے ہوئے وہ اٹھے... "ساجد... تم بچی کو اٹھاؤ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور میرے گھر لے آؤ... وہیں اس کو غسل دے کر کفن پہنایا جائے گا اور اس کا جنازہ بھی میرے گھر سے ہی اٹھے گا..." نرم لہجے میں کہتے ہوئے وہ راجا کی جانب بڑھے... اس کا ہاتھ تھام کر اٹھایا... ساجد نے آگے بڑھ کر گڈی کے بے جان جسم کو اٹھایا اور وہ سب اس بزرگ آدمی کے گھر کی جانب روانہ ہو گئے...

معلوما ت تما م متعلق سے شیراز ی ا سد نے ابتہا ج
کو ابیہا تحت کے پلا ن ایک اور کیں حا صل
ا سد ... گیا ہو دا خل میں زند گی کی ان کر ا بن سیڑ ھی
قطعی لیے کے اس ج یہ تد نا بھرو سہ کا شیراز ی
ا سد کہ تھا معلو م ا سے ... تھا ہوا نہ ثابت ۔ مشکل
کی ابیہا بیٹی کی اس د شمن کچھ کے شیراز ی

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

خو د نے اس لیے اس ہیں پڑ ے پیچھے کے جا ن

مو قع مناسب ۔ اور خرید ا کو گرو ہ کے غنڈو ں چند

د یکھا نے اس جب ...کروایا ملہ ح پر ابیہا کر د یکھ

تب ۔ ہے چکی ہو با ختہ حوا س پر طور مکمل ابیہا کہ

کو ابیہا اور آیا سا منے ما نند کی ہیر و کسی وہ

لڑا ئی اس ...بچایا سے غنڈو ں ئے گ بھیجے ہی ا پنے

نے اس لیے کے د ینے روپ کا حقیقت کو

یو ں ...کھا ئی چو ٹ بھی پر ہتھیلی کی ہا تھ ا پنے

کو غنڈو ں سب ۔ ان وہ تک پہنچنے کے شیراز ی ا سد

اور غریب ۔ کو خو د ... تھا چکا لگا ٹھکا نے

پا س کے شیراز ی ا سد وہ کے کر ظاہر بیروزگا ر

کی اس اور ... گیا چلا بھی میں تلا ش کی نوکر ی

کے بیٹی ا پنی جو شیراز ی ا سد مطا بق کے ا مید

کو ابتہا ج نے اس تھا پریشا ن کا فی سے حوا لے

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پیشکس ش کی بننے گار ڈ کے بیٹی ا پنی
کے اس پہلے شیراز ی ا سد کہ تھا جا نتا وہ ... کی
شعبے جس اور گا کر ے ضرو ر تفتیش میں بار ے
چھپانا شناخت تا پنی لیے کے اس وہاں تھا وہ میں
جس نا م کا بچپن ا پنے ... تھا نہ مشکل قطعی
سے نا م ا سی, تھی بلا تی ا سے ما ں کی اس سے نا م
کی را جا اور ...ئےبنو ا ڈاکو ٹینٹ س ا پنے نے اس
ا سے بظاہر ...ہوا متعار ف سے ی شیرا ز ا سد میں شکل
لیکن تھی کر نی حفا ظت کی جان کی ابیہا
اس کر رہ قریب . کے شیراز ی ا سد طرح اس وہ در حقیقت
کے اس , تھا سکتا ر کھ نظر پر حر کت ہر ہر کی
اور تھا سکتا جا ن میں بار ے کے دھندو ں کا لے
بچپن جو جنو ن وہ کا کر نے ربا د و تبا ہ ا سے
آگ بھڑ کتی میں سیسے . کے اس کت اب سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اختتا م ا پنے جنو ن وہ ... تھا بڑ ھا پلا ما نند کی

کی بد لے را جا عر ف ابتہا ج .... تھا سکتا پہنچ کو

میں نس نس کی اس انتقا م ... تھا رہا جل میں آگ

شیراز ی اسد آگ یہ کی انتقا م اب اور تھا چکا اتر

... تھی ہو نی سر د ہی سے خو ن کے

❤❤❤❤❤

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہی سے شکل م نے الد ین شفیع بزر گ اس کو را جا

کھا نے بھی کچھ وہ ... تھے ئے کھلا نوا لے چند

ا پنی سے آنکھو ں نم اور سر خ... تھا نہ ہی آماد ہ پر

سے غم دل ... تھا اتار ا میں قبر نے اس کو بہن

جا میں قبر کے بہن لیکن تھا رہا جا پھٹا

گی ہو خشک آنکھیں کی اس بعد کے سونے

رات ایک ... تھی ویرانی ہی ویرانی پر چہرے ... تھیں

کے رات اور گزاری میں گھر کے بزرگ اس نے اس

کا ان ...آیا نکل بھی سے گھر اس وہ پہر تیسرے

کے گڈی نے انہوں کہ تھا کافی ہی احسان اتنا

پر طور باعزت اسے کے کر انتظام کا دفن کفن

بوجھ مزید پر ان را جا... تھی دی مدد میں کر نے دفن

گزارے گھر کے ان وہ کہ تھا چاہتا بننا نہیں

سے حالات ملی کے ان ہی میں نٹوں گھ چند

گھر کے ان نے اس لیے اس ... تھا گیا ہو واقف

ہی کو اپنوں جب ... سمجھا بہتر ہی جانا چلے سے

کیوں وہ کو غیروں پھر تو تھی نہ فکر کی ان

بہن کی اس تو اب ...دیتا تکلیف سے وجہ اپنی

کا قسم کسی تو اب ... تھی نہ سا تھ کے اس بھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

صرف ... میں دل کے اس تھا ارہ نہ خوف کو ئی ,ڈر کو ئی

ان ...جنو ن کا لڑ نے سے د نیا اس ... تھا جنو ن ایک

...جنو ن کا بڑ ھنے آ گے میں حالا ت تر ین سخت

نیا کر بن کچھ اور ...جنو ن کا ر کھنے زند ہ کو خو د

کو بچو ں جیسے اس کہ جنو ن کا دکھا نے یہ کو

سگے ا پنے کے ان ,ہے د یتی چھو ڑ د نیا جب

و ہمت وہ بھی تب ہیں د یتے دھ ۃ کار ر شتے

سکے ۃ کر سروا ئیو کر تھا م دامن کا حو صلے

د نیا وہ بلکہ ...جا تی ہو نہیں ختم پر ان د نیا ... ہیں

بنا مقد ر ا پنا کو جیت ۃ کر دے شکست کو

... ہیں ے سکت

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

رات کا ایک بج رہا تھا... ایبہا اس وقت اپنے دوستوں کے ساتھ کلب میں موجود تھی... سلیولیس اسکن شرٹ کے ساتھ ڈارک بلیو منی اسکرٹ میں اس کی ٹانگیں گھٹنوں تک عریاں تھیں... وہاں میوزک پر تھرکتے ناچتے تمام لوگ تقریباً اسی طرح کے نیم عریاں لباس میں ہی تھے... امیر طبقوں کے ان نوجوان بچوں میں بے حیائی عام تھی... لڑکے لڑکیاں ارد گرد سے بے نیاز ڈی جے کی دھن پر مدہوش سے ناچ رہے تھے... راجا ایک جانب کھڑا بیزاری سے یہ سب تماشا دیکھ رہا تھا... ایبہا سامنے کسی لڑکے کے ساتھ رقص میں مگن تھی... جب اس کی نظر راجا پر پڑی... اس نے اپنے ڈانس پارٹنر کا ہاتھ چھوڑا اور مڑ کر کسی کو ڈھونڈنے لگی... چند لمحوں بعد وہ ایک دوسری لڑکی کے قریب کھڑی اس کے کان میں کچھ کہہ رہی تھی... لڑکی اس کی بات پر مسکراتی ہوئی بال جھٹکتی راجا کی جانب بڑھی... ایبہا پھر سے ڈانس کرنے لگی تھی لیکن اس کی نظریں راجا پر ہی تھیں... جو اب اپنے موبائیل پر مصروف تھا... اس نیم اندھیرے کلب میں موبائل کی ہلکی نیلی روشنی اس کے چہرے کو روشن کر رہی تھی... رشنا اس کے قریب پہنچ کر مڑی... ایبہا نے انگوٹھا اوپر کر کے اسے بیسٹ آف لک کہا... جبکہ اس کے لبوں پر شرارتی سی مسکراہٹ تھی... رشنا بھی مسکراتی ہوئی راجا کی جانب مڑی... "ہے ہینڈسم... کین آئی ڈانس ودیو...؟؟"

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ایک ادا سے اپنا ہاتھ آگے بڑھاتے ہوئے رشنا نے راجا کو آفر کی... راجا نے اپنے قریب ابھرتی آواز سن کر سر اٹھایا تو نظر سامنے کھڑی اس لڑکی پر پڑی... راجا نے سر سے پیر تک اس کا جائزہ لیا... بلاشبہ وہ لڑکی حسین ترین تھی... اور اس وقت اس کے سامنے وہ جس حلیے میں کھڑی تھی کوئی بھی ہوش مند انسان اس کے حسن کے سامنے بے بس ہو سکتا تھا... لیکن وہ بھی راجا تھا... کوئی عام انسان نہیں... جو بہک جاتا... اس طرح کے حالات سے اس کا پہلے بھی واسطہ پڑ چکا تھا... "ناٹ انٹرسٹڈ..." سپاٹ سے انداز میں کہتا ہوا وہ پھر سیل کی اسکرین پر جھک گیا... "کم آن بے بی... کم ودمی... اینڈ انجوائے دس نائٹ..." نزاکت سے کہتے ہوئے رشنا نے اس کا ہاتھ تھام کر اسے اپنی جانب کھینچنا چاہا...

"جسٹ شٹ اپ... ایک بار کہا نا نہیں تو بس نہیں... مجھے تم لوگوں کے ساتھ اس بے حیائی کا حصہ بننے میں کوئی دلچسپی نہیں ہے... انڈرسٹینڈ..." انگلی اٹھا کر اسے کہتے ہوئے اس کی آواز کافی اونچی ہو گئی تھی... آس پاس کھڑے نوجوان لڑکے لڑکیاں بھی رک کر ان کی جانب دیکھنے لگے تھے جب معاملہ بگڑتا دیکھ کر ابیہا جلدی سے ان کی جانب آئی...

ایک نظر رشنا کی جانب دیکھا جس کا چہرہ مارے خفت اور انسلٹ کے سرخ ہو رہا تھا...

"رشنا... آر یو آل رائٹ...؟؟ راجا یہ کیا بدتمیزی..." وہ سخت لہجے میں راجا سے کچھ کہنے

Do not copy or distribute without permission of the author

جارہی تھی جب راجا نے سختی سے اس کا بازو اپنی گرفت میں جکڑا..."چلیں یہاں سے..."ترش لہجے میں کہتا ہوا وہ ابیہا کو گھسیٹتا ہوا وہاں سے لے گیا...سب لوگ حیران پریشان سے انہیں جاتے ہوئے دیکھتے رہے...

"راجا میں کہہ رہی ہوں چھوڑو مجھے..."وہ مسلسل مزاحمت کرتی ہوئی راجا کے ہاتھ سے اپنا بازو چھڑانے کی تگ ودو میں تھی جبکہ وہ اس کی ہر بات کو ان سنی کرتے ہوئے مسلسل چلتا ہی جارہا تھا...کلب کافی پیچھے رہ گیا تھا اور یہ جگہ کافی سنسان تھی..."راجا لیو می..."ایک جھٹکے سے اپنا بازو چھڑاتے ہوئے وہ اس سے دور ہوئی تھی..."کیا بدتمیزی ہے یہ ہاں...سمجھتے کیا ہو تم اپنے آپ کو...؟؟"وہ نفرت اور غصہ سے بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتی اسے کاٹ کھانے کو دوڑی تھی..."وہی سمجھتا ہوں جو میں ہوں..."اس کے برعکس راجا کے لہجے میں اطمینان ہی اطمینان تھا..."تم ایک نمبر کے اسٹوپڈ، ایڈیٹ اور ایروگینٹ انسان ہو...کس چیز کی اکڑ ہے تم میں...صرف شکل ہی اچھی ہے نا...تو اس پہ اتنا غرور...؟؟ایسے بی ہیو کرتے ہو جیسے کسی بڑی سلطنت کے راجا ہو تم..."وہ سلگتے ہوئے بولتی چلی گئی..."راجا ہوں تو راجا کی طرح ہی بی ہیو کروں گا نا..."ہاتھ باندھے سر جھکائے وہ اپنے شوز سے مٹی کھرچ رہا تھا..."یو...میرا دل چاہتا ہے یا تمہارا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سر دیوار میں دے ماروں یا اپنا..."وہ اپنا سر تھام کر بولی تھی..."اپنا ہی مار لیں...ساری مصیبت کی جڑ ہی ختم ہو جائے گی..."وہ مدھم آواز میں بڑبڑایا تھا...ایہا اس کی بڑبڑاہٹ سن چکی تھی...لیکن اب کی بار خاموش رہی...اسے رہ رہ کر اپنی پارٹی خراب ہو جانے کا افسوس ہو رہا تھا...جب سے یہ راجا اس کی زندگی میں آیا تھا اس کی زندگی ہی اجیرن کر کے رکھ دی تھی اس نے...وہ ڈیڈ کو کئی بار اس کی شکایت کر چکی تھی لیکن اس نے ڈیڈ پر خدا جانے کیا جادو کیا تھا کہ وہ اب ایہا کی کسی بات پر کان دھرنے کو تیار ہی نہ تھے...آج اس کی وجہ سے ایہا کی اپنے فرینڈز کے سامنے کتنی انسلٹ ہوئی...اور رشنا...اس کا وہ سرخ چہرہ یاد کر کے وہ ایک بار پھر طیش میں آئی تھی..."کتنے پیار سے رشنا تمہیں ڈانس کی آفر کر رہی تھی...اور یوں سب کے سامنے اس کی انسلٹ کر کے رکھ دی...کوئی ایسے بھی ڈانٹتا ہے کیا کسی خوبصورت لڑکی کو..."وہ اب اسے ملامت کر رہی تھی..."میرے لیے وہ خوبصورت لڑکی کم اور بے حیائی اور فحاشی کا پیکر زیادہ تھی..."سرد آواز میں کہہ کر وہ ادھر ادھر نظریں گھمانے لگا...

"تمہارے سینے میں دل نام کی کوئی چیز ہے یا نہیں۔۔۔"وہ سلگ اٹھی تھی اس کے انداز پر۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author

"میں ہر سوال کا جواب دینا ضروری نہیں سمجھتا۔۔۔"دوسری جانب بے نیازی عروج پر تھی۔۔۔

"کیوں۔۔۔باڈی گارڈ ہو تم میرے۔۔۔حق رکھتی ہوں میں کہ تمہارے بارے میں سب جانوں۔۔۔"وہ تڑخ کر بولی۔۔۔

"محافظ میں ہوں آپ کا...اس لیے مجھے آپ کے بارے میں سب جاننا چاہیے کہ آپ کب کہاں جاتی ہیں, کس سے ملتی ہیں... کیا ایکٹیویٹیز ہیں آپ کی...آپ کو میرے بارے میں جاننے کی ضرورت نہیں ہے...آپ کو صرف اپنی سیکیورٹی سے مطلب ہونا چاہئیے..."کہتے ہوئے اس نے دونوں ہاتھ پینٹ کی جیبوں میں گھسائے...

"ہونہہ۔۔۔اور تم جو میرے محافظ بنے پھرتے ہو۔۔۔اگر تم ہی میرے دشمن نکلے تو۔۔؟؟اگر تم نے موقع ملتے ہی مجھے قتل کرنے کی کوشش کی تو۔۔۔؟؟کیا یہ بہتر نہیں کہ اس سے پہلے ہی میں تمہاری اصلیت جان لوں۔۔۔"وہ طنزیہ کہہ رہی تھی۔۔۔

سامنے کھڑا وہ وجاہت کا شاہکار شخص مسلسل اس کا ضبط آزما رہا تھا۔۔۔اس کی بات پر راجا نے مٹھیاں بھینچ لیں۔۔۔ایک پل کا توقف کیے بغیر اس نے ریوالور نکالا۔۔۔اس کے

Do not copy or distribute without permission of the author

نشانے پر وہ تھی۔۔۔ابیہا اسد شیرازی۔۔۔اس کے چہرے پر ابھرتی سختی کو دیکھ کر ابیہا کی رنگت زرد پڑنے لگی...

"راجا...یہ...یہ تت...تم کیا...کر رہے ہو...آئی...آئی واز جسٹ جوکنگ..." ابیہا کی رنگت زرد ہونے لگی تھی...ہکلاتے ہوئے وہ بمشکل اپنی بات مکمل کر پائی...راجا لب بھینچے,بے تاثر چہرہ لیے ریوالر اس پر تان کر کھڑا تھا...ابیہا نے کن اکھیوں سے ادھر ادھر دیکھا...رات کے تقریباً دو بج رہے تھے اور اس وقت وہ سڑک جہاں وہ کھڑے تھے بالکل سنسان تھی...اگر راجا اس پر فائر کر دیتا تو وہ اپنی مدد کے لیے کسی کو پکار بھی نہ سکتی تھی...دل ہی دل میں سخت خوفزدہ ہوتے ہوئے اس نے لبوں پر زبان پھیری...اس کی نظر راجا کے ہاتھ پر پڑی جس میں ریوالور تھا...اور اسے لگا جیسے اس کی روح فنا ہو گئی ہو...راجا کی انگلی ٹریگر پر تھی اور وہ انگلی کا دباؤ بڑھا رہا تھا ٹریگر پر...کسی بھی لمحے گولی اس کی گن سے نکل کر ابیہا کے سینے کے آر پار ہو جاتی...ڈر سے کانپتی وہ آنکھیں بند کر گئی...چند لمحے

Do not copy or distribute without permission of the author

یونہی گزر گئے..."اگر آپ کی جان لینا ہی میرا مقصد ہوتا تو میں کب کا اس مقصد میں کامیاب ہو چکا ہوتا...کیونکہ یہ تو آپ بھی جانتی ہیں کہ اس کام کے لیے مجھے کئی مواقع مل چکے ہیں...جب پہلی بار آپ مجھے ملیں میں تبھی آپ کو ختم کر سکتا تھا...لیکن یہ جو محافظ ہوتے ہیں ناں وہ کبھی بھی آپ کی جان کے دشمن نہیں ہوتے..."وہ چند پل کے لیے رکا...ابیہا نے پوری آنکھیں کھول کر اسے دیکھا...وہ پہلی بار اسے اتنی لمبی بات کرتے ہوئے دیکھ رہی تھی...ورنہ اس کا جواب ہمیشہ مختصر ہی ہوتا...اور پہلی بار ہی وہ اسے اتنی توجہ سے سن رہی تھی..."کسی کو مارنے سے زیادہ مشکل اسے بچانا ہوتا ہے...میرے لیے آپ کی جان لینا اتنا ہی آسان ہے جتنا دو انگلیوں سے چٹکی بجانا...لیکن میرا کام آپ کی جان لینا نہیں آپ کی جان کی حفاظت کرنا ہے...یہ بات اپنے دماغ میں اچھی طرح بٹھا لیں...اور مجھ سے چڑنا چھوڑ دیں...مجھ پر تو کوئی اثر ہو گا نہیں الٹا اپنا ہی نقصان کروائیں گی...میں آپ کے ساتھ ضرور رہتا ہوں ہر وقت...لیکن آپ کے کسی کام میں مداخلت نہیں کرتا...آپ کو جو کرنا ہے ہر کام میں آزاد ہیں...لیکن یہ جو حرکت آپ نے آج کی نیکسٹ ٹائم ایسا کچھ نہ ہی کریں تو بہتر ہے...مجھے آپ کے رنگ میں رنگنے اور آپ کا لائف اسٹائل اپنانے میں کوئی انٹرسٹ نہیں...اس لیے اس معاملے میں محتاط رہیئے گا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

یہ میری پہلی اور آخری وارننگ ہے...مائنڈاٹ..."سخت لہجے میں کہتا وہ اسے یہ بھی جتا گیا تھا کہ اسے معلوم ہے رشنا کو ابیہا نے ہی اس کے پاس بھیجا تھا...ابیہا سٹپٹا کر رہ گئی اس کے اس انداز پر..."یہیں رکیے...میں گاڑی لے کر آتا..."وہ وہاں سے بائیں جانب مڑ گیا...اس کا رخ پارکنگ کی طرف تھا...ابیہا اسے دور جاتا دیکھتی رہی...دونوں پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ گھسا کر جاتے اس شخص کے لیے پہلی بار ابیہا نے کچھ مثبت فیلنگز محسوس کی تھیں...وہ بالکل سہی کہہ رہا تھا...پہلے دن سے ہی نہ جانے کیوں اس سے چڑنے لگی تھی...جبکہ آج تک راجا نے اس کے ساتھ کبھی مس بی ہیو نہیں کیا تھا...اس کے ساتھ بھی ہوتا تو بالکل چپ چاپ...کہ اس کی موجودگی کا گمان تک نہ ہوتا...مجھے اب اپنے اور اس کے درمیان سے یہ چڑچڑاہٹ کا رشتہ ختم کرنا ہوگا...ہلکی سی مسکراہٹ لبوں پہ سجائے وہ سوچ رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مسلسل چلتے ہوئے راجا اب ایک بڑے شہر میں موجود تھا... تھک کر وہ وہیں ایک طرف فٹ پاتھ پر بیٹھ گیا... دل میں بڑے عزائم تو موجود تھے لیکن کوئی راستہ نظر نہیں آ رہا تھا کہ اپنی زندگی کو کہاں سے شروع کرے... گندے میلے کچیلے اور پھٹے ہوئے کپڑے پہنے وہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھا جب اس کا ارتکاز ایک آواز نے توڑا... "اللہ کے نام پر کچھ دے دو بابا..." وہ چونک کر سیدھا ہوا... سر اٹھایا تو سامنے بہت سی گاڑیاں نظر آئیں... وہاں سگنل ریڈ ہونے کی وجہ سے گاڑیاں رکی ہوئی تھیں اور ان کے درمیان ہی ایک بوڑھی عورت بھکارن بنی صدا لگاتی جا رہی تھی... اس کے ہاتھ میں کٹورا تھا... ہر گاڑی کے قریب جا کر وہ کھڑکی پر دستک دیتی اور تمام لوگ اپنی اپنی گنجائش کے مطابق اس کے کٹورے میں کچھ نہ کچھ ڈال دیتے... راجا کو یاد تھا اس کے گھر کے دروازے پر جب بھی کوئی سائل آتا اس کی ماں کبھی اسے خالی ہاتھ نہ لوٹاتی... اس کی ماں کہا کرتی تھی کہ اللہ ان فقیروں کے ذریعے بھی اپنے بندوں کو آزماتا ہے... آج اللہ کا نام سن کر ہی راجا کو جینے کا ایک آسرا ملا تھا... کام کچھ عجیب ضرور تھا لیکن اسے کچھ بننے کے لیے اپنی عزت نفس کو مارنا ہی تھا... جب بات زندگی اور عزت نفس پر آئے تو یقیناً ہر شخص زندگی کو ہی چنے گا... وہ اٹھا... اپنی گھسی ہوئی پرانی چپل جو اس کی ماں نے ہی اسے لے کر دی تھی کو گھسیٹتا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہوا گاڑیوں کی جانب بڑھا... چند منٹ بعد وہ بھی اس عورت کی طرح سڑک پر کھڑا دوسروں کے سامنے ہاتھ پھیلا رہا تھا...

ابتہاج اپنے روم کی کھڑکی میں کھڑا تھا... اسد شیرازی کی طرف سے اسے یہیں اس کے گھر میں ہی ایک کمرہ دے دیا گیا تھا... اس نے ہاتھ میں ایک تصویر تھام رکھی تھی... اس کے بچپن کی تصویر... جس میں وہ, اس کی ماں اور اس کی بہن مسکراتی ہوئی کیمرے کی جانب دیکھ رہی تھیں... کتنے خوبصورت لمحات تھے وہ جنہیں کیمرے میں قید کر لیا گیا تھا... اب تو دل ترس کر رہ گیا تھا ایسی کسی بے ساختہ سی مسکراہٹ کو... زندگی نے جیسے جیسے اسے سمجھداری سونپی تھی ویسے ویسے اس سے اس کی مسکراہٹ چھین لی تھی... اسے تو یوں محسوس ہوتا تھا جیسے مسکراہٹ اس کے لیے بنی ہی نہیں... وہ کسی اور ہی جہان میں کھویا ہوا تھا جب کسی آہٹ پر چونکا... کمرے سے باہر ہال میں کچھ ہلچل سی محسوس

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہوئی تھی... وہ جلدی سے دروازے کی جانب بڑھا... کی ہول سے باہر دیکھا... اسے کسی کی جھلک نظر آئی تھی... چہرہ وہ دیکھ نہیں سکا... وہ جو بھی تھا آگے بڑھ گیا تھا... ابتہاج کھڑکی کی جانب لپکا... وہ شخص اب نیچے روش پر چلتا بیرونی گیٹ کی جانب بڑھ رہا تھا... جسم پر لمبا سیاہ کوٹ تھا جبکہ سر پر بلیک ہیٹ جس سے چہرہ ڈھکا ہوا تھا... رات کے ڈیڑھ بجے یہ کون تھا بھلا جو اسد شیرازی کے گھر سے نکل رہا تھا اور انداز بھی اتنا محتاط جیسے اپنی موجودگی کا احساس نہ کروانا چاہتا ہو دوسروں کو...

گیٹ کیپر نے اس کے گیٹ پر پہنچنے تک دروازہ بھی وا کر دیا تھا... اس کا مطلب وہ بھی اس شخص کو جانتا تھا... کہیں یہ اسد شیرازی ہی تو نہیں... لیکن اس وقت وہ یوں چھپ چھپا کر کہاں جا رہا ہے... ابتہاج سوچنے لگا... چند لمحوں بعد وہ بنگلے کی پچھلی دیوار پھلانگ کر اس شخص کے پیچھے جا رہا تھا... اسے سراغ لگانا تھا اس شخص کا... کچھ دور جا کر اس کے پاس ایک گاڑی آ رکی... وہ گاڑی میں بیٹھنے لگا تھا جب ابتہاج کی نظر اس کے چہرے کے دائیں رخ پر پڑی... بلاشبہ وہ اسد شیرازی ہی تھا... اور یقیناً وہ اپنے کالے دھندوں کو انجام دینے کے لیے رات کی سیاہی کا سہارہ لیتا تھا... تبھی تو کوئی اسے پہچانتا نہ تھا کہ یہی انڈر ورلڈ کا سب سے پاور فل انسان ہے... چند ہی لمحوں میں وہ ابتہاج کی نظروں سے

Do not copy or distribute without permission of the author

او جھل ہو گیا...اور ابتہاج ہاتھ ملتا رہ گیا...آج اسے موقع ملا تھا اسد شیرازی کے بارے میں کسی سراغ کا پتا لگانے کا لیکن افسوس اس کے پاس فی الحال کوئی گاڑی یا بائیک نہیں تھی جس سے وہ اسد شیرازی کا پیچھا کر سکتا...سوچتی نگاہوں سے سڑک کو دیکھتا ہوا وہ مڑا اور بنگلے کی جانب بڑھ گیا...

...3

چشمِ نم,دلِ مُضطرب,غمِ آرزو,غمِ جُستجو...

لیے پھر رہے ہیں نگر نگر,کِسی مہرباں کی امانتیں...

"کہاں ڈھونڈوں میں تمہیں۔۔۔اپنی زندگی کے ان اٹھارہ سالوں میں کوئی دن،کوئی پل ایسا نہیں جب تمہیں نہ سوچا ہو۔۔۔۔پچھلے چھے سال سے دربدر پھر رہا ہوں۔۔۔تمہاری تلاش میں۔۔۔مجھے نہیں معلوم دنیا کے کس کونے میں ہو تم۔۔۔زندہ بھی ہو یا۔۔۔

Do not copy or distribute without permission of the author

لیکن۔۔۔میرا دل گواہی دیتا ہے کہ تم زندہ ہو۔۔۔میری چلتی سانسیں اس بات کی شاہد ہیں کہ دنیا کے کسی نہ کسی کونے میں تم بھی سانس لے رہی ہو۔۔۔مجھے تمہیں ڈھونڈنا ہے۔۔۔ ہر حال میں۔۔۔ہر جگہ۔۔۔

جانتا ہوں۔۔۔تم گنہگار سمجھتی ہو مجھے۔۔۔بہت نفرت کرتی ہو مجھ سے۔۔۔لیکن دیکھو۔۔۔اٹھارہ سال میں نے سزا بھگتی ہے۔۔۔اس گناہ کی۔۔۔جو میں نے کیا ہی نہیں۔۔۔مزید حوصلہ نہیں مجھ میں اس اذیت کو جھیلنے کا۔۔۔کاش۔۔۔کاش ایک بار میرے سامنے آجاؤ۔۔۔پھر تمہیں کبھی کھونے نہیں دوں گا۔۔۔کبھی خود سے جدا نہیں ہونے دوں گا۔۔۔آئی پرامس۔۔۔پلیز۔۔۔کم بیک اینجل۔۔۔"رات کے دو بجے اس سنسان سڑک پر سردیوں کی ٹھٹھرا دینے والی بارش میں بھیگتا خود سے بھی بے نیاز وہ وجود ہاتھ میں پائیل تھامے،اس پر نظریں جمائے سسک رہا تھا۔۔۔کون جانتا تھا کہ دن کی روشنی میں کسی چٹان سے زیادہ مضبوط اور سخت نظر آنے والا کانچ سی نیلی آنکھوں کا مالک وہ خوبصورت ترین مرد رات کا اندھیرا پھیلتے ہی کتنی بری طرح ٹوٹ کر بکھرتا تھا۔۔۔تڑپتا تھا۔۔۔سلگتا تھا۔۔۔کسی کی یاد میں۔۔۔کسی کی آس میں۔۔۔کسی کے انتظار میں۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آج ایک ہفتہ ہو گیا تھا راجا کو سڑکوں پر بھیک مانگتے ہوئے... جہاں اسکے پھٹے پرانے کپڑوں اور بدتر حال کو دیکھتے ہوئے کمسن جان کر کچھ لوگ اسے بھیک دے رہے تھے... وہیں بہت سے لوگوں نے اسے دھتکارا بھی تھا... طرح طرح کی باتیں سنائی تھیں... لیکن وہ خاموش رہ کر سب سہ گیا... ان سات دنوں میں اسے اللہ کے نام سے مانگنے پر اتنا تو مل ہی گیا تھا کہ وہ دو وقت کی روٹی کھا پاتا... اس کے علاوہ اس نے کچھ بچت بھی کی تھی... اپنی قمیض کی جیب سے بھیک کے طور پر ملنے والے سکے اور کچھ دس اور بیس کے نوٹ نکال کر گود میں رکھے وہ انہیں گن رہا تھا... کل تین سو چالیس روپے بنے تھے... اس نے سر اٹھا کر دیکھا... سامنے ایک آدمی برگر کا اسٹال لگائے کھڑا تھا... آج عرصے بعد اس کا دل چاہا وہ برگر کھائے... پہلے جب وہ ماں کے ساتھ کبھی کبھار بازار جاتا تو ہمیشہ ماں سے ضد کرتا کہ وہ اسے برگر لے کر دے... لیکن اب تو ایسا لگتا تھا جیسے صدیاں ہی بیت گئیں اس طرح کی چھوٹی چھوٹی عیاشیاں کیے ہوئے... اس نے سارے پیسے پھر سے جیب

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میں ڈالے...اور اسٹال کی جانب بڑھ گیا...وہاں سے برگر لے کر اب وہ فٹ پاتھ پر بیٹھا کھا رہا تھا جب ایک بلی اس کے قریب آئی...راجا نے سر اٹھا کر اس کی جانب دیکھا...بلی شاید بھوکی تھی...اس کے کان میں اپنی ماں کی آواز گونجی..."یہ ہمارا فرض ہے بیٹا کہ اپنے رزق میں سے ان پرندوں اور جانوروں کو بھی کھلائیں...ہمیں جو اللہ نے عطا کیا ہے اس پر مان نہیں کرنا چاہئیے...یہ بھی اللہ کی مخلوق ہے...اور جیسے اللہ ہماری روزی کے لیے کسی کو وسیلہ بناتا ہے بالکل ایسے ہی ان جانوروں کی خوراک کا بندوبست کرنے کے لیے وہ ہمیں ذریعہ بناتا ہے...اس لیے جو بھی کھاؤ اس میں سے ان جانوروں کا حصہ بھی رکھو...اس کا اجر تمہیں تمہارا رب دے گا..."پچھلی یادوں میں کھویا وہ اپنے سر میں ماں کی انگلیوں کا لمس محسوس کر رہا تھا جب بلی کے میاؤں کہنے پر چونکا...ایک نظر بلی کو دیکھ کر اس نے اپنے ہاتھ میں موجود برگر کو دیکھا...وہ آدھا برگر کھا چکا تھا...مزید ایک بائٹ لینے کے بعد اس نے باقی برگر بلی کی جانب اچھال دیا...اور خود ہاتھ جھاڑتا ہوا اٹھ کر آگے بڑھ گیا...ایک چھوٹی سی قربانی تھی اپنی من پسند چیز کسی کو دینے کی...لیکن اس چھوٹی سی قربانی سے دل کو کتنا سکون اور سرشاری ملی تھی یہ کوئی اس سے پوچھتا...لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لیے وہ اب کسی انجان اور بے نشان منزل کی جانب گامزن تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ سب یونی کے گراؤنڈ میں فری بیٹھے تھے... نیکسٹ کلاس ایک گھنٹے بعد تھی اور اب کرنے کو کچھ تھا نہیں اسی لیے انہوں نے گیم اسٹارٹ کر دی... ایک کتاب کے اوپر پین کو گھماتے اور جس کی جانب پین کی نوک جاتی اسے اپنے مقابل بیٹھے شخص کی بتائی گئی شرط پوری کرنی تھی... پین کی نوک رائنہ پر تھی جس نے ساحر کے کہنے پر ایک گانا سنایا تھا... گانے کے ختم ہونے پر اب سب تالیاں بجا رہے تھے... "اوکے گائز... اسٹارٹ اگین.... "زینی نے کہتے ہوئے پین کو گھمایا... سب کی نظریں پین پر جمی تھیں... پین کی اسپیڈ آہستہ ہونے کے ساتھ ساتھ سب کے دل کی دھڑکنیں بڑھ رہی تھیں... بالآخر پین رک گیا... پین کی نوک ہادیہ کی طرف تھی اور بیک صارم کی جانب... "اووو..." کی آواز بلند ہوئی تھی... جبکہ صارم اور ہادیہ جھینپ سے گئے... وہ دونوں ریلیشن شپ میں تھے اور پیرنٹس کی مرضی سے ان کی انگیجمنٹ بھی ہو چکی تھی... یونی ختم ہونے کے بعد دونوں کی شادی متوقع تھی... "چلو صارم... بتاؤ ہادیہ کو... کہ اسے کیا کرنا ہے..."

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ابیہا نے ایکسائیٹڈ ہوتے ہوئے صارم کو مخاطب کیا..."ویٹ کرو لڑکی...اتنی مشکل سے تو یہ ہاتھ آئی ہے...مجھے سوچ لینے دو پہلے..."صارم کنپٹی پر انگلی رکھے کچھ سوچنے لگا...

چند لمحوں بعد وہ سیدھا ہوا تو اس کی آنکھوں میں چمک اور لبوں پر شرارتی سی مسکراہٹ تھی...نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے اس نے ہادیہ کو دیکھا...وہ جو منتظر سی بیٹھی تھی کہ صارم شرط بتائے اس نے ابرو اچکائے..."کیا...؟؟یوں بلاوجہ اسمائل کیوں پاس کر رہے ہو...؟؟"وہ الجھی تھی..."نہیں کچھ نہیں...اوکے گائز میں نے سوچ لیا ہے..."صارم نے دونوں ہاتھ اٹھا کر اعلان کرنے والے انداز میں کہا..."کیا...؟؟"سب کی سوالیہ نگاہیں اس کی طرف اٹھیں..."یہی کہ...ہادیہ...یو وِل کس می..."ایک لمحے کو رکتے ہوئے وہ فوراً اپنی بات کہہ گیا...ساتھ ہی انگلی سے اپنے گال کی طرف اشارہ کیا...پھر آنکھوں میں شرارت لیے ان کی جانب دیکھا...جانتا تھا اب واٹ لگے گی...ہادیہ تو پہلے بات سمجھ ہی نہیں پائی...جب سمجھنے کے قابل ہوئی تو آنکھیں نکال کر اس کی طرف دیکھا...اور ہاتھ میں پکڑی بک اس کی جانب اچھالی جسے وہ ہنستے ہوئے بآسانی کیچ کر گیا تھا..."شکل دیکھی ہے اپنی...ہادیہ...یو وِل کس می...ہونہہ...آئے بڑے..."منہ بگاڑتے ہوئے ہادیہ نے صارم کی نقل اتاری...اس کا چہرہ سرخ ہو رہا تھا"شادی کے بعد

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میری شکل بدلے گی تو نہیں... تب بھی یہی شکل ہو گی..." صارم دلچسپی سے اس کے چہرے کے بدلتے رنگ دیکھتے مزید شرارت پر آمادہ ہوا..." صارم..." باقی سب کی تنبیہی آواز ابھری تھی... جبکہ لبوں پر مسکراہٹ تھی... سب جانتے تھے کہ وہ جان بوجھ کر ہادیہ کو تنگ کر رہا ہے..." کیا ہے یار... شرط تو شرط ہے... اگر یہ نہیں پوری کر سکتی تو مان لے کہ یہ لوزر ہے..." صارم خفگی دکھاتے ہوئے بولا..." کیوں... میں کیوں مانوں کہ میں لوزر ہوں... تم نے اپنی شرط دیکھی ہے...؟؟ کوئی اور شرط رکھو..." ہادیہ کے منہ کے زاویے بھی بگڑے تھے..." ارے بس کرو یار... جھگڑا تو مت کرو..." ساحر نے بھی زبان کھولی..." نہیں بالکل نہیں... گیم اسٹارٹ کرنے سے پہلے کسی نے نہیں کہا تھا کہ ایسی کوئی شرط الاؤ نہیں... اب شرط تو پوری کرنی ہی پڑے گی... یا پھر گیم کھیلنا ہی چھوڑ دو..." صارم کہتا ہوا گھاس پر ہی لیٹ گیا... چہرے پر ہادیہ کی پھینکی گی کتاب کھول کر رکھ لی تاکہ دھوپ آنکھوں میں نہ چبھے..." صارم تم..." ہادیہ دانت پیستی کچھ کہنے جا رہی تھی جب ابیہا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر اسے چپ کروایا... پھر اشاروں میں ہی اسے کچھ بتایا تھا جس پر ہادیہ کے لبوں پر مسکاہٹ دوڑ گئی..." اوکے... آئی ول کس یو...." مسکراہٹ دباتے ہوئے چند لمحوں بعد وہ گویا ہوئی جس پر صارم کرنٹ کھا کر اٹھ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بیٹھا..."رئیلی...؟؟؟"آنکھوں میں بے یقینی لیے وہ ہادیہ سے پوچھ رہا تھا...ہادیہ نے آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا...باقی سب صارم کی بے تابی کو دیکھتے ہوئے مسکراہٹ چھپانے کو سر جھکا گئے..."ہائے...دل خوش کر دیا کڑیئے...چلو جلدی کرو کہیں پھر تمہارا ارادہ نہ بدل جائے..."بے تابانہ انداز میں کہتا وہ ہادیہ کی جانب جھکا...اپنا دایاں گال اس کی جانب کیا..."اوئے اوئے کدھر جا رہا ہے...ٹک کے بیٹھا رہ..."ساحر نے اسے کھینچ کر پیچھے بٹھایا...وہ چاروں لڑکیاں ہنسنے لگیں...وہ ابھی ٹھیک سے بیٹھ بھی نہ پایا تھا جب زینی نے کاؤنٹنگ اسٹارٹ کی..."ون،ٹو،تھری..."اور ساتھ ہی ہادیہ نے فلائنگ کس صارم کی جانب اچھالی...وہ جو نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھ رہا تھا چیخ اٹھا..."نو نو...یہ چیٹنگ ہے..."سب اس کی حالت سے لطف اندوز ہو رہے تھے..."کیوں چیٹنگ کیسی...؟؟"رائنہ نے گھور کر صارم کو دیکھا..."کس میرے گال پر کرنی تھی...ایسے نہیں..."وہ احتجاجاً بولا..."تم نے شرط کے دوران یہ نہیں کہا تھا کہ گال پر ہی کس کرنا..."ہادیہ نے بھی ٹکا سا جواب دیا..."لیکن میں نے اشارہ کیا تھا..."وہ منمنایا..."اچھا...لیکن ہم میں سے تو کسی نے اشارہ دیکھا ہی نہیں...کیا دیکھا کسی نے...؟؟؟"ابھی ابرو اچکائے سب سے پوچھ رہی تھی...مسکراہٹ دباتے ہوئے سب

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نے نفی میں سر ہلا دیا... صارم نے منہ کے زاویے بگاڑتے ہوئے سب کو گھوری سے نوازا... "تم لوگوں کو تو میں دیکھ لوں گا... ظالموں میں بھی تم لوگوں کا ہی دوست ہوں... کبھی میرا بھی ساتھ دے دیا کرو..." وارننگ دینے والے انداز میں اس نے سب سے کہا... "بس کر شہزادے... تیری قسمت میں ابھی صرف آہیں بھرنا ہی لکھا ہے..." ساحر نے اس کا شانہ تھپتھپاتے ہوئے حوصلہ دینا چاہا جس پر منہ بسورتے ہوئے صارم نے اس کا ہاتھ جھٹکا.... "گیم دوبارہ اسٹارٹ ہو رہی ہے... اپنے رونے بعد میں رو لینا..." شرارتی انداز میں کہتے ہوئے زینی نے پین کو دوبارہ گھمایا... اس بار پین کی نوک ایہا کی جانب تھی اور بیک سائیڈ ساحر کی طرف... "اوہ..." ایہا کے منہ سے بے ساختہ نکلا... "اب آئے گا مزہ..." ساحر نے شرارتی انداز میں کہا تھا... "لے میرے بھائی... قسمت نے کتنا اچھا موقع فراہم کیا ہے بدلہ لینے کا... بیا نے ہی ہادیہ کو فلائنگ کس کا مشورہ دیا تھا... اب ہم بھی اسے کوئی مشکل سی شرط دیتے ہیں..." ساحر نے شرارت سے پہلے ایہا کو دیکھا پھر صارم کو... جو اس کی بات سن کر پرجوش سا شرٹ کے کف فولڈ کرنے لگا... "اور ہنے دے یار... شرط بتانی ہے اسے... میدان جنگ میں نہیں جا رہے تم..." ساحر نے اسے چھیڑا... "ساحر چیٹنگ نہیں اوکے... گیم رولز کے مطابق مجھے شرط تم بتاؤ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گے... صارم نہیں..." ابیہا نے وارننگ کے انداز میں کہا... جانتی تھی صارم کے دماغ میں اوٹ پٹانگ خیالات ہی آتے ہیں... اور وہ کوئی عجیب سی شرط ہی رکھے گا...

"اچھا... جب خود ہادیہ کو مشورے دیے جا رہے تھے آنکھوں ہی آنکھوں میں تب گیم رولز کا خیال نہیں آیا آپ کو مس بیا..." صارم لڑاکا عورتوں کی طرح خم ٹھونک کر میدان میں اترا... اس کے انداز پر سب مسکرا دیئے سوائے ابیہا کے..." اچھا ٹھیک ہے... بتاؤ شرط..." وہ جانتی تھی بحث کرنے کا کوئی فائدہ نہیں اسی لیے ہتھیار ڈال دیئے..." ایک منٹ مجھے سوچنے دو..." وہ تھوڑی تلے ہتھیلی رکھے سوچ میں ڈوبا... یونہی بے خیالی میں اس کی نظر سامنے کی جانب اٹھی... کوئی شیطانی خیال اس کے ذہن میں آیا اور لبوں پر شریر سی مسکراہٹ ابھری... وہ ساحر کے قریب ہوا اور دونوں کچھ کھسر پھسر کرنے لگے... لڑکیاں سوالیہ نگاہوں سے ان کی سب حرکتیں ملاحظہ کر رہی تھیں... چند لمحوں بعد وہ دونوں سیدھے ہوئے... ساحر نے گلا کھنکارا... پھر شرارتی نگاہوں سے ابیہا کی جانب دیکھا..." سو... بیا... شرط یہ ہے کہ... دھیان سے سننا... تمہارے پیچھے دائیں طرف درخت کے ساتھ پڑے بینچ پر ایک ہینڈسم, ڈیشنگ, خوبصورت, مضبوط, توانا, امپریسو پرسنیلٹی کا مالک شخص بیٹھا ہے جس کے ہاتھ میں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

موبائیل ہے..."ساحر کی نظروں کے تعاقب میں ابیہا نے بھی گردن موڑ کر اس طرف دیکھا...سامنے درخت کے قریب بینچ پر واقعی ایک شخص بیٹھا تھا...ٹانگ پر ٹانگ جمائے...ارد گرد سے بے نیاز...سیل میں مصروف...ابیہا نے واپس ساحر کی جانب دیکھا..."ہاں وہ راجا ہے...لیکن یہ سب بتانے کا مقصد...؟؟"ابیہا کی آنکھوں میں الجھن تھی...صارم پوجوش سا آگے ہوا..."یہ سب بتانے کا مقصد یہ ہے کہ ابھی تمہیں اس کے پاس جانا ہے...اور اس سے کہنا ہے کہ تمہیں تین میجک ورڈز بولے...میجک ورڈز جانتی ہو نا...آئی لو یو...یہ تین ورڈز اس سے کہلوانے ہیں تم نے...بس یہی شرط ہے تمہاری..."صارم نے بات مکمل کر کے ہاتھ جھاڑے...ابیہا نے خونخوار نظروں سے اسے گھورا..."تمہارا دماغ ٹھیک ہے...؟؟وہ...مجھے آئی لو یو بولے گا...؟؟"ابیہا کے چہرے پر دباد با سا غصہ تھا..."نہیں مجھے پتا ہے وہ نہیں بولے گا...لیکن تمہیں اس سے بلوانا ہے..."صارم نے اپنی بات پر زور دیا تھا...پچھلے پانچ ماہ میں وہ اتنا تو جان ہی گئے تھے کہ راجا انتہا کا کھڑوس اور روڈ ہے...جو کسی لڑکی کو لفٹ نہیں کرواتا...اپنے کام سے کام رکھتا ہے...تبھی ابیہا کو چیلنج کیا تھا..."""صارم...وہ میرا گارڈ ہے...مجھے کوئی شوق نہیں کہ وہ مجھے یہ تین ورڈز کہے..."منہ کے زاویے بگاڑتی وہ کہہ گئی..."اوہ

Do not copy or distribute without permission of the author

کم آن بیا...اٹس جسٹ فن... تمہیں اس سے یہ تین ورڈز کہلوانے ہیں اور بس... کہہ دینے سے کونسا تم اس کے پیار میں پڑ جاؤ گی یا وہ تمہارے پیار میں پاگل ہو جائے گا... ٹیک اٹ ایزی یار..."زینی نے ابیہا کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا..."پھر بھی...ایک گارڈ کی اتنی اوقات نہیں کہ وہ مجھے یہ سب کہہ سکے..."ابیہا کا انداز رعونت بھرا تھا..."ہاہاہا...اس کی اتنی اوقات نہیں یا تم اس بات سے ڈر رہی ہو کہ اس سے کہلوا نہیں سکو گی..."صارم کا لہجہ ہلکا سا استہزاء لیے ہوئے تھا..."چیلنج کر رہے ہو مجھے...؟؟"ابیہا نے اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا..."یہی سمجھ لو..."صارم کے لبوں پر مسکراہٹ جبکہ انداز چیلنجنگ تھا..."او کے آئی ایکسیپٹ دس چیلنج..."مضبوط لہجے میں کہتی وہ اٹھی... ایک ہاتھ سے اپنے بال سنوارے...مڑی اور متوازن چال چلتی راجا کی جانب بڑھی... سب کی دلچسپ نظریں ان دونوں پر ہی جمی تھیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا اپنی جیب میں پیسے لیے بے مقصد سا اِدھر اُدھر پھر رہا تھا... ان پیسوں سے وہ کیا کرے... یہی سوچتا وہ باریک بینی سے ارد گرد کا جائزہ لے بھی لے رہا تھا... ایک جگہ جا کر اس کے قدم تھمے... سامنے ایک بوڑھا سائیکل لیے کھڑا تھا... سائیکل کے ساتھ اس نے بہت سے غبارے باندھ رکھے تھے جن میں ہوا بھری تھی... غبارے ہوا میں ادھر ادھر اڑتے بچوں کی توجہ اپنی جانب مبذول کروا رہے تھے... راجا کو یاد آیا جب وہ اپنے گاؤں میں موجود واحد سرکاری اسکول میں پڑھنے جاتا تھا تب اس کے اسکول کے باہر بھی چھٹی کے وقت ایک آدمی بہت سے غبارے لیے کھڑا ہوتا جس کے ارد گرد بچوں کا جم غفیر اکٹھا ہو جاتا اور راجا پیسے نہ ہونے کے باعث دل مسوس کر رہ جاتا... چھوٹی چھوٹی حسرتوں کا ایک جہان آباد تھا اس کے دل میں... اس نے جیب پر ہاتھ رکھ کر پیسوں کی موجودگی محسوس کی... قدم بے ساختہ اس آدمی کی طرف بڑھنے لگے... اس کے ننھے سے ذہن میں ایک خیال آیا تھا جس سے وہ اپنے پیسوں کو خرچ کر کے مزید پیسے جمع کر سکتا تھا... اور اسے دوبارہ بھیک مانگنے کی بھی ضرورت نہ پڑتی... یہی سوچ کر وہ غباروں والے آدمی کے پاس پہنچا... اپنی جیب میں موجود سب پیسوں سے اس نے غبارے خرید لیے... اس کے پاس باقی چند سکے بچے تھے جس سے اس نے ایک نلکی خریدی... اب وہ غبارے اور

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نلکی تھامے خالی جیب لیے ایک سمت بڑھ گیا... کچھ ہی فاصلے پر ایک خالی پلاٹ تھا... وہ وہاں جا کر آلتی پالتی مارے بیٹھ گیا... غبارے اپنے سامنے رکھے اور ایک ایک کر کے تمام غباروں میں ہوا بھرنے لگا... ان غباروں میں اپنی سانسیں بھر کر انہیں وہ بیچ سکتا تھا... ہر غبارے کو پھلانے کے بعد وہ اس کے آگے دھاگا باندھ دیتا تاکہ ہوا خارج نہ ہو... چند منٹ بعد ہی وہ ہانپ سا گیا... دونوں جبڑے درد کرنے لگے تھے... آستین کی مدد سے پیشانی سے پسینہ صاف کیا اور دوبارہ اپنے کام میں جت گیا... تقریباً ایک گھنٹے بعد وہ تمام غبارے پھلانے میں کامیاب ہو چکا تھا... ان غباروں کے دھاگے ایک دوسرے کے ساتھ باندھ کر وہ اٹھ کھڑا ہوا... ستائش بھری ایک نگاہ ان غباروں پر ڈالی... کبھی وہ ایک غبارہ خریدنے کو ترستا تھا اور آج اس کے پاس کئی غبارے تھے... جنہیں اس نے اپنی محنت سے خریدا اور پھلایا تھا... غبارے لے کر وہ آگے چل دیا جہاں وہ ان غباروں کو بیچ سکے... یہ اس کی زندگی کا پہلا بزنس تھا جو تھا تو چھوٹی سطح کا لیکن قطرہ قطرہ سمندر کی مانند اسے بھی یوں ہی آہستہ آہستہ ترقی کی سیڑھیاں چڑھنی تھیں اور اپنی منزل کو پانے میں کامیاب ہونا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ابیہا ابھی راجا کے قریب بھی نہیں پہنچی تھی جب راجا نے نگاہ اٹھا کر اس کی جانب دیکھا اور فوراً سے پہلے اٹھ کھڑا ہوا... "یار... یہ بندہ ارد گرد سے اتنا بے نیاز ہوتا نہیں ہے جتنا نظر آتا ہے..." ساحر کی آواز ابھری تھی... اس کی بات کے جواب میں سب خاموش رہے تھے البتہ نظریں ابیہا اور راجا پر ہی ٹکی تھیں... "آپ اتنی جلدی آ گئیں.... ابھی غالباً ایک کلاس رہتی ہے آپ کی..." راجا احتراماً نگاہیں جھکائے کھڑا تھا... ابیہا اس کے قریب پہنچ چکی تھی... "ہاں... وہ... نہیں.. ایک کلاس رہتی ہے ابھی... ایکچوئلی تم سے ایک کام تھا..." ابیہا زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجا کر بولی ورنہ اسے سخت کوفت ہو رہی تھی اس وقت... "جی کہیے..." راجا کو تو غالباً مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے دینا بھی نہ آتا تھا... ہمیشہ کی طرح آج بھی اس کے انداز اور آواز سے سنجیدگی ہی جھلک رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"اصل میں میری اور میرے فرینڈز کی ایک شرط لگی ہے...انہوں نے مجھ سے کہا کہ...

"بولڈ ہونے کے باوجود وہ راجا کے سامنے بات کرتے کرتے اٹک گئ..."کہ...؟؟"

راجا نے آنکھیں سیکڑ کر سوالیہ انداز میں اس کی طرف دیکھا..."ان کا کہنا ہے کہ میں تم سے تھری میجک ورڈز کہلواؤں...میرا مطلب کہ تمہیں تین میجک ورڈز مجھ سے کہنے ہیں..."ابیہا نے بات مکمل کرتے ہوئے اس کی جانب دیکھا..."میجک ورڈز کونسے...؟؟؟"سب جانتے ہوئے بھی راجا نے ابرو اچکائے...ابیہا دل ہی دل میں کڑھ کر رہ گئ...لیکن چہرے کو نارمل رکھنے کی بھرپور کوشش کی..."آئ لو یو..."چند لمحے ٹھہر کر اسے بتایا..."بٹ آئ ڈونٹ لو یو..."بے نیازی سے کہہ کر وہ پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈال کر ارد گرد دیکھنے لگا...ابیہا نے پہلے نا سمجھی سے اس کی جانب دیکھا...جب سمجھ میں بات آئ تو کلس کر رہ گئ..."او ہیلو...میں نے تم سے نہیں کہے یہ ورڈز...تمہیں بتایا ہے کہ تمہیں میرے فرینڈز کے سامنے یہ ورڈز کہنے ہیں مجھ سے...کسی خوش فہمی میں نہ رہنا تم..."ساری خوش اخلاقی ہوا ہو گئ تھی اس کے لہجے سے...اور وہی طنطنہ اور غرور جھلکنے لگا جو اس کا خاصہ تھا...راجا نے ایک بے نیاز سی نظر اس کے غصے سے سرخ ہوتے چہرے پر ڈالی..."منظور نہیں..."کہہ کر کان کی لو مسلنے لگا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"کیوں...؟؟" وہ تڑخ کر بولی تھی... "کیونکہ مس ابیہا... آپ کے ڈیڈ مسٹر اسد شیرازی نے میرے ساتھ اس بات کی ڈیل نہیں کی... نہ ہی مجھے ان سب فضول کاموں کے پیسے دیتے ہیں... جس کام کے لیے مجھے رقم دی جاتی ہے وہ کام میں بخوبی سرانجام دے رہا ہوں..." چبا چبا کر کہتا وہ اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کھڑا تھا... ابیہا نے استہزائیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا... "اوہ... میں تو بھول ہی گئی... تم تو پیسوں پر بکنے والے دو ٹکے کے انسان ہو... پیسوں کے بغیر کیسے کوئی کام کرنے پر راضی ہو گے..." طنزیہ انداز میں کہہ کر ابیہا نے چہرے پر آئی لٹ کان کے پیچھے اڑسی... اس کی بات پر راجا کی مٹھیاں بھنچ گئیں... بمشکل اس نے خود پر قابو پایا... "بجا فرمایا..." سرد و سپاٹ لہجے میں کہہ کر وہ اپنے شوز کی نوک سے زمین کھرچنے لگا... "اوکے... مجھے بتاؤ کتنی رقم لو گے میرے اس کام کے لیے... یقین کرو تمہاری سوچ سے زیادہ دے سکتی ہوں تمہیں..." مغرور انداز میں کہتی وہ بگڑی امیر زادی زہر لگی تھی راجا کو... راجا نے نگاہ اٹھا کر اسے دیکھا... پھر دائیں ہاتھ کی انگلی اور انگوٹھے سے پیشانی مسلنے لگا... چند پل کے بعد وہ ایک قدم کا فاصلہ مٹا کر ابیہا کے مقابل آ کھڑا ہوا تھا... نظریں اس کی آنکھوں میں گاڑیں... "یہ جو آپ کے دماغ میں امارت اور دولت کے باعث خناس بھرا ہے تو اتنا جان

Do not copy or distribute without permission of the author

لیں کہ آپ اپنی اس دولت سے کسی کے جذبات نہیں خرید سکتیں... کسی کے اموشنز کا سودا نہیں کر سکتیں... اور رہ گئی وہ تین الفاظ آپ سے کہنے کی بات... تو میڈم... یہ صرف الفاظ نہیں یہ جذبات ہیں... جن کی کوئی قیمت نہیں... لیکن آپ جیسے لوگ ان الفاظ, ان جذبات کی قدر کو کیا سمجھیں گے جن کا اوڑھنا بچھونا صرف دولت ہے... جذبات و احساسات کی قدر ہم جیسے دو ٹکے کے لوگ ہی سمجھ سکتے ہیں... آپ کی حفاظت کرنے کے پیسے ضرور لیتا ہوں میں... لیکن کسی کے جذبات و احساسات کو مجروح نہیں کرتا... اور مجھے یہ تین انمول الفاظ آپ سے کہہ کر ان کی انسلٹ نہیں کرنی... اور نہ ہی اس کام کے عوض مجھے آپ کی دی گئی بھیک چاہیئے... اپنے پیسے اپنے پاس رکھیے... اور اپنے دوست اور ان کی دی گئی شرائط بھی اپنے تک محدود رکھیں تو بہتر ہے... میں جو ہوں, جیسا ہوں خوش ہوں... دو ٹکے کا ہونے کے باوجود مجھے آپ کی طرح اپنی زندگی کا خوف نہیں... اور نہ ہی اپنی زندگی کی حفاظت کرنے کے لیے ہر وقت کسی کو گارڈ کے طور پر اپنے ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے... یہی بات میرے سکون کے لیے کافی ہے..." پہلی بار اس کا لہجہ تلخ ہوا تھا... ابیہا حیران سی اسے دیکھے گئی... تبھی گھنٹی بجی تھی... "آپ کی کلاس کا وقت ہو گیا ہے... میں پارکنگ میں ہوں... کلاس کے بعد وہیں آ جایئے گا..."

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بے تاثر لہجے میں کہتا وہ مڑا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا وہاں سے چلا گیا... پہلی بار ایسا ہوا تھا کہ وہ اس کے ساتھ اس کی کلاس میں جانے کی بجائے پارکنگ میں جا چکا تھا... ورنہ کلاس کے دوران بھی اسے ایہا کے ساتھ ہی رہنا ہوتا اور وہ سب سے پچھلی سیٹ پر سر جھکائے بیٹھا رہتا... یونیورسٹی کی انتظامیہ سے بھی اسد شیرازی نے اس حوالے سے پرمیشن لے رکھی تھی... "ہونہہ... مسٹر اکڑو..." بڑبڑاتی ہوئی وہ مڑی اور دھیمے قدموں سے اپنے فرینڈز کی طرف بڑھ گئی جو اپنی بکس وغیرہ تھامے اس کا انتظار کر رہے تھے کہ کلاس میں جا سکیں... اس کے چہرے کے سخت تاثرات دیکھ کر کسی نے کچھ بھی نہ پوچھا... ویسے بھی ان دونوں کے چہروں کے تاثرات اور بات کرنے کے انداز سے وہ سب سمجھ ہی چکے تھے کہ ان کے درمیان کس طرح کی گفتگو ہوئی ہو گی... ایہا کا مرجھایا ہوا چہرہ بھی اس بات کی نشاندہی کر رہا تھا کہ وہ ناکام ہی لوٹی ہے... ایہا نے اپنا بیگ اور بکس اٹھائیں اور کسی کو بات کرنے کا موقع دیئے بغیر تیز تیز قدم اٹھاتی کلاس کی جانب بڑھ گئی...

#چشم_نم

باہر رات کی سیاہی پھیلی تھی... چاند آسمان پر چمک رہا تھا.. کہیں کہیں بدلیاں بھی موجود تھیں جو چاند کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتی ہوئ کبھی اسے اپنی آغوش میں چھپا لیتیں اور چاند کسی شرارتی بچے کی مانند ان کی آغوش سے نکل کر آزاد رہ کر زمین والوں کو اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کرتا... دن میں بارش اور ٹھنڈی ہوا چلنے کے باعث شام سے ہی سردی کی شدت میں اضافہ ہوا تھا... اس وقت تقریباً ہر ذی روح اپنے اپنے ٹھکانوں میں ڈوبا ہوا گہری نیند میں تھا... ایسے میں وہ اپنے کمرے میں جہازی سائز بیڈ کے دائیں جانب پڑے صوفہ کم بیڈ پر لیب ٹاپ رکھے کسی کام میں مصروف تھا... پچھلے کچھ دنوں میں اس نے اپنے مشن کے لیے کچھ ثبوت حاصل کر لیے تھے اور اب ان ثبوتوں کا درست استعمال کرتے ہوئے اسے اسد شیرازی کو اپنے جال میں پھنسانا تھا... وہ کافی دیر سے کام کر رہا تھا... چند لمحوں کے لیے وہ پیچھے ہوا... گہرے گہرے سانس لیتے ہوئے تھکن کو کم کرنے کی کوشش کی... اس وقت شدت سے کافی کی طلب ہو رہی تھی اسے... لیب ٹاپ کی

Do not copy or distribute without permission of the author

اسکرین فولڈ کر کے وہ اٹھا...اس کا رخ کچن کی جانب تھا...کیبنٹ سے کافی کا جار نکال کر وہ کافی بنانے میں مصروف ہو گیا...چند لمحوں بعد وہ اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا کافی کے مگ سے گھونٹ بھرتا ہوا نظر آیا...گھڑی پر وقت دیکھا...آج بدھ تھا...اور رات کا دوسرا پہر شروع ہو چکا تھا...اس کی منتظر سی نگاہیں گیٹ پر جمی تھیں...کچھ ہی پل گزرے تھے جب اسد شیرازی اسے بلیک کوٹ اور کیپ میں گیٹ کی جانب جاتا ہوا نظر آیا...ایک استہزائیہ سی مسکراہٹ نے اس کے چہرے کا احاطہ کیا تھا...تلخ نظروں سے وہ اسد شیرازی کی پشت کو دیکھتا رہا...اس کے اوجھل ہو جانے کے بعد وہ صوفے پر لیب ٹاپ کے قریب رکھے اپنے سیل فون کی جانب متوجہ ہوا..."He Has Gone..." میسیج ٹائپ کیا اور ایک نمبر پر سینڈ کر دیا...دوسری جانب سے فوراً ریپلائی آیا تھا...ریپلائی چیک کرنے کے بعد اس نے سیل رکھا اور لیب ٹاپ کی جانب متوجہ ہوا...چند کیز پریس کرنے کے بعد لیب ٹاپ پر ایک ویڈیو چلنے لگی تھی...جسے کچھ دیر پہلے اس نے ایڈٹ کیا تھا...ہیڈ فون کان سے لگائے وہ دلچسپی سے اس ویڈیو کو دیکھنے لگا...پھر اپنے کام سے مطمئین ہو کر لیب ٹاپ کو شٹ ڈاؤن کر کے بیڈ کے گدے کے نیچے چھپایا اور بیڈ شیٹ برابر کر دی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ آج صبح سے اس اسکول کے سامنے بیٹھا تھا... ایک ہاتھ میں رنگ برنگے غبارے تھامے وہ اس آس میں تھا کہ بچے اس کی جانب متوجہ ہوں گے اور اس سے غبارے خریدیں گے... لیکن یہ ایک پرائیویٹ اسکول تھا جہاں امیر لوگوں کے بچے ہی پڑھنے آتے... اور امیر بچوں کے خواب اور خواہشات بھی ان غباروں سے بہت آگے کی ہوتی ہیں... بچے اس کی اور اس کے غباروں کی جانب ایک نظر دیکھ کر اسکول کی جانب بڑھ جاتے... وہ اس لیے بھی مایوس سا بیٹھا تھا کہ اسکول کے چوکیدار نے اسے گیٹ کے پاس بیٹھنے کی اجازت نہ دی تھی... گیٹ سے کافی فاصلے پر ایک چھوٹی سی دیوار تھی جس پر وہ ٹانگیں لٹکائے, سر جھکائے بیٹھا اس انتظار میں تھا کہ بچوں کو چھٹی ہو شاید تب وہ اس سے غبارے خریدیں...

www.classicurdumaterial.com
supportclassicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسکول کی بیل سنائی دی اور ساتھ ہی اس کی نگاہوں کی کھوئی ہوئی چمک بھی لوٹ آئی تھی... بچے اب باری باری گیٹ سے نکل رہے تھے... وہ اس امید سے اٹھ کھڑا ہوا کہ اب بچے اس سے غبارے خریدیں گے اور اسے پیسے ملیں گے تو وہ اپنے کھانے کے لیے کچھ خرید سکے گا... لیکن بچے اس کی طرف ایک نگاہ تک ڈالنا گوارا نہ کر رہے تھے... گیٹ سے نکلتے ہی سب اپنی اپنی گاڑیوں کی جانب بڑھ رہے تھے جن میں ان کے گھر والے انہیں لینے آئے تھے... راجا چند منٹ یوں ہی امید اور ناامیدی کے عالم میں کھڑا رہا... اسکول تقریباً خالی ہو چکا تھا... وہ اداس سا دوبارہ بیٹھ گیا... اب وہ پچھتا رہا تھا اپنے پیسوں سے غبارے خریدنے پر... شاید شہر کے بچوں کی ترجیحات اور تھیں... اس کا پیٹ بھی اب دہائیاں دینے لگا تھا... نہ تو اس کے پاس کھانے کو کچھ تھا اور نہ ہی پاس کوئی پیسے کہ وہ کچھ خرید کر کھا سکے...

اس سے کچھ ہی فاصلے پر ایک آدمی کھانے پینے کی کچھ اشیاء لیے کھڑا تھا اور وہ حسرت بھری نگاہوں سے ان اشیاء کی جانب دیکھ رہا تھا... بھوک شدت اختیار کرتی جا رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ اس کی دائیں جانب گیٹ کے قریب تقریباً پانچ سال کی ایک بچی ویسی ہی حسرت آنکھوں میں لیے اس کے ہاتھ میں موجود غبارے دیکھ رہی تھی... اس بچی نے جب راجا کو یوں کھانے پینے کی اشیاء کی طرف متوجہ دیکھا تو اسے اندازہ لگانے میں دیر نہیں لگی کہ وہ بھوکا ہے... کچھ اس کی آنکھوں اور چہرے کی اداسی نے بھی اسے مجبور کیا تھا اس کے پاس جانے کے لیے... وہ ننھے ننھے قدم اٹھاتی راجا کے پاس چلی آئی... "ہیلو..." ہاتھ ہلا کر اسے اپنی جانب متوجہ کیا... راجا نے چونک کر اس کی طرف دیکھا... ایک لڑکی کو اپنے قریب دیکھ کر اس کے چہرے پر ہلکی سی خوشی کی جھلک دکھائی دی... "غبارہ خریدنا ہے...؟؟" پرجوش سا وہ اس سے پوچھ رہا تھا... اس بچی نے اداسی سے غباروں کی جانب دیکھا... پھر سر نفی میں ہلا دیا... اس کے بالوں کی نفاست سے کی گئی دونوں پونیاں بھی گردن کی حرکت سے ہلنے لگی تھیں... اسکول یونیفارم میں ملبوس وہ بالکل صاف ستھری اسٹوڈنٹ تھی... راجا کی آنکھوں کی جوت بجھنے لگی... "تو...؟؟" سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا کہ غباروں کے علاوہ راجا کے پاس اور کچھ تھا نہیں جس کے لیے وہ اس کے پاس آتی... "مجھے بیلونز لینے ہیں... لیکن میرے پاس پیسے نہیں... لنچ ٹائم میں سارے پیسے خرچ کر لیے..." دھیمی آواز میں کہتے ہوئے اس کی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نگاہیں پھر سے غباروں میں اٹکیں... راجا نے ایک نظر اس کے چہرے کو دیکھا اور پھر غباروں کو... اسی کی طرح بچی کے چہرے پر بھی اداسی تھی... نہ جانے کیا سوچ کر راجا نے ہاتھ میں موجود دو بیلونز اس کی طرف بڑھا دیئے... وہ خوشی سے بھرپور آنکھیں لیے اس کی جانب دیکھنے لگی... ایکسائٹڈ ہو کر ہاتھ آگے بڑھایا لیکن ہھر ایک دم اس کی مسکراہٹ سمٹی اور ہاتھ بھی نیچے گرا دیا... راجا جو اس کے چہرے پر کھلتی مسکراہٹ دیکھ کر خود بھی مسکرانے لگا تھا حیران ہوا... "کیا ہوا...؟؟ لے لو... پیسے نہیں ہیں تو کوئی بات نہیں..." دوستانہ انداز میں کہتے ہوئے اس نے دوبارہ اسے غبارے دینے چاہے... بچی نے پھر نفی میں سر ہلا دیا... "میری ماما کہتی ہیں کوئی بھی آپ کو مفت میں کچھ دینا چاہے تو مت لینا..." اس کی آواز سے ہی محسوس ہو رہا تھا کہ وہ کشمکش میں ہے کہ دل کی سن کر غبارے لے لے یا دماغ میں گونجتی ماں کی بات سنے اور واپس چلی جائے... "تمہارا دل کیا کہتا ہے...؟؟" راجا گھٹنوں کے بل اس کے سامنے بیٹھا تھا... "دل تو کہتا ہے کہ بیلونز لے لوں..." اس کے لہجے میں معصومیت تھی... "تو لے لو... کل پیسے دے دینا... میں کل بھی یہیں رہوں گا..." راجا نے نرمی سے کہتے ہوئے بیلونز اس کے ہاتھ میں تھمائے... وہ بھی مسکرا دی... پھر کچھ یاد آنے پر دوبارہ اس کی جانب متوجہ ہوئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ابھی تو میرے پاس تمہیں دینے کو پیسے نہیں... ہاں لیکن میرے لنچ باکس میں دو سینڈوچز ہیں... ماما نے صبح بنا کر دیئے تھے... تم وہ لے لو... پیسے کل لے لینا..." کہہ کر اس نے کندھوں سے بیگ اتارا اور نیچے رکھ کر اس پر جھک گئی... "ارے نہیں... وہ تم کھا لینا..." راجا نے منع کرنا چاہا لیکن تب تک وہ لنچ باکس نکال چکی تھی... "یہ لو... کھا کر دیکھو... میری ماما سینڈوچ بہت مزے کے بناتی ہیں..." وہ بیگ کی زپ بند کر کے لنچ باکس لیے اس کے برابر دیوار پر ہی بیٹھ گئی... راجا نے جب ہاتھ نہ بڑھایا تو اس نے خود سینڈوچ نکال کر راجا کو تھمایا... راجا کے لیے وہ عجیب و غریب شے ہی تھی... کیونکہ اس سے پہلے کبھی سینڈوچ کھانا تو کیا دیکھنا بھی نصیب نہ ہوا تھا... الٹ پلٹ کر اسے دیکھتے ہوئے اس نے جیسے ہی ایک بائٹ لی سینڈوچ کا ذائقہ اس کے منہ میں گھل گیا... وہ یہ ماننے پر مجبور ہو گیا تھا کہ اس کے سامنے بیٹھی وہ بچی واقعی سچ کہہ رہی ہے... "مزے کا ہے نا...؟؟" وہ جو اشتیاق سے اسی کی طرف دیکھ رہی تھی جلدی سے پوچھنے لگی... راجا نے ہلکی سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا... چند لمحوں بعد وہ دونوں سینڈوچ ختم کر چکا تھا... بھوکے پیٹ کو کچھ قرار آیا تھا... "تمہیں گھر نہیں جانا کیا...؟؟" راجا نے ارد گرد دیکھا جہاں سب بچے اپنے اپنے گھروں کو روانہ ہو چکے تھے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"جانا ہے... کریم بابا پتا نہیں آج کیوں لیٹ ہو گئے... ہمیشہ ٹائم پہ آتے ہیں بٹ آج ابھی تک نہیں آئے..." وہ دور سڑک پر نظریں جمائے بولی... راجا اس کی بات پر خاموش رہا... "اچھا سنو... تمہارا نام کیا ہے...؟؟" چند لمحوں کی خاموشی کے بعد وہ پھر اس سے مخاطب ہوئی... راجا چونکا... بے ساختہ اس کے منہ سے نکلا تھا... "ابتہاج..." سامنے بیٹھی لڑکی مسکرائی... "پیارا ہے... لیکن مشکل ہے..." راجا بھی مسکرا دیا اس کے کمنٹ پر... "اور تمہارا نام کیا ہے...؟؟" اس کے معصوم سے چہرے کی جانب دیکھا... "میری ماما اور ڈیڈ پیار سے مجھے اینجل کہہ کر بلاتے ہیں..." وہ کہہ رہی تھی جب اسے سامنے سے اپنی گاڑی آتی دکھائی دی... "اینجل..." راجا نے زیر لب دہرایا... وہ اب جلدی جلدی لنچ باکس بیگ میں ڈال رہی تھی... "سنو..." بیگ کندھوں پر ڈال کر وہ مخاطب ہوئی... راجا اس کی جانب متوجہ ہوا... "تم کل آؤ گے نا... میں تمہارے پیسے کل تمہیں دے دوں گی... یہیں بیٹھنا تم کل بھی... بائے..." اسے کہہ کر ہاتھ ہلایا اور پونیاں جھلاتی وہ گاڑی کی جانب بڑھ گئی جہاں کریم بابا ڈرائیور کے یونیفارم میں اس کے لیے دروازہ کھولے کھڑے تھے... ایک نظر انہوں نے سامنے بیٹھے راجا پر ڈالی جس کا حلیہ فقیرانہ تھا اور جس کے ساتھ ان کے مالک کی بیٹی بیٹھی دوستانہ انداز میں باتیں کر رہی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھی... پھر دروازہ بند کر کے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھے اور گاڑی آگے بڑھادی... جبکہ راجا اس لڑکی کے بارے میں ہی سوچتا رہ گیا جو اس کے حلیے کی پرواہ کیے بغیر اس سے دوستی کر چکی تھی... "اینجل..." ایک بار پھر اس کا نام لبوں سے برآمد ہوا تھا اور مسکاہٹ اس کے لبوں کو چھو گئی...

آج اتوار تھا... ایبہا بھی آج گھر میں تھی... پہلا اتوار تھا جب وہ اپنے کمرے میں تھی اور راجا کو دن کے وقت بھی فراغت نصیب ہوئی تھی... ورنہ اسے ہر وقت گھومنے پھرنے کا ہی شوق رہتا... باپ کے پیسے کو فضول خرچیوں میں اڑانا اس کا من پسند مشغلہ تھا... راجا اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑا سامنے نظر آتے لان کی جانب دیکھ رہا تھا... اسد شیرازی بھی خلاف معمول آج گھر پر تھے... لان میں وہ سن باتھ لینے میں مصروف تھے... راجا کی تلخ نظریں ان پر گڑی تھیں... دوسروں کی زندگیاں تباہ کرنے کے بعد وہ شخص کتنے

Do not copy or distribute without permission of the author

سکون سے بیٹھا تھا... نہ جانے اتنا سکون کیسے مل جاتا تھا اسے... شاید اس کا ضمیر بھی مردہ ہو چکا تھا... اور جن کا ضمیر مر جائے وہ خود غرض ہو جاتے ہیں... جنہیں صرف اپنی فکر ہوتی ہے... اسد شیرازی کا تعلق بھی ایسے لوگوں سے ہی تھا... "اب دیکھنا اسد شیرازی... کیسے تمہارا سکون و چین چھینتا ہوں تم سے... پل پل تڑپو گے تم موت کے لیے... لیکن موت بھی تمھاری چوکھٹ پر کھڑی تمہارا تماشا دیکھے گی... یہ جو اتنا بڑا بزنس امپائر کھڑا کیا ہے نا تم نے... یہ سب تباہ و برباد کر کے کوڑی کوڑی کا محتاج نہ بنایا تمہیں تو میرا نام ابتہاج نہیں... تمہیں اس سب کا بدلہ چکانا ہو گا جو تم نے ماضی میں کیا..." اس کے لہجے میں چبھن تھی... غصہ, انتقام, نفرت جیسے جذبے آنکھوں سے جھلک رہے تھے... ہاتھ میں پکڑے موبائیل پر اس نے ویڈیو کھولی جو چند دن پہلے ایڈٹ کی تھی... چند کیز پریس کرنے کے بعد اس نے سینڈ کا بٹن دباتے ہوئے وہ ویڈیو کسی کو بھیجی... سامنے نیم دراز اسد شیرازی کے فون کی ٹیون سنائی دی... چہرے پر رکھا میگزین ہٹا کر اس نے اپنا سیل اٹھایا اور نظروں کے سامنے کیا... راجا کی نظریں اس کے چہرے پر ہی جمی تھیں... موبائیل پر کچھ دیکھنے کے بعد اسد شیرازی کے چہرے کا رنگ اڑا... وہ تیزی سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اٹھ کر بیٹھا...غصے سے لب بھینچ لیے...اس کا چہرہ مسلسل رنگ بدل رہا تھا...پریشانی, غصہ, حیرت, بے یقینی کے تاثرات لیے وہ ویڈیو کو بار بار دیکھے گیا...

❤❤❤❤❤

اس دن کی بات پر ابیہا نے اپنے فرینڈز کے سامنے بہت انسلٹ محسوس کی تھی...اسی وجہ سے پچھلے کافی دن سے راجا سے اس کی بول چال بند تھی...راجا نے خود بھی اسے بلانے کی زحمت نہ کی تھی...بلکہ وہ تو شکر ادا کر رہا تھا کہ اس کی خفگی سے ہی سہی بہر حال چند دن سکون سے تو گزریں گے...آج پھر وہ کلب آئی تھی...اور رشنا اس سے ملی تھی...یونہی باتوں باتوں میں رشنا راجا کا ذکر چھیڑ بیٹھی..."میں نے سنا ہے تم ساحر لوگوں سے لگائی گئی شرط ہار گئیں اپنے معمولی سے گارڈ کی وجہ سے..."رشنا کے انداز اور لہجے میں تضحیک تھی...غالباً وہ اس دن کلب میں راجا کے ہاتھوں اٹھائی گئی خفت کا بدلہ لینا چاہتی تھی جس کی وجہ یقیناً ابیہا ہی تھی...ابیہا نے سلگ کر اس کی جانب دیکھا...غصے سے اس کا چہرہ

Do not copy or distribute without permission of the author

سرخ ہوا تھا... ایک سلگتی نگاہ راجا پر ڈال کر وہ رشنا کی جانب متوجہ ہوئی... "رشنا پلیز... میں یہاں کچھ دیر کے لیے ریلیکس ہونے کو آتی ہوں ہر ویک اینڈ پر... یہ ذکر کر کے مجھے اِریٹیٹ مت کرو... اور نہ ہی میرا ویک اینڈ برباد کرو..." تلخ لہجے میں کہتی وہ وہ اس سے دور جانے لگی تھی جب اسے رکنا پڑا تھا رشنا کے قہقہے کی آواز سن کر... "ہاہاہا... مس ابیہا اسد شیرازی... ایک گارڈ سے ہار گئی... واہ... واہ... واہ... تمہیں بہت مان تھا نا اپنی خوبصورتی اور دولت پہ... کہ جسے چاہو اپنی طرف متوجہ کر سکتی ہو... لیکن افسوس... تمہارا یہ گارڈ تمہارے جال میں نہیں پھنس سکا... پہلی بار ابیہا کو مات دینے والا کوئی انسان اس سے ٹکرایا ہے..." اس کے لہجے میں موجود استہزاء اور طنز ابیہا کا خون جلانے کے لیے کافی تھا... وہ طیش سے مڑی... "یو..." کچھ کہنے کے لیے لب کھولے... وارننگ کے انداز میں انگلی اٹھائی... لیکن پھر خود پر قابو پا کر وہ لب بھینچ گئی... گہرا سانس بھر کر اس نے اپنے جذبات کنٹرول کیے... رشنا کی طنز بھری نگاہیں اس پر ہی جمی تھیں... شکر تھا کہ لاؤڈ میوزک ہونے کی وجہ سے کوئی ان کی جانب متوجہ نہ ہوا تھا... رشنا کو نظر انداز کرتی وہ لوگوں کے ہجوم کو چیرتی بیرونی دروازے کی جانب بڑھ گئی... اس وقت اسے تنہائی کی اشد ضرورت تھی ورنہ کچھ بعید نہ تھا کہ غصے میں کچھ غلط کر جاتی... راجا جو دور ایک کرسی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پر بیٹھا پیر جھلاتے ہوئے ایہا کے فری ہونے کا انتظار کر رہا تھا... اس کی نظریں اٹھی تھیں اور کلب سے نکلتی ایہا کی ایک جھلک وہ دیکھ چکا تھا... "اب اسے کیا ہو گیا..." حیران ہوتے ہوئے وہ بڑبڑایا... پھر تیزی سے دروازے کی جانب بڑھا... اس کے کلب سے نکلنے تک ایہا نہ جانے کہاں غائب ہو چکی تھی... "ڈیم اٹ... سلی گرل..." اپنے ہاتھ پر مکا رسید کرتے ہوئے اس نے اشتعال کم کرنا چاہا... تیزی سے پارکنگ کی جانب بڑھا کہ شاید وہ گاڑی میں بیٹھ گئی ہو... لیکن پارکنگ بھی سنسان تھی... ایہا کو وہاں نہ پا کر وہ شدید پریشان ہو گیا... دوبارہ کلب کی طرف آیا اور کلب کے سامنے جاتی سڑک پر بڑھا... یہ مین روڈ تھی جہاں رات کے اس وقت ٹریفک نہ ہونے کے برابر تھی... کبھی کبھار کوئی گاڑی ارد گرد پھیلے سناٹے کو چیرتی ہوئی گزرتی اور پھر ویسی ہی خاموشی چھا جاتی... جس سمت انہیں جانا تھا وہاں دور دور تک ایہا دکھائی نہیں دے رہی تھی... آج کل تو ویسے ہی ہر جگہ انسان کم بھیڑیوں کا ہی سامنا ہوتا تھا... اتنی رات گئے وہ اکیلی لڑکی اگر غلط لوگوں کے ہاتھ لگ گئی تو... یہ سوچ کر وہ مزید پریشان ہوا... شہادت کی انگلی اور انگوٹھے سے پیشانی مسلی... اگر ایہا کو کچھ ہوا تو اسد شیرازی مجھے نہیں چھوڑے گا... اور جو اتنی محنت سے پلان بنایا وہ سب پلان بھی خراب ہو جائے گا... نہیں مجھے ایہا کو ڈھونڈنا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہے ہر حال میں... جس کھیل کا میں کھلاڑی بن چکا ہوں اس کھیل کو بگاڑنے کا رسک کسی صورت نہیں لے سکتا میں... وہ دل ہی دل میں خود سے کہتا ہوا تیزی سے مخالف سمت میں بڑھ گیا... سنسان سڑک پر اس کے بھاگتے قدموں کی چاپ واضح سنائی دے رہی تھی... "ابیہا..." پہلی بار اس نے ابیہا کو اس کے نام سے پکارا تھا... اس کی آواز گونج کر رہ گئی لیکن جواب نہیں ملا تھا... وہ تیز قدموں سے چلتا ارد گرد دیکھتا آگے بڑھ رہا تھا جب اس سے کافی فاصلے پر ایک لڑکی جاتی دکھائی دی... اس کی ڈریسنگ سے وہ سمجھ گیا تھا کہ وہ ابیہا ہے... "ابیہا... لسن..." وہ بھاگتا ہوا اس کے پیچھے لپکا... اس کی آواز اپنے عقب میں سن کر ابیہا نے اپنی رفتار تیز کر لی تھی... "ابیہا... پلیز رکیں تو سہی... ہوا کیا ہے...؟؟" راجا کا لہجہ خلاف توقع نرم تھا... جانتا تھا وہ غصے میں ہے اور اس وقت ترش لہجے میں بات کرنے سے معاملہ مزید بگڑ سکتا ہے... "ابیہا... اسٹاپ..." اس نے ایک بار پھر اسے پکارا تھا... تبھی وہ ایک جھٹکے سے مڑی... "جسٹ گو ٹو ہیل... ڈونٹ فالو می... آئی ول کل یو..." وہ پہلی بار اتنی بری طرح بی ہیو کر رہی تھی... اس کی آواز میں آنسوؤں کی آمیزش تھی... یقیناً سر جھکا کر چلتے ہوئے وہ رو رہی تھی... چلا کر اسے جواب دیتے ہوئے وہ پھر سے آگے بڑھنے لگی... راجا نے لب بھینچے... پھر اپنی رفتار مزید تیز

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کرتے ہوئے وہ چند لمحوں میں اس کے سر پر پہنچ چکا تھا... اسے بازو سے تھام کر اپنی جانب کھینچا... ابیہا کو غالباً اس سے اس حرکت کی امید نہیں تھی تبھی کچی ڈور کی مانند اس کی طرف کھنچی چلی آئی... "میری بات سنیں..." راجا نے اپنے لہجے کو حتی الامکان نارمل رکھنا چاہا... ابیہا نے اشتعال سے اس کی طرف دیکھا اور پھر اپنے بازو کو گرفت میں لیے ہوئے اس کے ہاتھ کی طرف... راجا اس کی نظروں کا مفہوم سمجھ گیا تھا تبھی اس کا بازو چھوڑا... "آئم سوری آئی..." وہ شرمندہ سا کچھ کہنے جا رہا تھا جب ابیہا پھر مڑ گئی... راجا نے اس بار شدید غصے سے اسے بازو سے کھینچتے ہوئے اس کا رخ اپنی جانب کیا... "بس... بہت ہو گیا تماشا... عزت راس نہیں آپ کو... اب یہاں سے ہلیں گی بھی نہیں آپ... سمجھیں..." وہ آتش فشاں کی طرح پھٹا تھا... "کیوں... تم کون ہوتے ہو مجھے روکنے والے... کس حق سے روک رہے ہو مجھے... جہاں میرا دل چاہے گا جاؤں گی..." وہ بھی چلائی تھی... چہرے پر آنسوؤں کے نشانات تھے... "جسٹ شٹ اپ... اوکے... جسٹ شٹ اپ..." انگلی اٹھا کر ہر لفظ چبا چبا کر کہتے ہوئے وہ اسے وارن کر رہا تھا... ابیہا لب کچلتی سر جھکا گئی... آنسو ابھی بھی بہہ رہے تھے... راجا کو اپنے لہجے کی سختی کا اندازہ ہو گیا تھا تبھی وہ خاموش ہو گیا... گہرا سانس بھر کے غصے پر قابو پانا چاہا... پھر اس کی طرف

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

متوجہ ہوا... "آئم سوری فار مائی روڈ نیس... بٹ ٹیل می... ہوا کیا ہے...؟ آپ اچھی بھلی کلب آئی تھیں پھر یوں اس طرح وہاں سے آنے کا اور اس سب کا مطلب...؟؟"

اس کا اشارہ ابیہا کے آنسوؤں کی جانب تھا... ابیہا نے بے دردی سے اپنے آنسوؤں کو صاف کیا... "تمہیں اس سے کیا...؟؟" ہچکیوں کے درمیان بول کر وہ وہاں سے جانے لگی تھی... جب ایک بار پھر اس کا بازو راجا کی گرفت میں آیا تھا... اس کے قدم زنجیر ہوئے... "بتائے بغیر آپ نہیں جا سکتیں..." راجا کے لہجے میں بھی ضد تھی... ابیہا سلگ اٹھی تھی اس کی بات پر... "کیوں بتاؤں میں تمہیں... تمہاری پابند نہیں ہوں... اور ویسے بھی تمہیں کیا فرق پڑتا ہے اس سب سے... تمہاری وجہ سے.... صرف تمہاری وجہ سے مجھے رشنا کی اتنی باتیں سننا پڑیں... اتنی انسلٹ ہوئی میری سب فرینڈز کے سامنے..." وہ روتے ہوئے کہہ رہی تھی... راجا حیران ہوا... "میری وجہ سے...؟؟" سوالیہ انداز میں کہتے ہوئے انگلی سے اپنی جانب اشارہ کیا... "ہاں تمہاری وجہ سے... اگر تم اس دن اپنی ضد اور انا کو چھوڑ کر مجھ سے وہ سب... وہ تین ورڈز کہہ دیتے تو کوئی یوں میرا مذاق نہ بناتا... کسی کو مجھے اپنی تضحیک بھری باتوں کا نشانہ بنانے کا موقع نہ ملتا... کسی کو میری انسلٹ..." کہتے ہوئے اس کی آواز بھرا گئی تھی... مزید بولا نہ گیا تو وہ خاموش ہو گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آنسو پونچھتے ہوئے وہ بے بسی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی... ہچکیاں لیتے ہوئے وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی... آنکھیں رونے کے باعث سرخ ہو رہی تھیں... راجا بغور اس کا چہرہ دیکھے گیا... اس کا لہجہ اس بات کی چغلی کھا رہا تھا کہ وہ جھوٹ بول رہی ہے... جو وہ بتا رہی ہے اس بات پر نہیں رویا جا رہا... "کیا یہی بات ہے جس پر اتنے آنسو بہائے جا رہے ہیں...؟؟" اس کی نظریں کھوجتی ہوئی سی تھیں... ابیہا نے آنسو بھری نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا... اگلے ہی پل نگاہیں جھکا گی کہ کہیں وہ نظروں سے اس کے دل کا حال نہ سمجھ جائے... "ہاں بس... یہی..." وہ نظریں چراتی ادھر ادھر دیکھنے لگی... راجا چند پل اسے دیکھتا رہا... اسے کسی گڑبڑ کا احساس ہوا تھا... "سو... اب کیا ارادہ ہے... رات یہیں بتانی ہے...؟؟" ایک دم اس کا لہجہ سرد ہوا تھا... ابیہا کا دل خون ہونے لگا اس کے انداز پر... کیسے بتاتی اسے کہ وہ محبت کرنے لگی ہے اس سے... کیسے, کب, کیوں...؟؟ یہ نہیں جانتی تھی لیکن وہ اسے اس کی تمام تر سرد مہری, سختی, اور بے حسی کے باوجود اچھا لگنے لگا تھا... یہ اس کے دل کی بھی خواہش تھی کہ وہ اس کے منہ سے فقط ایک بار ہی سہی لیکن آئی لو یو سنے... لیکن اس کا دل کئی ٹکڑوں میں تقسیم ہوا تھا تب راجا کا جواب سن کر... غصہ اسے اس بات کا نہیں تھا کہ اس کے فرینڈز کے سامنے انسلٹ ہوئی غصہ یہ تھا کہ اپنی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

انا کو اس کے سامنے جھکانے کے باوجود وہ نامراد رہی تھی... غصہ یہ تھا کہ وہ شخص جسے وہ کسی خاطر میں نہ لاتی تھی اسی کی محبت آج اس کی جان لینے تک آ گئی تھی... پچھلے دنوں اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ کسی طرح اس کا خیال اپنے ذہن سے جھٹک سکے... لیکن یہ انکشاف تکلیف دہ تھا کہ وہ اس کے دل کے نہاں خانوں میں ایسی جگہ چھپ کر بیٹھا تھا جہاں سے اسے نکالنا مشکل ہی نہیں ناممکن تھا... وہ خود سے لڑنے میں, اپنے اندر کی جنگ میں ہار رہی تھی تبھی یوں بنا سوچے سمجھے آج کلب سے بھی نکل آئی... اس کا ذہن شل ہو رہا تھا لیکن وہ کسی طور پر اپنے اندر کا اضطراب اور بے چینی راجا کے سامنے ظاہر نہیں کرنا چاہتی تھی... جب اس نے صرف ایک شرط کی خاطر اس سے محبت کا اظہار نہیں کیا تھا تو وہ اصل میں کیسے اس سے محبت کر سکتا تھا... اس کی محبت کا جواب محبت سے کیسے دے سکتا تھا... اس کے چار الفاظ "آئی ڈونٹ لو یو..." تیر کی طرح ابیہا کا دل چھلنی کر گئے تھے... وہ مزید خود کو اس کے سامنے نہیں گرانا چاہتی تھی... "تم جاؤ... میں آ جاؤں گی خود ہی..." اس کے انداز سے ہٹ دھرمی ظاہر تھی... "اٹس الف... آپ ابھی میرے ساتھ چل رہی ہیں..." راجا نے اس کا ہاتھ تھاما تھا... "کہا نا مجھے ابھی نہیں جانا... خدا کا واسطہ ہے اکیلا چھوڑ دو مجھے... لیو می الون... پلیز..." تلخ لہجے میں کہتے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہوئے وہ اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے ہوئے بولی تھی...اور پھر جھٹکے سے ہاتھ کھینچا...

"آپ..."راجا ابھی کچھ کہنے جا رہا تھا جب کوئی گاڑی موڑ مڑ کر ایک دم سامنے آئی...ہیڈ لائٹس نے ان کی آنکھوں کو چندھیا دیا تھا...راجا کو لمحے کے ہزارویں حصے میں کسی خطرے کا احساس ہوا تھا...وہ اور ایبہا لڑتے جھگڑتے نہ جانے کب سڑک کے درمیان میں آ کھڑے ہوئے تھے...گاڑی تیزی سے ان کی جانب بڑھتی جا رہی تھی...راجا نے ایک دم ایبہا کو دھکا دیا...وہ لڑکھڑاتی ہوئی سڑک کے کنارے جا گری...جب تک وہ سنبھلی گاڑی راجا کو ہٹ کرتی ہوئی آگے جا چکی تھی...راجا ہوا میں اچھلا تھا اور گاڑی کے اوپر سے ہوتا ہوا پیچھے آن گرا...گاڑی والے نے جان بوجھ کر ٹکر ماری تھی شاید...راجا نے بے ساختہ سر پر ہاتھ رکھا..."آہ..."منہ سے کراہیں نکلنے لگی تھیں...

"راجا..."ایبہا تڑپ کر چیختی ہوئی اس کی طرف بڑھی...اس کے لہجے میں اذیت بھری تھی.....راجا نے اٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے اسے اپنی طرف بڑھتے دیکھا...گاڑی کچھ آگے جا کر رکی تھی..."سالی...ایک بار پھر بچ گئی..."کوئی نفرت سے کہتا ہوا گاڑی سے اترا اور ایبہا کی جانب بڑھا...راجا نے چکراتے سر اور دھندلی ہوتی نگاہیں اس آدمی کو دیکھا...اس کے ہاتھ میں کچھ تھا...شاید لوہے کی ایک لمبی نال...

Do not copy or distribute without permission of the author

"راجا...تت...تم ٹھیک ہو...چچ...چوٹ تو نہیں لگی تمہیں...اومائی گاڈ...کتنی بلیڈنگ ہو رہی ہے...مم...میں کیا کروں...میں..."وہ حواس باختہ سے راجا کے قریب پہنچی تھی...یہ جانے بغیر کہ پیچھے کوئی اس کی جان لینے اس کے سر پر پہنچ چکا ہے...ابیہا جو کچھ دیر پہلے خود سے,راجا سے,ساری دنیا سے خفا تھی...ایک دم ساری خفگی بھول گئی تھی...کچھ یاد تھا تو فقط اتنا کہ راجا کی کنپٹی سے خون بہہ رہا ہے...وہ گھٹنا تھامے بمشکل کھڑا ہوا ہے...چہرے کی دائیں جانب بہت سی خراشیں ہیں...لرزتی کانپتی ہوئی وہ دائیں بائیں دیکھ رہی تھی کہ کسی کو مدد کے لیے بلا سکے...اس کی حالت دیکھ کر راجا کے بدترین خدشات درست ہونے لگے تھے...وہ پاگل سی مغرور لڑکی نہ جانے کب اس کی محبت میں سرتاپا ڈوب چکی تھی..."ابیہا...آئم فائن...آئی ول..."وہ جسم سے اٹھتی ٹیسوں کو نظرانداز کرتا ابیہا کو تسلی دینے جا رہا تھا جب نظر ابیہا کے پیچھے آتے اس شخص پر پڑی...اس کے ہاتھوں میں لوہے کی راڈ تھی...."راجا...تت...تمہارا خون بہہ

Do not copy or distribute without permission of the author

رہا ہے..."ابیہا ارد گرد سے بے گانہ روتے ہوئے اس کی کنپٹی سے گال تک آتے خون پر ہاتھ لگا کر بولی تھی...اس کے ہاتھ کی انگلیاں خون سے سرخ ہوئیں...لیکن راجا اس کی جانب متوجہ ہی کب تھا...اس کی نظریں تو اس کی پشت کی جانب تھیں...ایک نظر ابیہا کے رنگ اڑے چہرے پر ڈالی...پھر اس کا ہاتھ اٹھا تھا...ابیہا کے دائیں کندھے پر بازو جما کر اس نے اس شخص کا وار روکا تھا جو راڈ ابیہا کے سر پر مارنے جا رہا تھا...راڈ کو سرے سے تھام کر اس کا وار خطا کر کے راجا نے دوسرے ہاتھ سے اس شخص کی گردن دبوچی تھی...یوں کہ ابیہا اس کے دونوں بازوؤں کے حصار میں تھی اور ابیہا کے پیچھے وہ آدمی...جواب اپنی گردن چھڑانے کی تگ و دو میں تھا...راجا نے اس کے ہاتھ سے راڈ چھین کر دور پھینکی...ایک ہاتھ سے اس کی گردن کو گرفت میں لیے دوسرے ہاتھ سے ابیہا کو کھینچ کر اپنے پیچھے کیا...وہ مکمل طور پر راجا کی اوٹ میں تھی...راجا کی آنکھوں میں سرخی سی چھانے لگی...اس شخص کا گلہ دباتے ہوئے راجا نے اس کی کلائی تھامی اور اپنا گھٹنا اٹھا کر اس کی کہنی پر مارا...ایک جھٹکا سا لگا تھا اسے...بازو کی ہڈی کہنی سے ٹوٹ چکی تھی...وہ آدمی بری طرح چلانے لگا...راجا نے اپنا سر زور سے اس کے سر پر مارا تھا...وہ شاید کوئی مقامی غنڈہ تھا جو اس بات سے بے خبر تھا کہ ابیہا کا محافظ کوئی عام آدمی نہیں...وہ تو اکیلا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پندرہ بیس بندوں پر بھاری ہوتا... یہاں تو صرف ایک آدمی تھا اس کے مقابل... اور راجا بپھرا ہوا زخمی شیر... بھلا کیسے ٹک پاتا وہ راجا کے سامنے... چند منٹ بعد ہی وہ چاروں شانے چت ہو چکا تھا... راجا نے مڑ کر ابیہا کی جانب دیکھا... جو خوفزدہ سی کبھی راجا کو دیکھتی... اور کبھی سامنے گرے کراہتے ہوئے اس شخص کی جانب... "اگر میرے آنے سے پہلے آپ اس شخص کے ہتھے چڑھ جاتیں تو ابھی یہاں اس کی جگہ آپ موجود ہوتیں... اس لیے بچکانہ حرکتیں چھوڑ دیجیے... اسی میں بھلائی ہے آپ کی..." راجا نے اپنی تکلیف پر قابو پاتے ہوئے ابیہا سے کہا تھا... ابیہا خاموش رہی... "اب چلنا ہے... یا اپنی جان کے کسی اور دشمن کا انتظار کرنا ہے یہاں رک کر..." نہ جانے کیوں اس کے انداز میں تلخی سی در آئی تھی... "لیکن... تمہیں چوٹیں..." ابیہا اس کے لہجے کی تلخی کو نظر انداز کرتی بمشکل چند الفاظ بول پائی تھی... "میں چل سکتا ہوں..." راجا نے لہجے کو مضبوط بنا کر سرد سی آواز میں کہتے ہوئے اسے چلنے کا اشارہ کیا... ابیہا بغیر کچھ کہے سر جھکائے اس سے آگے چلنے لگی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اگلی صبح راجا پھر اسکول کے گیٹ پر موجود تھا... اینجل گاڑی سے اتر کر مسکراتی ہوئی اس کے قریب آئی... "یہ لو... پراٹھا ہے... آج ماما کے پاس ٹائم نہیں تھا تو شیف انکل سے بنوایا تمہارے لیے..... تم کھا لینا.. اور یہیں میرا انتظار کرنا... میں چھٹی کے بعد آؤں گی تب خوب باتیں کریں گے... بائے.." اس کے نزدیک آکر کہا ایک لنچ باکس اسے تھمایا اور اسکول کی جانب بڑھ گئی... راجا نے مسکرا کر سر اثبات میں ہلایا... اور اسے گیٹ کی جانب بڑھتے ہوئے دیکھتا رہا... یہاں تک کہ وہ گیٹ کے پیچھے غائب ہو گئی... بہت دیر تک راجا اس کے دیئے ہوئے لنچ باکس کو دیکھتے ہوئے اس پر انگلی پھیرتا رہا... پھر ایک اینٹ کے ساتھ غباروں کا دھاگا باندھا کہ وہ اڑ نہ جائیں... ہاتھ میں پکڑی تصویر دیوار پر ایک جانب رکھی... اور رغبت سے پراٹھا کھانے لگا... کل تک وہ پریشان تھا کہ غبارے نہ بکے تو وہ کھائے گا کہاں سے... لیکن اب اسے یقین آگیا تھا کہ اوپر بھی ایک ایسی ہستی موجود ہے جسے ان سے زیادہ معلوم ہے ان کے پریشانیوں اور تکلیفوں کے بارے میں... سارا دن وہیں بیٹھا وہ اس کا انتظار کرتا رہا... نہ جانے کیوں اسے اینجل کا انتظار کرنا اچھا لگا تھا... اس کا اخلاق, اس کا بات کرنے کا انداز... وہ کافی متاثر ہوا تھا اس سے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسکول کی آخری گھنٹی سنائی دی اور پھر بچے اسکول سے نکلنے لگے... راجا کی متلاشی نگاہیں گیٹ پر ہی ٹکی تھیں... تبھی اس کی نگاہ گیٹ سے نکلتی اینجل پر پڑی... راجا کو وہیں بیٹھے دیکھ کر اس کی آنکھوں میں چمک ابھری تھی... آج وہ اکیلی نہیں تھی... اسی کی عمر کی چار پانچ بچیاں اور بھی تھیں اس کے ساتھ... راجا کی جانب اشارہ کرتی وہ ان سے کچھ کہہ رہی تھی... چند لمحوں بعد وہ راجا کے قریب پہنچ چکی تھیں... اینجل نے اپنی ہتھیلی آگے بڑھائی... "ہیلو پرنس... یہ کل کے بیلونز کے پیسے..." مسکرا کر کہتے ہوئے وہ اسے ایک نیا خطاب دے چکی تھی... راجا نے حیرت سے اس کی جانب دیکھا... اپنے اس نئے نام پر مسکرا دیا... ہتھیلی آگے بڑھائی... اینجل نے مسکراتے ہوئے اس کی ہتھیلی پر اپنی ہتھیلی خالی کی... "آہ..." راجا ایک دم بوکھلایا... زور سے اپنا ہاتھ جھٹکا... اینجل اور اس کی فرینڈز منہ پر ہاتھ رکھے ہنس رہی تھیں... راجا نے اڑے رنگ سے دائیں جانب زمین پر دیکھا جہاں ربڑ کی چھپکلی گری تھی... وہ ان کی شرارت سمجھ گیا تھا... تبھی جھینپ سا گیا... "سوری... پرنس... یہ صرف ایک جوک تھا..." بے تحاشہ ہنسنے کے باعث اینجل کے پھولے پھولے گال سرخ ہو رہے تھے... آنکھوں میں شرارت ناچ رہی تھی... راجا خفیف سا ہو کر سر جھکا گیا... "یہ لو کل کے پیسے... اور آج بھی دو بیلونز دے

Do not copy or distribute without permission of the author

دو..."اس بار اینجل نے دوسرا ہاتھ آگے کیا...راجا تذبذب کا شکار اسے دیکھے گیا...وہ ایک بار پھر ہنسنے لگی تھی..."لے لو پرنس...اس بار پیسے ہی ہیں..."کہتے ہوئے مٹھی بھی کھول کر دکھائی...راجا نے گہرا سانس بھرتے ہوئے ہاتھ آگے بڑھا کر پیسے لے لیے...اینٹ سے غباروں کا دھاگا کھولا...اور اس میں سے دو غبارے اینجل کو تھما دیئے...اینجل غبارے لیے اس کے قریب جا بیٹھی..."آجاؤ...ایک ایک کر کے آؤ اور بیلونز لیتے جاؤ..."راجا کے ہاتھ سے سارے بیلونز لے کر اب وہ اپنی فرینڈز سے کہہ رہی تھی...شاید وہ اسی لیے انہیں ساتھ لے کر آئی تھی کہ راجا کے بیلونز انہیں بیچ سکے...ان چاروں سے پیسے لے کر انہیں بیلونز دینے کے بعد باقی بیلونز اس نے راجا کی طرف بڑھائے...اور دوسرے ہاتھ میں موجود پیسے بھی...جو ان بیلونز سے ملے تھے...راجا نے مسکراتے ہوئے دونوں چیزیں تھام لیں..."پراٹھا کھا لیا تھا...؟؟"لنچ باکس کی طرف اشارہ کر کے سوالیہ نظروں سے راجا کو دیکھا...راجا نے اثبات میں سر ہلایا..."اچھا سنو...کیا تم روز یہاں آیا کرو گے...؟؟"آس بھری نظروں سے اس کی جانب دیکھا..."کیوں...؟؟"راجا نے سامنے دیکھتے ہوئے سوال کیا تھا..."مجھے روز تم سے بیلونز خریدنے ہیں نا اس لیے..."وہ معصوم سے لہجے میں کہہ رہی تھی..."اچھا...روز بیلونز لے کر کیا کرو گی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تم...؟؟"راجا نے دلچسپ نظروں سے اس کی جانب دیکھا...اس کی بات پر اینجل کے چہرے پر ڈھیر سارا جوش نظر آنے لگا..."تمہیں پتا ہے...مجھے نا بیلونز بہت پسند ہیں...اور مجھے اتنااااااا اچھا لگتا ہے جب یہ بیلونز لے کر میں اپنے گھر کی چھت پر جاتی ہوں اور وہاں جا کر انہیں ہوا میں چھوڑ دیتی ہوں...اڑتے اڑتے یہ دور آسمان پر چلا جاتا ہے نا...اور میں اوجھل ہونے تک انہیں دیکھتی ہوں...کاش میں بھی بیلون ہوتی اور ایسے ہی اوپر آسمان پر جا سکتی..."خوشی سے بھرپور لہجے میں کہتے ہوئے آخر میں وہ اداس ہوئی...راجا اسے دیکھے گیا..."ٹھیک ہے آؤں گا روز..."نہ جانے کیا سوچ کر وہ کہہ گیا...اور اس کے اتنا کہنے پر اینجل کے چہرے سے ایک بار پھر خوشی پھوٹنے لگی..."پکا پرامس...؟؟" وہ اس سے یقین دہانی چاہ رہی تھی...راجا نے پھر سر ہلانے پر اکتفا کیا..."اچھا پرنس...تم رہتے کہاں ہو...تمہاری ماما اور ڈیڈ کہاں ہیں...؟؟"اینجل پاپا کی بجائے اپنے فادر کو ڈیڈ کہتی تھی...راجا کی آنکھوں میں کچھ چبھنے لگا..."اللہ کے پاس..."بھیگے لہجے میں کہہ کر وہ ایک دم چپ ہو گیا...اینجل نے افسوس سے اس کے چہرے کی جانب دیکھا...چند لمحے خاموشی چھائی رہی..."پتا ہے...مجھے تم سے باتیں کرنا بہت اچھا لگتا ہے...کیا تم میرے بیسٹ فرینڈ بنو گے...؟؟"اس نے راجا کا دھیان ہٹانا چاہا...تبھی ہاتھ آگے بڑھا کر بولی

Do not copy or distribute without permission of the author

تھی... راجا نے دھیمی مسکان لیے اس کے بڑھے ہاتھ کی جانب دیکھا... پھر اپنا ہاتھ بھی آگے بڑھا دیا... اینجل بیسٹ فرینڈ پا کر پھولے نہیں سما رہی تھی... جلدی سے اپنا بیگ کھولا... "یہ دیکھو... میں اپنے بیسٹ فرینڈ کے لیے چاکلیٹ بھی لائی ہوں..." وہ بیگ سے دو چاکلیٹس نکال کر ایک راجا کو دیتے ہوئے بولی... دوسری چاکلیٹ کا ریپر اتار کر خود کھانے لگی... اس کی ٹانگیں اور دونوں پونیاں مسلسل ہل رہی تھیں... راجا نے اس کی دی چاکلیٹ کھائی نہیں... بس اسے دیکھتا رہا... "تمہاری گاڑی آج بھی نہیں آئی...؟؟" سر جھکائے وہ اپنے پیر کے انگوٹھے کو دیکھنے لگا... "نہیں... میں نے خود کریم بابا سے کہا تھا کہ لیٹ آئیں... مجھے اپنے فرینڈ سے ڈھیر ساری باتیں کرنی ہیں...." وہ پیر جھلاتے ہوئے مزے سے بولی... راجا اسے دیکھ کر رہ گیا... اس کے دماغ میں بس ایک ہی بات گردش کر رہی تھی کہ بھلا اینجل کو اس میں ایسا کیا نظر آیا جو یوں دو ہی دنوں میں اس سے دوستی کر بیٹھی... جیسا اس کا حلیہ تھا کوئی اس کی جانب دیکھنا بھی گوارہ نہ کرتا... اس کے پاس بیٹھنا اور دوستی کرنا تو دور کی بات... نہیں جانتا تھا کہ ابھی اس کی زندگی میں بہت سی آزمائشیں باقی ہیں... جن میں سے سب سے بڑی آزمائش اینجل کے ذریعے ہی آئے گی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

.

😐عین ممکن ہے کہ اظہار پہ وہ چھوڑ ہی دے...

😷سو ہم نے خاموش محبت کو غنیمت جانا...

صبح و شام بہت ہی بوجھل سے ہو کر رہ گئے تھے...نہ جانے کیوں ایبہا کو اپنے دل کی دنیا کی طرح ارد گرد موجود ہر چیز اداس سی لگتی...یونی جانے کو بھی دل نہ چاہتا...دو ماہ ہو گئے تھے...وہ اب کلب بھی نہیں جاتی تھی...بس جیسے تیسے یونی میں وقت گزارتی اور گھر آتے ہی کمرے میں بند ہو جاتی...دل کی دنیا بالکل بدل کر رہ گئی تھی...جہاں پہلے اس کھڑوس اور بے حس انسان کے لیے چڑ اور غصہ ہوتا تھا وہاں اب وہ پورے طمطراق سے براجمان ہنستا مسکراتا ایبہا کی بے بسی کا مذاق اڑاتا نظر آتا...ایبہا جب اس کے ساتھ یونی جاتی تب بھی لب کچلتے ہوئے نظریں جھکائے رکھتی...کہ اسے دیکھنے کے بعد دل پر اختیار ہی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کب رہتا تھا... ایک بار دیکھتی تو دل چاہتا کہ بس اسے ہی دیکھے جائے... اور وہ اس راز کو اس پر عیاں ہونے نہیں دینا چاہتی تھی... جانتی تھی اس کی طرف سے صرف اور صرف انکار ہی سننے کو ملے گا... اور وہ اس کے سامنے اپنی محبت کی خاطر اپنی سیلف ریسپیکٹ کو داؤ پر نہیں لگا سکتی تھی... اظہار کرنا شاید اتنا مشکل نہ ہوتا اگر اسے ایک فیصد بھی امید ہوتی کہ راجا اس کے اظہار محبت کا مثبت جواب دے گا...

آج دو ماہ بعد وہ دوبارہ کلب آئی تھی تو صرف اور صرف اپنے دوستوں کے بے حد اصرار پر... صارم نے تو باقاعدہ دھمکی دے ڈالی تھی اسے کہ اگر وہ نہ آئی تو وہ سب ساری رات اس کے گھر کے سامنے چوکڑی مار کر بیٹھ جائیں گے اور احتجاج کریں گے... اور اس سے کچھ بعید نہ تھا کہ وہ ایسا کر بھی جاتا... تبھی ابیہا کو ناچار ان کی بات ماننا پڑی... راجا کے ہمراہ وہ کلب میں داخل ہوئی... آج تیرہ فروری کا دن تھا... رات کے گیارہ بجے تھے... ویلنٹائین ڈے کا آغاز ہونے میں فقط ایک گھنٹہ باقی تھا... اور اسی اسپیشل دن کی بدولت ہی آج وہاں معمول سے زیادہ رش تھا... لڑکیاں رنگ برنگی تتلیاں بنی یہاں سے وہاں پھر رہی تھیں... وہاں موجود ہر شخص کے چہرے پر ہنسی, قہقہے تھے سوائے ابیہا اور راجا کے... راجا سنجیدہ سا ایک جانب جا کھڑا ہوا جبکہ ابیہا اداسی سے بھرے دل کے ساتھ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لبوں پر زبردستی کی مسکراہٹ سجاتے ہوئے اپنے فرینڈز کی جانب بڑھ گئ... کچھ ہی دیر میں صارم اور زینی کی شرارتوں سے اس کا دل کافی حد تک بہل گیا تھا...

"لیڈیز اینڈ جینٹل مین... گیو می یور فائیو منٹس پلیز..." مائک میں گونجتی آواز پر سب کی نگاہیں اسٹیج کی طرف اٹھیں... جہاں سفید روشنی کے گول سے دائرے میں ایک شرارتی سا لڑکا کھڑا سب کو اپنی جانب متوجہ کر رہا تھا... سب دلچسپ نظروں سے اسے دیکھنے لگے....

"میں ہوں اسد... اور آپ سب جانتے ہیں کہ ویلنٹائن ڈے اسٹارٹ ہونے میں کچھ ہی وقت باقی ہے... اور ہر بار ویلنٹائن نائٹ میں ہمارے اس کلب میں کچھ نہ کچھ خاص تو ہوتا ہی ہے... سو... آج بھی ہم لے کر آئے ہیں آپ کے لیے کچھ بہت ہی اسپیشل..." وہ سب کے دلوں میں تجسس پیدا کرنے میں کامیاب رہا تھا... "یقیناً آپ سبے تاب ہوں گے جاننے کے لیے کہ کیا ہونے والا ہے آج... تو ہم کرتے ہیں آپ کا انتظار ختم... تو... کرنا آپ کو یہ ہے... کہ...." وہ رکا... دائیں جانب گھوما جہاں دو لڑکے ہاتھوں میں کچھ لیے کھڑے تھے... اسد نے انہیں مخصوص اشارہ کیا تو وہ آگے بڑھ کر سب کو ہاتھوں

میں پکڑے ماسک تھمانے لگے...اسد پھر سب کی طرف متوجہ ہوا..."میرے یہ دوست آپ سب کو ایک ایک ماسک دیں گے جنہیں آپ کو اپنے چہروں پر پہننا ہے... پھر آپ کو اس اسٹیج پر آنا ہے... میوزک اسٹارٹ کیا جائے گا جس پر آپ سب ڈانس کریں گے... جیسے ہی میوزک چینج ہو گا آپ اپنے پہلے پارٹنر کا ہاتھ چھوڑ کر نیکسٹ کپل میں سے اپنا پارٹنر لیں گے... یعنی ہر دس سیکنڈ بعد آپ کا ڈانس پارٹنر چینج ہو گا... میوزک چلتا جائے گا... پارٹنرز بدلتے جائیں گے... آپ آگے بڑھتے جائیں گے... اور جب... جب میوزک رکے گا آپ سب بھی وہیں رک جائیں گے... اسٹل... اور روشنی کے اس دائرے میں جو کپل ہو گا وہ ہو گا کپل آف داڈے... ویلنٹائن کپل... اور اس کپل کے لیے ہو گا ہمارے پاس ایک اسپیشل گفٹ... سو لیٹس اسٹارٹ گائز... جلدی سے ماسک پہن کر اسٹیج پر آجایئے... اور ہاں... آج کے اس فنکشن میں سب شامل ہوں گے... نو ایکسکیوز..."اس کی بات پر سب کے چہروں پر خوشی کی ایک لہر دوڑ گئی... ایہا کی نگاہیں بے ساختہ راجا کی جانب اٹھی تھیں... وہ بھی نہ جانے کن خیالوں میں کھویا اسے ہی دیکھ رہا تھا... ایہا سے نظریں ملنے پر فوراً نگاہوں کا رخ بدل کر دوسری جانب دیکھنے لگا... اس کے چہرے پر چھائی بیزاری نے ایہا کا دل دکھایا تھا... لب کاٹتی ہوئی وہ اپنے فرینڈز کی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جانب متوجہ ہوئی..."یار زینی...میں جا رہی ہوں...مجھے نہیں حصہ بننا اس سب کا..."
تھکے تھکے سے انداز میں کہتے ہوئے وہ جانے کو پر تول رہی تھی...

"اے اے...خبر دار جو جانے کا نام لیا تو...ارے ابھی تو پارٹی شروع ہوئی ہے...چل کر
یار..."زینی نے جھٹ سے اس کا بازو پکڑا مبادہ اس کے بھاگ جانے کا ڈر ہو..."یار...
"ابیہا نے کوئی بہانہ بنانا چاہا تھا جب صارم آگے آیا..."بس بہت ہو گیا بیا...یار کیا ہر
وقت سڑی سی شکل بنائے گھومتی رہتی ہو...کافی عرصے سے دیکھ رہا ہوں تمہیں میں...
آخر ہوا کیا ہے تمہیں...پہلے والی بیا تو لگتی ہی نہیں ہو...کہیں نہیں جا رہی تم...آج ہم
سب یہیں رہیں گے اور آج کی رات سیلیبریٹ کریں گے...بس..."اس کے قطعی لہجے
پر ابیہا کو ہار ماننی ہی پڑی...تبھی اس کے ہاتھ میں پکڑا موبائیل بجنے لگا...راجا کی کال
تھی...ابیہا نے سر اٹھا کر دیکھا وہ ان سب کی جانب پشت کیے سیل کان سے لگائے کھڑا
تھا...ابیہا نے کال ریسیو کی..."ہیلو..."دھیمی آواز میں کہا تھا..."میں باہر ہوں...
پارکنگ میں...فری ہو کر وہیں آ جایئے گا..."وہ یقیناً اس شور اور ہنگامے سے اکتا گیا تھا
تبھی اس کے لہجے میں بیزاریت تھی..."اوکے..."ابیہا نے مختصر جواب دے کر کال

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ڈسکنکٹ کر دی... پھر ہاتھ میں پکڑا ماسک چہرے پر پہن کر وہ سب اسٹیج کی جانب بڑھ گئے...

❤❤❤❤❤

دو ہفتے ہو گئے تھے ان کی دوستی کو... راجا ہر روز اینجل کے اسکول کے سامنے ہی بیٹھا ہوتا... اینجل بھی روزانہ اس کے لیے گھر سے کھانا لے کر آتی... چھٹی کے وقت اس کے ساتھ بیٹھ کر ڈھیر ساری باتیں کرتی... اسے اپنی ماما اور ڈیڈ کے بارے میں بتاتی... اس سے اس کی ماں کی باتیں سنتی... دونوں ایک دوسرے سے چھوٹی چھوٹی باتیں شئیر کرتے... اور اینجل واپسی کے وقت اس سے بیلونز ضرور خریدتی... اینجل کے علاوہ بھی کچھ بچے اس سے بیلونز خرید لیتے اور اینجل کے جانے کے بعد راجا ادھر ادھر بھی بیلونز بیچنے میں کامیاب ہو جاتا... اب وہ اس قابل بھی ہو گیا تھا کہ خود کھانا خرید کر کھا سکتا لیکن جو مزہ اینجل کے دیئے کھانے میں ہوتا وہ مزہ بازار سے خریدی گئی کھانے کی اشیاء میں

Do not copy or distribute without permission of the author

کہاں... وہ ہر روز شدت سے دن کے اس پہر کا انتظار کرتا جب اسے اینجل کے ساتھ بیٹھ کر باتیں کرنے کا موقع ملتا...

اس روز اینجل کی کلاس کے دو لڑکوں نے راجا کے پھٹے پرانے کپڑوں اور اس کے حلیے کا مذاق اچھا خاصا مذاق بنایا... اسے پاگل, فقیر جیسے القابات سے نوازا... جس پر راجا کے ساتھ ساتھ اینجل بھی ہرٹ ہوئی... اگلے دن وہ منی باکس میں سے اپنی جمع کی گئی پاکٹ منی نکال کر ساتھ لے آئی... "ڈرائیور انکل... دو منٹ کے لیے بازار لے جائیں گے آج...؟؟" معصوم سے لہجے میں وہ پوچھ رہی تھی... "کیا لینا ہے آپ کو بے بی...؟؟" ڈرائیور نے اس کے کہنے پر مناسب جگہ دیکھ کر گاڑی پارک کی... "مجھے نا اپنے فرینڈ کے لیے ایک ڈریس لینا ہے... آپ ہیلپ کریں گے..؟؟" وہ سیٹ بیلٹ ہٹاتے ہوئے ان کی جانب مڑی... "کیسی ہیلپ...؟؟ اور پیسے کہاں سے آئے آپ کے پاس...؟؟" کریم جانتے تھے کہ اس کے ماں باپ نے اس کی تربیت بہت سخت کی ہے... بے تحاشا دولت ہونے کے باوجود انہوں نے اپنی بیٹی کے لیے کچھ سخت اصول بنائے تھے... اسے صرف اس کی ضروریات کے لیے پیسے دیئے جاتے... روزانہ اتنی پاکٹ منی دی جاتی جتنی اس کے لیے ضروری ہو... اور اس میں سے بھی وہ بچت کرتی اور منی باکس میں پاکٹ منی کا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ حصہ ڈالتی رہتی...اس کے پیرنٹس اپنی بیٹی کو دولت کے نشے میں بگاڑنا نہیں چاہتے تھے...کریم صاحب سے بھی اینجل کا خاص خیال رکھنے کو کہا گیا تھا کہ وہ کسی برے کام میں ملوث نہ ہو...اور نہ ہی برے لوگوں کی صحبت کا شکار ہو...کریم انہیں راجا سے اینجل کی دوستی کے بارے میں بھی بتانا چاہتے تھے لیکن پچھلے کچھ دنوں سے ان کا اپنے مالک سے سامنا ہی نہ ہو پایا تھا..."میرے منی باکس میں کچھ رقم تھی...وہی لائی ہوں ساتھ...اور آپ نے میرے فرینڈ کو دیکھا ہے نا...راجا کو...اس کے سائز کا ڈریس لینا ہے...مجھے سائز نہیں معلوم...کیا آپ لے دیں گے...وہ نا...میرے فرینڈز کل اس کا مذاق بنا رہے تھے تو مجھے بالکل اچھا نہیں لگا...ویسے بھی ماما کہتی ہیں نا کہ دوسروں کی مدد کرنا, انہیں کھانا کھلانا اور پہننے کو کپڑے دینے سے اللہ خوش ہوتا ہے...تو میں نے سوچا میں بھی اسے ایک ڈریس گفٹ کروں..."تفصیل سے کہتے ہوئے وہ بار بار آنکھیں پٹپٹا رہی تھی...کریم کی آنکھوں میں راجا کا سراپا ابھرا...واقعی اسے ایک عدد لباس کی سخت ضرورت تھی...کریم نے سر ہلایا اور گاڑی سے اترے...چند لمحوں بعد وہ اور اینجل راجا کے سائز کی شلوار قمیض لیے گاڑی کی جانب بڑھ رہے تھے..."اب تو خوش ہیں نا آپ بے بی...؟؟"ان کے چہرے پر شفقت بھری مسکراہٹ تھی...اینجل نے زور زور سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اثبات میں سر ہلاتے ہوئے اپنی خوشی کا اظہار کیا...اس کے سیاہ گھنے بالوں کی دونوں پونیاں بھی ہلنے لگی تھیں...اس نے جلدی سے پیک شدہ لباس کو بیگ میں ڈالا...وہ اسے چھٹی کے وقت راجا کو دینا چاہتی تھی تاکہ اس کے چہرے پر خوشی کے تاثرات کو دیکھ سکے...

چھٹی کے وقت حسب معمول راجا اسی دیوار پر بیٹھا اس کا انتظار کر رہا تھا...اینجل کو اپنی جانب بڑھتا دیکھ کر اس کے چہرے پر ہمیشہ کی طرح بہت خوبصورت مسکراہٹ ابھری تھی...اینجل اس سے کچھ فاصلے پر دیوار پر ہی بیٹھ گئی..."شکریہ..."راجا نے لنچ باکس اس کی جانب بڑھایا...جسے اینجل نے مسکرا کر تھام لیا..."ہر روز شکریہ کہتے ہو...جبکہ جانتے ہو اس کی کوئی ضرورت نہیں..."روز کی طرح اس نے اپنی بات دہرائی...پھر بیگ کھول کر لنچ باکس اس میں رکھنے لگی جب اس کی نگاہ صبح راجا کے لیے خریدے لباس پر پڑی...کچھ سوچ کر مسکراتی ہوئی وہ راجا کی طرف متوجہ ہوئی..."فرینڈ...آنکھیں بند کرو ایک منٹ کے لیے..."مسکراتے لہجے میں وہ راجا سے کہہ رہی تھی...

"کیوں...؟؟"راجا حیران ہوا..."تمہارے لیے کچھ لائی ہوں...لیکن پہلے آنکھیں بند کرنی ہوں گی..."اینجل بڑی بڑی آنکھیں مٹکاتے ہوئے بولی...راجا نے اس کے کہنے پر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آنکھیں بند کیں... چند لمحوں بعد اسے آنکھیں کھولنے کو کہا گیا تو وہ اینجل کی جانب متوجہ ہوا... جو اپنے ننھے ننھے سے ہاتھوں میں کچھ اٹھائے ہوئے شرارتی نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی... "سرپرائز..." راجا نے ایک نظر اس پلاسٹک بیگ کو دیکھا اور پھر اینجل کو... "یہ کیا ہے...؟؟" آہستہ آواز میں پوچھا تھا... "خود کھول کر دیکھو نا..." اینجل نے ہاتھ آگے بڑھا کر وہ سوٹ اس کے ہاتھ میں رکھ دیا... اس کے اصرار پر راجا نے بیگ کھولا تو اس میں سے اس کے سائز کی بہت خوبصورت شلوار قمیض تھی... راجا نے سوالیہ نگاہوں سے اینجل کی طرف دیکھا... "یہ میں نے خریدا ہے تمہارے لیے... کل تم یہی پہن کر آنا..." اپنی پونیاں زور زور سے ہلاتی وہ پرجوش سی کہہ رہی تھی... راجا کے احساسات بہت عجیب سے ہو گئے... وہ نفی میں سر ہلانے لگا تھا... "نہیں اینجل... میں تم سے نہیں لے سکتا یہ... چند دن اور گزرنے دو پھر میرے پاس اتنے پیسے آجائیں گے کہ میں خود اپنے لیے کپڑے خرید سکوں گا... تم میری فکر مت کرو..." اس کی آواز انتہائی دھیمی تھی... اینجل بمشکل سن پائی... اس کے چہرے کی چمک ماند پڑنے لگی... "لیکن... میں بہت خوشی سے لائی ہوں تمہارے لیے... تم میرے بیسٹ فرینڈ ہو نا... تو میری طرف سے یہ گفٹ ایکسیپٹ کر لو پلیز..." اس کے لہجے میں التجا سی تھی... راجا بے بس سا اسے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھنے لگا... "لیکن اینجل... میرے پاس تو تمہیں دینے کو کچھ بھی نہیں..." وہ اداس ہو گیا تھا... اینجل نے اس کے ہاتھ پر اپنا روئی جیسا ننھا گلابی ہاتھ رکھا... "جب تمہارے پاس مجھے دینے کے لیے کچھ ہو گا تو میں ضرور لوں گی... پکا پرامس... یا ایسا کرو... آج دو بیلونز تم مجھے ویسے ہی دے دو... گفٹ کے طور پر... حساب برابر..." وہ پھر سے چہکنے لگی تھی... راجا نے ایک نظر اس کی طرف دیکھا... وہ اس کا دل نہیں توڑنا چاہتا تھا تبھی سوٹ ایک طرف رکھ کر دو بیلونز اس کی جانب بڑھائے... جنہیں اس نے خوشی خوشی تھام لیا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

❤❤❤❤❤

میوزک شروع ہو چکا تھا... سب لوگ چہروں پر ماسک چڑھائے کپلز کی صورت اسٹیج پر ڈانس کر رہے تھے... اسٹیج پر سب پارٹیسپینٹس کے دو دائرے بنائے گئے تھے... ایک دائرہ اندر تھا جو لڑکیوں کا تھا اور دوسرا پہلے دائرے کے باہر... لڑکوں کا دائرہ... دس

سیکنڈ بعد میوزک چینج ہوتا اور لڑکیاں ایک ایک قدم دائیں جانب سرک جاتیں... اور لڑکے ایک قدم بائیں جانب... یوں سب کے ڈانس پارٹنرز ہر دس سیکنڈ بعد بدل جاتے... دس منٹ تک ڈانس جاری رہا تھا... پھر ایک دم میوزک رک گیا... جو جہاں تھا وہیں رک گیا... سفید دودھیا روشنی میں اس وقت ایک کپل موجود تھا... سب نے چہروں سے ماسک اتارے اور اب پر تجسس نگاہوں سے اس کپل کی جانب دیکھ رہے تھے جو ونر تھا... سب ان کے چہرے دیکھنے کو بے چین تھے... پہلے لڑکی نے اپنا ماسک اتارا... اسے دیکھ کر ایک طرف کھڑے زینی اور اس کے گروپ نے چیخیں ماریں...

"واؤ... بیا..." وہ خوشی سے چلا اٹھے تھے... ابیہا نے بے یقینی سے ادھر ادھر دیکھا... وہ یقین کرنے میں متامل تھی کہ وہ آج کی گیم کی ونر ہے... حیران نظروں سے سامنے کھڑے اپنے پارٹنر کو دیکھا جس کا ایک ہاتھ ابیہا کی کمر کے گرد رکھا تھا جبکہ دوسرے ہاتھ سے وہ اپنا ماسک اتار رہا تھا... جیسے ہی اس کا چہرہ سامنے آیا ابیہا نے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھا... "راجا..." بے یقینی سی بے یقینی تھی... کہ اس کا پارٹنر راجا تھا... ارد گرد ہوٹنگ شروع ہو چکی تھی... تالیاں بجائی جا رہی تھیں اور وہ حیران سی بس اسے تکے جا رہی تھی... راجا نے اس کی کمر سے ہاتھ ہٹایا تو وہ ہوش میں آئی... راجا کے کندھوں پر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دھرے اپنے دونوں ہاتھ ہٹاتی اس سے دور ہوتی وہ خجل سی چہرے پر آئے بال پیچھے کرنے لگی... راجا کے چہرے پر ایک بار پھر سے سنجیدگی چھا چکی تھی... وہ تو ابیہا کو انفارم کر کے بس جا ہی رہا تھا جب کلب کا دروازہ بند کر دیا گیا تھا کہ نہ تو مزید کوئی اور اندر آئے اور نہ ہی کوئی باہر جائے... صارم جلدی سے اسد کی طرف گیا اور اس کا دھیان دروازے کی جانب بڑھتے راجا کی طرف کیا... اسد جلدی سے اس کے قریب آیا اور اسے فرار کا موقع دیے بغیر اسٹیج کی طرف لے آیا... ساتھ ہی ایک ماسک اسے تھمایا... وہ بہت سے لوگوں میں گھر چکا تھا جب بھاگنے کا کوئی راستہ نہ رہا تو ناچار اسے بھی اس گیم کا حصہ بننا پڑا... اسے بالکل امید نہ تھی کہ وہی ونر ہو گا اور اس کی ساتھی ابیہا ہو گی... ورنہ وہ کبھی بھی اس گیم میں شامل نہ ہوتا... خیر... جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا... گہری سانس بھر تا وہ وہاں ان سب کی جانب متوجہ ہوا.... "آپ کا نام..؟؟" اسد اب مائیک لیے ان کے قریب آیا.... باقی سب اسٹیج سے اتر چکے تھے... "راجا..." مائیک ابیہا کی طرف لے جایا گیا... "ابیہا..." ابیہا نے بتا کر نظریں جھکا لیں... انگلیاں مروڑتی وہ اضطراب کا شکار لگ رہی تھی... "جی تو گائز... آج کے ونرز ہیں راجا اور ابیہا... ایک بار پھر سے زوردار تالیاں دونوں کے لیے..." اسد نے جوش سے کہتے ہوئے خود بھی تالیاں بجائیں... "ویسے جوڑی پرفیکٹ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہے آپ دونوں کی..."اسد نے شرارتی سے انداز میں ان دونوں سے کہا تھا...دونوں ایک دوسرے سے نظریں چرائے خاموش کھڑے تھے..."سو...جیسا کہ میں نے آپ سب سے کہا تھا کہ ونر کپل کے لیے ایک اسپیشل گفٹ ہو گا...تو کچھ ہی دیر میں گفٹ آپ سب کے سامنے پیش کر دیا جائے گا...ویلنٹائن کپل کا گفٹ پیش کیا جائے..."شاہی انداز میں اسد نے صدا بلند کی تھی...چند لمحوں بعد ایک آدمی ہاتھ میں کچھ اٹھائے اسٹیج پر آیا...وہ خوبصورت پیپر میں لپٹا تھا..."راجا...یہ گفٹ آپ کو کھولنا ہے...اور پھر اپنے ہاتھوں سے اسے ابیہا کو دینا ہے...یہ آپ کی طرف سے ان کے لیے ویلنٹائن گفٹ ہو گا..." اسد نے شوخ لہجہ اپنایا...راجا نے پیشانی مسلی...وہ آدمی گفٹ اس کی جانب بڑھائے کھڑا تھا...اس نے ہاتھ بڑھا کر گفٹ پکڑا...اس کا گفٹ پیپر اتارا...وہ شیشے کا ایک بہت خوبصورت بڑا سا دل تھا جس کے اندر سرخ رنگ سے "ہیپی ویلنٹائنز ڈے" لکھا تھا...اور باہر ایک طرف اسٹائلش سا ابیہا کا نام اور دوسری طرف راجا کا نام لکھا تھا...

"اوکے...دس از یور گفٹ...سو...گو دس گفٹ ٹو مس ابیہا..."کلب میں ایک بار پر ہوٹنگ کی جانے لگی تھی...راجا نے وہ گفٹ ابیہا کی جانب بڑھایا..."ہیپی ویلنٹائنز ڈے..."دھیمے لہجے میں کہتے ہوئے وہ ابیہا کی جانب دیکھ رہا تھا...ابیہا کو لگا اس کا دل رک

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جائے گا...دل کی دھڑکنیں تھم جائیں گی...وہ دعا کر رہی تھی کہ اگر یہ کوئی خواب تھا تو وہ ساری عمر سوئی رہے...صرف ایک گیم کے طور پر ہی سہی لیکن راجا نے اسے وش تو کیا تھا نا...اور یہی بات اس کی خوشی کے لیے کافی تھی...اود ھم مچاتی دھڑکنوں کے ساتھ اس نے گفٹ تھاما...اور محبت بھری نظروں سے اس پر لکھے اپنے اور راجا کے نام کو تکنے لگی....

پچھلے دو ماہ سے اسد شیرازی از حد پریشان تھا....نہ جانے کون تھا جس کے ہاتھ اس کے خلاف ثبوت لگ چکے تھے اور اب وقتاً فوقتاً وہ ویڈیوز اور تصاویر ای میل کر کے وہ شخص اسے بلیک میل کر رہا تھا...وہ اس وقت لاہور کے مہنگے ترین روڈ پر اپنے ہوٹل کے اسپیشل روم میں اپنی تھکن اور اضطراب کو مٹانے کے لیے ایک لڑکی کے ساتھ موجود تھا...جب بھی وہ پریشان ہوتا تو دل بہلانے کے لیے لڑکیوں کے جسموں سے کھیلنا اس کا شوق تھا...وہ اس وقت بھی اپنے وقت کو رنگین کرنے میں مگن تھا اس بات سے بے خبر کہ اس کی ایک ایک حرکت پر کسی کی گہری نظر ہے...لڑکی کی زلفوں کی خوشبو سے وہ مدہوش سا ہو

Do not copy or distribute without permission of the author

رہا تھا جب بار بار بجتا اس کا فون اس کا دھیان بٹا گیا... قدرے بیزاری سے فون کی طرف دیکھا... پھر پیار بھری نگاہ اپنے پہلو میں نیم عریاں حسینہ پر ڈالی... "ویٹ آ منٹ بے بی..." وہ اس کے اوپر سے پھلانگتا سائیڈ ٹیبل پر پڑے سیل تک آیا... ارادہ یہی تھا کہ سیل آف کر کے اپنی مستیوں میں گم ہو جائے گا لیکن اسکرین پر نگاہ پڑتے ہی ٹھٹھک سا گیا... سامنے جلتی بجھتی اسکرین پر پرائیویٹ نمبر کالنگ لکھا نظر آ رہا تھا... "اوہ نو..." تھوڑی پریشانی سے کہا گیا تھا... کال ریسیو نہ ہونے کے باعث اب اسکرین تاریک ہو چکی تھی... اسد شیرازی نے پیشانی مسلی... سیل رکھنے ہی لگا تھا جب میسیج ٹیون سنائی دی... "ریسیو مائی کال... ادروائز...؟؟؟" مختصر سا میسیج تھا جس میں دھمکی چھپی تھی... چند سیکنڈز بعد پھر کال آنے لگی... "تم جاؤ یہاں سے..." اسد شیرازی کا چند لمحے پہلے شہد ٹپکاتا لہجہ اب زہر کی مانند ہو چکا تھا... وہ لڑکی اس کے چہرے پر غصہ دیکھ کر فوراً اٹھی... افراتفری میں کپڑے اٹھائے اور بھاگ نکلی... تب تک اسد شیرازی کال ریسیو کر چکا تھا... "ہیلو..." چند لمحوں کی خاموشی کے بعد اسد شیرازی کی آواز ابھری... دوسری جانب سے استہزائیہ قہقہہ سنائی دیا... "معذرت تو بالکل نہیں کروں گا آپ کی خلوت میں مخل ہونے کے لیے..." لہجہ مذاق اڑاتا ہوا تھا... اسد شیرازی نے دانت پیسے... "چاہتے کیا ہو تم..."

Do not copy or distribute without permission of the author

اس کے لہجے میں شعلوں کی سی لپک تھی...دوسری جانب پھر کوئی ہنسا تھا..."لگتا ہے بہت ہی خاص کام میں مگن تھے...ہے نا... تبھی تو ڈسٹرب ہونے پر اتنا غصہ آرہا ہے... "مقابل کا لہجہ پر لطف تھا...اسد شیرازی نے بمشکل اپنا غصہ کنٹرول کیا..."کس لیے فون کیا ہے...؟؟ڈرانے دھمکانے کے لیے...؟؟یہ بات اچھی طرح جان لو کہ تمہاری ان اوچھی حرکتوں سے میں ڈرنے والا بالکل نہیں..."اسد شیرازی نے لہجے کو مضبوط رکھنے کی کوشش کی...اور دھیرے دھیرے چلتا صوفے پر آبیٹھا..."اب تک اتنا تو تم بھی جان ہی چکے ہو گے اسد شیرازی...کہ میں صرف ڈرانے دھمکانے والا بندہ ہوں نہیں...اگر کہو تو ابھی ثبوت بھی دکھادوں...؟؟"فون سے سرسراتی ہوئی سی آواز نکلی تھی جس نے اسد شہرازی کو بھی ایک پل کے لیے سہما کر رکھ دیا..."کیا مطلب ہے تمہارا...؟؟"اس نے آواز کی لرزش پر قابو پانے کی کوشش کی تھی...دوسری جانب چند لمحے خاموشی چھائی رہی..."اب سمجھانے کا نہیں عملی طور پر کچھ کر دکھانے کا وقت ہے..."لہجہ بے تاثر ہوا تھا...اسد شیرازی الجھن زدہ سا بیٹھا رہا...چند لمحوں بعد دھماکا سا ہوا...صوفے کی پشت پر کھڑکی تھی جس کے شیشے میں سے ایک عدد بلٹ تیزی سے گزرتی اسد شیرازی کے کان کے قریب سے ہوتی سامنے لگی پینٹنگ سے ٹکرائی اور پینٹنگ گر کر چکنا چور ہو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گئ...اسد شیرازی بوکھلا کر کھڑا ہوا...حیرت اور بے یقینی سے کھڑکی کے شیشے میں ہوئے سراخ کو دیکھا اور پھر نیچے گری پینٹنگ کو...اس کی نگاہوں میں خوف ابھرا...ہوٹل میں بھگدڑ سی مچ گئ تھی گولی کی آواز پر...بھاگ دوڑ کی آوازیں سنائ دینے لگیں...سیکیورٹی ہوٹل کے سامنے کی بلڈنگ کی طرف جا رہی تھی جہاں سے نشانہ لگایا گیا تھا...کسی نے اسد شیرازی کے کمرے کا دروازہ ناک کیا..."کم اِن..."ان کے کہنے پر دو گارڈز بدحواس سے اندر داخل ہوئے..."سر آپ...آپ ٹھیک ہیں...؟؟"ان کے رنگ اڑے ہوئے تھے..."ہ....ہاں...آئم فائن..."اسد شیرازی کو اپنی آواز کہیں دور سے آتی محسوس ہوئ...اس کی آنکھوں میں اب حیرت کی جگہ غصہ دکھائ دینے لگا تھا...وہ طیش بھری نگاہوں سے سامنے کھڑکی کے پار دیکھنے لگا...جہاں سیکیورٹی اہلکار تیزی سے سیڑھیاں چڑھتے سب سے اوپر والے فلور پر جا رہے تھے...تبھی دوبارہ فون بجنے لگا...اسد شیرازی نے مڑ کر نیچے گرے سیل کو دیکھا...پھر آگے بڑھ کر کال ریسیو کی...اسپیکر سے آواز سنائ دینے لگی..."لگتا ہے ڈرگ مئے...ہے نا...؟؟"وہ جو بھی تھا اسد شیرازی کی پریشانی سے خاصا لطف اندوز ہو رہا تھا..."ڈرنا بھی چاہیئے...کیونکہ یہ جو گولی ابھی تمہارے کان کے قریب سے گزری ہے نا...یہ تمہارے سر کے آر پار بھی ہو سکتی

Do not copy or distribute without permission of the author

تھی... لیکن... وہ کیا ہے نا... تم سے ابھی بہت سے حساب کتاب باقی ہیں... تو ابھی تمہاری جان لینے کا وقت نہیں آیا... یہ تو تمہیں ایک ٹریلر دکھانا چاہا تھا کہ تم مجھے اتنا ہلکا مت لو..." دوسری جانب آواز سرد تھی... اسد شیرازی نے خشک ہوتے لبوں پر زبان پھیری... "کون ہو تم... کیوں میرے پیچھے پڑے ہو... کیا چاہتے ہو آخر...؟؟" وہ غصے سے چیخ اٹھا تھا... "صبر اسد شیرازی... وہ کہتے ہیں نا... صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے... میں تمہیں ضرور بتاؤں گا کہ میں کیا چاہتا ہوں... لیکن میں کون ہوں... اس کا جواب تمہیں خود ڈھونڈنا ہے... سوچو... اپنے سارے کالے کارناموں کے بارے میں سوچو... اندازہ لگاؤ کہ تمہارے مظالم کا شکار ہوئے لوگوں میں سے ایسا کون ہے جو بدلے کی آگ میں جل رہا ہے... جس کے اپنوں کو تم نے چھینا سوچو... اگر میں چاہوں تو ابھی ایک پل میں تمہاری کرتوتوں کے پلندے اٹھا کر تمہاری بیٹی کے سامنے پیش کر دوں... میڈیا تک سب پہنچا دوں... اور تم جو بڑے نیک نام بنے پھرتے ہو نا... تمہارے چہرے سے نقاب اتار کر تمہاری اصلیت سب کے سامنے لے آؤں... لیکن نہیں اسد شیرازی... تمہیں اتنی سستی موت تو ہرگز نہیں دوں گا میں... تمہاری بربادی کے دن شروع ہو چکے ہیں... بہت جلد... بہت جلد تم میرے قدموں میں گر کر معافی مانگو گے... لیکن تمہیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

معافی بھی نہیں ملے گی... تم جیسے جلاد صفت کے لیے معافی ہے بھی نہیں... میرا بدلہ تب ہی پورا ہو گا جب تم تڑپ تڑپ کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر مرو گے... ہاں..

تمہیں اب عروج سے زوال کا سفر طے کرنا ہے... اور عروج کا مزہ چکھنے والوں کے لیے زوال میں جانا جان جانے کے مترادف ہوتا ہے... جلد ہی ملاقات ہو گی... جب تمہارا زوال اور میرا عروج ہو گا... گڈ بائے..." تلخی سے بھرے لہجے میں کہتے ہوئے کال ڈسکنیکٹ کر دی گئی تھی... اسد شیرازی آنکھیں سیکڑ کر پرسوچ نظروں سے کھڑکی کے پار دیکھے گیا....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

🖤🖤🖤🖤🖤

"راجا... مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے..." ایبہا نے بہت سوچ سمجھ کر ایک فیصلہ لیا تھا... دل کی حالت اب ناقابل برداشت ہوتی جا رہی تھی... اگر عشق کی اس آگ میں جلنا ہی مقدر ہے تو پھر اظہار کر کے ہی خود کو جلایا جائے... دوسری جانب سے اقرار ملے یا

انکار وہ اس کا مقدر... ویسے بھی پرسوں رات وہ راجا کے کمرے سے گزرتی ہوئی نیند کی حالت میں اس کے منہ سے علیزہ کا نام سن چکی تھی... اور تب سے اپنا ایک ایک لمحہ جیسے انگاروں پر گزار رہی تھی... اپنے محبوب کی زندگی میں کسی اور کو دیکھنا کیسے برداشت کیا جا سکتا ہے... اس نے بھی آر یا پار کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا.... سوچ لیا تھا کہ اگر راجا نے اسے دھتکار بھی دیا تو وہ اس کی منت سماجت کر کے اسے راضی کر لے گی کہ وہ اس کا ہاتھ تھام لے... اسی سوچ پر عمل پیرا ہونے کے لیے آج یونی سے واپسی پر وہ اس سے مخاطب تھی... "جی کہیے..." راجا نے سنجیدگی سے سامنے دیکھ کر ڈرائیو کرتے ہوئے کہا تھا... "یہاں نہیں... کسی پرسکون سی جگہ پر جا کر..." ابیہا کی نظریں جھکی تھیں... کتنا مشکل ہوتا ہے ناخود کو, اپنی عزت نفس کو کسی کے قدموں میں رول دینا... راجا نے ایک نظر اس کے جھکے سر کو دیکھا... "کہاں...؟؟" یک لفظی سوال کیا تھا... وہ ابیہا کے انداز سے کچھ کچھ سمجھ گیا تھا کہ وہ کیا بات کرنے والی ہے... اور راجا خود بھی یہی چاہتا تھا کہ ابیہا کے دل میں ابھرنے والے جذبات اور خوش گمانیوں کو ختم کر دے... کیونکہ وہ اس راہ کا مسافر ہی نہ تھی جس راہ پر ابیہا اسے لے جانا چاہ رہی تھی... "پیراڈائز ہوٹل کی طرف گاڑی موڑ لو..." ابیہا کہہ کر خاموش ہو گئی... تقریباً پندرہ منٹ بعد وہ دونوں ہوٹل کے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ٹیرس پر موجود تھے... راجا بلیک جینز پر سفید ہائی نیک اور بلیک جیکٹ پہنے ہاتھ باندھ کر منتظر سا ایک طرف کھڑا تھا... جبکہ ابیہا بلیو جینز پر پنک ٹاپ پہنے لب کچلتی ہوئی کہنے کو الفاظ ڈھونڈ رہی تھی... کنھوں سے نیچے آتے بال کمر پر لہرا رہے تھے... راجا نے کافی دیر کی خاموشی پر ایک بار اسے دیکھا... "آپ غالباً کچھ کہنے کے لیے مجھے یہاں لائی ہیں..." سپاٹ سے لہجے میں کہا تھا... ابیہا نے سر اٹھایا... گہری سانس بھر کر گویا خود میں ہمت پیدا کی... "راجا... وہ... ایکچوئلی... وہ میں... آئی... آئم ان لوو دیو..." اٹک اٹک کر کہتی آخر میں آنکھیں بند کر کے وہ تیزی سے اپنی بات مکمل کر گی کہ اگر آج نہ کہتی تو شاید کبھی نہ کہہ پاتی... دوسری جانب گھمبیر خاموشی چھائی رہی... ابیہا نے ڈرتے ڈرتے آنکھیں کھولیں... "بس... یا اور کچھ...؟؟" راجا کا لہجہ عجیب سا ہوا تھا... اس کی ابیہا کی جانب پشت تھی اسی لیے ابیہا اس کے چہرے کے تاثرات نہیں دیکھ پائی... لیکن راجا کے الفاظ نے اسے چپ سادھنے پر مجبور کر دیا تھا... چند لمحوں بعد راجا اس کی جانب مڑا... "دیکھیے مس ابیہا... آپ کے دل میں کیا چل رہا ہے... یہ میں کافی دن سے جان چکا ہوں... آپ کی آنکھیں, آپ کا چہرہ چیخ چیخ کر اعلان کرتا ہے آپ کے دلی جذبات کا... سب جانتے ہوئے بھی میں نے اس معاملے کو اگنور کیا... وجہ صرف یہی تھی کہ آپ جذباتیت سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کام لے رہی ہیں... آپ کی عمر میں اکثر ایسا ہوتا ہے... لیکن ہر کسی کے لیے دل میں ابھرتے جذبات کو محبت کا نام نہیں دیتے..." وہ اب نرم لہجے میں اسے سمجھا رہا تھا...

"لیکن... یہ جذباتیت نہیں ہے..." ابیہا نے احتجاج کرنا چاہا... جس پر راجا نے ہاتھ اٹھا کر اسے خاموش کروا دیا... "میری بات ابھی مکمل نہیں ہوئی... بہتر ہے پہلے مجھے سن لیں..." ابیہا نے لب بھینچ کر اپنے آنکھوں میں امڈتے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی... "آپ جس راہ پر چل نکلی ہیں وہ راہ غلط ہے... اس کی کوئی منزل نہیں ہے... اور ایک انجان اور بے نشاں راہ پر اکیلی چلتی چلتی آپ خود بھی گم ہو جائیں گی... کیونکہ اس راہ پر آپ کو کوئی ہمسفر نہیں ملنے والا..." اس کے بے تاثر لہجے پر ابیہا نے ذخمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا... جو تھوڑا بہت مان تھا خود پر وہ بھی ٹوٹنے لگا تھا... حلق میں آنسوؤں کا گولہ سا پھنسنے لگا... "مجھ سے اس سلسلے میں آپ کوئی بھی امید مت رکھیے گا... کیونکہ مجھے آپ کے ساتھ گارڈ کے سوا اور کوئی رشتہ رکھنے کا شوق نہیں... میری دنیا بہت الگ ہے آپ کی دنیا سے... ویسے بھی میں ایک لڑکے اور لڑکی کے درمیان شادی سے پہلے کے کسی ریلیشن کا قائل نہیں... آپ نامحرم ہیں میرے لیے... اس لیے میرے ساتھ ایسی باتیں کرنا آپ کو زیب نہیں دیتا... میرے دل میں آپ کے لیے عزت ہے تو اچھا ہو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گا اگر آپ اس عزت کو یونہی قائم رہنے دیں..." کہہ کر راجا وہاں سے جانے لگا تھا جب ابیہا کی آواز پر اسے رکنا پڑا..."اگر میں تمہارے لیے نامحرم ہوں, مجھ سے کسی قسم کا رشتہ نہیں جوڑ سکتے تم تو پھر علیزہ کون ہے...؟؟"اس کا لہجہ بہت عجیب سا تھا جس میں چبھن تھی...راجا ایک پل کو مڑا...آنکھوں میں اچھنبا اور بے یقینی ابھری...

"علیزہ..."وہ بڑبڑایا..."ہاں...وہی علیزہ جسے تم رات کو سوتے ہوئے بھی نہیں بھولتے...جو تمہاری نیندوں میں, تمہارے خوابوں میں بھی تمہارے ساتھ رہتی ہے... جسے تم نیند میں بھی پکار رہے تھے...کون ہے وہ...کیا رشتہ ہے تمہارا اس کے ساتھ....؟؟"ابیہا چلا اٹھی تھی...خود کو ریجیکٹ کیے جانا اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا....آنکھوں سے بہتے آنسو گال بھگونے لگے تھے...راجا نے سرد نگاہوں سے اسے دیکھا..."آپ کو اپنی ذاتی زندگی کے بارے میں بتانے کا پابند نہیں ہوں میں..."اس کا لہجہ حد سے زیادہ سخت ہوا تھا...ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچ گئی تھیں...ماتھے کی رگیں ابھرنے لگیں...ابیہا نے روتے ہوئے سرخ آنکھوں سے اس کی طرف دیکھا...پھر اس کی نگاہ راجا کی جیکٹ پر پڑی جس کے اندر بیلٹ کے ساتھ پسٹل تھا...ایک لمحے کی دیر کیے بغیر وہ اس کے قریب آئی...راجا اس کے قریب آنے پر الجھا...اگلے ہی لمحے راجا کا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ریوالور ابیہا کے ہاتھ میں آ چکا تھا.... راجا بوکھلا کر اس کی جانب بڑھنے لگا تھا جب ابیہا نے ریوالور اس پر تان لیا... "میں تمہاری زندگی میں نہیں آسکتی ناں... ٹھیک ہے... لیکن میرے علاوہ بھی تمہاری زندگی میں کوئی نہیں آئے گا... ایک ہاتھ سے گال بے دردی سے رگڑتی دوسرے ہاتھ سے راجا کو نشانے پر رکھے ہوئے وہ کوئی دیوانی لڑکی لگ رہی تھی... "ابیہا... گن واپس کریں..." راجا نے غصہ ضبط کرتے ہوئے کہا تھا... "تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے نا... لیکن مجھے تو ہے... تم نہیں جانتے مجھے... بہت ضدی اور جنونی ہوں میں... تم ایک بار ہاں تو کرو... تمہیں میری محبت سے محبت نہ ہو گی تو پھر کہنا..." کیا تھی وہ لڑکی..

ایک پل کو چٹان کی مانند سخت اور دوسرے ہی پل بے بس چڑیا... راجا کو اس پر ترس آنے لگا... "ابیہا... گن لوڈڈ ہے... گولی چل جائے گی... ریوالور مجھے دی دیں..." راجا نے ہاتھ اٹھائے تھے... "پہلے بتاؤ... کون ہے علیزہ... جو تمہیں اتنی عزیز ہے کہ اس کے سامنے تمہیں میری محبت نظر نہیں آتی..." اس کی آواز مضبوط تھی... راجا کو تپ چڑھی.... "ٹھیک ہے... چلا دیں گولی... مجھے مار کر آپ کو سکون ملتا ہے تو ٹھیک.... ختم کر دیں مجھے... لیکن میں اب بھی یہی کہوں گا کہ میں آپ کو اپنے نجی معاملات میں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مداخلت کی اجازت ہر گز نہیں دوں گا..." تیز لہجے میں کہتے ہوئے راجا نے دونوں ہاتھ گرا دیے تھے کہ اسے سمجھا پانا ناممکن تھا...ابیہا نے اذیت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا..."ٹھیک ہے...مت بتاؤ...جو بھی ہے تمہاری زندگی میں...تم خوش رہو اس کے ساتھ....تمہیں کیسے مار سکتی ہوں میں...ہاں ایک چیز میرے بس میں ہے..... خود کو ہی ختم کر دیتی ہوں...تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے تو پھر بھلا میرے زندہ رہنے کا کیا جواز...مجھے تو پھر...مر ہی جانا چاہیے..." درد اور تکلیف کی جس انتہا سے گزر رہی تھی اس کا اندازہ اس کے لہجے سے ہو رہا تھا...اس کی آنکھوں میں پاگل پن اور جنون دکھائی دے رہا تھا...وہ گن اپنی کنپٹی پر رکھ چکی تھی...اگلے ہی لمحے اس نے ٹریگر دبایا... فضا گولی کی آواز سے گونج اٹھی..."ابیہا..."راجا تیزی سے اس کی طرف بڑھا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

راجا نے ابیہا کے ریوالور والے ہاتھ کو جھٹکا دیا...ریوالور سے گولی چلی ضرور لیکن ہوائی فائر ہوا تھا...اگر ایک پل کی بھی دیر ہو جاتی تو اس وقت ابیہا موت کے منہ میں جا چکی ہوتی...گولی چلنے سے ابیہا کو جھٹکا سا لگا...گن اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر پڑی

Do not copy or distribute without permission of the author

تھی... دھکا لگنے کے باعث وہ لڑکھڑا کر ایک جانب گری... راجا نے طیش کے عالم میں اسے کندھے سے پکڑ کر گھسیٹتے ہوئے اپنے سامنے کیا... "کیا چاہتی ہیں آخر آپ... پاگل پن کی بھی کوئی حد ہوتی لیکن آپ نے آج وہ حد بھی کراس کر دی... یہ بچکانہ حرکتیں چھوڑ کیوں نہیں دیتیں...." وہ غرایا تھا... "تم مجھ سے محبت کیوں نہیں کر لیتے..." ایبہا نے بھی اسی انداز میں کہا... "راجا کا دل چاہا اپنا سر پیٹ لے... "دیکھیں مس ایبہا... میری زندگی پہلے ہی بہت پیچیدہ ہے... اسے میرے لیے مزید مشکل مت بنائیں... میری زندگی کی ترجیحات, میرے مقاصد کچھ اور ہیں... اور میری لائف میں یا میرے دل میں آپ کے لیے ذرا سی بھی گنجائش نہیں ہے... آپ بھی اچھی طرح جانتی ہیں کہ جو آپ چاہتی ہیں وہ ممکن نہیں... آپ کے اور میرے اسٹیٹس میں زمین آسمان کا فرق ہے.... اس خناس کو جتنی جلدی اپنے دماغ سے نکال دیں اتنا ہی اچھا ہے..." راجا نے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا... "میری گنجائش نہیں ہے تو پھر کسی کی بھی گنجائش نہیں ہونی چاہیے... علیزہ بھی کیوں ہے تمہاری لائف میں... بتاؤ مجھے... کیا کمی ہے مجھ میں... اور ایسا کیا ہے علیزہ میں جو تم اسے فوقیت دے رہے ہو... میرے پاس حسن ہے... بے تحاشہ دولت ہے... لوگوں کو یہی تو چاہیے ہوتا ہے... کیا وہ مجھ سے زیادہ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

خوبصورت ہے... یا مجھ سے زیادہ امیر ہے... بولو... کس لحاظ سے وہ مجھ سے بہتر ہے... کوئی ایک وجہ تو بتاؤ مجھے ریجیکٹ کرنے کی... تاکہ میرے دل کو تسلی ملے... مجھے سکون ملے کہ میں تمہارے قابل نہیں..." اس کی آنکھوں سے پھر سے آنسو بہنے لگے تھے... وہ انا پرست لڑکی، جو ہر چیز ٹھوکروں پہ رکھتی تھی آج محبت کے در پر سوالی بنی بیٹھی تھی... اسے محبت بھیک یا خیرات میں بھی ملتی تب بھی وہ خوش رہ لیتی... لیکن یہی تو افسوس تھا کہ فقیروں کی طرح جھولی پھیلانے کے بعد بھی اسے فقط دھتکار ہی مل رہی تھی... کون جان سکتا تھا اس کے دکھ کو... اس کی اذیت کو... "علیزہ میری بہن کا نام ہے ڈیم اٹ... بہن ہے وہ میری جو مر چکی ہے... بار بار اس کا نام اس انداز میں مت لو... میرا اور اس کا رشتہ بہت پاک ہے..." راجا بار بار اپنی بہن کے بارے میں یہ الفاظ سنتے سنتے فرسٹریٹڈ ہوتا چلا یا تھا... ابیہا اس کی بات پر چند لمحوں کے لیے گنگ سی ہو گئی... شاکڈ سی اسے دیکھے گئی... وہ کیا سمجھ رہی تھی اور حقیقت کیا تھی... بہت دیر تک وہ کچھ بول ہی نہ سکی... دوسری جانب راجا ٹیرس کی ریلنگ پر ہاتھ رکھے گہرے گہرے سانس بھرتا خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا... "آئم سوری... تمہارے منہ سے یہ نام سن کر مجھے لگا کہ..." ابیہا کے لہجے میں شرمندگی تھی... راجا اس بار سر جھٹکتا خاموش ہی رہا... "اگر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کوئی اور تمہاری لائف میں نہیں ہے تو پھر مجھے کیوں ریجیکٹ کر رہے ہو... کیا وجہ ہے... تم صرف اتنا بتا دو... میں دوبارہ کبھی تم سے اس بارے میں بات نہیں کروں گی..." وہ پھر سے گویا ہوئی... راجا کا دل چاہا اس سر پھری لڑکی کو جان سے مار دے... لب بھینچتا اس کی طرف مڑا... سختی سے اس کا بازو تھاما... "وجہ جاننا چاہتی ہو نا... تو سنو... وجہ یہ ہے کہ مجھے تم پسند نہیں... تمہارا لائف اسٹائل پسند نہیں... تمہاری ڈریسنگ, تمہاری حرکتیں کچھ بھی پسند نہیں... میں حسن اور دولت پر مر مٹنے والا انسان نہیں ہوں ایہا اسد شہرازی... میں کردار سے محبت کرنے والا ہوں... اور تم جیسی لڑکی جو تنگ جینز شرٹس پہن کر اپنے جسم کی نمائش کرتی پھرتی ہو... وہ باکردار لوگوں کے زمرے میں تو ہرگز نہیں آتی... ایک ایسی لڑکی جو رات کے دوسرے پہر آدھے کپڑے زیب تن کیے لوگوں کی نظروں کو تسکین پہنچائے, ان کی تفریح کا ذریعہ بنے, اسے میں کبھی بھی اپنی بیوی کے روپ میں نہیں دیکھنا چاہوں گا... سمجھ گئی... یا کچھ اور بھی جاننا چاہتی ہو...؟؟" اس کے چہرے اور الفاظ میں اتنی سختی تھی کہ یہ سب کہتے ہوئے اس نے ایہا کے دھواں دھواں ہوتا چہرہ بھی نہ دیکھا... جو بس پھٹی پھٹی نگاہوں سے اسے زہر اگلتے سن رہی تھی... اس کے چہرے پر اپنے لیے نفرت دیکھ رہی تھی... آنسو بھی جم سے گئے تھے... کچھ دیر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پہلے راجا کی انگلیوں کی سختی سے اپنے بازو میں اٹھتی ٹیسوں کا احساس بھی کہیں دور جا سویا تھا... راجا نے جھٹکے سے اس کا بازو چھوڑا... وہ لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوئی... وہ زمین پر پڑے ریوالور کی جانب بڑھا... اسے اٹھا کر بیلٹ میں اڑسا... اور وہاں سے جانے کو مڑا...

"جب آپ کا یہ سوگ ختم ہو جائے تو نیچے آ جایئے گا... مجھے آپ کی حفاظت کے علاوہ اور بھی بہت سے کام ہوتے ہیں..." وہ بے حس انسان کہہ کر جا چکا تھا یہ جانے بغیر کہ اس کے الفاظ نے ایہا کے دل پر کیا قیامت ڈھائی تھی... کسی کی روح تک کو چھلنی کر دیا تھا اس نے اپنے زہر میں بجھے لفظوں سے... وہ تو جیسے اپنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیتوں سے ہی مفلوج ہو گئی تھی... کانوں میں بار بار راجا کے الفاظ پگھلے سیسے کی مانند گونج رہے تھے...

کوئی اتنا بے درد کیسے ہو سکتا ہے کہ دوسرے کے احساسات کی کوئی پرواہ ہی نہ کرے...

کوئی اتنا سنگدل کیسے ہو سکتا ہے کہ اس کے سامنے کوئی ریزہ ریزہ ہو کر بکھر رہا ہو اور وہ اس کے وجود کو ٹھوکروں میں اڑاتا آگے بڑھ جائے... وہ لڑکی جس نے اپنے بڑے سے بڑے غم کو ہنسی میں چھپانے کی کوشش کی تھی... وہ جو اپنی تنہائیوں، اپنی محرومیوں سے نظریں چرانے کے لیے فرینڈز کے ساتھ کسی کلب، کسی ریسٹورنٹ یا پارکس میں پناہ ڈھونڈتی پھرتی تھی آج اس کے ضبط کے سارے بندھن ٹوٹ گئے تھے... آج زندگی میں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دوسری بار وہ پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی... ہاں دوسری بار وہ ہار گئی تھی زندگی میں...

پہلی بار اسے تب رونا پڑا تھا جب اس کی نگاہوں کے سامنے اس کے ماں باپ کو بے دردی سے قتل کر دیا گیا تھا... جب وہ یتیم اور بے سہارا ہو گئی تھی... اور انہیں مارنے والا اس کا بہترین دوست تھا... اور آج زندگی نے ایک بار پھر اسے بری طرح سے شکست فاش کیا تھا... ایک بار پھر اس نے اپنے آپ کو خود سے دور ہوتے دیکھا تھا... اب تک بے حسی اور مغروریت کا جو خول خود پر چڑھائے وہ جی رہی تھی آج اس خول کو بھی چکنا چور کر دیا گیا تھا... اس سے تو گویا جینے کا حق بھی چھین لیا گیا تھا آج... کون تھا وہاں جو اس کے دکھ کا مداوا کرتا... کون تھا جو اس چھوٹی سی لڑکی کو سینے سے لگا کر تسلی دیتا... اس کی زندگی میں تو ایسا کوئی بھی نہ تھا جو اس کی پلکوں سے آنسو چن کر اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ بکھیرتا... کوئی بھی تو نہ تھا... آج ثابت ہوا تھا کہ وہ بھری دنیا میں اکیلی تھی اور ہمیشہ اکیلی ہی رہے گی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسد شیرازی کا ایک بزنس پارٹنر آج کل دبئی سے پاکستان آیا تھا اس سے ملنے... مرزا جمال آفندی... جو غیر قانونی دھندوں اور غلط کاموں میں اسد شیرازی سے بھی دو قدم آگے تھا... صرف بزنس پارٹنرز کے علاوہ وہ دونوں بہترین دوست اور ایک دوسرے کے تمام رازوں سے واقف بھی تھے... مرزا جمال آفندی کا ایک بیٹا بھی تھا... فراز آفندی... اور اسد شیرازی اور مرزا جمال آفندی دونوں کا ارادہ تھا مستقبل میں اس دوستی کو رشتہ داری میں بدلنے کا... اس بار فراز آفندی بھی اسد شیرازی کے ساتھ پاکستان آیا تھا... ابیہا کی تعلیم ابھی ادھوری تھی... فی الحال شادی تو ہو نہیں سکتی تھی... اس لیے مرزا جمال آفندی اور اسد شیرازی نے مل کر یہ طے کیا تھا کہ ابھی دونوں کی انگیجمنٹ کر دی جائے اور ابیہا کی تعلیم مکمل ہوتے ہی فوراً شادی کی ڈیٹ فکس کر دی جائے گی... ویسے بھی ابیہا آج کل بہت بدلی بدلی سی لگ رہی تھی... گم صم... تنہا... کہیں بھی آتی جاتی نہ تھی... سوائے یونیورسٹی کے... اسد شیرازی نے بہتیری کوشش کی وجہ جاننے کی... اسے بہلانے کی, زندگی کی طرف واپس لانے کی... لیکن کوئی بھی کوشش کارگر ثابت نہیں ہوئی... شاید گھر میں کوئی فنکشن ارینج کرنے پر ہی اس کی حالت میں بہتری آئے یہی سوچ کر اسد شیرازی نے اس سے انگیجمنٹ کی بابت پوچھا تھا... چند لمحے خالی خالی نظروں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سے اسد شیرازی کو دیکھنے کے بعد اس نے فقط ہاں میں سر ہلایا تھا... منہ سے ایک لفظ بھی نہ نکل پایا..

اور بس منگنی کی تیاریاں شروع ہو گئیں... جیسے جیسے منگنی کا دن قریب آ رہا تھا وہ اندر ہی اندر گھلتی جا رہی تھی... آنکھوں تلے حلقے واضح ہونے لگے تھے... لیکن وہ خود کو اذیت ہی تو دینا چاہتی تھی... اس بے درد انسان کو اس کی محبت کا یقین نہ تھا... اس کے نزدیک یہ فقط جذباتیت تھی تو وہ کیوں اس کی محبت میں خود کو خوار کروائے... ابھی نہ سہی... کچھ دنوں بعد ہی سہی لیکن وہ اپنی زندگی میں آگے بڑھے گی... اسے دکھائے گی کہ اس کے ریجیکٹ کرنے سے ایسا اسد شیرازی مر نہیں گئی... اس کی سانسوں کی ڈوریں آج بھی چل رہی ہیں... محبت کے اس کھیل میں شکست اس کا مقدر ضرور بنی تھی لیکن زندگی کی دوڑ میں وہ بھی باقی سب کی طرح آگے بڑھے گی... اب وہ اسے جیت کر دکھائے گی... چاہے دل اس کے سینے میں کتنا بھی تڑپے... چیخے چلائے... لیکن دوبارہ اس کے سامنے ہاتھ نہیں پھیلائے گی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جس حال میں لوگ مرنے کی دعا کرتے ہیں۔۔۔۔۔۔!!!!

اس حال میں میں نے جینے کی قسم کھائی ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔!!!

♥□♥□♥□♥□♥□

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسد شیرازی نے آج کراچی سے اپنے ایک خاص بندے کو بلایا تھا...بلیک میلر تو جان کو آ رہا تھا اور اسد شیرازی کو کسی بھی حالت میں اس کا کوئ حل سوجھا ہی تھا...اپنی تمام کوششیں کر چکنے کے بعد بھی جب وہ بلیک میلر کا سراغ نہ لگا سکا تو اپنے اس دوست کو اپنے ایک ہوٹل میں مدعو کیا تاکہ مل بیٹھ کر کوئ حل نکالا جا سکے...اسد شیرازی نے احتیاط کو ملحوظ خاطر رکھتے ہوئے ہوٹل کے تمام ملازمین کو آج چھٹی پر بھیج دیا تھا...فقط چند بھروسے مند افراد وہاں موجود تھے جنہیں میر حمدانی کی خاطر مدارت کی وجہ سے روک لیا گیا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author

میر حمدانی بھی اسد شیرازی کی طرح کراچی میں ڈرگز سپلائی, لڑکیوں کی خرید و فروخت, اغواء برائے تاوان, اور انسانی جسم کے مختلف حصوں کو بیچنے جیسے کاموں میں ملوث تھا... انڈر ورلڈ کے ان جیسے افراد کے لیے کسی کو مارنا, ان کی جان لینا قطعاً مشکل کام نہ تھا لیکن اب ایک شخص نے اسد شیرازی کی ناک میں دم کر رکھا تھا... ابیہا کی منگنی کا دن بھی قریب آ رہا تھا اور وہ اس خوشی کے موقع پر کوئی ہنگامہ نہیں چاہتا تھا تبھی پہلے ہی اس مسئلے کو نمٹانا چاہا...

اسد شیرازی اور میر حمدانی اس وقت ہوٹل میں سوئمنگ پول کے قریب بیٹھے دھوپ کا مزہ لے رہے تھے... میر حمدانی نیم دراز ایک ہاتھ میں سگار تھامے کش پر کش لے رہا تھا... اس سے کچھ ہی فاصلے پر اسد شیرازی بھی تقریباً اسی پوزیشن میں آنکھیں بند کیے بیٹھا تھا.... تبھی ایک ملازم وہسکی کے جام ٹرے میں سجائے ان کے قریب آیا... میر حمدانی نے سگار کو اپنے اور اسد شیرازی کے درمیان پڑے میز پر رکھا اور مختلف نگینوں سے مزین انگوٹھیوں سے سجی انگلیوں سے گلاس اٹھایا... اسد شیرازی نے بھی آہٹ پر آنکھیں کھولیں اور گلاس لے کر وہسکی کے گھونٹ بھرنے لگا... اس وقت ان کے آس پاس کوئی ملازم یا گارڈ نہ تھا کہ مالکوں کو جب راز کی باتیں کرنا ہوتیں تب ان کی آنکھ کا

Do not copy or distribute without permission of the author

اشارہ پاتے ہی سب وہاں سے رفو چکر ہو جاتے... "کیا بات ہے اسد شیرازی... آج سے پہلے تمہیں اتنا پریشان نہیں دیکھا... آخر کن سوچوں میں گم ہو...؟؟" میر حمدانی نے ہی بات کا آغاز کیا... اسد شیرازی چند لمحوں کے لیے خاموش رہا... ایک گھونٹ وہسکی کا لینے کا بعد گلاس میز پر رکھا... پھر گہری سانس بھرتا ہوا میر حمدانی کی طرف متوجہ ہوا...

"پریشان تو میں واقعی ہوں حمدانی... ایک چھوٹا سا مسئلہ ہے... جسے میں حل نہیں کر پا رہا... تم ہی کوئی مشورہ دو..." اس کی بات پر میر حمدانی کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھی... "اسد شیرازی کب سے ان چھوٹے چھوٹے مسائل سے گھبرانے لگا... تم تو کہتے تھے اس دنیا میں کوئی کام تمہارے لیے ناممکن نہیں..." اسد شیرازی تلملا کر رہ گیا اس کی بات پر... لیکن چہرے کے تاثرات کو قابو میں رکھتے ہوئے پھر سے گویا ہوا... "اصل میں... میں سمجھ نہیں پا رہا کہ میرے ساتھ ہو کیا رہا ہے... کچھ ہی دنوں میں میری بیٹی کی منگنی کی تقریب ہے... اور اس سے پہلے میں اس ٹنٹنے کو ختم کرنا چاہتا ہوں... لیکن کیسے کروں کچھ سمجھ نہیں آ رہا..." اسد شیرازی نے پیشانی مسلی... "ہمم... "میر حمدانی نے ہنکارا سا بھرا... "بولو... ہم تمہاری کیا مدد کر سکتے ہیں...؟؟" کہتے ہوئے گلاس خالی کر کے میز پر رکھا... "یار... ایک آدمی ہے.... جس کے ہاتھ میرے خلاف کچھ ثبوت لگ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گ ئے ہیں... کب... کیسے... میں نہیں جانتا... لیکن کچھ ویڈیوز اور تصاویر ایسی ہیں اس کے پاس کہ اگر وہ سوشل میڈیا پر وائرل ہو گئیں یا میڈیا کے ہاتھ لگ گئیں تو میری برسوں کی بنائی ساکھ تباہ ہو کر رہ جائے گی... اور اگر میری بیٹی تک وہ ویڈیوز پہنچ گئیں تو... تم سوچ بھی نہیں سکتے میرا کتنا نقصان ہو سکتا ہے... اب وہ مجھے بلیک میل کر رہا ہے بار بار وہ ویڈیوز میل کر کے... دھمکا رہا ہے..." اسد شیرازی نے مختصر لفظوں میں مسئلہ اس کے سامنے بیان کیا... "ارے یار... کتوں کا کام تو ہوتا ہی بھونکنا ہے... اب اگر ہم ہر کتے کے بھونکنے سے خوفزدہ ہونے لگیں گے تو کر لی انڈر ورلڈ پر حکومت..." میر حمدانی نے ہاتھ جھلاتے ہوئے کہا... ساتھ ہی سگار لبوں سے ہٹا کر دھواں منہ سے باہر نکالا...

"یہی تو مسئلہ ہے حمدانی... وہ صرف دھمکا نہیں رہا... بہت کچھ کر گزرنے کی ہمت رکھتا ہے... ہر جگہ اس کی مجھ پر نظریں ہوتی ہیں... چند دن پہلے میں اپنے ایک ہوٹل کے روم میں تھا... یونہی وقت گزاری کے لیے... تبھی اس کی فون کال آئی... اور جب میں نے اسے یہ بتایا کہ میں اس کی دھمکیوں سے ڈرنے والا نہیں تو اس نے کہا وہ ٹریلر دکھائے گا... اور پھر فضا فائر کی آواز سے گونج اٹھی... اور تم یقین نہیں کرو گے کہ ہوٹل کی کھڑکی سے گزرتی ہوئی گولی میرے کان سے صرف ایک انچ کے فاصلے سے گزر کر دیوار میں جا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

لگی...اس قدر پختہ نشانہ ہے اس شخص کا...اگر وہ اپنا نشانہ ایک انچ کے فاصلے پر نہ رکھتا تو یقیناً میں اب تک اس دنیا میں نہ ہوتا..."اسد شیرازی کے لہجے میں ہلکے سے خوف کی آمیزش تھی...اس کی بات پر میر حمدانی کا سگار والا ہاتھ رکا...ستائش سے ابرو اکٹھے ہوئے..."رئیلی...کمال کا نشانے باز ہے پھر تو...جو شخص یوں اسد شیرازی کو بلیک میل کرنے کی ہمت رکھتا ہے اور موت کی طرح اس کے سر پر منڈلاتا رہتا ہے یقیناً وہ کوئی عام آدمی تو ہرگز نہیں ہو سکتا..."میر حمدانی کے لہجے میں اس کے لیے تعریف تھی یا جو بھی...اسد شیرازی نے خفگی سے اسے گھورا..."خیر...تمہاری اپنی بھی پاور ہے...ایک چٹکی بجاؤ اور اسے ختم کرواؤ..."آسان سا حل پیش کیا گیا تھا...اسد شیرازی جو بات کرتے کرتے سیدھا ہو بیٹھا تھا گہری سانس بھرتا پھر پیچھے ٹیک لگا گیا..."کوشش کر چکا ہوں...بہت دیر پہلے یہ آزما چکا ہوں...اپنے بہت سے بندے لگائے اس معاملے میں...کہ اسے ڈھونڈیں اور ختم کر دیں کہ اس کی لاش تک نہ ملے...لیکن اب تک جتنے لوگوں کو بھیجا سب کے سب غائب...کہاں جاتے ہیں ان کے ساتھ کیا ہوتا ہے کچھ خبر نہیں...ان کے جسم کا ایک حصہ تک نہیں ملتا...خدا جانے وہ ان کے ساتھ کیا کرتا ہے...پلک جھپکنے سے پہلے میرے بندوں کو غائب کرتا ہے...اب تک اپنے بہت سے طاقتور

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ساتھیوں کو کھو چکا ہوں لیکن اس کا کوئی سراغ نہیں مل سکا... پتا نہیں وہ کوئی انسان ہے یا خلائی مخلوق... کہ اس کے پاس جاتے ہی سب غائب ہو جاتے ہیں..." اسد شیرازی کے لہجے کی پریشانی کو محسوس کر کے میر حمدانی بہت دیر تک خاموش کچھ سوچتا رہا... معاملہ واقعی بہت پیچیدہ اور گھمبیر لگ رہا تھا... ورنہ چھوٹے موٹے مسئلوں کو تو اسد شیرازی نے کبھی کوئی اہمیت نہ دی تھی... کچھ دیر سوچ میں ڈوبے رہنے کے بعد میر حمدانی نے سر اٹھایا..."جو کچھ تم بتا رہے ہو وہ سن کر لگ رہا ہے کہ واقعی وہ کوئی عام آدمی نہیں ہے... اور بات کریں اس کے نشانے کی تو یہ وہی لوگ ہی کر سکتے ہیں جنہیں اسپیشل ٹریننگ دی گئی ہو... اچھا یہ بتاؤ کہ اس نے اپنا کوئی مطالبہ پیش کیا...؟؟" میر حمدانی کے پوچھنے پر اسد شیرازی نے نفی میں سر ہلایا..."کوئی مطالبہ نہیں... صرف یہی کہا کہ وہ مجھے تباہ و برباد کرنا چاہتا ہے... میری جان لینا چاہتا ہے... اس کے علاوہ کچھ نہیں..." اس کی بات پر میر حمدانی نے پر سوچ انداز میں سر ہلایا..."وہ شاید یہ نہیں جانتا کہ اسد شیرازی کو مارنا اتنا آسان نہیں... خیر... تم پریشان مت ہو... بے فکر ہو کر اپنی بیٹی کی منگنی کی تیاری کرو... اور ہاں... منگنی خوب دھوم دھام سے کرنا... باقی رہی بات اس مسئلے کی تو یہ مجھ پر چھوڑ دو... میں اپنے بندے لگاتا ہوں اس کے پیچھے... وہ جو کوئی بھی ہے بہت جلد اس کی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کٹی ہوئی گردن تمہارے ہاتھ میں ہو گی... جہاں آنکھیں غائب ہوں گی... کیونکہ وہ تو ہم بیچ چکے ہوں گے نا اس کے جسم کے باقی حصوں کے ساتھ..." بات کرتے کرتے میر حمدانی نے آخر میں آنکھ دبائی تھی جس پر دونوں قہقہ لگا کر ہنسنے لگے...

❤❤❤❤❤

ابیہا اس وقت کلاس روم میں تھی... کلاس روم کی سب سے آخر والی سیٹیں خالی تھیں جن میں سے ایک پر راجا بیٹھا تھا... کانوں میں ہینڈز فری لگائے وہ اپنے سیل میں کچھ دیکھ رہا تھا... سامنے سوئمنگ پول کا منظر تھا جس کے قریب اسد شیرازی اور میر حمدانی بیٹھے اپنے مسائل ایک دوسرے سے ڈسکس کر رہے تھے... اس بات سے بے خبر کہ جس بلیک میلر کی بات وہ کر رہے ہیں وہ اس وقت بھی ان کی ایک ایک حرکت دیکھ رہا ہے اور ہر بات سن رہا ہے... اسد شیرازی کے بنگلے پر رہتے ہوئے وہ اپنی آنکھیں اور کان کھلے رکھتا... کل رات اسد شیرازی کی فون پر کی جانے والی گفتگو راجا سن چکا تھا جس میں اسد

Do not copy or distribute without permission of the author

شیر ازی اپنے اسی دوست سے محو گفتگو تھا اور اسے اپنے ہوٹل کا پتا بتا رہا تھا جہاں اسے آنا تھا... راتوں رات راجا نے اپنے ساتھ اس مشن میں شامل پانچ ساتھیوں کی مدد سے اسد شیر ازی کے اس ہوٹل میں خاص خاص جگہوں پر خفیہ کیمرے لگوائے... ایک کیمرہ سوئمنگ پول کے سامنے بالکونی میں بھی لگوایا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اسد شیر ازی کو سردیوں کے دنوں میں سوئمنگ پول کے قریب دھوپ میں بیٹھنا بہت پسند تھا... اور اس کی توقع کے عین مطابق وہ دونوں سوئمنگ پول کے نزدیک ہی بیٹھے تھے... جس کے سامنے لگے کیمرے کی مدد سے راجا انہیں باآسانی دیکھ اور سن سکتا تھا... اسد شیر ازی کی پریشانی دیکھ کر اور میر حمدانی کی اسے دی گئی تسلی سن کر راجا کے لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری... چند لمحوں بعد راجا نے ایہا کے نمبر پر ایک میسج چھوڑا... "مجھے اپنے لیے چند جینز اور شرٹس خریدنی ہیں.. قریبی مارکیٹ جا رہا ہوں... آپ کے یونی سے فری ہونے تک آ جاؤں گا... اکیلی کہیں مت جایئے گا..." سینڈ کا بٹن دباتے ہی وہ اٹھا اور کلاس روم سے نکل گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میر حمدانی کا ابھی دو دن مزید رکنے کا ارادہ تھا لیکن اسد شیرازی کے ہوٹل سے نکلتے ہی اسے کراچی سے کال آئی کہ وہاں ان کے دو اڈوں پر پولیس کی ریڈ پڑی ہے اور کافی مال پکڑا گیا ہے... میر حمدانی عجلت میں اسد شیرازی کو بتائے بغیر وہاں سے نکلا... اس کی گاڑی کے آگے پیچھے تقریباً درجن بھر گاڑیاں تھیں گارڈز کی... ان کے نکلنے سے چند لمحے قبل اشعر (ابتہاج کا ساتھی جو اس مشن میں اس کے ساتھ شامل ہے...) گارڈز سے آنکھ بچا کر میر حمدانی کی گاڑی میں موجود اضافی ٹائر نکال چکا تھا... اس وقت سڑک پر رش نہ ہونے کے برابر تھا... میر حمدانی کی گاڑی فراٹے بھرتی پختہ روش پر چلتی جا رہی تھی... کچھ دور جا کر سڑک کے دونوں طرف گھنے درخت آنے لگے... "تیز چلاؤ کبیر... میرا جلد از جلد کراچی پہنچنا بے حد ضروری ہے..." میر حمدانی نے اپنے ڈرائیور سے کہا تھا... ڈرائیور نے اسپیڈ تیز کی... کچھ دور جانے کے بعد ان کی گاڑی ایک دم جھٹکے کھاتی ہوئی رک گئی... "کیا ہوا...؟؟" میر حمدانی نے ڈرائیور سے گاڑی روکنے کی وجہ دریافت کی... پیچھے آتی گارڈز کی گاڑیاں بھی رک چکی تھیں... وہ سب بھی چوکنے اور مستعد ہوتے گاڑی سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اترے...ڈرائیور گاڑی سے اترا...گاڑی کے آگے پیچھے گھوم کر دیکھا...پھر مایوس سا میر حمدانی کی کھڑکی میں جھکا..."ٹائر پنکچر ہو گیا ہے سر..."ڈرائیور کے لہجے میں خوف تھا..."اوہ گاڈ..."میر حمدانی نے اس کی بات پر پیشانی مسلی..."ٹائر بدلو جلدی..." ڈرائیور سر اثبات میں ہلاتا ڈگی کھول کر پیچھے آیا...میر حمدانی بھی گاڑی سے نکل چکا تھا اور اب فون پر اپنے ساتھیوں سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن نہ جانے کیوں یہاں سگنلز ہی نہ آ رہے تھے...ڈرائیور کچھ دیر بعد جھجھکتا ہوا واپس اس کے پاس آیا..."سر...وہ...گاڑی میں ٹائر نہیں ہے..."تھوک نگلتے ہوئے میر حمدانی کو بتایا تھا...میر حمدانی نے آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھا..."ٹائر نہیں ہے مطلب...؟؟"ڈرائیور کے جسم پر لرزش طاری ہونے لگی..."سر...وہ...میں نے رکھا تھا ٹائر...مگر اب نہیں ہے..." بات مکمل ہوتے ہی ایک زوردار تھپڑ اس کے گال پر پڑا تھا..."یہاں میری بینڈ بجی ہوئی ہے...اور تم...بھلکڑ...کبھی کوئی کام ٹھیک سے کرنا بھی آتا ہے یا نہیں...اب کیا پیدل جاؤں میں کراچی...؟؟"وہ سب جانتے تھے کہ میر حمدانی کبھی بھی گارڈز کی گاڑی میں بیٹھنا پسند نہیں کرتا...ڈرائیور بیچارہ تھپڑ کھا کر خاموش کھڑا تھا...صد شکر کہ صرف تھپڑ ہی پڑا تھا ورنہ یہ بڑے لوگ تو ایسی معمولی سی غلطی پر سامنے کھڑے بندے کی جان تک

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

لے لیتے تھے... میر حمدانی معغلظات بکتے ہوئے بار بار کال ملانے کی کوشش کر رہا تھا... جبکہ ان سے کچھ فاصلے پر جھاڑیوں میں چھپے ایک وجود کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ تھی... اس کے ایک ہاتھ میں سگنل جیمر تھا اور دوسرے ہاتھ میں کانٹے دار تار... جس کی مدد سے کچھ دیر قبل میر حمدانی کی گاڑی پنکچر کی تھی... اور گاڑیوں کے رکنے تک وہ تار واپس کھینچ چکا تھا... جس کے باعث کسی کو اس پر شک نہ ہوا تھا... اب وہ گھڑی کو دیکھتا کسی کا انتظار کر رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا ابیہا کی یونیورسٹی سے نکل کر سیدھا قریبی ہاسپٹل پہنچا... جہاں وہ اشعر کو پہلے ہی بلا چکا تھا... پرائیوہٹ رومز سے گزرتے ہوئے وہ چوکنی نگاہوں سے دروازوں کے درمیان لگے شیشے میں سے اندر دیکھتا جا رہا تھا... ایک دروازے سے گزرتے ہوئے وہ رکا... اشعر حیران نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا کہ راحم کو میر حمدانی کی گاڑی کا ٹائر پنکچر کرنے کا کہہ کر

کیپٹن ابتہاج عرف راجا اسے لیے ہاسپٹل میں کیا کرنے آیا ہے... لیکن کچھ پوچھنے سے گریز ہی برتا... راجا نے دروازہ کھولا... اندر ایک میل ڈاکٹر سفید کوٹ پہنے مریض کی فائل دیکھ رہا تھا جبکہ مریض نیند میں تھا یا شاید اسے بے ہوش کیا گیا تھا... دروازہ کھلنے پر ڈاکٹر مڑا... تب تک راجا اس کے قریب پہنچ چکا تھا... اس کے کچھ بولنے سے پہلے ہی اس کے لبوں پر ہاتھ جمایا... اور اس کے مزاحمت کرتے وجود میں اپنے دوسرے ہاتھ میں موجود انجیکشن گردن میں لگا دیا... چند لمحوں بعد ہی وہ ڈاکٹر ہوش و خرد سے بے گانہ فرش پر گر گیا... راجا نے جلدی سے اس کا سفید کوٹ, اسٹیتھو سکوپ اور منہ پر لگانے والا ماسک لیا... کوٹ پہن کر ماسک پہنا اور اشعر کے ہمراہ وہاں سے نکل آیا... "سر... آپ نے تو کہا تھا کہ ہمارے مشن کے دوران کسی بے گناہ کے ساتھ زیادتی نہیں ہو گی... سر اگر وہ ڈاکٹر مر گیا تو...؟؟" بمشکل تیز تیز چلتے راجا کے قدموں سے قدم ملاتے ہوئے اشعر نے اسے ملامت کرنی چاہی... "زہر نہیں تھا وہ... صرف بے ہوشی کا انجیکشن تھا... ایک گھنٹے تک ہوش میں آ جائے گا وہ ڈاکٹر..." سپاٹ لہجے میں کہتے ہوئے وہ راہداری کا موڑ مڑ گیا... اشعر خاموش ہو چکا تھا... سب کی نظروں سے بچتے ہوئے وہ دونوں اپنی اپنی گاڑیوں میں آ بیٹھے... راجا نے گھڑی پر وقت دیکھا... اب تک میر حمدانی کو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

فون کیا جا چکا ہو گا... اور یقیناً وہ کراچی کے لیے روانہ ہو گیا ہو گا... سوچتا ہوا وہ گاڑی آگے بڑھا لے گیا جبکہ اشعر اسے فالو کرنے لگا...

❤❤❤ ❤

میر حمدانی غصے میں بکتا جھکتا ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا جب دور سے ایک بی-ایم-ڈبلیو آتی دکھائی دی... میر حمدانی نے غور سے لمحہ بہ لمحہ قریب آتی اس گاڑی کو دیکھا... پھر کچھ سوچ کر ایک گارڈ کو اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا... اسے مختصر لفظوں میں کچھ سمجھایا... گارڈ سر ہلاتا ہوا مڑ گیا...

گاڑی ان سے کچھ فاصلے پر تھے جب دو گارڈز سڑک کے درمیان آ کھڑے ہوئے... گاڑی ہچکولے کھاتی ہوئی ان سے چند قدم پیچھے ہی رک گئی... فرنٹ سیٹ سے اتر کر کوئی باہر آیا... سفید کوٹ کے ساتھ گلے میں اسٹیتھو سکوپ لٹکائے, منہ پر ماسک چڑھائے یقیناً وہ کوئی ڈاکٹر ہی تھا... "کک... کیا ہوا سر... مم... مجھے کیوں روکا آپ نے...؟؟" اتنے

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سارے بندوقیں تھامے افراد کو دیکھ کر وہ جو کوئی بھی تھا ڈر کے مارے ہکلانے لگا...

"گاڑی چاہیے تیری..." ایک ہٹا کٹا پہلوان آگے بڑھ کر کہنے لگا... "مم... میری گاڑی... لیکن... کک... کیوں...؟؟" وہ مزید پریشان ہوا تھا... "ابے چپ کر سالے... ورنہ ٹھوک دوں گا یہیں... پہلے ہی دماغ خراب ہوا پڑا ہے... فضول سوال پوچھ کر اور خراب مت کر..." میر حمدانی نے طیش سے آگے بڑھتے ہوئے ایک ہاتھ سے اس کا گریبان پکڑا اور دوسرے ہاتھ سے گن کی نال اس کی کنپٹی پر رکھی... اس ڈاکٹر کی نیلی آنکھوں میں ایک دم بے تحاشہ خوف امڈ آیا تھا... بولتی بھی بند ہو گئی... "چلو بیٹھو تم لوگ اپنی گاڑیوں میں... کبیر چلو تم بھی... ڈرائیونگ سیٹ پر..." میر حمدانی نے سب کو اشارہ کیا اور خود بھی گاڑی کی طرف بڑھ گیا... "سر... مم... میں نے بہت مشکل سے یہ گاڑی خریدی ہے... پلیز یہ ظلم مت کریں..." پیچھے سے التجا کی گئی تھی جسے نظر انداز کرتے وہ سب گاڑیوں میں بیٹھ کر روانہ ہو گئے... ڈاکٹر بے بسی بھری نگاہوں سے انہیں جاتے ہوئے دیکھتا رہا... گاڑیوں کے کافی دور جانے کے بعد اس نے چہرے سے ماسک اتارا... لبوں کی تراش میں استہزائیہ مسکراہٹ ابھری تھی... جھاڑیوں کے پیچھے سے راحم بھی نکل کر اس کے پاس آ چکا تھا... اشعر بھی کچھ فاصلے پر گاڑی کھڑے کر کے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

قریب چلا آیا... راجا نے پینٹ کی جیب سے ریموٹ برآمد کیا... پھر کوئی بٹن دبایا... دور سڑک پر نقطے میں تبدیل ہوتی گاڑیوں میں دھماکہ ہوا تھا... "یقیناً اس دھماکے میں میر حمدانی کے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو چکے ہوں گے..." راحم بڑبڑایا تھا... چند لمحوں بعد وہ تینوں مڑے اور مسرور سے دور کھڑی اشعر کی گاڑی کی طرف بڑھنے لگے...

اسد شیرازی تلملاتا ہوا ہاسپٹل میں داخل ہوا... جہاں میر حمدانی کے چند گارڈز جو اس حملے میں بچ گئے تھے ایڈمٹ تھے... میر حمدانی کے جسم کے فقط چند ٹکڑے ملے تھے موقع واردات سے... اور آدھے سے زیادہ گارڈز بھی حملے کی زد میں آکر جان کی بازی ہار گئے تھے... صرف چند افراد بچ پائے تھے جنہیں زخمی حالت میں ہاسپٹل لایا گیا تھا... اسد شیرازی کو جب سے معلوم ہوا تھا میر حمدانی کی موت کا وہ تب سے انگاروں پر لوٹ رہا تھا... اسے پورا یقین تھا کہ میر حمدانی کی موت کے پیچھے بھی اسی بلیک میلر کا ہاتھ ہے... وہ شدید طیش کے عالم میں وہ گارڈز کی وارڈ میں آیا... "تم لوگ وہاں کیا کر رہے تھے

Do not copy or distribute without permission of the author

ایڈیٹس...اتنے گارڈز کے ہوتے ہوئے بھی وہ کوئی آیا...اور اتنی آسانہ سے مہر حمدانی کو ختم کر گیا...کیوں...؟؟"اسد شیرازی گرجتے ہوئے پوچھ رہا تھا...وہاں چھ گارڈز بیڈ پر پڑے تھے جن کے جسم کے متاثرہ حصوں پر پٹی بندھی تھی...دو گارڈز ایسے تھے جو قدرے بہتر حالت میں تھے...ایک گارڈ نے الف سے ی تک سارا واقعہ اسد شیرازی کو کہہ سنایا..."تم جیسے بے وقوف لوگ میں نے آج تک نہیں دیکھے...کیسے یوں کسی بھی آدمی پر بھروسہ کر سکتے ہو تم...جبکہ جانتے بھی ہو کہ ہمارا دھندا اس طرح کا ہے کہ جہاں ہر وقت موت کی مانند دشمن ہمارے تعاقب میں رہتے ہیں..."اسد شیرازی دبی آواز سے غرایا...پریشانی کے باعث پیشانی مسلی...پہلے کیا کم مشکلات تھیں جواب حمدانی کی موت کی فکر بھی سر پر آن پڑی..."سر میں نے ایک بار دبے لہجے میں سر سے کہا بھی تھا لیکن انہوں نے یہ کہہ کر میری بات کو اگنور کر دیا کہ یہاں کوئی انہیں جانتا نہیں تو کسی کی ان سے کیا دشمنی ہو سکتی ہے...دشمن تو کراچی میں ہیں ناسب...اور ویسے بھی وہ جو ڈاکٹر تھا اس نے کونسا خود آ کر گاڑی پیش کی تھی...ہم نے تو زبردستی اس سے گاڑی چھینی تھی...ورنہ وہ تو منتیں کر رہا تھا کہ اس کی گاڑی نہ لے جائیں...اس کے لہجے یا انداز سے ہمیں کسی قسم کا کوئی شک نہیں ہوا کہ اس نے گاڑی میں بم لگایا ہو گا..."دوسرا گارڈ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وضاحت دے رہا تھا... لفظ ڈاکٹر پر اسد شیر ازی چونکا... "کون ڈاکٹر... کیا تم لوگوں نے اسے دیکھا... کیا اس کا چہرہ دیکھا... بتاؤ کون تھا وہ... کیسا دکھتا تھا..." اسد شیر ازی نے گارڈ کو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا... کہ شاید اس سے اس بلیک میلر کا کوئی سراغ مل جائے... اگر وہی بلیک میلر ڈاکٹر کے روپ میں آیا تھا میر حمدانی کے سامنے تو یقیناً گارڈز نے بھی اس کی شکل دیکھی ہو گی... اور شاید اب اس تک پہنچنے کا کوئی راستہ مل جائے... اسد شیر ازی آنکھوں میں امید لیے اس گارڈ کو دیکھا... جس کا سر نفی میں ہلنے لگا تھا...

"نہیں سر... ہم نے اسے دیکھا نہیں... وہ گاڑی سے اتر کر ہمارے سامنے ضرور آیا تھا لیکن اس نے چہرے پر ڈاکٹرز کا ماسک پہن رکھا تھا... ہم اس کا چہرہ نہیں دیکھ سکے... سر جلدی میں تھے اور ہمیں اس وقت صرف گاڑی سے مطلب تھا اس لیے اسے ماسک اتارنے کو بھی نہیں کہا... ہاں اس کی آنکھیں ضرور دیکھی تھیں... نیلے رنگ کی آنکھیں تھیں اس کی... بس... اس کے علاوہ ہم کچھ اور نہیں دیکھ پائے..." کہہ کر گارڈ نے سر جھکایا... اسد شیر ازی نے غصے بھری نگاہوں سے اسے دیکھا... "ایڈیٹس..." طیش سے اسے دھکا دیتا ہوا وہ جیسے آیا تھا آناً فاناً وارڈ سے نکل گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسد شیر ازی اپنے بنگلے میں لان میں بیٹھا منگنی کے فمکشن کے انتظامات کے سلسلے میں ہوٹل کے مینیجر کو خاص ہدایات دے رہے تھے... جونہی ہوٹل مینیجر وہاں سے نکلا اسد شیر ازی نے صوفے کی بیک سے سر ٹیک کر آنکھیں بند کر لیں... ایک ہاتھ سے پیشانی مسلتا وہ خاصا پریشان لگ رہا تھا... تبھی اس کا فون بجنے لگا... تھکاوٹ بھرے انداز میں اسد شیر ازی سیدھا ہوا... کال دیکھ کر گہری سانس بھری... پھر کچھ سوچتے ہوئے کال ریسیو کی... "ہیلو..." دور اپنے کمرے کی کھڑکی میں کھڑے راجا کی نظریں اسد شیر ازی پر ہی مرکوز تھیں... اور فون کان سے لگا تھا... آواز بدلنے میں تو وہ ویسے بھی ماہر تھا تبھی تو اسد شیر ازی اب تک یہ جان نہ سکا تھا کہ اسے بلیک میل کرنے والا شخص راجا ہی ہے...

"کیا ہوا اسد شیر ازی...؟؟ تھک گئے... حالات سے لڑتے لڑتے...؟؟" لہجے میں طنز بھرا تھا... اسد شیر ازی خاموشی سے سنتا رہا اسے... "ارے یاد آیا... حمدانی کی موت کا پتا چلا تھا مجھے... بہت افسوس ہوا اس کا سن کر... تمہارا بہترین دوست تھا نا... اسی بات پر دکھی ہو گے.... ہے نا..." بظاہر لہجہ ہمدردانہ تھا لیکن اس میں چھپی کاٹ کو اسد

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

شیرازی اچھی طرح محسوس کر سکتا تھا... "میں جانتا ہوں کہ حمدانی کو تم نے ہی مارا ہے... اور اب تک میرے بہت سے خاص آدمیوں کو مار چکے ہو... تم کون ہو میں نہیں جانتا... یہ سب کس لیے کر رہے ہو وجہ بھی نہیں معلوم... لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم مجھ سے سودا کر لو... جتنا پیسہ چاہیے لے لو... جو بھی چاہیے وہ مل جائے گا... بس وہ ویڈیوز..." اسد شیرازی نے لہجہ نرم رکھنے کی حتی المقدور کوشش کی... اب وہ دوسرے طریقے سے اس بلیک میلر کو گھیرنا چاہ رہا تھا... "واقعی...؟؟ جو میں کہوں گا دو گے مجھے...؟؟" مقابل شاید اس بار اسد شیرازی کے چنگل میں پھنسنے کو تیار ہو گیا تھا... اسد شیرازی کے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری... "ہاں ضرور... جو تم چاہو گے ملے گا... بولو کیا چاہیے تمہیں ان ثبوتوں کے بدلے میں... اور اپنی زبان بند کرنے کے لیے..." اسد شیرازی کو معاملہ نمٹتا نظر آیا تو دل بھی ہلکا ہونے لگا... دوسری جانب چند لمحے خاموشی چھائی رہی... پھر اسپیکر سے آواز ابھری... "تو سنو اسد شیرازی... مجھے صرف اور صرف تمہاری بربادی چاہیے... جس طرح تم نے سینکڑوں لوگوں کا خون بہایا اسی طرح تمہاری رگ رگ سے خون کا آخری قطرہ تک نچوڑ لینا ہی میری زندگی کا واحد مقصد ہے... اور تمہاری گنتی کے دن اب شروع ہو چکے ہیں... چاہے کچھ بھی کر لو... میرے عتاب سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تمہارا بچ پانا ناممکن ہے..."لہجہ میں اتنی سرد مہری تھی کہ اسد شیرازی کا دل بھی کانپ کر رہ گیا...لائن منقطع ہو چکی تھی...بے جان ہوتے ہاتھوں سے فون پھسل کر نیچے جا گرا...پیشانی پر پسینے کے قطرے نمودار ہونے لگے...راجا نے سلگتی نگاہوں سے کھڑکی کے پار اسد شیرازی کی غیر ہوتی حالت دیکھی...پھر کچھ سوچ کر دروازے کی طرف بڑھا...کچھ دیر بعد وہ لان میں اسد شیرازی کی طرف جا رہا تھا..."سر...اگر اجازت ہو تو آج میں اپنے ایک دوست کی طرف چلا جاؤں...آج ابیہا میم گھر میں ہی ہیں...کچھ دیر تک آ جاؤں گا..."مؤدب لہجے میں کہتا وہ اسد شیرازی کو دیکھنے لگا جو خالی خالی نگاہوں سے اسے تک رہا تھا..."ہاں...کک...کیا کہا تم نے...؟؟"اپنے خیالوں میں گم اسد شیرازی شاید راجا کی بات نہیں سن پایا تھا...راجا نے دوبارہ اپنا سوال دہرایا..."ہاں ٹھیک ہے...جاؤ..."اسد شیرازی نے اجازت دی...راجا نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا...جانے کے لیے قدم بڑھائے لیکن پھر رک گیا..."کیا ہوا سر...آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں...؟؟"اس نے اپنے لہجے میں حیرت سموئی..."نہیں کچھ نہیں...تم جاؤ..."اسد شیرازی نے کہتے ہوئے دوبارہ آنکھیں بند کیں..."سوچ لیں سر...ہو سکتا ہے میں آپ کی پریشانی میں کوئی مدد کر سکوں...یا کوئی بہتر مشورہ دے سکوں...میرے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سب دوست بھی ہر کام کے لیے مجھ سے ہی مشورہ طلب کیا کرتے تھے..."آخر میں راجا کا لہجہ محظوظ سا ہوا...اسد شیرازی نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھا...چند لمحے اسے غور سے دیکھا...اس کی باتوں پر غور کیا...یہ وہ شخص تھا جس نے اب تک اپنی ڈیوٹی پوری ایمانداری سے نبھائی تھی...اس سے اب تک اسد شیرازی کو کوئی شکایت نہ ہوئی تھی... اس سے پہلی ملاقات کا منظر اسد شیرازی کی نگاہوں میں گھوم گیا جب وہ اکیلا درجن بھر افراد کی دھلائی کر رہا تھا...یقیناً یہ اسد شیرازی کی مدد کر سکتا تھا...نہ جانے کیا سوچ کر اسد شیرازی نے اپنا معاملہ اس سے ڈسکس کرنے کا ارادہ کیا..."ہاں...ایک مسئلہ تو ہے...اور مجھے لگتا ہے کہ تم اس مسئلے کو حل کر سکتے ہو..."اسد شیرازی سوچتی نظروں سے اسے دیکھتا قریب چلا آیا..."میری خوش نصیبی ہو گی سر...ویسے بھی آج کل پیسوں کی بھی کچھ ضرورت آن پڑی ہے..."راجا مے درِ پردہ اسے یہ احساس بھی دلا دیا کہ وہ اسد شیرازی کا یہ کام کرنے کے لیے اضافی رقم بھی لے گا..."پیسے تمہیں مل جائیں گے... جتنے چاہو اتنے...بس میرا یہ مسئلہ حل کر دو..."اسد شیرازی کی بات پر راجا کے چہرے پر دلکش مسکراہٹ ابھری..."مسئلہ بتایئے سر...اور بے فکر ہو جایئے...راجا آپ کی مشکلات دور کرنے کے لیے اپنی جان پر کھیل جائے گا...کیونکہ میں...پیسوں کے لیے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کچھ بھی کر سکتا ہوں..."اسد شیرازی بھی اس کے لالچی پن پر مسکرا دیا..."مسئلہ اتنا چھوٹا بھی نہیں ہے...معاملہ بہت گھمبیر ہے...اصل میں میں نے اس مقام پر پہنچنے کے لیے بہت محنت کی ہے...دن رات ایک کر دیئے تب جا کر اس بلندی پر پہنچا ہوں کہ آج ساری دنیا مجھے جانتی ہے...میرا ایک نام,ایک پہچان بن چکی ہے...اور یہ تو تم بھی جانتے ہو کہ اتنی شہرت,اور بلندی صرف محنت سے ہی نہیں آجاتی...اس مقام تک آنے کے لیے سب کی طرح میں نے بھی کچھ غلط کام کیے ہیں...چند ایک لوگوں کا خون بھی کیا جو کہ مجھے مجبوراً کرنا پڑا...لیکن اب میرے خلاف کچھ ثبوت ایک شخص کے ہاتھ لگ گئے ہیں جو اگر میڈیا کے سامنے آگئے تو مجھے تباہ و برباد کر دیں گے...وہ شخص مجھے مسلسل بلیک میل کر رہا ہے...میں نے کچھ پروفیشنل غنڈے بھیجے اس کو ختم کرنے کے لیے لیکن اس شخص نے ان سب کے ساتھ نہ جانے کیا کیا کہ ان میں سے ایک بھی واپس نہیں آیا...ہر ممکن کوشش کر کے دیکھ لی اس مسئلے کے حل کے لیے...اسے لالچ بھی دیا لیکن کسی طرح وہ ہاتھ آنے کو تیار ہی نہیں...صرف ایک ہی مقصد ہے اس کا...میری تباہی...آگے کھائی پیچھے کنواں کی مانند میں پھنس کر رہ گیا ہوں...تم ہی بتاؤ میں کیا کروں...؟؟"اسد شیرازی نے الجھن بھرے انداز میں بالوں میں ہاتھ پھیرا..."لمبی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تان کر سو جائیں..."راجا نے اطمینان بھرے لہجے میں کہا...اسد شیرازی نے حیرت بھری نگاہوں سے اسے دیکھا..."مطلب...؟؟"لہجے سے الجھن واضح تھی..."میرا مطلب ہے سر...کہ آپ بے فکر ہو کر اپنا کام کیجیے...اور اپنی یہ ٹینشن مجھے دے دیجیے...میں جانوں اور وہ بلیک میلر جانے...صرف دو دن میں آپ کو اچھ خبر سننے کو ملے گی..."راجا کا اعتماد بھرا لہجہ دیکھ کر اسد شیرازی کے چہرے پر بھی اطمینان بھری مسکراہٹ ابھری...نہ جانے کیوں اسے بھروسہ تھا راجا پر کہ وہ جو کہتا ہے کرتا ضرور ہے..."پانچ دن بعد ابیہا کی منگنی ہے...امید ہے...اس سے پہلے تم میرا یہ مسئلہ حل کر دو گے...اور ہاں تمام ثبوت مٹانے کے بعد تمہیں تمہاری منہ مانگی رقم دے دی جائے گی..."اسد شیرازی کہتے ہوئے وہاں سے چلا گیا جبکہ راجا اس کے الفاظ پر الجھ کر رہ گیا..."ابیہا کی منگنی...؟؟لیکن کس سے...؟؟"اس کے لہجے میں حیرت تھی...کہ ابھی کچھ دن پہلے تو وہ راجا سے اپنی محبت کا اظہار کر رہی تھی اور اب اتنی جلدی منگنی...کسی اور سے...؟؟"خیر مجھے کیا..."چند لمحوں بعد سر جھٹک کر وہ اسد شیرازی کے بنگلے سے نکل گیا...اپنے کچھ ضروری کام نمٹانے کے لیے...اب اسے اسد شیرازی کا بھروسہ جیت کر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اس کے خاص آدمیوں میں شامل ہونا تھا... تاکہ اس کے کالے کارناموں کا راز فاش کر سکے...

"دیکھیں ناڈیڈ... آپ کی اینجل کتنی بدنصیب ہے... جس کی قسمت میں کسی کی محبت نہیں... بچپن میں ہی آپ اور مما چھوڑ گئے مجھے... تنہا, بالکل اکیلی... یہ بھی نہ سوچا کہ آپ کی لاڈلی کے ساتھ دنیا کیا کرے گی... مجھے بھی ساتھ ہی لے جاتے نا... اگر... اگر اسد شیرازی انکل نہ ہوتے... تو کون سنبھالتا مجھے... کیسے جیتی میں یہاں... آپ کے بعد انہوں نے مجھے باپ کا پیار دیا... میری حفاظت کی... اور بڑے ہوتے ہی ان کے دشمن میری جان کے پیچھے پڑ گئے... کاش میں تب ہی مر جاتی... لیکن نہیں... انکل کو میری فکر تھی... انہوں نے میرے لیے گارڈز رکھے... اور پھر..

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ آیا میری زندگی میں... میرے گارڈ کی حیثیت سے... جس سے میں خار کھاتی تھی... چڑ ہوتی تھی مجھے اس سے... لیکن پھر پتا ہی نہ چلا کہ کب یہ چڑ، یہ نفرت محبت میں بدلی.. مجھے وہ اچھا لگنے لگا تھا ڈیڈ... لیکن اس میں میری کوئی غلطی نہیں تھی... کیونکہ وہ ہے ہی اس قابل کہ اسے چاہا جائے... یقیناً جو بھی لڑکی اس کی زندگی میں آئے گی خوش قسمت ترین ہو گی... لیکن آپ کی بیٹی کی قسمت اتنی اچھی نہیں تھی بابا... میں تو شروع سے بد قسمت ہی رہی... پہلے آپ دونوں میرے پاس تھے لیکن اپنی بد نصیبی کے باعث آپ کو کھو دیا... پھر سالوں بعد کسی کو اپنے دل کے قریب محسوس کیا تو میری بد نصیبی کا سایہ اس پر بھی پڑ گیا... اس نے بھی مجھے ٹھکرا دیا ڈیڈ... میری عزت نفس، میری انا کو اور میرے وجود کو ریزہ ریزہ کر دیا... کیسے چنوں میں اپنے وجود کے ان ٹکڑوں کو... کیسے یکجا کروں خود کو... اپنے روتے کراہتے دل کے بین نظر انداز کر کے خود سے وعدہ کیا تھا کہ میں اس کے بغیر زندگی میں آگے بڑھوں گی... خوش رہوں گی... لیکن... ہر گزرتے دن کے ساتھ وحشت میں اضافہ ہوتا چلا جا رہا ہے... یوں جیسے کوئی میرے دل کو اپنے بھاری جوتے تلے مسل رہا ہو... خوشی تو دور کی بات... میں تو ایک مسکراہٹ تک کو ترس گئی ہوں... اس کو سامنے پاتی ہوں تو خود کو بے بسی کی انتہاؤں پر محسوس کرتی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہوں...اسے نہیں دیکھتی تو دل ویرانی کی اتھاہ گہرائیوں میں ڈوبتا چلا جاتا ہے...میرا خود پر کوئی زور نہیں...دل بے بسی کے شکنجوں میں جکڑا ہے...کسی اور سے منسوب ہونے کا خیال آتے ہی دل رکنے لگتا ہے...آپ ہی بتائیں ڈیڈ...میں کیا کروں...کیا کروں کہ مجھے سکون مل جائے...کیا کروں کہ میرے دل سے اس کا نام ہمیشہ کے لیے مٹ جائے..."رات کی تاریکی میں جب سب اپنے اپنے کمروں میں سکون کی نیند سو رہے تھے ایسے میں وہ عشق کی ماری اپنے ڈیڈ اور مما کی تصویر ہاتھ میں پکڑے گھٹنوں میں سر دیئے پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی...تڑپ رہی تھی اذیت سے...لیکن کون تھا جو اس کی اس تکلیف کا مداوا کرتا...اسے سنبھالتا...اس کے اشک پونچھتا...؟؟؟

😐سنا ہو گا کسی سے درد کی ایک حد ہوتی ہے...

💔ملو ہم سے کہ ہم اکثر اس حد کے پار جاتے ہیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ ان دونوں کی دوستی مزید گہری ہوتی جارہی تھی...

ڈرائیور نے اینجل کے ڈیڈ مراد بخاری کو راجا اور اینجل کی دوستی کے بارے میں سب بتادیا تھا... مراد بخاری تھوڑے پریشان تو ہوئے تبھی فوراً اینجل کو اپنے پاس بلایا... اور اینجل نے ڈیڈ کے پوچھنے پر راجا کے بارے میں انہیں سب کچھ بتادیا...

"بیٹا... آپ سے کہا تھا نا... یوں کسی اجنبی پر بھروسہ نہیں کرتے.... نہ جانے وہ کون ہے... کیا مقصد ہے اس کا... کہیں آپ کو کوئی نقصان پہنچادیا اس نے تو...؟؟ اچھی لڑکیاں یوں ہر کسی سے دوستی نہیں کرلیتیں..." مراد بخاری نے نرم اور محبت بھرے لہجے میں اینجل کو سمجھانے کی کوشش کی...

اس وقت وہ اسٹڈی روم میں ان کی کرسی کے سامنے رکھی بڑی سی اسٹڈی ٹیبل پر بیٹھی تھی... گلابی رنگ کی پھولی ہوئی فراک میں گلابی تمتماتے گالوں کے ساتھ باربی ڈول کی طرح دکھتی وہ کسی کا بھی دل موہ لینے کا ہنر رکھتی تھی...

مراد بخاری کی بات پر اس نے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کے پیالے میں ان کا چہرہ تھاما... "ڈیڈ... آپ نے یہ بھی تو کہا تھا نا... کہ ہمیں غریبوں کی مدد کرنی چاہیے... اور یہ

Do not copy or distribute without permission of the author

بھی کہ جو اچھے ہوتے ہیں اللہ ان کے چہروں پر نور بکھیر دیتا ہے... وہ غریب ہے ڈیڈ... اور اللہ نے اس کے چہرے پر بھی نور بکھیرا ہے... مجھے نظر آتا ہے وہ نور... اس کا مطلب یہی ہوا نا... کہ وہ بھی اچھا ہے..." معصوم سے لہجے میں کہتی وہ اپنی عمر سے بڑی باتیں کرنے لگی تھی... مراد بخاری کو بے ساختہ اس پر پیار آیا...

"آپ کی بات بھی ٹھیک ہے بیٹا... لیکن ابھی آپ اتنی سمجھدار نہیں ہوئیں کہ انسان کے چہرے سے اس کی اچھائی یا برائی کی پہچان کر سکیں..." مراد بخاری نے لاڈ سے اس کے پھولے پھولے گال کھینچے...

"لیکن ڈیڈ... وہ بہت اچھا ہے... آپ کو پتا ہے... وہ میرا بیسٹ فرینڈ بن چکا ہے... پکا والا دوست... اتنی پکی دوستی تو ابھی تک کسی کلاس فیلو سے بھی نہیں ہوئی میری... وہ میری ہر بات سنتا ہے... ہر بات مانتا ہے... اچھے لوگ ایسے ہی تو ہوتے ہیں..." اس نے اپنی عمر کے مطابق ہی اچھے اور برے لوگوں میں فرق کرنے کا فارمولا بتایا...

"اچھا جی... تو کیا ہم آپ کے بیسٹ فرینڈ نہیں ہیں...؟؟" مراد بخاری نے اسے اپنی گود میں بٹاتے ہوئے مصنوعی ناراضگی سے پوچھا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"آپ بھی ہیں نا... لیکن وہ زیادہ والا بیسٹ فرینڈ ہے..." اینجل معصومیت سے کہہ گئی...

مراد بخاری نے قہقہہ لگایا تھا اس کی بات پر..."اوکے مائی لٹل پرنسس... تو کیا ہمیں آپ کے اس بیسٹ فرینڈ سے ملنے کا شرف حاصل ہو سکتا ہے...؟؟" مراد بخاری نے اس کے بال بگاڑے...

"ڈیڈ... یہ شرف کیا ہوتا ہے...؟؟" اینجل کا دھیان مراد بخاری کے بولے گئے ایک لفظ میں اٹکا...

"ہمارا مطلب ہے کہ ہماری اینجل ہمیں اپنے بیسٹ فرینڈ سے کب ملوا رہی ہے...؟؟" مراد بخاری نے اس کی مشکل آسان کی...

"جب آپ چاہیں ڈیڈ... ایسا کرتے ہیں... کل آپ مجھے اسکول سے لینے آیئے گا... پھر میں آپ کو اپنے فرینڈ سے ملواؤں گی..." جوش سے کہتے ہوئے اس نے آنکھوں کے سامنے آتے بال ہٹائے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اوکے پرنسس... کل ٹائم نکال کر آپ کو لینے آئیں گے ہم... اب آپ جا کر اپنا ہوم ورک کیجیے... ڈیڈ کو بھی کچھ کام کرنا ہے..." مراد بخاری نے اسے گود سے اتارا...

"اوکے... بائے ڈیڈ..." ان کے گال پر بوسہ دیتی وہ باہر بھاگ گئی... جبکہ مراد بخاری کچھ سوچتے ہوئے اٹھے اور ایک ریک میں ترتیب سے سجی فائلز میں سے کوئی فائل ڈھونڈنے لگے...

❤❤❤❤❤

"یہ لیں سر... آپ کے خلاف جو بھی ثبوت تھے وہ اس ٹیب میں ہیں... چیک کر سکتے ہیں آپ... اور اس بلیک میلر کا نام آصف خان تھا... غالباً اس کا باپ شاہد خان آپ کے ساتھ کوئی کام کرتا تھا اور اس کی کسی غلطی پر آپ نے اسے ختم کر دیا تھا اور اس کی بیوی کو گھر سے اٹھوا لیا تھا... آصف خان ان کی واحد اولاد تھا... اور سوفٹ ویئر انجینیر بھی... وہ اپنے باپ کا بدلہ لینے کے لیے ہی آپ کے پیچھے لگا تھا اور بالآخر اس نے آپ کے خلاف

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

چند ثبوت ڈھونڈ نکالے... ویسے آپ فکر مت کریں... میں اسے بھی ختم کر آیا ہوں... اور اس ٹیپ کے علاوہ اور جتنی کاپیز اس نے کروا رکھی تھیں ان ثبوتوں کی, وہ سب بھی ضائع کر دی ہیں..."

ٹھیک دو دن بعد راجا اسد شیرازی کی خدمت میں حاضر ہوا تھا... اور فخر سے اپنا کارنامہ بیان کیا تھا... اسد شیرازی کی نظروں میں شاہد خان کا چہرہ گھوم گیا... واقعی ایک ذرا سے جھوٹ پر اسد شیرازی نے اسے ختم کر کے اس کی بیوی کو گھر سے اٹھوایا تھا اور اپنے بندوں کے حوالے کر دیا تھا... جسے انہوں نے اپنی حوس کا نشانہ بنایا اور مار کر کہیں پھینک دیا تھا... اس کا بیٹا آصف ہاسٹل میں رہائش پذیر تھا تبھی بچ گیا اور بعد میں اسد شیرازی نے اس معاملے کو کوئی خاص توجہ نہ دی...

اسد شیرازی نے اضطرابی حالت میں وہ ٹیپ پکڑا... اور اس میں سے کچھ چیک کرنے لگا... واقعی... اس میں کچھ اصل ویڈیوز بھی موجود تھیں جنہیں بعد میں ایڈٹ کیا گیا تھا... اور وہی ایڈٹ ویڈیوز وہ بلیک میلر بار بار اسد شیرازی کو بھیجتا رہا تھا... اب اس بات میں کوئی شک نہیں رہا تھا کہ راجا سچ کہہ رہا ہے....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

"لیکن...مارا کیوں اسے...میرے سامنے لاتے...میں اپنے ہاتھوں سے اسے مارتا...کیسے مارا اسے...کہاں پھینکا...؟؟"اسد شیرازی کے لہجے میں بے تابی سی تھی...

اس کی بات پر راجا نے جیب سے ایک پین ڈرائیو نکالی..."میں جانتا تھا سر کہ آپ یہ سب سوالات ضرور کریں گے...تبھی میں نے اس کی موت کا سارا منظر ریکارڈ کر لیا تھا...اس میں ویڈیوز ہیں...دیکھ لیجیے گا کہ کیسے مارا میں نے اسے...میں نے سوچا آپ جیسے بڑے لوگوں کے پاس کہاں اتنا وقت کہ کسی کی جان لیں...ویسے بھی میرے ہوتے ہوئے آپ کیوں اپنے ہاتھ کسی کے خون سے رنگیں...بس یہی سوچ کر میں نے اسے مارا اور لاش دریا میں بہادی..."

راجا کی بات پر اسد شیرازی نے پر سوچ نظروں سے پین ڈرائیو کو دیکھا...چند لمحوں بعد وہ ایل ای ڈی پر اس ویڈیو کو دیکھ رہا تھا جس میں ایک نیم اندھیرے کمرے میں راجا آصف پر تشدد کر رہا تھا...اور اس سے اصلیت اگلوا رہا تھا...راجا نے کن اکھیوں سے اسد شیرازی کے چہرے کے تاثرات دیکھے...آصف نے اپنے منہ سے اقرار کر لیا تھا کہ وہی بلیک میل کر رہا ہے اسد شیرازی کو...اور ساتھ ہی ان ثبوتوں کے بارے میں بھی سب بتا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دیا... ویڈیو میں اب آصف بے تحاشا تشدد سہنے کے باعث موت کی وادیوں میں اتر گیا تھا... اور راجا اسے ایک پڑی سی چادر میں لپیٹ رہا تھا... چادر میں لپیٹ کر راجا نے اپنا موبائیل پکڑا اور ویڈیو ختم ہو گئ...

"بس سر... اتنی ہی ویڈیو بنائ... پھر اسے جا کر دریا میں بہا دیا... اور اس کے بتائے گئے پتے سے سارے ثبوت ڈھونڈ لایا..." ہاتھ باندھتے ہوئے راجا نے اسد شیرازی کو بتایا...

اسد شیرازی نے سر اثبات میں ہلایا... "لیکن اگر اس نے یہی ویڈیوز اپنے کسی دوست کو بھی سینڈ کر دی ہوئیں تو...؟؟ آخر وہ جانتا تھا کہ مجھ سے دشمنی مول رہا ہے, کسی بھی وقت پکڑا گیا تو کیسے میرے عتاب کا نشانہ بن سکتا ہے..." اسد شیرازی ریموٹ پیشانی پر ٹکائے کہہ رہا تھا...

"میں جانتا ہوں سر... تبھی مار پیٹ کے دوران اس سے یہ سوال بھی ہو چھا تھا... اس نے کسی کو بھی ویڈیوز نہیں دیں... یہ معاملہ بہت گھمبیر اور خطرناک تھا سر... آخر آپ جیسے بڑے آدمی پر ہاتھ ڈالنے کی کوشش کی تھی اس نے... وہ کسی پر بھی بھروسہ نہیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کر سکتا تھا تبھی اس راز کو خود تک ہی محدود رکھا..."راجا اسد شیرازی کی ہر بات کا جواب دینے کے لیے خود کو تیار کر کے آیا تھا...

"آپ بے فکر رہیے سارے...اب کوئی آپ کو پریشان نہیں کرے گا...اگر آئندہ بھی کوئی مسئلہ ہو تو مجھے یاد فرمایئے گا..."راجا نے اسے مطمئین کرنے کو مزید کہا...

اسد شیرازی اٹھا..."مجھے تم پہ فخر ہے راجا...تم واقعی ایک قابل تعریف اور قابل اعتبار شخص ہو...میرا کوئی بیٹا نہیں جو میرے کاروبار میں میری مدد کر سکے..

کیا تم میرا داہنا ہاتھ بنو گے...؟؟"اسد شیرازی کو راجا کی صلاحیتوں کا بخوبی اندازہ ہو چکا تھا...اور وہ اسے اس قابل لگا تھا کہ اسے اپنے کاروبار کا حصہ بنا سکے...آہستہ آہستہ اسے اپنے اِلّیگل کاموں میں پھنسا کر وہ بہت سے مطلب نکلوا سکتا تھا اس سے...یہی سوچ کر اسے آفر کی تھی...

"میری خوش نصیبی ہو گی سر...لیکن میں زیادہ پڑھا لکھا نہیں ہوں..آپ کے آفس میں کام کیسے...؟؟"راجا نے جھجھکتے ہوئے بات ادھوری چھوڑی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ارے یار... میرے ساتھ کام کرنے کے لیے تعلیم کی نہیں عقل, طاقت اور حوصلے کی ضرورت ہوتی ہے... اور تم میں یہ تینوں چیزیں بدرجۂ اتم موجود ہیں... فکر مت کرو... تمہیں کام سکھا دیا جائے گا... اور جگہ بھی بتا دی جائے گی... کل سے ابیہا کے یونیورسٹی سے آجانے کے بعد تم اسی جگہ پر آیا کرو گے اور ہمارے ساتھ کام کرو گے... ڈبل پیمنٹ کی جائے گی تمہیں... اور ہاں... جو کام تم نے آج کیا ہے اس کی پیمنٹ یہ رہی..." اسد شیرازی نے چیک بک سے خطیر رقم کا چیک کاٹ کر اس کے حوالے کیا...

"شکریہ سر..." رقم کے نام پر راجا کے چہرے پر روشنی سی بکھری تھی... چیک لے کر وہ کمرے سے نکلا...

اپنے کمرے میں جا کر اس نے میسیج ٹائپ کیا... "آصف کو فی الحال چھپا کر رکھنا... کل اسد شیرازی کا دیا ہوا چیک مل جائے گا تمہیں... چیک کیش کروا کے ساری رقم آصف کے اکاؤنٹ میں جمع کروانا اور جلد سے جلد اسے کینیڈا بھیج دو کچھ عرصہ کے لیے..." میسیج سینڈ ہو چکا تھا...

دوسری جانب سے چند لمحوں بعد پیغام موصول ہوا... "اوکے سر..."

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دوسری جانب آصف اور راحم ایک کمرے میں موجود تھے... آصف کے چہرے پر زخموں کے چند نشان تھے... پیشانی پر ایک طرف پٹی بندھی ہوئی تھی... "شکریہ دوست... پلان کامیاب رہا... اسد شیرازی پھنس چکا ہے... اس کی بربادی سے تم بھی اپنے ماں اور باپ کا بدلہ لے سکو گے... ان چوٹوں کے لیے معذرت... ویڈیو میں اصلیت کا رنگ بھرنے کے لیے یہ ضروری تھیں... چند دنوں تک تمہیں کینیڈا بھیج دیا جائے گا... تب تک تمہیں چھپ کر رہنا ہو گا..." راحم نے اسے سمجھاتے ہوئے کہا جس پر وہ سر اثبات میں ہلانے لگا...

ان لوگوں نے اسے فرضی کہانی سناتے ہوئے اسد شیرازی کے خلاف مدد کرنے کی درخواست کی تھی اور بدلے کی آگ میں اور رقم کے لالچ میں وہ ان کی مدد کے لیے تیار ہو گیا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بہت مدت سے ایسا ہے

کہ تم خاموش رہتے ھو

کوئی گہرا ہے غم شاید

جسے چپ چاپ سہتے ھو

یونہی چلتے ہوئے تنہا

کوئی غمگیں سا نغمہ

تم اکثر گنگناتے ھو

دوران گفتگو یونہی

ملیں نظروں سے جب نظریں

تو باتیں بھول جاتے ھو

کسی گم سم سی حالت میں

یا پھر بارش کے موسم میں

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

فقط اتنا ہی کہتے ھو

اداسی بے وجہ سی ہے

بہت بوجھل طبیعت ہے

بھلا سچ کیوں نہیں کہتے

کسی کو یاد کرتے ھو...

وہ کمرے کی کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا... نظریں دور کھڑکی پر جمی تھیں...اور خیالوں میں کسی کا معصوم چہرہ بار بار ابھر رہا تھا... کسی کی مسکراہٹ سے بھرپور جھلمل کرتی آنکھیں اس کے خیالوں کی رو بھٹکا کر اسے دور اپنے ساتھ لے جاتیں... کسی اور جہاں میں...دور کہیں سے تہجد کی اذانیں سنائی دینے لگی تھیں...وہ چونکا...یونہی ساری ساری رات گزر جاتی تھی اسے جاگتے ہوئے... نیندیں تو نہ جانے کب سے روٹھ چکی تھیں... اگر کبھی نیند کی دیوی مہربان ہو بھی جاتی تو گزرا ماضی بھیانک خواب کی صورت آنکھوں میں آن ٹھہرتا اور پھر دوبارہ اس کے لیے سو پانا محال ہو جاتا...آنکھوں میں ہلکی سی نمی

Do not copy or distribute without permission of the author

لیے وہ مڑا... باتھ روم کی جانب جاتے ہوئے الماری کے قریب رکا... کچھ سوچ کر الماری کھولی... اس کے سب سے چھوٹے دراز میں کسی قیمتی متاع کی طرح سنبھال کر رکھی وہ پائل نکالی... چاندی کی پانچ سے چھاسالہ بچی کی پائل... انگلیوں کی پوروں سے اسے چھو کر اس نے کچھ محسوس کرنا چاہا... اینجل کے لیے اپنے خالص جذبات... اس کی اور اپنی دوستی... اس کی میٹھی میٹھی باتیں... اس کا وہ آنکھیں بند کر کے مسکرانا... بات کرتے ہوئے دونوں پونیاں جھلانا... اور پھر... اینجل کا اس سے بچھڑنا... دل میں ایک دم ٹیسیں سی اٹھنے لگیں... سر جھٹکتا وہ ہاتھ کھینچ گیا... چند لمحے بے بسی بھری نگاہوں سے اس پائل کو دیکھا... پھر ڈھیلے ہاتھوں سے الماری بند کر دی... گہری سانس بھرتا پیچھے ہوا... جیکٹ اتار کر سائیڈ پر رکھی... سیاہ ٹی شرٹ کے بازو فولڈ کیے اور وضو کرنے کی نیت سے باتھ روم کی جانب بڑھ گیا... بیسن کے سامنے کھڑے ہو کر منہ پر پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے اس کی نگاہیں سامنے لگے شیشے کی جانب اٹھیں... نظریں اپنی گہری سیاہ آنکھوں پر جمی تھیں... ہاتھ ساکت ہوئے... خیالوں کی رو پھر بھٹکنے لگی... "تمہاری آنکھیں بہت پیاری ہیں فرینڈ..." کسی کی معصوم آواز کان میں گونجی... چند لمحوں بعد وہ آنکھوں میں لگائے لینز اتار رہا تھا... سیاہ رنگ کے لینز اترنے کے بعد آنکھوں کا اصل

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

رنگ واضح ہوا... گہری نیلی آنکھیں... جن کے گرد سیاہ ہاشیہ تھا جو اس کی آنکھوں کو منفرد سا بناتا... اس نے بے ساختہ اپنی آنکھوں کو چھوا... اینجل کو اس کی آنکھوں کا رنگ بہت پسند تھا... اور اس کی پسند سے تو راجا کو عشق تھا... لیکن وہ لینز استعمال کرتا تھا جس کے باعث آنکھوں کا رنگ سیاہ نظر آتا... اس کی زندگی میں سب سے بلند مقام پر فائز اس لڑکی کو اس کی نیلی آنکھیں پسند تھیں لیکن اس کے باوجود وہ اپنی آنکھوں کا رنگ ساری دنیا سے چھپاتا تھا تو اس کی صرف ایک ہی وجہ تھی... اس کا باپ... ہاں بالکل... اس کا باپ... جس سے اسے شدید نفرت تھی... راجا نے نقوش تو ماں سے چرائے تھے لیکن آنکھوں کا رنگ باپ سے... اس کے باپ کی آنکھیں بھی نیلی تھیں... گہری نیلی... اور وہ جب جب آئینے میں خود کو دیکھتا اپنی آنکھوں کے رنگ کے باعث اسے اپنا باپ یاد آتا... خود میں اپنے باپ کا عکس دکھائی دیتا... اور زندگی میں وہ واحد انسان تھا جسے وہ کبھی یاد نہیں کرنا چاہتا تھا... اسے اپنے حافظے سے مٹا دینا چاہتا تھا... اس پوری دنیا میں اسے سب سے زیادہ نفرت تھی تو اپنے باپ سے اور اس کے بعد اسد شیرازی سے... یہ دو لوگ تھے جنہوں نے اس کی زندگی کو تباہ کر دیا تھا... ایک کو وہ زندگی بھر دیکھنا نہ چاہتا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھا...اور دوسرے کی زندگی میں خود داخل ہوا تھا...اپنی مرضی سے...انتقام کی خاطر...

پچھلے تین دن سے راجا ابیا کو گھر ڈراپ کرنے کے بعد اسد شیرازی کے بتائے گئے ایک اڈے پر جا رہا تھا جہاں ناجائز اور غیر قانونی اسلحہ اور بارود رکھا گیا تھا...اور وہی اسلحہ اندرون ملک دہشتگردوں تک پہنچایا جاتا...اس اسلحے اور بارود سے ہی دہشتگرد پاکستان میں لوگوں کو اپنی وحشت اور نفرت کا نشانہ بناتے اور بم دھماکوں میں سینکڑوں لوگوں کی جانیں لیتے...افسوس کی بات تو یہ تھی ان دشمن ملک عناصر کے ساتھ اندرون ملک کے بڑے بڑے لوگ بھی ملے ہوئے تھے فقط ذاتی مفاد اور پیسے کے لالچ میں...اگر تمام پاکستانی متحد ہو کر ان دشمنوں کا مقابلہ کرنے کی ٹھان لیں تو کسی کی جرأت نہ ہو ہمارے وطن کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی دیکھنے کی...لیکن یہاں کے لوگ اپنے وطن سے وفا کہاں

Do not copy or distribute without permission of the author

کرتے ہیں... فرقہ واریت اور آگے سے آگے بڑھنے کا جنون انہیں محب وطن سے خود غرض انسان بنا کر رکھ دیتا ہے... اسد شیرازی کا شمار بھی ایسے ہی لوگوں میں ہوتا تھا... جو دشمنوں کی خوشنودی کی خاطر وطن سے ہی غداری کرتے ہیں...

اسد شیرازی نے ان تین دنوں میں راجا کو کچھ مشکل کام سونپے تھے صرف اسے آزمانے کے لیے... اور اس کا بھروسہ جیتنے کی خاطر راجا نے وہ کام بخوبی سرانجام دیئے تھے جس پر اسد شیرازی کی نظر میں اس کا ایک مقام بن گیا تھا...

جس دن سے ابیہا کا اور اس کا جھگڑا ہوا تھا اس کے بعد سے ابیہا نے اس سے بات کرنا تک چھوڑ دیا تھا... صرف اس سے نہیں... وہ اب اپنے فرینڈز سے بھی بہت کم بات کرتی... گم صم سی سب میں ہوتے ہوئے بھی سب سے لاتعلق رہتی... اس نے اب کلب جانا بھی چھوڑ دیا تھا... جینز کے ساتھ کرتے پہنتی... اب اسے شرٹس پہنے ہوئے نہیں دیکھا تھا راجا نے... اور نہ ہی اس کے جسم کا کوئی حصہ بے حجاب دیکھا تھا... اس کی ڈریسنگ ابھی بھی ماڈرن تھی لیکن اب جسم اچھے سے ڈھکا ہوتا... اس بدلاؤ کی وجہ راجا کو اچھی طرح معلوم تھی... اور اس کی ناراضگی کا بھی بخوبی اندازہ تھا... وہ یہ بھی جانتا تھا کہ اس دن وہ

Do not copy or distribute without permission of the author

زیادہ ہی سخت رویہ اختیار کر گیا تھا لیکن اگر وہ ایسا نہ کرتا تو شاید ابیہا اپنے منہ زور ہوتے جذبات پر قابو نہ پا سکتی...اور اس کے نرم لہجے کی بدولت اس سے امیدیں بھی وابستہ کر لیتی...اب کم از کم وہ اس سے مایوس ہو کر کسی اور کی زندگی میں شامل تو ہونے جا رہی تھی...اور راجا کو یقین تھا کہ بہت جلد وہ اسے بھول کر اپنی زندگی میں مگن ہو جائے گی...

"آپ ناراض ہیں مجھ سے...؟؟"راجا نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے ایک نظر اس پر ڈالی تھی...جو بلیو جینز پر اسکن کرتا پہنے سر جھکائے بیٹھی تھی...کندھوں پر دوپٹا بھی موجود تھا اور بال کھلے تھے...اس کے پورا سراپہ حزن و ملال میں ڈوبا تھا...راجا کی بات پر لاتعلقی بھری نگاہ اس پر ڈالی...اسے قطعاً امید نہ تھی وہ اس سے یہ سوال بھی پوچھ سکتا ہے...ایک نظر اسے دیکھ کر وہ سامنے دیکھنے لگی...جواب دینا بھی گوارا نہ کیا...

"کچھ پوچھا ہے میں نے آپ سے..."راجا نے گاڑی کو موڑتے ہوئے دوبارہ اپنا سوال دہرایا...نہ جانے کیوں وہ آج اس سے یہ پوچھ رہا تھا ورنہ اسے کیا فرق پڑتا اس کی ناراضگی سے...یا خوشی سے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ناراض وہ ہوتے ہیں جن کے پاس کوئی منانے والا ہو... میرے پاس نہ تو کوئی منانے والا ہے... اور نہ ہی ناراض ہونے کا حق..." خود پر قابو پاتے پاتے بھی آخر میں اس کی آواز بھرا گئی تھی... رخ موڑ کر اس نے آنکھوں میں آئی نمی چھپانی چاہی... راجا خاموش سا ہو گیا اس کی بات پر...

"اگر میں سوری کہوں اس دن کے اپنے رویے پر تو...؟؟" ابیہا سمجھ نہیں سکی کہ وہ معافی مانگ رہا ہے یا معافی کی اجازت... لیکن یہ بھی سچ تھا کہ اس کی معافی سے ابیہا کے دل کی حالت تو نہیں بدل سکتی تھی... جو اس پر بیتی اور جو بیت رہی تھی اس میں تو کوئی فرق نہ آتا...

"ضرورت نہیں..." گال پر پھسلتے آنسو صاف کرتے ہوئے اس نے بیگ پکڑا... بکس اٹھائیں اور دروازہ کھول کر گاڑی سے نکل گی کہ اگر وہ مزید کوئی بات کرتا تو شاید وہ اپنا ضبط کھو بیٹھتی... راجا کی بے بس سی نظریں اس کی پشت پر ٹک گئیں... نہ چاہتے ہوئے بھی وہ اک معصوم لڑکی کا دل دکھا گیا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

😐شوخیاں چھوڑ دیں اس نے...

😞ہر رنگ میں اداسی گھلتی جا رہی ہے...

😒کوئی روٹھنے والے سے کہو...

🙂آؤ دیکھ لو آ کر..

💔وہ پاگل سی لڑکی سدھرتی جا رہی ہے...

💔💔💔💔💔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بالآخر منگنی کا دن بھی آ ہی گیا تھا...اور منگنی اسد شیرازی کی بیٹی کی تھی تو دھوم دھام بھی دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی...اسد شیرازی کے بہت سے جاننے والے اس تقریب میں موجود تھے...جن میں بڑے اور نامور بزنس مین بھی شامل تھے...راجا بغور ان سب کو دیکھ رہا تھا...سیکیورٹی کا انتظام بھی انتہائی سخت رکھا گیا تھا...راجا سب گارڈز کو خاص ہدایات دے رہا تھا...گیٹ سے صرف ان لوگوں کو ہی گزرنے دیا جا رہا تھا جن کے پاس

Do not copy or distribute without permission of the author

انٹری پاس تھا...اسد شیرازی کو خدشہ تھا کہ ان کے دشمن کہیں اس تقریب میں آکر فنکشن کو تباہ نہ کر دیں... تبھی ہر چیز کا جائزہ وہ خود لے رہا تھا...راجا کی ذمہ داریوں میں بھی اضافہ ہوا تھا...اسد شیرازی نے سیکیورٹی کا سارا انتظام راجا کے سپرد کر دیا تھا کہ اسے راجا پر پورا بھروسہ تھا...

للی کے پھولوں سے خوبصورتی سے سجے اسٹیج پر موجود کاؤچ پر ابیہا بیٹھی تھی اپنے منگیتر کے ساتھ... مختلف فوٹو گرافران سے پوز بنواتے تصاویر لینے میں مصروف تھے...ایک طرف ڈی جے کا انتظام بھی کیا گیا تھا...ابیہا لائٹ پنک کامدار میکسی میں بالوں کا جوڑا بنائے لائٹ میک اپ میں نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی...راجا نے ایک نظر اس کے چہرے پر ڈالی...میک اپ بھی اس کے چہرے اور آنکھوں کی اداسی چھپا نہیں پایا تھا...اسے نہ جانے کیوں افسوس سا ہوا...

ابیہا کی بے ساختگی میں اٹھی نظر ڈنر سوٹ میں ملبوس راجا پر پڑی تھی...اس کی بھیگتی نگاہوں میں شکایت سی تھی... جسے پڑھتا ہوا راجا رخ موڑ گیا...اسے حلق خشک ہوتا ہوا محسوس ہوا قریب سے گزرتے ویٹر کی ٹرے سے پانی کا گلاس تھام کر وہ اسٹیج سے رخ موڑ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کر ایک ٹیبل کے قریب پڑی کرسی پر بیٹھ گیا... ٹھیک اسی وقت ابیہا اور اس کا ہونے والا منگیتر منگنی کی رسم کے لیے اٹھ کھڑے ہوئے... لڑکے نے اپنا بازو ابیہا کی کمر کے گرد حمائل کیا تھا... ابیہا نے جھٹکے سے اس کی جانب دیکھا... اس کی چمکتی نظریں اور مسکراتے لب دیکھ کر ابیہا کو بھی زبردستی کی مسکراہٹ چہرے پر سجانی پڑی... ورنہ دل تو چاہ رہا تھا کہ یہیں پھوٹ پھوٹ کر رونے لگ جائے... سب لوگ اسٹیج سے کچھ فاصلے پر دائرے کی صورت میں کھڑے تھے... راجا ان سب سے دور کرسی پر بیٹھا بے نیاز سا پانی پی رہا تھا... فوٹو گرافر جلدی جلدی تصاویر لیتے اس جوڑے کے خوشگوار لمحات کو قید کر رہے تھے... ان دونوں کے کھڑے ہوتے ہی منگنی کی رسم کے لیے اسد شیرازی بھی اسٹیج پر آئے اور ابیہا کے پہلو میں کھڑے لڑکے کے فادر بھی... اسد شیرازی نے مائک تھام کر گلا کھنکارا... "لیڈیز اینڈ جینٹل مین... سب سے پہلے تو بہت شکریہ آپ سب کا... کہ آپ اس تقریب میں آئے... اپنا قیمتی وقت نکال کر..." اسد شیرازی کی آواز گونج رہی تھی... راجا نے بے زار ہوتے ہوئے گلاس ٹیبل پر رکھا... اکتاہٹ زدہ سا اٹھ کر وہ وہاں سے جانے لگا... "جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں... آج میری بیٹی ابیہا کی منگنی ہے... فراز آفندی کے ساتھ..." راجا نام سن کر چونکا... بے ساختہ اس کے قدم رکے تھے... "جی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہاں... آج کی یہ خوبصورت شام ڈبل سیلیبریشن کی شام ہے... کیونکہ آج کی شام نہ صرف میری بیٹی کی منگنی ہو رہی ہے... بلکہ میں اور میرا بہترین دوست مرزا جمال آفندی اپنی برسوں پرانی دوستی کو رشتہ داری میں بدلنے جا رہے ہیں..." تالیاں بجنے لگی تھیں وہاں... راجا کے قدم مڑنے سے انکاری ہو گئے... دل میں شدت سے دعا جاگی تھی کہ جو اس نے سنا وہ غلط ہو... وہ مڑنے سے ڈر رہا تھا کہ اگر مڑا تو شاید پتھر میں تبدیل ہو جائے... لیکن مڑنا تو تھا ہی... اسٹیج پر نظر پڑتے ہی اس کی نگاہیں ساکت ہوئیں تھیں... لڑکے کے فادر کو دیکھ کر اس کے قدموں تلے سے زمین کھسک گئی... دھڑ دھڑ دھڑ... ساتوں آسمان اس کے سر پر گرے تھے... اس کے حواس نے کام کرنا چھوڑ دیا... دل کی دھڑکن رکتی ہوئی سی محسوس ہوئی.... ہاتھوں کی لرزش واضح تھی... چہرہ کئی رنگ بدلنے لگا... سامنے اب ایہا اور فراز آفندی ایک دوسرے کو رنگز پہنا رہے تھے... اس تقریب میں موجود ہر شخص خوش تھا... اس بات سے بے خبر کہ راجا کے دل پر کیسی قیامت گزری تھی... زندگی میں پہلی بار اس کے چہرے پر شاک, حیرت, بے چینی, اضطراب کے ملے جلے تاثرات ابھرے تھے... جنہیں چھپانے میں وہ ناکام رہا..." مرزا جمال آفندی..." اس کے لبوں سے سرسراتا ہوا سا نام نکلا... اس نے ساری زندگی جس

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

شخص کا سامنا نہ ہونے کی دعائیں مانگی تھیں آج وہی شخص اس کے سامنے کھڑا تھا...ابیہا کے ہونے والے سسر کے طور پر... بمشکل خود کو سنبھالتا وہ لڑکھڑاتے ڈگمگاتے قدموں سے وہاں سے نکلا...

"راجا..." اس سے پہلے کہ وہ ہال سے نکل کر بیرونی دروازے کی طرف جاتا اسد شیرازی نے اسے دیکھ کر مائیک میں اسے پکارا تھا...راجا جو وحشت زدہ سا ہو رہا تھا اور اس وقت اسے تنہائی کی شدت سے طلب تھی, اسد شیرازی کی بات سن کر رکا...آنکھیں سختی سے میچتے ہوئے اس نے آنکھوں کی سرخ کو کم کرنا چاہا... مٹھیاں بھینچے, گہری سانسیں بھرتے وہ خود پر قابو پانے کی ہر ممکن کوشش کر رہا تھا...

"راجا... یہاں آؤ...اسٹیج پر..." اسد شیرازی دوبارہ مخاطب ہوا...اس کی بات پر سب کی نگاہیں راجا کی طرف اٹھیں... فرار کی کوئی راہ نہ پاتے ہوئے راجا مڑا...بھاری ہوتے قدموں کو بمشکل دھکیلتا ہوا وہ اسٹیج پر آیا...اسد شیرازی نے اس کے گرد بازو پھیلاتے ہوئے اسے اپنے ساتھ کھڑا کیا....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"مرزا جمال آفندی... یہ ہے راجا... میری بیٹی ابیہا کا گارڈ اور یوں سمجھ لو... اب سے یہ میرا دایاں ہاتھ بھی ہے... میری طاقت... اور راجا... یہ ہے مرزا جمال آفندی... میرا دوست.... اور ابیہا کا ہونے والا سسر..." اسد شیرازی نے فخر سے راجا کا تعارف اپنے دوست سے کروایا... اور مرزا جمال آفندی کو بھی راجا سے متعارف کروایا...

"ہیلو..." مرزا جمال آفندی نے سر ہلاتے ہوئے راجا کو مخاطب کیا... جبکہ اس کا نام سن کر پر سوچ نظریں راجا پر ہی جمی تھیں... نہ جانے کیوں اس نام سے انہیں بہت کچھ یاد آیا تھا...

"نائس ٹو میٹ یو سر..." راجا خود کو سنبھالنے میں کافی حد تک کامیاب ہو چکا تھا... تبھی دھیمی آواز میں کہہ کر سر ہلایا... سامنے کھڑا شخص اس کے چہرے سے دل میں جلتی آگ کا اندازہ نہ لگا پایا تھا... راجا نے چبھتی ہوئی سی ایک نگاہ مرزا جمال آفندی اور ساتھ کھڑے فراز آفندی پر ڈالی تھی... "اسے دیکھ کر مجھے ایک پل کو اپنے بیٹے کا گمان ہوا.... میرے بیٹے کا نام بھی راجا تھا... لیکن اس کی آنکھیں گہری نیلی تھیں..." مرزا جمال آفندی کا لہجہ

Do not copy or distribute without permission of the author

حسرت زدہ سا ہوا تھا... فراز آفندی نے بھی عجیب سے انداز میں راجا کو دیکھا... مرزا جمال کی بات پر اسد شیرازی کچھ کہنے ہی والا تھا جب راجا کی سرد سی آواز ابھری...

"میرے ایک دوست کی شکل اوبامہ سے ملتی ہے... لیکن اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ وہ اوبامہ ہے... یا اوبامہ کا بھائی... پھر میرا تو فقط نام ملتا ہے آپ کے بیٹے سے..." اس کے لہجے میں موجود چبھن نے مرزا جمال کو چونکایا تھا...

"ایکسکیوزمی سر.... مجھے سیکیورٹی کو دیکھنا ہے... ہیو فن..." وہ اسد شیرازی سے کہہ کر فوراً اسٹیج سے اتر آیا تھا... تیز قدموں سے چلتے ہوئے وہ بیرونی دروازے کی طرف جا رہا تھا کہ اس کے سینے میں جو طوفان برپا تھا اگر مزید کچھ دیر وہ مرزا جمال آفندی کے سامنے رہتا تو شاید اس کے دماغ کی کوئی نس ہی پھٹ جاتی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مرزا جمال آفندی کو اسد شیرازی کی پارٹی میں اس کے دوست کی حیثیت سے دیکھ کر راجا کو دھچکا لگا تھا... دوسری بات جس سے وہ شاکڈ ہوا وہ تھا فراز آفندی کا مرزا جمال آفندی

کے ہمراہ اس کے بیٹے کی حیثیت سے ہونا... وہ جگہ جو راجا کی تھی, وہ حق جو راجا کا تھا مرزا جمال آفندی کیسے کسی کو اتنی آسانی سے وہ حق دے سکتے تھے... فراز آفندی تو اس کے چچا کا بیٹا تھا نا... مرزا جمال آفندی کا بھتیجا... پھر وہ مرزا جمال آفندی کے بیٹے کی حیثیت سے ان کے ساتھ کیسے...؟؟ راجا الجھ کر رہ گیا... اتنے عرصے بعد اپنے باپ کو سامنے دیکھ کر ایک پل کو اس کا بھی دل چاہا تھا کہ وہ اپنے باپ کے سینے سے جا لگے... کسی چھوٹے بچے کی طرح روتے ہوئے انہیں خود پر بیتا ہر ظلم بتائے... زندگی نے اس کے ساتھ کیسا سلوک روا رکھا وہ سب کچھ بیان کرے ان سے... عرصے بعد کوئی اپنا سامنے آیا تھا اور اس کا دل چاہا تھا کہ ان کے کندھے پر سر رکھ کر اپنے سینے کے اندر موجزن درد کے دریا کو آنسوؤں کے رستے باہر نکال پھینکے... نہ جانے کتنا عرصہ ہوا تھا اسے روئے ہوئے... دل کا بوجھ ہلکا کیے ہوئے...

لیکن یہ کیفیت فقط ایک لمحے کی تھی... اگلے ہی پل وہ خود پر وہی بے حسی کا خول چڑھا چکا تھا... انہیں ایک پل کے لیے بھی شک نہیں ہونے دیا کہ سامنے کھڑا وہ لڑکا جس کا نام سن کر انہیں اپنے بیٹے کا گمان گزرا تھا وہ واقعی ان کا ہی بیٹا تھا... شاید انہوں نے بھی راجا کی طرح یوں اس طرح اپنے بیٹے سے سامنا ہونے کا کبھی سوچا بھی نہ ہوگا... یا شاید... ان

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کے نزدیک راجا بھی دنیا کی ان گلیوں میں در در ٹھوکریں کھاتا موت کی آغوش میں جا چکا تھا... خیر جو بھی تھا... راجا نے طے کر لیا تھا کہ وہ آئندہ کبھی ان کے سامنے نہیں جائے گا...

دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر راجا نے اپنے ایک دوست کے ذریعے ان کے بارے میں معلومات حاصل کیں... اور جو کچھ معلوم ہوا وہ حیرت انگیز تھا... سب کچھ جان کر راجا کئی لمحوں تک کچھ بول ہی نہ پایا... دوست کی دی رپورٹ کے مطابق مرزا جمال آفندی بھی مافیا میں اور غیر قانونی دھندوں میں ایک جانا پہچانا نام تھا... اور ایک جیسے دھندے ہونے کے باعث ہی اسد شیرازی سے ان کی دوستی ہوئی تھی... راجا پر مزید انکشافات یہ ہوئے کہ راجا کی ماں کے مرنے کے بعد اسد شیرازی نے مزید تین شادیاں کیں... لیکن تینوں بیویوں میں سے کسی ایک سے بھی انہیں اولاد عطا نہیں کی گئی... شاید قدرت نے ان سے انتقام لیا تھا پہلی دو اولادوں کی قدر نہ کرنے کا...

ان کے چچاؤں نے مرزا جمال آفندی سے فقط اتنا ہی کہا تھا کہ راجا حد سے زیادہ بدتمیز ہو چکا تھا اور ان کے لاڈ پیار کے باوجود ان سے جھگڑتا... اور یونہی ایک دن وہ اپنی بہن کو لے

www.classicurdumaterial.com
supportclassicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کر گھر سے بھاگ گیا... انہیں ڈھونڈنے کی بہت کوشش کی گئ لیکن وہ کہیں نہ ملے...

مرزا جمال آفندی کو تاؤ تو آیا ان کی اس لاپرواہی پر... گھر والوں سے ان کا جھگڑا بھی ہوا اس بات پر... کہ وہ اولاد تھی ان کی... خود اپنے طور پر بھی راجا اور گڈی کو ڈھونڈنے کی کوشش کی لیکن ان کے نہ ملنے پر وہ مایوس سے واپس دبئ لوٹ گ ئے... ان کے سر پر زیادہ سے زیادہ پیسہ جمع کرنے کا جنون سوار تھا... وہیں غیر قانونی دھندوں میں پڑ کر وہ آگے سے آگے بڑھتے گ ئے... حلال اور حرام کی تمیز بھول گئ... بینک اکاؤنٹس بھرنے لگے... لیکن اللہ نے ان سے باپ بننے کا اعزاز چھین لیا... بہت علاج کروانے کے بعد بھی جب وہ باپ نہ بن سکے تو پاکستان بات کر کے اپنے بھتیجے کو بھی وہیں بلا لیا جو ان کے کاروبار میں مدد کر سکے... ان کی وجہ سے ہی پاکستان میں باقی خاندان کے حالات بھی سدھر گ ئے تھے... سب عیش کر رہے تھے ان کی دولت کے بل بوتے پر اسی لیے چھوٹے بھائ نے بلا چوں چراں فراز انہیں سونپ دیا... مرزا جمال نے فراز کو سب کے سامنے اپنے بیٹے کی حیثیت سے متعارف کروایا... اور فراز جو پہلے ہی غنڈہ گردی اور مار پیٹ میں پاکستان کئ بار جیل جا چکا تھا اس کے لیے مافیا میں رہ کر پیسہ کمانا اور ناجائز طور پر لوگوں کا خون بہانا قطعاً مشکل کام ثابت نہ ہوا... دبئ میں سخت سیکیورٹی ہونے کے باوجود

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اپنے غیر قانونی کام سرانجام دے رہے تھے... مرزا جمال نے فراز کو اس کام کے مزید داؤ پیچ بھی سکھا دیئے اور یوں ان کا کام ترقی کرنے لگا... حرام مال آخر کتنے عرصے تک انہیں خوش رکھتا... فراز آفندی کی شادی مرزا جمال آفندی نے دبئی میں ہی اپنے ایک جاننے والے کی بیٹی سے طے کر دی... اسی سلسلے میں پاکستان سے بھی سب کو بلایا گیا... مرزا جمال آفندی نے ان کے ٹکٹس وغیرہ کا انتظام بھی خود کیا... اور فراز آفندی کی شادی سے دو دن قبل جب وہ سب پاکستان سے دبئی جا رہے تھے پلین کریش ہونے کے باعث سب کے سب جاں بحق ہو گئے... اللہ کا عذاب اترا تھا شاید ان پر کہ اپنے کیے کی سزا دنیا میں ہی مل چکی تھی...

ان سب نے راجا اور گڈی کے ساتھ بہت برا سلوک روا رکھا تھا لیکن اس کے باوجود ان کی موت کی خبر سن کر راجا کا دل سخت اذیت سے دوچار ہوا تھا... ان دونوں کے ساتھ تو جو ہوا سو ہوا لیکن راجا نے آج تک انہیں کبھی بددعا نہ دی تھی... اس کے باوجود اللہ نے انصاف کیا تھا ان کے ساتھ... بے شک وہ ہر چیز کا پورا پورا بدلہ دینے والا ہے... اب راجا کو آنے والے دنوں کے لیے اپنی حکمت عملی طے کرنی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"اینجل... میں تمہارے لیے کچھ لے کر آیا ہوں..." وہ معمول کی طرح اسکول سے چھٹی کے بعد اس چھوٹی سی دیوار پر بیٹھے تھے.... آج پہلی بار راجا کے پاس اتنے پیسے آئے تھے کہ وہ کچھ خرید سکتا اپنی محنت کی کمائی سے... اور اس نے ان پیسوں سے اینجل کے لیے گفٹ خریدا تھا...

"کیا کیا... جلدی بتاؤ..." اینجل توقع کے عین مطابق پرجوش سی ہوئی... تبھی اشتیاق سے پوچھنے لگی... "پہلے آنکھیں بند کرو..." راجا نے اپنے نئے سوٹ کی سائیڈ کی جیب پر ہاتھ رکھ کر کسی چیز کی موجودگی محسوس کی... اینجل کا دیا سوٹ وہ آج پہن کر آیا تھا... اس نے سوٹ لیتے ہوئے ہی یہ طے کیا تھا کہ اسے اس دن پہنے گا جب وہ اینجل کے لیے کچھ خرید سکے... اس کے کہنے پر اینجل جھٹ سے آنکھیں بند کر گئی... راجا نے جیب سے کچھ برآمد کیا... کاغذ میں کچھ لپٹا تھا... راجا نے کاغذ کھولا... "اینجل... آنکھیں

Do not copy or distribute without permission of the author

کھولو..." ہتھیلی اینجل کے سامنے پھیلاتے ہوئے کہا...اینجل نے آنکھیں کھولیں...
سامنے راجا کی پھیلی ہتھیلی پر ایک کاغذ پڑا تھا اور اس کاغذ میں اینجل کے ہاتھ کے سائز کی
سرخ کانچ کی چوڑیاں...." واؤ..." اینجل کی آنکھوں میں ستائش ابھری...راجا جو پہلے
کنفیوز سا تھا یہ سوچ کر کہ اینجل کو کبھی چوڑیاں پہنے ہوئے نہیں دیکھا تھا...نہ جانے اسے
یہ تحفہ پسند بھی آئے گا یا نہیں...اس کے منہ سے ستائشی جملہ سن کر خوش ہو گیا...اینجل
نے جلدی سے وہ چوڑیاں پکڑیں...اور انہیں پہننے لگی..." لاؤ میں پہنا دوں..." اسے
ایک ہاتھ سے زور آزمائی کرتے دیکھ کر راجا نے چوڑیاں تھامیں اور اسے پہنا دیں...
" بہت پیاری ہیں...تھینک یو..." اینجل چوڑیوں پر ہاتھ پھیر رہی تھی...اس کے لہجے
میں خوشی محسوس کر کے راجا کی آنکھیں چمک اٹھیں..." میں نا...گھر جا کے یہ چوڑیاں
اتار دوں گی..." اینجل نے سر اٹھا کر اسے دیکھتے ہوئے کہا..." کیوں...؟؟" راجا جو
خوشی سے اسے دیکھ رہا تھا اس کی آنکھوں کی روشنی ماند پڑنے لگی...کہ شاید اینجل کو
چوڑیاں پسند نہیں آئیں...." مجھے جو چیزیں اچھی لگتی ہیں انہیں میں بہت سنبھال کر رکھتی
ہوں...اور یہ چوڑیاں بھی مجھے بہت پسند آئیں...میرے بیسٹ فرینڈ نے دی ہیں نا اس
لیے...اگر میں نے پہنے رکھیں تو یہ ٹوٹ جائیں گی نا...اس لیے میں انہیں اتار کر سنبھال

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کے رکھ لوں گی... تاکہ جب بھی انہیں دیکھوں مجھے تمہاری یاد آئے..." وہ معصومیت سے بھرپور لہجے میں کہہ رہی تھی... راجا کو حیرت ہوئی اس کی عجیب منطق پر... "لیکن چیزیں استعمال کرنے کے لیے ہوتی ہیں... میں یہ تمہارے پہننے کے لیے لایا ہوں..." دھیمے لہجے میں کہا تھا... "چیزیں کسی کی یاد بھی تو ہوتی ہیں نا... میں اپنی مما اور ڈیڈ کے دیئے گفٹس بھی سنبھال کر رکھتی ہوں..." وہ مزے سے پونیاں جھلاتی بولی تھی... "جب میں "اتنی" بڑی ہو جاؤں گی نا... تب میں تمہیں یہ چوڑیاں دکھاؤں گی... اور بتاؤں گی کہ میں نے تمہیں اب تک یاد رکھا ہوا ہے..." لفظ اتنی پر زور دیتے ہوئے وہ کہہ رہی تھی... راجا اس کے انداز پر مسکرا دیا... "لیکن..." وہ ایک دم تھوڑی پریشان ہوئی... راجا اس کی طرف متوجہ ہوا... "کیا ہوا...؟؟" اس کے چہرے پر پریشانی دیکھ کر راجا الجھا... "تمہارے پاس تو میری کوئی بھی چیز نہیں جسے تم سنبھال کر رکھو... بیسٹ فرینڈز کے پاس ایک دوسرے کی کوئی نشانی تو ہونی چاہیے..." وہ تھوڑی تلے شہادت کی انگلی رکھے کچھ سوچ رہی تھی... پھر ایک دم اس کی آنکھوں میں چمک ابھری... جلدی سے دیوار سے نیچے اتری... اپنے پیروں میں جھکی... ایک پاؤں کی جراب نیچے کی... راجا حیران سا اس کی کاروائی ملاحظہ کر رہا تھا... جواب اپنے ٹخنے پر بندھی پائل کھول رہی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھی... چاندی کی پائل... وہ چند لمحوں بعد سیدھی ہوئی... چہرہ تمتمارہا تھا... "یہ لو... یہ میری پائل... مجھے بہت پسند ہے... لیکن اپنا بیسٹ فرینڈ اس پائل سے بھی عزیز ہے... "پائل راجا کے ہاتھ پر رکھ کر وہ اس کے برابر آ بیٹھی... "لیکن... میں اس پائل کا کیا کروں گا...؟؟" راجا ابھی تک اس کا مقصد نہیں سمجھ پایا تھا... "تم نا... اسے سنبھال کر رکھنا... جیسے میں یہ چوڑیاں سنبھال کر رکھوں گی... پھر جب ہم دونوں بڑے ہو جائیں گے نا... تب ایک دوسرے کو یہ دونوں چیزیں دکھائیں گے... کہ ہم نے ایک دوسرے کو یاد رکھا... اور اس سے یہ ثابت ہو گا کہ ہم پکے والے دوست ہیں... گمنامت اسے اچھا..." وہ آنکھیں پٹپٹاتی اسے کہہ رہی تھی... راجا نے ہاتھ میں پکڑی اس پائل کو دیکھا... "ہماری دوستی کی نشانی..." بے ساختہ لبوں سے برآمد ہوا تھا...

وہ جب حال میں واپس آیا تو رات کے دوسرے پہر ایک کافی شاپ میں ٹیبل پر تنہا بیٹھا تھا... ہاتھ میں وہی چاندی کی پائل پکڑے نہ جانے کب سے وہ ماضی کے خیالوں میں بھٹک رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آج عرصے بعد ابیہا نے الماری کے اندرونی مقفل دراز کو کھولا تھا...اور اس کی نظر کانچ کی ان سرخ چوڑیوں پر پڑی تھی... عجیب سے احساسات سے دوچار ہوتے ہوئے اس نے وہ چوڑیاں ہاتھ میں اٹھائیں...کچھ چوڑیاں ٹوٹی ہوئی تھیں لیکن ان کے ٹکڑے بھی اس نے اب تک سنبھال کر رکھے تھے...اس شخص سے شدید نفرت ہونے کے باوجود وہ آج تک اس کی اور اپنی دوستی کی اس نشانی کو پھینک نہ سکی تھی...اس نے اپنی طرف سے اس سے اپنا ہر رشتہ ختم کر دیا تھا لیکن دل کا رشتہ ختم نہ کر پائی تھی...دل کی گہرائیوں سے اس سے دوستی کی تھی...اور یوں کہہ دینے سے تو دوستی ختم نہیں ہو جاتی نا...اس کے پاس ان چوڑیوں کی موجودگی اس بات کا ثبوت تھی کہ آج بھی وہ اپنے اس بیسٹ فرینڈ کو یاد کرتی تھی...زندگی میں پہلی بار کسی سے دوستی کی تھی... بھروسہ کیا تھا کسی پر...اور اس دوست نے ہی ایسا زخم دیا تھا کہ وہ اپنی آنے والی زندگی میں کبھی کسی کو اپنا بہترین دوست نہ بنا سکی...اس کے بھروسے, اس کے اعتماد کی دھجیاں اڑا دی گئی تھیں کہ وہ چاہ کر بھی کبھی کسی اور پر بھروسہ نہ کر سکی...آنکھوں میں آتی نمی نے اس کی بصارت کو دھندلا دیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھا...پرانی یادوں میں کھوئے ہوئے وہ سختی سے مٹھی بند کر گئ....کانچ کی دو چوڑیاں چھن سے ٹوٹی تھیں...شاید چوڑی کا ایک حصہ اس کی ہتھیلی میں لگا تھا..."آہ..."کراہتے ہوئے اس نے مٹھی کھولی...ہتھیلی کے درمیان میں گہرا کٹ لگا تھا...جس سے اب خون بہہ رہا تھا...اس نے غصے سے ان چوڑیوں کو واپس دراز میں پٹخا اور تیزی سے الماری بند کرتی اس سے کمر ٹکا کر آنکھیں بند کر گئ...چہرے پر تکلیف کے آثار تھے...نہ جانے یہ تکلیف حالیہ زخم کی تھی یا پرانی یادوں کی..."کیوں کیا تم نے ایسا...کیوں مارا میری مما اور ڈیڈ کو...کیا بگاڑا تھا ہم نے تمہارا...؟"روتے ہوئے وہ تصور میں کسی سے مخاطب تھی...لیکن وہاں جواب دینے والا کوئ نہ تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سنو_____ہم بیٹھ کر تنہا کسی ویران گوشے میں..

ہوا کو دکھ سنائیں گے تجھے ہم بھول جائیں گے...!!

Do not copy or distribute without permission of the author

"آپ کے ہاتھ پر کیا ہوا...؟؟" گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے راجا نے اس کے ہاتھ کو دیکھا تو بے ساختہ پوچھ بیٹھا...اس کی بات پر ابیہا کی نگاہ بھی اپنے ہاتھ تک گئ... جس پر بینڈ ایج کی گئ تھی..."کچھ نہیں..." مختصر کہہ کر وہ رخ موڑ گئ تھی..."تو پھر یہ زخم کیسا...؟؟" راجا نے تفصیلی نگاہ اس پر ڈالی...روئ روئ سی آنکھیں تھیں اس کی...اور ستا ہوا چہرہ...

"تمہیں میرے یا میرے زخموں کے بارے میں فکر مند ہونے کی کوئ ضرورت نہیں ہے...یہ تو ویسے بھی ایک چھوٹا سا زخم ہے...اس سے کہیں زیادہ بڑے زخم میری روح پر لگے ہیں...جن کی اذیت ہر پل تڑپاتی ہے...لیکن مجھے اپنے ان زخموں اور تکلیفوں پر کسی کی ہمدردی نہیں چاہیے..." سخت لہجے میں کہتے ہوئے وہ اپنے اندر پھیلے انتشار کو راجا پر واضح کر گئ تھی...راجا بھی لب بھینچ کر خاموش ہو گیا..."مجھے مارکیٹ جانا ہے..." چند لمحوں بعد ابیہا خود ہی اس سے مخاطب ہوئ...سر ہلاتے ہوئے راجا نے گاڑی کا رخ مارکیٹ کی جانب کیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"جس سے آپ شادی کرنے جا رہی ہیں وہ اچھا آدمی نہیں ہے..." ابیہا اپنے لیے چند ڈریسز دیکھ رہی تھی جب راجا دوبارہ مخاطب ہوا... ابیہا نے نظر گھما کر اسے دیکھا... پینٹ کی جیبوں میں ہاتھ ڈالے وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا... "تو...؟؟" ابیہا رخ موڑ کر پھر اپنے کام میں مصروف ہو گئی... "تو یہ کہ وہ آپ کے قابل نہیں ہے... وہ پہلے ہی دو شادیاں کر چکا ہے اور ان دونوں بیویوں کا قاتل بھی وہ خود ہے... اس سے شادی کر کے آپ کی زندگی تباہ..." راجا سنجیدہ لہجے میں کچھ کہہ رہا تھا جب ابیہا ہاتھ میں پکڑا ڈریس ایک جانب پٹخ کر طیش کے عالم میں اس کی طرف مڑی... "میری زندگی تباہ ہوتی ہے یا آباد اس سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑنا چاہیے... کون کس کے قابل ہے کس کے قابل نہیں اس کا فیصلہ کرنے والے تم کون ہو...؟؟ تم نے کہا میں تمہارے قابل نہیں... میں نے مان لیا... دوبارہ تم سے اس بات کا ذکر کیا...؟؟ نہیں نا... اب میں کس سے شادی کر رہی ہوں... کسے اپنا ہمسفر بنانے جا رہی ہوں یہ میرا پرسنل میٹر ہے... تمہیں کس نے اجازت دی کہ تم میرے ذاتی معاملات میں مداخلت کرو... جیسے تم اپنے ذاتی مسائل کسی سے ڈسکس نہیں کر سکتے ویسے ہی یہ میرے بھی ذاتی مسئلے ہیں... بہتر ہے تم میری ذاتی زندگی سے دور رہو... یہ مت بھولو کہ تم میرے گارڈ ہو... صرف ایک گارڈ..." انگلی اٹھا کر اسے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وارن کرتی وہ چبا چبا کر کہہ رہی تھی... ارد گرد کے لوگ ان کی طرف متوجہ ہو رہے تھے... راجا کا چہرہ سرخ پڑنے لگا... وہ اپنی بات کہہ کر مڑی... اور تیزی سے گلاس ڈور دھکیلتی باہر نکل گئی... اس کی حالت منتشر ہو رہی تھی... آنکھوں سے آنسو بہتے گال بھگونے لگے... لوگوں کی اس بھیڑ کو چیرتی وہ ہاتھ باندھ کر سر جھکائے روتی ہوئے چلتی جا رہی تھی... کہاں... اس بات سے خود بھی بے خبر تھی... اس وقت وہ کہیں دور جانا چاہتی تھی جہاں وہ اکیلی ہو... تنہا... جہاں وہ کھل کر رو سکے... اپنے دل کا غبار نکال سکے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

😐"تم سے محبت تو بے تحاشہ کی تھی...

"😐 مگر کیا کریں کہ اب معاملہ انا کا ہے...

"واؤ... آج ڈیڈ مجھے لینے آئے ہیں..." اینجل سامنے آکر رکتی گاڑی کو دیکھ کر چھلانگ مار کر دیوار سے اتری... پھر چمکتی آنکھوں سے راجا کو دیکھا... "تم ملوگے میرے ڈیڈ سے... ؟؟" راجا حیران سا کبھی اسے دیکھتا اور کبھی سامنے گاڑی سے اترتے تھری پیس سوٹ میں ملبوس آدمی کو... نہ جانے کیوں اس کا دل اداس سا ہوا... یہ ڈر دل میں اپنے پنجے گاڑ گیا کہ باقی سب لوگوں کی طرح شاید اینجل کے ڈیڈ بھی اس سے نفرت کریں گے... اسے دھتکاریں گے... نفرت سے اسے اپنی بیٹی سے الگ کریں گے اور پھر آئندہ کبھی اینجل سے ملنے نہیں دیں گے... اس کے چہرے پر پھیلا خوف واضح تھا... اینجل کے ڈیڈ اب ان کے قریب آچکے تھے... "ڈیڈ..." اینجل ان کی طرف بڑی... مراد بخاری نے اسے گود میں اٹھایا... "کیسی ہے میری لٹل پرنسس... ؟؟" انہوں نے اینجل کی پیشانی چومی تھی... راجا حسرت زدہ نگاہوں سے انہیں دیکھے گیا... آج تک کبھی اس کے باپ نے اسے یا اس کی بہن گڈی کو یوں گود میں اٹھا کر پیار نہ کیا تھا... کتنی خوش نصیب تھی نہ اینجل اس معاملے میں... اس کی آنکھوں میں نمی پھیلنے لگی... تبھی نگاہیں جھکا گیا... مراد بخاری نے ایک نظر سامنے بیٹھے لڑکے پر ڈالی... اس کی آنکھوں میں نمی وہ دیکھ چکے تھے... تبھی اینجل کو گود سے اتارا... "ہماری بیٹی غالباً ہمیں اپنے بیسٹ فرینڈ سے ملوانے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

والی تھی... "شہادت کی انگلی کنپٹی پر رکھ کر انہوں نے سوچنے کی ایکٹنگ کی... ان کی بات پر راجا نے جھٹ نظریں اٹھائیں اور بے یقینی سے اینجل کو دیکھا... کیا وہ اسے اتنی اہمیت دیتی تھی کہ اپنے گھر میں بھی اس کا ذکر کرتی تھی... اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتا اینجل اپنے ڈیڈ کا ہاتھ پکڑ کر اس کے نزدیک چلی آئی... "ڈیڈ... یہ میرا بیسٹ فرینڈ... اور پرنس... یہ میرے ڈیڈ... اور تمہیں پتا ہے... میرے ڈیڈ دنیا کے سب سے اچھے ڈیڈ ہیں..." تیز تیز بولتی وہ ساتھ پونیاں بھی جھلا رہی تھی... راجا کنفیوز سا کھڑا تھا... "ہیلو میری لٹل پرنسس کے بیسٹ فرینڈ..." مراد بخاری اس کی جھجھک سمجھ گئے تھے تبھی اپنا ہاتھ دوستانہ انداز میں آگے بڑھایا... کچھ لمحے انہیں دیکھتے رہنے کے بعد راجا نے ہاتھ ملایا... مراد بخاری چلتے ہوئے راجا کے برابر اس دیوار پر ہی بیٹھ گئے... ایک نظر راجا کو دیکھنے کے بعد ہی نہ جانے کیوں انہیں لگا کہ وہ واقعی اچھا لڑکا ہے... معصوم سا... اور شاید وہ واقعی اینجل کی دوستی کا حقدار ہے... یونہی تو اینجل اس کی اتنی تعریفیں نہیں کرتی... "ہماری اینجل نے اپنے بیسٹ فرینڈ کا نام تو بتایا ہی نہیں ہمیں..." مراد بخاری نے اینجل کا ہاتھ تھام کر اسے قریب کیا... "ڈیڈ... آپ کو پتا ہے... اس کا نام بہت مشکل ہے... مجھے آتا نہیں... اسی لیے میں اسے بیسٹ فرینڈ کہہ کر ہی بلاتی ہوں... یا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پرنس کہہ کر... دیکھیں ڈیڈ... یہ بالکل پرنس کی طرح لگتا ہے نا... اور ڈیڈ... میرے بیسٹ فرینڈ کی آئیز دیکھیں کتنی پیاری ہیں... بلیو آئیز... ہے نا...." وہ پرجوش سی بولے جا رہی تھی... جبکہ راجا سرخ ہوتا چہرہ جھکا گیا... اینجل راجا کو ویسے بھی بہت بار بتا چکی تھی کہ اس کی آنکھیں خوبصورت ہیں لیکن آج اس کا یوں اپنے ڈیڈ کے سامنے راجا کی تعریف کرنا.... نہ جانے کیوں وہ جھجھک سا گیا... مراد بخاری مسکراتے ہوئے اس کی جانب متوجہ ہوئے.... "کیا نام ہے بیٹا آپ کا...؟؟" ان کے لہجے میں حد درجہ نرمی اور مٹھاس تھی... راجا جو ان کے آنے پر نہ جانے کیا کیا اندازے لگا چکا تھا وہ شرمسار ہوا اپنی سوچ پر... "ابتہاج..." اس کی آواز دھیمی تھی کہ مراد بخاری بمشکل سن سکے..." بہت پیارا نام ہے... کیا کرتے ہو...؟؟" ان کی جانب سے دوسرا سوال آیا... راجا نے کچھ فاصلے پر ایک اینٹ کے ساتھ دھاگے کے ذریعے بندھے غباروں کو دیکھا..." غبارے بیچتا ہوں..." آواز پہلے سے بھی دھیمی ہوئی... مراد بخاری کچھ اور پوچھنے ہی والے تھے جب گیٹ کیپر کے ساتھ اسکول کے پرنسپل صاحب باہر آئے..." ارے مراد صاحب... آیئے... اندر آیئے نا... آپ ادھر کیوں بیٹھے ہیں... اندر تشریف لایئے..." پرنسپل صاحب کے لہجے میں احترام تھا... مراد بخاری ان کے اسکول کو ڈونیشن دینے والوں میں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

شامل تھے...اوران کا یہاں اسکول کے باہر بیٹھنا پر نسپل صاحب کو شرمندگی سے دوچار کر رہا تھا..."نہیں پر نسپل صاحب...میں اب چلوں گا...تھوڑی فراغت تھی تو سوچا اپنی بیٹی کو پک کر لوں اسکول سے..."مراد بخاری نے سہولت سے کہا اور اٹھ کھڑے ہوئے..."چلیں اینجل...؟؟"مراد بخاری نے اینجل کی طرف دیکھا جو اپنا بیگ اٹھا رہی تھی..."لائیے میں بیگ چھوڑ دیتا ہوں گاڑی تک..."گیٹ کیپر مراد بخاری سے مرعوب ہوتے ہوئے جلدی سے اینجل کی طرف بڑھا..."نہیں آپ رہنے دیجیے...بچوں کو ان کا بوجھ خود اٹھانے کی عادت ڈالنی چاہیے...یہی عادت انہیں زندگی میں آگے بڑھنے میں مدد دیتی ہے..."مراد بخاری نے نرمی سے کہا اور اینجل کو بیگ پہننے میں مدد دی..."بائے فرینڈ..."اینجل نے راجا کی جانب دیکھ کر ہاتھ ہلایا..."اچھا لگا آپ سے مل کر بیٹا..."مراد بخاری نے آگے بڑھ کر راجا کا گال سہلایا...پھر مڑے اور اینجل کو لیے گاڑی کی جانب بڑھ گئے...جبکہ انہیں دیکھ کر راجا کے دل میں تشنگی اور محرومیوں کا احساس دوچند ہو گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مراد بخاری جن کا بزنس میں ایک نام تھا...ایک مقام تھا...وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ ترقی کی سیڑھیاں چڑھتے جا رہے تھے...اور جیسے جیسے وہ کامیابی کی منازل طے کر رہے تھے ویسے ویسے ان میں عاجزی بھی بڑھتی جا رہی تھی...ان کے آباؤاجداد سے بھی کافی دولت انہیں ورثے میں ملی تھی اور اس دولت کے ساتھ اپنی ذہانت کو استعمال کر کے انہوں نے اس دولت کو کئی گنا بڑھا لیا تھا...ان کے باپ کی کہی ایک بات انہوں نے ہمیشہ یاد رکھی تھی..."بیٹا...دولت جمع کرنے سے نہیں بڑھتی...بلکہ بانٹنے سے بڑھتی ہے...تم جتنا زیادہ صدقہ کرو گے...اپنی اس دولت سے جتنا زیادہ غریبوں کا بھلا کرو گے اتنا ہی وہ رب تمہارے رزق میں اضافہ کرے گا...اگر تم اپنے آس پاس غریبوں کو ترستا ہوا دیکھ کر آنکھیں میچ لو تو تمہارا لیا ایک لقمہ بھی حلال نہ ہو گا...لیکن اگر تمہاری دولت سے غریبوں کا پیٹ بھرے گا,انہیں رہنے کو چھت ملی تو ان کی ڈھیروں دعاؤں کے صدقے رب تمہارے مال میں برکت پیدا کرے گا...اس لیے کبھی مغرور مت ہونا اپنی دولت پر..."

www.classicurdumaterial.com
supportclassicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور مراد بخاری نے اپنی زندگی اسی اصول پر چلتے ہوئے گزاری تھی... ان کی وجہ سے نہ جانے کتنے غریبوں کے گھر بسے تھے... اور شاید ان کی دعاؤں کی بدولت ہی دن بدن ان کا کاروبار ترقی کرتا جا رہا تھا... کئی بار مراد بخاری خود بھی حیران ہوتے کہ اللہ پاک ان کے لیے رزق کے دروازے کہاں کہاں سے کھول رہا تھا... جیسے جیسے ان کی امارت, عزت اور شہرت میں اضافہ ہوتا گیا ویسے ویسے ان کا سر رب کے سامنے سر بسجود ہوتا گیا... وہ رب کی اتنی نعمتوں پر شکر ادا کرتے نہ تھکتے تھے... شادی کے بعد اللہ نے انہیں ایک بیٹی دی... ڈلیوری کے وقت کچھ پیچیدگیوں کے باعث ان کی شریک حیات دوبارہ ماں بننے کے عہدے سے محروم ہو گئیں... اپنی بیوی سے حد درجہ محبت اور عقیدت ہونے کے باعث مراد بخاری نے بیٹی ہونے پر بھی اللہ کا شکر ادا کیا اور اینجل کو ہی اپنا سب کچھ مان کر اس پر جان نچھاور کرنے لگے... ایک وارث کی خواہش ہونے کے باوجود انہوں نے کبھی دوسری شادی کرنے کا نہ سوچا... انہوں نے اور ان کی شریک حیات نے بچپن سے ہی اینجل کی تربیت بہت اچھی کی تھی... تبھی تو اس کے دل میں بھی انہی کی طرح غریبوں کے لیے محبت اور عزت ہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مرزا جمال آفندی نے آج اسد شیرازی کے ساتھ ایک خاص میٹنگ رکھی تھی... اسد شیرازی کے گھر کے لان میں بیٹھے وہ اس وقت اپنے خاص مشروب سے لطف اندوز ہو رہے تھے... دونوں اس وقت کرسیوں پر بیٹھے تھے... آرام دہ حالت میں... کرسیوں کے درمیان میں ایک میز رکھی تھی جس پر وہسکی کی ایک بوتل موجود تھی... ساتھ پانی کی ایک بوتل اور ایش ٹرے بھی... "اسد... میرا کام نہیں ہوا ابھی تک..." مرزا جمال آفندی کے لہجے میں تنبیہہ تھی جسے اسد شیرازی اچھی طرح محسوس کر چکا تھا... "بس چند دن اور لگیں گے مرزا... تم بھی اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ کام اتنا آسان نہیں ہے کہ ادھر تم نے کہا اور ادھر ہو گیا..." اسد شیرازی نے کہتے ہوئے گلاس لبوں سے لگایا... "جانتا ہوں... لیکن اس کام کا ہونا بے حد ضروری ہے... میری کچھ ڈیلز پھنسی ہوئی ہیں ان لوگوں کے ساتھ... اور را (انڈیا کی ایجنسی) کے ہیڈ ارجن کا کہنا ہے کہ جب تک میں ان کا بندہ پاکستان سے چھڑا کر ان کے حوالے نہیں کرتا تب تک وہ ڈیلز سائن نہیں ہوں گی... اور اگر تم میرا یہ کام نہ کر سکے تو میرا دھندہ بہت گھاٹے میں جائے گا..." مرزا جمال

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کی گرفت SSG نے شہادت کی انگلی کنپٹی پر رکھی..."جانتا ہوں یار... لیکن رام ابھی میں ہے...اور غالباً وہاں کی مار پیٹ اور سختی کے باعث وہ کافی کچھ بک بھی چکا ہے...ایسے میں کیس مزید خراب ہو گیا ہے...اتنا آسان نہیں رہا اب اسے چھڑا پانا..."اسد شیرازی بھی پریشان سا تھا..."آسان ہے یا مشکل...مجھے ہر حال میں رام ان کی گرفت سے آزاد چاہیے...را کا خاص بندہ ہے وہ...اور بہت اہمیت رکھتا ہے ان کے لیے..."مرزا جمال نے کندھے جھٹکے...اسد شیرازی کچھ سوچتا ہوا اس کی طرف متوجہ ہوا..."لیکن اب وہ ان کے کس کام کا...اگر اس نے اب تک را کے سارے راز اگل دیئے ہوئے تو...یقیناً را نے بھی اسے ختم ہی کرنا ہے...تو کیوں نا میں ہی اسے ختم کروا دوں...تاکہ وہ مزید کچھ نہ بکے..."اسد شیرازی نے پرسوچ نگاہوں سے مرزا جمال کو دیکھا..."ارے یار...تم کیوں اس مسئلے میں پڑ رہے ہو...وہ اسے ختم کریں یا اپنے پاس رکھیں...گمنام کر دیں یا جو بھی...ہمارا مسئلہ نہیں ہے یہ...ہمیں صرف رام کو ان کے حوالے کرنا ہے...جلد سے جلد یہ کام کرنے کی کوشش کرو...اگر وہ دبئی میں ہوتا میں بہت پہلے ہی نکلوا چکا ہوتا اسے..."مرزا جمال نے سگار سلگایا...اسد شیرازی شرمندہ سا سر جھکا گیا..."دراصل پہلے میں اپنے چند مسائل میں الجھا ہوا تھا بس اس لیے وقت لگ گیا...تم فکر مت کرو...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میں اپنے خفیہ بندوں کے ذریعے پتا لگا چکا ہوں کہ اسے کہاں رکھا گیا ہے...چند دن میں ہو جائے گا یہ کام بھی..."اس کی بات پر مرزا جمال آفندی ہنکارا بھر کر خاموش ہو گئے...میز کے نیچے ایک مائکروفون لگا تھا جس سے ان کی گفتگو کا ایک ایک لفظ راجا نے سنا تھا...اس نے فوراً کسی کو کال ملائی..."سر...کیپٹن ابتہاج اسپیکنگ...رام کو جس جگہ رکھا گیا ہے اس جگہ کا پتا لگا لیا گیا ہے اور اگلے چند دنوں میں اسے وہاں سے نکالنے کا منصوبہ بھی بنایا جا رہا ہے...اسے کہیں اور شفٹ کریں اور اس نئی جگہ کے بارے میں کسی کو بھی خبر مت کیجیے گا...کوئی ہے ہم میں ہی غدار...جو انہیں معلومات فراہم کر رہا ہے...اور ایک ٹیم کی ضرورت ہے...اسد شیرازی کے چند خفیہ ٹھکانوں پر کل ریڈ کرنی ہے...سارا مال ڈیلیوری کے لیے تیار کیا جا چکا ہے اور یہی صحیح وقت ہے ریڈ کا..."کان سے لگی بلیوٹوتھ میں اس نے میجر حبیب کو ایک میسیج دیا...چند لمحے دوسری جانب سے کچھ سنا..."اوکے...شیور سر..."اور کال ڈس کنکٹ کر کے گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی...

Do not copy or distribute without permission of the author

"تمہیں پتا ہے... آج نا... میرا برتھ ڈے ہے..." اینجل اسکول سے نکل کر جیسے ہی اس کے قریب پہنچی خوشی سے بھرپور لہجے میں اسے بتایا... "ارے واہ... ہیپی برتھ ڈے اینجل..." راجا کے چہرے پر بھی مسکراہٹ ابھری... "تھینکس..." اینجل نے ہمیشہ کی طرح بیگ اتار کر ایک سائیڈ پر رکھا اور اس کے برابر دیوار پر بیٹھ گئی... "تم نے بتایا نہیں.... ورنہ میں کوئی گفٹ لے کر آتا آج..." راجا اداس سا ہونے لگا... "اداس مت ہو فرینڈ... تم مجھے کل دے دینا گفٹ..." اینجل نے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر جیسے تسلی دینا چاہی... "لیکن برتھ ڈے تو آج ہے نا..." راجا نے اداس نظروں سے اسے دیکھا... پھر سامنے دیکھنے لگا... تبھی ایک دم وہ چونکا... کچھ سوچا... لبوں پر مسکراہٹ ابھری.... "ایک منٹ... میں ابھی آیا..." وہ کہہ کر جلدی سے دیوار سے اترا اور ایک جانب بھاگ گیا... "ارے... بات سنو... فرینڈ کہاں جا رہے ہو..." اینجل اسے پکارتی ہی رہ گئی... پھر حیران سی نگاہ اس کے بیلونز پر ڈالی... چند لمحوں بعد ہی راجا پھر اسے بھاگتے ہوئے اپنی جانب آتا دکھائی دیا... ایک ہاتھ اپنے پیچھے چھپا رکھا تھا... بھاگنے کے باعث سانس پھول رہا تھا... چہرہ بھی سرخ ہو گیا... "کدھر گئے تھے تم...؟؟"

اینجل نے خفا سی نظر اس پر ڈالی... اس کے قریب پہنچ کر وہ اب گہرے گہرے سانس

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

لے رہا تھا... اینجل نے اچک کر اس کے اس ہاتھ کو دیکھنا چاہا جسے راجا نے چھپا رکھا تھا... لیکن راجا نے ہاتھ مزید پیچھے کر لیا... "کیا ہے ہاتھ میں...؟؟" اینجل نے تجسس سے بھرپور لہجے میں پوچھا... "بتاتا ہوں... آنکھیں بند کرو پہلے..." راجا کے کہنے پر اینجل نے آنکھیں بند کیں... لیکن ایک آنکھ تھوڑی سی کھولے وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی... "چیٹنگ نئ اینجل... صحیح طرح آنکھیں بند کرو..." راجا نے اس کی آنکھوں پر اپنا ہاتھ رکھا... "اچھا ٹھیک ہے کرتی ہوں... لیکن جلدی کرونا... مجھ سے صبر نہیں ہوتا..." وہ تیز تیز بولتی سختی سے آنکھیں میچ گئ... راجا نے اپنا ہاتھ اس کے سامنے کیا... "اب کھولو آنکھیں..." اس کی بات پر اینجل نے جھٹ آنکھیں کھولیں... "ہیپی برتھ ڈے اینجل..." راجا کے ہاتھ میں چاکلیٹ تھی... وہ جانتا تھا اینجل کو چاکلیٹس بہت پسند ہیں... اور یہیں اسکول سے کچھ فاصلے پر ایک دکان سے وہ چاکلیٹ لے کر آیا تھا... "واؤ... تھینک یو..." اینجل نے خوشی سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اس سے چاکلیٹ پکڑی... "اب یہ مت کہنا کہ تم اس چاکلیٹ کو بھی سنبھال کر رکھو گی میری یاد میں... اسے کھاؤ... ابھی اسی وقت..." راجا تھوڑا رعب دار لہجہ اپنایا... اینجل کھلکھلا کر ہنس دی... "یہ بھی کوئ سنبھالنے کی چیز ہے...؟؟ تمہیں پتا ہے... چاکلیٹس دیکھ کر میں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بالکل صبر نہیں کر سکتی..."شرارتی لہجے میں کہتے ہوئے وہ ریپر اتارنے لگی...پھر چاکلیٹ ہاف کی...ایک پیس راجا کی طرف بڑھایا..."تم کھاؤ نا...میں تمہارے لیے لایا ہوں..."راجا نے ہاتھ نہیں بڑھایا تھا..."ارے لے لو نا فرینڈ...اب میں کھاؤں اور تم بھوکوں کی طرح مجھے دیکھو تو مجھے بالکل اچھا نہیں لگے گا..."اینجل کے چہرے سے آج تو مسکراہٹ ہی جدا نہیں ہو رہی تھی...اس کی شرارت سے چمکتی آنکھیں دیکھ کر راجا مسکرا دیا...پھر چاکلیٹ پکڑی تو اینجل بھی چاکلیٹ کھانے لگی...

"پتا ہے...آج ڈیڈ نے مجھ سے پرامس کیا ہے کہ اسکول وہ مجھے لینے آئیں گے اور ساتھ مما بھی آئیں گی...یہاں سے ہم سیدھے پلے لینڈ جائیں گے...اور پھر مووی دیکھنے...پھر ایک ہوٹل میں کیک کاٹیں گے اور رات کو واپس جائیں گے گھر...میں نے ڈیڈ سے کہا ہے کہ میں آج تمہیں بھی ساتھ لے کر جاؤں گی...ابھی کچھ دیر میں ڈیڈ آجائیں گے ہمیں لینے..."اس نے چاکلیٹ کھاتے ہوئے گویا راجا پر دھماکہ کیا تھا..."نن...نہیں اینجل...تم چلی جانا...مم...مجھے نہیں جانا..."وہ ایک دم بہت گھبرا گیا تھا...عجیب سی بے چینی نے اس کے وجود کا احاطہ کیا...اینجل نے حیران ہوتے ہوئے اسے دیکھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"لیکن کیوں... مجھے تمہارے اور اپنی مما اور ڈیڈ کے ساتھ ہی برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنا ہے..." اینجل اداس ہونے لگی... "لیکن اینجل... میں کیسے... مطلب... نہیں اینجل.. بہت عجیب لگے گا..." راجا سمجھ نہیں پا رہا تھا کیسے اپنی جھجھک کو بیان کرے... وہ ایک فیملی کے درمیان خود کو بہت مس فٹ محسوس کرے گا یہی سوچ کر وہ انکار کر رہا تھا...

"کیا تمہیں میرے ڈیڈ اچھے نہیں لگے...؟؟" وہ آنکھوں میں خفگی لیے اس سے پوچھ رہی تھی... "یہ بات نہیں ہے اینجل... لیکن ایسے اچھا نہیں لگتا... کہ میں آپ لوگوں کے درمیان یوں... شاید تمہارے مما اور ڈیڈ کو بھی اچھا نہ لگے میرا جانا..." اس نے اپنی الجھن بیان کی... اس کی بات پر اینجل نے پرجوش ہوتے ہوئے اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا... "ارے... یہ فکر مت کرو تم... میرے مما اور ڈیڈ کچھ نہیں کہیں گے... بلکہ ڈیڈ تم سے مل کر گئے تو مما کو بتایا انہوں نے... مما بھی ملنا چاہ رہی تھیں تم سے... دیکھنا... آج کا دن بہت اچھا گزرے گا ہمارا... ہم دونوں..." وہ تیز بولتی مزید بھی کچھ کہہ رہی تھی جب گاڑی کے ہارن پر چونکی... "ارے... مما بابا آ گئے... چلو چلو..." سامنے مراد بخاری گاڑی کا دروازہ کھولے کھڑے تھے اور ہاتھ سے اشارہ کرتے ان دونوں کو اپنی طرف بلا رہے تھے... اینجل نے جلدی سے بیگ پہنا... "چلو اترو..." بیگ پہنتے ہوئے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس نے راجا سے بھی کہا... "لیکن اینجل... "راجا متذبذب سا کچھ کہنے ہی والا تھا جب اس کے غبارے پکڑ کر اینجل نے دوسرے ہاتھ سے اس کا ہاتھ تھام کر اسے کھینچا... اور یونہی اس کا ہاتھ تھامے گاڑی کی جانب بڑھنے لگی...

❤❤❤❤❤

وہ آج صبح سے ہی اداس تھی... راجا جو اس کا انتظار کر رہا تھا کہ یونیورسٹی جانے کا ٹائم ہو رہا تھا اسے بغیر بیگ اور بکس کے آتے دیکھ کر حیران ہوا... وہ آ کر گاڑی میں بیٹھ چکی تھی...

"آپ کا بیگ اور بکس...؟؟" راجا نے بالآخر اپنے دل میں ابھرتی سوچ کو الفاظ کا جامہ پہنایا... "یونیورسٹی نہیں جا رہی میں آج... کہیں اور جانا ہے... چلیں..." اس کا لہجہ اس بات کی عکاسی کر رہا تھا کہ وہ روتی رہی ہے... راجا نے خاموشی سے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور گاڑی گیٹ سے نکالی... ایبہا کی ہدایات پر وہ گاڑی چلاتا گیا... تقریباً پانچ گھنٹے بعد وہ دونوں ایک قبرستان کے قریب کھڑے تھے... راجا حیران ہوا... بھلا یہاں ایبہا کو

Do not copy or distribute without permission of the author

کیاکام ہو سکتا ہے...ایک نظر گاڑی میں رکھی گلاب کی پتیوں کی طرف دیکھا...جوابیہا کے کہنے پر اسی نے خریدی تھیں راستے سے...گاڑی رکتے ہی ابیہا اتری...شانوں کے گرد لپٹی چادر درست کر کے سر پر لی...گلاب کی پتیوں کا شاپر اٹھایا...اور قبرستان کی جانب بڑھ گئی..."شاید اس کی ماں یہاں دفن ہو گی..."راجا نے کندھے اچکاتے ہوئے سوچا اور خود گاڑی سے ٹیک لگا کر کھڑا ہو گیا...ابیہا کافی آگے جا کر دو قبروں کے نزدیک رکی...آنکھوں سے اشک جاری ہوئے تھے...سرخ ہوتے چہرے کے ساتھ وہ وہاں بیٹھی...شاپر ایک جانب رکھا...اور نرمی سے قبر کی مٹی پر ہاتھ پھیرنے لگی..."مما...ڈیڈ...اٹھارہ سال ہو گئے آج...آپ کو گئے ہوئے...ان اٹھارہ سالوں میں ایک لمحہ بھی ایسا نہیں گزرا جب آپ کو یاد نہ کیا ہو...جب آپ کی کمی محسوس نہ ہوئی ہو...دیکھیے نا ڈیڈ...آپ کی اینجل جو ایک پل آپ کے بغیر نہ رہتی تھی...جو روز صبح روتے ہوئے اسکول جاتی تھی کہ آپ سے دور جانے پر اس کا دل دکھتا تھا...آج اسے اٹھارہ سال ہو گئے آپ سے دور ہوئے...آپ کے بغیر رہتے ہوئے...یہ اٹھارہ سال کیسے گزارے میں نے یہ تو لمبی کہانی ہے...آپ بتائیے نا...کیا آپ دونوں کو میری یاد نہیں آتی...؟؟کیا ذرا ترس نہیں آتا مجھے یوں تنہا، بے بس دیکھ کر...کیوں چھوڑ گئے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آپ دونوں مجھے... کاش مجھے بھی ساتھ لے گئے ہوتے... کاش آپ کے اس قاتل نے اس دن مجھے بھی مار دیا ہوتا..." وہ قبر پر سر رکھے زار و قطار رو رہی تھی... سر سے چادر ڈھلک کر کندھوں پر آپڑی تھی... کپڑوں پر جابجا مٹی کے نشان لگے تھے لیکن اس نفاست پسند لڑکی کو آج اپنے حلیے کی بھی پرواہ نہ تھی..."میرا برتھ ڈے اتنا بھیانک ہوتا ہے میرے لیے... کہ دل چاہتا ہے کاش یہی میرا ڈیتھ ڈے ہو جائے... لوگ اپنے برتھ ڈے پر خوشیاں مناتے ہیں لیکن میں نے پچھلا ہر برتھ ڈے روتے ہوئے گزارا ہے آپ کی یاد میں... کیوں ہوا میرے ساتھ ایسا... کاش اس دن میں اسے اپنے ساتھ نہ لے کر آتی... کاش وہ میرا دوست ہی نہ بنا ہوتا تو شاید آج آپ لوگ میرے ساتھ ہوتے..." وہ سسک رہی تھی... بہت دیر تک یونہی ان سے باتیں کرتی رہی... جبکہ دور گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑا راجا بار بار گھڑی پر وقت دیکھ رہا تھا... آج اس کی ٹیم کو ریڈ کرنی تھی اور اس سے پہلے اسے کچھ ضروری کام نمٹانے تھے لیکن... ابیہا کا تو شاید کوئی ارادہ ہی نہ تھا وہاں سے جانے کا..."کیا مصیبت ہے...؟؟ انہیں بھی آج ہی یاد آیا تھا قبرستان آنے کا..." پریشانی سے بڑبڑاتا وہ اس کی جانب بڑھا..."اپنا بہترین دوست مانا تھا میں نے اسے ڈیڈ... لیکن... لیکن وہ تو آستین کا سانپ نکلا... اس دنیا میں سب کے لیے دولت ہی کیوں اہم

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہوتی ہے ڈیڈ... کیوں دولت کی خاطر, چند پیسوں کی خاطر لوگ دوسروں کا خون کر دیتے ہیں... اسے پیسے چاہیے تھے تو مجھ سے لے لیتا... لیکن آپ دونوں کو تو مجھ سے نہ چھینتا... میرا دل چاہتا ہے ایک بار وہ میرے سامنے آئے... صرف ایک بار... اور میں اسے گریبان سے پکڑ کر پوچھوں... کہ کیا قصور تھا میرا... کیا قصور تھا میرے مما اور ڈیڈ کا... صرف یہ کہ اس پر بھروسہ کیا تھا ہم نے... کسی پر بھروسہ کرنے کی اتنی بڑی سزا... لوگ اتنے برے کیوں ہوتے ہیں ڈیڈ.... کیوں...؟؟" وہ مسلسل رو رہی تھی... سر جھکائے... ہچکیوں سے... اس کے پیچھے آتے راجا نے الجھن بھرے انداز میں اس کے آخری الفاظ سنے... "یہ... یہ سب... کیا کہہ رہی ہے..." وہ حیران ہوا... تب ہی اس کی نگاہ قبروں کے سرے پر لگے دونوں قطبوں پر پڑی... اور وہ جیسے ساکت ہو گیا.... کائنات گویا رک سی گئی تھی... قدموں تلے سے زمین کھسک گئی... رگوں میں خون منجمند ہوا... سانس سینے میں اٹکنے لگی... اسے لگا وہ اب کبھی سانس نہیں لے پائے گا... ایسا کچھ دیر پہلے جس قبر کے سامنے بیٹھی قبر کے نیچے پر سکون سوئے وجود کو ڈیڈ کہہ کر پکار رہی تھی اس کے قطبے پر لکھا نام پڑھا راجا نے... "مراد بخاری..." دل میں اذیت کی ایک لہر سی اٹھی تھی... وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹا... سر نفی میں ہلاتے ہوئے بے یقینی سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سامنے بیٹھی سسکتی ہوئی لڑکی کو دیکھا..."اینجل..."اس نے کہنا چاہا تھا لیکن آواز حلق سے نکل ہی نہ سکی...

وہ جو ابیہا سے یہ کہنے آیا تھا کہ اسے ضروری کام ہے اس لیے اب چلنا چاہیے, یہ انکشاف ہونے کے بعد کہ ابیہا ہی اینجل ہے...وہ اینجل جسے وہ پچھلے اٹھارہ سالوں سے پاگلوں کی طرح ڈھونڈ رہا ہے, جسے ان اٹھارہ سالوں کے ایک ایک لمحے میں یاد کیا اس نے...وہ جہاں کا تہاں کھڑا رہ گیا...پہلے بے یقینی تھی, پھر حیرت اور پھر بے بسی...اس نے خود کو لاچار محسوس کرتے ہوئے اذیت سے اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرا...پھر دو انگلیوں سے کنپٹی کو دبایا...

اس سے پہلے وہ بہت بار سوچ چکا تھا کہ جب کبھی وہ زندگی میں اینجل سے ملے گا تو اس کا سامنا کیسے کرے گا...اس سے کیا بولے گا...کیسے اسے اپنی صفائی دے گا...کیسے اس

Do not copy or distribute without permission of the author

کے دل سے اپنے لیے نفرت اور کدورت کو ختم کرے گا... یہاں تک کہ اس نے باقاعدہ جملے بھی سوچ رکھے تھے جو اسے اینجل سے کہنے تھے... لیکن اینجل سے اس کا سامنا یوں ہو گا... یہ اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا... وہ جو مشکل سے مشکل صورتحال میں بھی کوئی راہ نکالنے کا ہنر جانتا تھا آج کی اس مشکل گھڑی کا سامنا کرنا اسے بے حد دشوار اور کٹھن لگ رہا تھا... سارے الفاظ کہیں دور جا سوئے تھے... چند گہرے سانس بھرتے ہوئے اس نے اپنی حالت پر قابو پانا چاہا... پھر مڑا اور لڑکھڑاتے قدموں سے گاڑی کی جانب بڑھا... پانی کی بوتل پکڑی اور ایک ہی سانس میں ختم کر دی... دل میں کہیں آگ سی لگی تھی... سینے میں جلن بڑھتی جا رہی تھی... ایک دم شدید گھٹن کا احساس ہونے لگا... وہ سینہ مسلتا اس آضطراب کو ختم کرنے کی کوشش کر رہا تھا... جبکہ اس کی حالت سے بے خبر ابیہا دعا مانگنے کے بعد اب دونوں قبروں پر پھول ڈال رہی تھی...

راجا نے سیل فون نکالا... کوئی نمبر ڈائل کرتے ہوئے فون کان سے لگایا... "ہیلو سر... کیپٹن ابتہاج اسپیکنگ... آئی... آئم سوری... آج ہم ریڈ نہیں کر سکتے..." اس انکشاف نے اسے توڑ پھوڑ کر رکھ دیا تھا کہ پچھلے کچھ عرصے سے جس لڑکی سے وہ انتہائی برا سلوک

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کر رہا تھا وہی لڑکی اینجل ہے... وہ اینجل جسے ذرا سی تکلیف نہیں پہنچا سکتا تھا وہ... جس کی ایک معمولی سی مسکراہٹ کے لیے وہ کچھ بھی کرنے کو تیار ہو سکتا تھا...

اس کی آواز کی لڑکھڑاہٹ محسوس کر کے دوسری جانب سے پریشانی کے عالم میں کچھ پوچھا گیا تھا... "نو... آئم فائن سر... بس کچھ طبیعت ٹھیک نہیں... جلد ہی ہم ریڈ کریں گے اسد شیرازی کے خفیہ ٹھکانوں پر...." اس نے دوسرے ہاتھ سے پیشانی مسلی...

"اوکے سر... آئی ول انفارم یو..." کہہ کر اس نے کال ڈس کنکٹ کر دی... کچھ دیر بعد ابیہا قبروں کے قریب سے اٹھی... ایک الوداعی نظر ان دونوں قبروں پر ڈالی... نم آنکھوں سے مسکرانے کی کوشش کی... پھر مڑی اور دھیمے قدموں سے چلتی گاڑی میں آ بیٹھی... اس کے آنے تک راجا خود کو کافی حد تک سنبھال چکا تھا... لب بھینچ کر ڈرائیو کرتے اس نے کئی بار ابیہا کے ستے ہوئے چہرے کو دیکھا... کتنی شدید خواہش تھی اس کے دل میں اس چہرے کو دیکھنے کی... لیکن خواہش پوری بھی ہوئی تو کہاں... جہاں اسے بالکل توقع نہ تھی... راجا نے گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی... کوئی اور وقت ہوتا تو ابیہا یقیناً اسے ٹوکتی اتنی تیز گاڑی چلانے پر... لیکن آج شاید اس کے لبوں پر بھی چپ کی مہر لگی تھی... تبھی مضمحل سی خاموشی سے بیٹھی رہی...

Do not copy or distribute without permission of the author

راجا جو پہلے اینجل کے برتھ ڈے پر اس کے ساتھ جانے سے کترا رہا تھا اینجل کی مما اور ڈیڈ کے اخلاق اور ان کے رویے سے بے حد متاثر ہوا... انہوں نے اسے بھی بالکل ویسا ہی پیار اور توجہ دی جیسے اپنی بیٹی کو... بلاشبہ یہ راجا کی زندگی کا یادگار دن تھا جسے وہ کبھی بھول نہیں سکتا تھا... نہیں جانتا تھا کہ قسمت ابھی اس دن کو اس کے لیے مزید یادگار بنانے جا رہی تھی...

"ابتہاج... آپ کہاں رہتے ہو... بتادو تاکہ ہم آپ کو وہیں ڈراپ کر دیں..." اینجل کی مما نے محبت سے ابتہاج کے بالوں میں ہاتھ پھیرتے ہوئے ہوچھا... رات کے ڈیڑھ بجے وہ لوگ اینجل کا برتھ ڈے سیلیبریٹ کرنے کے بعد اب گھر کے لیے روانہ ہو رہے تھے... مراد بخاری نے آج ڈرائیور کو ساتھ نہیں لیا تھا یہ سوچ کر کہ انہیں نہ جانے کتنی دیر ہو جائے... اور ڈرائیور کے بیوی بچے اس کا انتظار کرتے رہیں گے... اس لیے وہ خود

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گاڑی ڈرائیو کر رہے تھے... مسز مراد بخاری کی بات پر انہوں نے بیک ویو مرر میں راجا کا چہرہ دیکھا... جس پر ایک دم تاریک سایہ سا لہرایا تھا... لب کاٹتا ہوا وہ سر جھکا گیا... مسز مراد بخاری بھی حیران سے اسے دیکھے گئیں... "مما... آپ کو پتا ہے... پرنس کے مما اور ڈیڈ کی ڈیتھ ہو چکی ہے... اس نے مجھے بتایا تھا ایک بار..." راجا کے کچھ نہ بولنے پر اینجل نے اس کی خاموشی کی وضاحت کی جس پر مراد بخاری اور ان کی شریک حیات دونوں کے دل دکھی ہوئے... "تو پھر آپ اب تک کہاں رہتے تھے ابتہاج...؟؟" مراد بخاری نے نرم آواز میں پوچھا... راجا جو سر جھکائے آنسو پینے کی کوشش کر رہا تھا اس نے آنکھیں رگڑیں... "جہاں بھی جگہ مل جائے... سڑک پر... فٹ پاتھ پر... یا کسی خالی پڑی زمین پر... کہیں بھی رات گزار لیتا ہوں... آپ مجھے اینجل کے اسکول کے قریب اتار دیں... میں خود ہی کوئی جگہ تلاش کر لوں گا..." دھیمی آواز میں اس نے جواب دیا تھا... مراد بخاری نے ترحم بھری نگاہوں سے اسے دیکھا... "ارے... پھر کیا ہوا اگر آپ کے مما اور ڈیڈ نہیں ہیں تو... ہم ہیں نا... آپ ہمیں ہی اپنے مما اور ڈیڈ سمجھ لو... اینجل کی طرح... ہمارے ساتھ ہمارے گھر چلو گے...؟؟" مسز مراد بخاری نے محبت بھری نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے پوچھا... راجا حیران سا انہیں دیکھے گیا... کیا کوئی اتنا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مہربان,اتنا رحم دل بھی ہو سکتا ہے... کہ ایک انجان لڑکے پر بھروسہ کر کے اسے اپنے ساتھ اپنے گھر لے جائے... "بولو بیٹا... چلو گے ہمارے ساتھ...؟؟؟" مسز مراد بخاری نے اس کی ٹھوڑی کو اوپر کرتے ہوئے دوبارہ پوچھا... راجا نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے سر جھکا دیا... جس کا مطلب یقیناً ہاں ہی تھا... اینجل اچھلنے لگی تھی گاڑی میں ہی... اس سے اپنی خوشی پر قابو پانا مشکل ہونے لگا... "ویسے مجھے اپنی لٹل پرنسس سے ایک بات پوچھنی تھی..." مراد بخاری نے راجا کا دھیان بٹانے کی غرض سے بات بدلی... "وہ کیا ڈیڈ...؟؟" اینجل نے ان کی سیٹ کے پیچھے سے بازو ان کی گردن میں حمائل کیے..." وہ یہ کہ... اس سے پہلے کبھی آپ نے کسی کو اپنا نِک نیم نہیں بتایا... آپ کی یہی ضد ہوتی تھی کہ صرف میں اور آپ کی مما ہی آپ کو اینجل کہہ کر بلائیں... پھر ابتہاج کو آپ نے خود اپنا نام اینجل ہی بتایا... بھلا کیوں...؟؟" مراد بخاری کے لبوں پر شریر سی مسکراہٹ ابھری تھی... اینجل نے انگلی گال پر ٹکائی... آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے کچھ سوچنے لگی...

"کیونکہ پرنس میرا بیسٹ فرینڈ ہے... جیسے آپ اور مما بھی میرے بیسٹ فرینڈ ہو... اور بیسٹ فرینڈز نِک نیم سے ہی بلاتے ہیں نا..." اپنی طرف سے اس نے پوری دانشمندی سے مراد بخاری کو وضاحت دی تھی... وہ تینوں مسکرا دیئے اس کے انداز پر... "اچھا تو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہماری لٹل پرنسس...اوہ شٹ..."مراد بخاری مسکراہٹ دباتے آنکھوں میں شرارت سموئے کچھ کہنے جا رہے تھے جب اچانک سامنے کسی کے آجانے سے بریک پر پاؤں رکھا...سامنے آجانے والے شخص کو بچاتے بچاتے ان کی گاڑی فٹ پاتھ سے جا ٹکرائی...ایک جھٹکا سا لگا تھا سب کو...لیکن شکر بچت ہو گئی تھی...گاڑی نے اس شخص کو تھوڑا سا ہٹ کیا تھا لیکن وہ شخص سڑک پر گرنے کے بعد اٹھا ہی نہ تھا...مراد بخاری گاڑی سے اتر کر تیزی سے اس کی طرف بڑھے...اس سنسان سڑک پر رات کے اس وقت وہ شخص نہ جانے کیا کر رہا تھا...مسز مراد بخاری بھی گاڑی سے اتریں...لیکن گاڑی کے قریب ہی رک گئیں...

"ہیلو...کیا آپ ٹھیک ہیں...ہیلو...آنکھیں کھولیے..."مراد بخاری نے اس کا شانہ ہلایا...بظاہر تو کوئی چوٹ نظر نہ آ رہی تھی...پھر بھلا یہ شخص اٹھ کیوں نہیں رہا...

"ہیلو...آر یو آل رائٹ...؟؟"مراد بخاری کے لہجے سے پریشانی جھلکنے لگی...تبھی اس آدمی نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں...سرعت سے ریوالور نکالا اور سیدھا کھڑا ہوتے ہوئے مراد بخاری پر ریوالور تان لیا..."جو کچھ بھی ہے نکالو...جلدی..."مراد بخاری ہکا بکا اسے دیکھتے رہ گئے...ان کی بیوی بھی صورتحال دیکھتی خوفزدہ سی ان کے قریب

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آئیں...اس سے پہلے کہ مراد بخاری کچھ کہتے, یا کوئ حرکت کرتے ایک جانب سے چار پانچ مزید لوگ ان کی طرف آئے...ان کے ہاتھ میں بھی گنز تھیں اور نشانے پر وہ دونوں میاں بیوی...

مسز مراد بخاری کے چہرے کا رنگ سفید پڑنے لگا تھا ان پانچ افراد کو اپنی اور مراد بخاری کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر...انہوں نے بے ساختہ مراد بخاری کا کندھا تھاما...ان کی گرفت سے ہی مراد بخاری کو اندازہ ہو چکا تھا کہ وہ سخت خوفزدہ ہیں...ان میں سے تین افراد کے ہاتھوں میں گنز تھیں جبکہ دو نے خنجر تھام رکھے تھے...مراد بخاری بھی ہر وقت اپنے ساتھ ایک عدد ریوالور رکھتے تھے...انہوں نے تھوڑا سا رخ موڑ کر ریوالور نکالنا چاہا لیکن ان کے قریب کھڑا وہ شخص چوکنا تھا...اس نے فوراً مسز مراد بخاری کو اپنی جانب کھینچ کر ان کی کنپٹی پر اپنا ریوالور رکھ دیا...تب تک باقی افراد بھی ان کے قریب پہنچ چکے

Do not copy or distribute without permission of the author

تھے...ان پانچوں کے چہروں پر سیاہ نقاب تھے..."اگر اپنی بیوی کی سلامتی چاہتے ہو تو گن نیچے پھینک دو..."اس شخص نے مسز مراد بخاری پر اپنی گرفت مزید مضبوط کی... مراد بخاری نے ایک بے بس نگاہ سامنے کھڑی اپنی شریک حیات پر ڈالی...اور پھر کوئی چارہ نہ پاتے ہوئے ریوالور نیچے رکھ دیا جسے دوسرے آدمی نے جھپٹ کر اپنے قبضے میں لے لیا...

راجا اور اینجل دونوں خوفزدہ نگاہوں سے اس منظر کو دیکھ رہے تھے...اینجل کے چہرے کا رنگ سفید پڑنے لگا...اس کے وجود پر لرزش سی طاری ہونے لگی تھی...راجا اس سے بڑا تھا اور وہ ویسے بھی اپنے گھر میں جھگڑے ہوتے ہوئے دیکھتا رہا تھا...اس کا دل تھوڑا مضبوط تھا لیکن اینجل کا آج تک ایسی کسی صورتحال سے واسطہ نہ پڑا تھا...وہ حد سے زیادہ گھبرا گئی تھی...راجا نے اس کی حالت دیکھی تو پریشان ہو گیا..."اینجل...کیا ہوا...تم ٹھیک ہو..."بے ساختہ اس نے اینجل کا ہاتھ تھاما...اینجل نے چہرہ اس کی طرف موڑا...آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں..."مما اور ڈیڈ..."وہ بمشکل بول پائی تھی... اشارہ اس طرف تھا جہاں وہ دونوں ان چھ گنڈوں کے نرغے میں کھڑے تھے...راجا نے ایک نظر اینجل کے چہرے کی طرف دیکھا..."کچھ نہیں ہو گا انہیں...تم فکر مت کرو...

Do not copy or distribute without permission of the author

تم اس طرف مت دیکھو اینجل... ایسا کرو... یہاں نیچے چھپ جاؤ... ادھر بیٹھ جاؤ... بس کچھ ہی دیر میں وہ دونوں آ جائیں گے..." راجا کا اپنا دل بھی لرز رہا تھا لیکن اس وقت اسے اینجل کی فکر تھی... اسی لیے اسے دلاسہ دیتے ہوئے راجا نے کار کی دونوں سیٹوں کے درمیان موجود جگہ میں نیچے بٹھا دیا تاکہ باہر کا منظر دیکھ وہ مزید خوفزدہ نہ ہو... اینجل نم آنکھوں سے سر ہلاتی نیچے جھک گئی... راجا پھر باہر دیکھنے لگا...

"دیکھو... تم لوگوں کو پیسے چاہیئں نا... یہ لو... میرے پاس جو کچھ بھی ہے لے لو... لیکن ہمیں چھوڑ دو پلیز..." مراد بخاری نے ہاتھ اٹھا کر کہا اور ساتھ ہی اپنا والٹ نکال کر ان کی طرف بڑھایا جس میں کچھ کیش تھا اور باقی کریڈٹ کارڈز... وہ انہیں کوئی ڈکیت سمجھ رہے تھے تبھی ان کی مطلوبہ چیزیں انہیں خود ہی نکال کر دے دیں... ان میں سے ایک شخص نے وہ والٹ پکڑا... اور پھر اس کی نظر مسز مراد بخاری کے کانوں میں چمکتے ڈائمنڈ ٹاپس اور گردن میں ڈائمنڈز کے نفیس سے نیکلس پر پڑی... مراد بخاری نے اس کی نظروں کے تعاقب میں دیکھا "راحیلہ... یہ بھی دے دیں انہیں..." ان کے کہتے ہی مسز مراد بخاری نے جلدی سے ٹاپس اور نیکلس اتار کر انہیں دیا... "دیکھو... ہمارے پاس جو کچھ بھی تھا ہم نے تمہیں دے دیا... اب ہمیں جانے دو پلیز..." مراد بخاری نے

Do not copy or distribute without permission of the author

اپنی شریک حیات کا کانپتا ہوا ہاتھ تھاما... جیسے اس مشکل وقت میں انہیں تسلی دینی چاہی...

سامنے کھڑے ایک شخص کا قہقہہ گونجا تھا ان کی بات پر... "اتنی بھی کیا جلدی ہے مراد بخاری... سب سے اہم چیز تو ابھی رہتی ہے جو تم سے لینی ہے..." ایک آواز ابھری تھی... مراد بخاری کو وہ آواز جانی پہچانی سی لگی... لیکن ذہنی پریشانی کے باعث انہیں یاد نہ آسکا کہ یہ آواز کہاں سنی ہے... "کیا مطلب....؟؟" مراد بخاری الجھے... ساتھ ہی ان لوگوں کو محسوس کروائے بغیر تھوڑے تھوڑے کھسکتے اپنی بیوی کے سامنے آ کھڑے ہوئے تھے... انہیں یہ احساس دلانے کے لیے کہ وہ محافظ ہیں ان کے...

"مطلب یہ مراد... کہ ہمیں یہ سب نہیں چاہیے..." وہی نقاب پوش شخص دوبارہ بولا تھا... "تت... تو... کیا چاہیے تم لوگوں کو...؟؟" مراد بخاری کے لہجے میں ہلکی سی کپکپاہٹ تھی... "تمہاری جان..." دوسری جانب سے سرد لہجے میں کہا گیا تھا... مسز مراد بخاری نے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھا... ان کی آنکھوں میں ہراس پھیلا تھا...

"لل... لیکن کیوں... ہم نے تمہارا کیا بگاڑا ہے...؟؟" مراد بخاری نے خود کو مضبوط

Do not copy or distribute without permission of the author

بنانا چاہا... "تم نے...؟؟" وہ شخص آگے بڑھا... مسز مراد بخاری کو کھینچ کر مراد بخاری کی اوٹ سے نکالا... چند لمحے اسے دیکھتے رہنے کے بعد ہاتھ میں پکڑا خنجر ان کی کنپٹی پر رکھا... مراد بخاری نے اپنی بیگم کو اس کی گرفت میں دیکھا تو مزاحمت کرنی چاہی لیکن ان کے دونوں ہاتھ دو افراد نے پکڑ رکھے تھے... "تم نے یہ کیا کہ بے تحاشہ دولت جمع کی... اور اس دولت کو اپنا دشمن بنا لیا... تمہیں کیا لگتا ہے... کروڑوں کی جائیداد کے مالک ہو تم اور ہم تم سے فقط یہ رقم لے کر تمہیں چھوڑ دیں گے... بالکل نہیں... تمہاری اس دولت نے ہی تو مجھ سے لمبی پلاننگ کروائی ہے... کب سے انتظار تھا اس موقع کا... بالآخر آج میری پلاننگ کامیاب ہو ہی جائے گی..." اس شخص نے دھیرے دھیرے چاقو کی نوک مسز مراد بخاری کی کنپٹی سے ٹھوڑی کی طرف لاتے ہوئے کہا تھا... ان کے چہرے پر دو تین جگہوں پر زخم بھی آئے... منہ سے سسکیاں بھی نکلیں... لیکن مقابل کو کہاں پرواہ تھی... مراد بخاری نے طیش میں آکر چیخنا چاہا لیکن ان کی آواز نکلنے سے پہلے ہی ان کے پیچھے کھڑے افراد نے منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے آواز دبا دی... وہ شخص اب مراد بخاری کی طرف بڑھا... مسز مراد بخاری کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے... منہ پر ہاتھ رکھے وہ اپنی سسکیوں کو دبانے کی کوشش کر رہی تھیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجانے گاڑی میں ادھر ادھر نگاہ دوڑائی کہ کہیں کوئی چیز مدد کے لیے نظر آجائے...

لیکن افسوس...اس کی نگاہ ناکام لوٹی تھی...فون بھی مراد بخاری کے پاس ہی تھا ورنہ وہ کسی سے رابطہ کر کے ہی مدد کے لیے بلا سکتا...

"بہت طاقت ہے تم میں...؟؟چیخو گے...؟؟ مدد کے لیت بلاؤ گے کسی کو...تمہیں کیا لگتا ہے...جو تمہاری مدد کو آئے گا وہ زندہ بچ کر جائے گا ہم سے...؟؟ہر گز نہیں...آج تم لوگوں کی موت طے ہے مراد بخاری..."اس کی بات پر مسز مراد بخاری کے منہ سے بلند سسکی بر آمد ہوئی تھی...اس نقاب پوش کا ہاتھ بے ساختہ گھوما اور ہاتھ میں موجود خنجر ان کی گردن چیرتا چلا گیا...یہ سب اتنا اچانک ہوا تھا کہ مراد بخاری کچھ کر بھی نہ پائے...

خون کا ایک فوارہ سا نکلا...شاید شہ رگ کٹ گئی تھی...وہ زمین بوس ہوئیں...ان کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں...

راجانے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکی کا گلا گھونٹا..."کیا ہوا پرنس...؟؟"اینجل نے پوچھا اور اٹھنے کی کوشش کی..."کچھ نہیں ہوا اینجل...تم...تم اٹھو مت...نیچے ہی بیٹھی رہو..."راجانے کپکپاتی آواز میں اس سے کہا تھا...وہ نہیں چاہتا تھا کہ اینجل اپنی ماں کی یہ

Do not copy or distribute without permission of the author

حالت دیکھے... وہ خود دل میں دعائیں مانگ رہا تھا کہ کاش کوئی معجزہ ہو جائے... کوئی اس طرف آ جائے اور مراد بخاری کی جان بچا لے... اینجل اس کے کہنے پر پھر نیچے بیٹھ گئی...

مراد بخاری نے مزاحمت کی بھرپور کوشش کی تھی... لیکن سامنے موجود شخص نے تین زوردار مکے ان کے پیٹ میں رسید کیے... "سالے... بڑی جلدی ہے مرنے کی... صبر کر... پہلے اپنی گھر والی کو تو دیکھ لے مرتے ہوئے... پھر تیری ہی باری ہے..." مراد بخاری درد سے دہرے ہوتے ہوئے بے بس نگاہوں سے سامنے اپنی بیوی کے تڑپتے وجود کو دیکھ رہے تھے... اپنی بیوی کی حالت اور اپنی بے بسی پر ان کی آنکھوں میں آنسو آنے لگے... تبھی ان میں سے ایک شخص کا سیل وائبریٹ ہونے لگا... اس نے کال ریسیو کی... پھر جلدی سے سامنے کھڑے شخص (جو شاید ان کا سربراہ تھا) سے مخاطب ہوا...

"سر جلدی کریں... ایک گاڑی اس طرف آ رہی ہے..." مراد بخاری کی نگاہوں میں امید سی چمکی کہ شاید اب کوئی مدد کو آ جائے... سامنے کھڑا شخص اپنے ساتھی کی بات سن کر ان کی طرف متوجہ ہوا... "تم سے باتیں تو بہت سی کرنی تھی مراد علی... لیکن کیا کریں... تمہاری موت کا فرشتہ تمہارا انتظار کر رہا ہے... تمہیں جلدی اوپر بھیجنا پڑے گا..." وہ دو قدم آگے آیا تھا... مراد بخاری کی خوفزدہ نگاہوں میں ایک دم بے یقینی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ابھری...ان کے منہ سے ہاتھ ہٹا لیے گ ئے تھے..."اسد تم...؟؟"ان کے لہجے میں بھی حیرت اور بے یقینی تھی...وہ شخص جو انہیں مارنے کے لیے آگے بڑھ رہا تھا ایک پل کے لیے رکا...

راجا نے جب اس شخص کو مراد بخاری کی جانب بڑھتے دیکھا تو بے ساختہ دروازے کی طرف لپکا...دروازہ کھولنے کی کوشش کی...لیکن وہ پہلی بار گاڑی میں بیٹھا تھا...اسے یہ بھی معلوم نہ تھا کہ گاڑی کا دروازہ کیسے کھولنا ہے..."کہاں جا رہے ہو پرنس...مجھے بھی جانا ہے..."اینجل نے بھرائی آواز میں کہا تھا...راجا نے بے بسی سے اس کی طرف دیکھا..."تم یہیں رہو اینجل...باہر مت دیکھنا...دروازہ کہاں سے کھلنا..."راجا نے اسے تنبیہہ کرتے ہوئے دروازے کا پوچھا..."لیکن مجھے بھی..."اینجل کچھ کہہ رہی تھی جب راجا غصے سے اس کی طرف مڑا..."اینجل دروازہ کہاں سے کھلے گا...؟؟"

ادھر ادھر ہاتھ مارتا وہ کوشش کر رہا تھا دروازہ کھولنے کی...اینجل کے بتانے سے پہلے ہی دروازہ کھل گیا...راجا اینجل کی طرف مڑا..."اینجل...پرامس کرو...کچھ بھی ہو جائے

Do not copy or distribute without permission of the author

باہر نہیں نکلو گی... باہر نہیں دیکھو گی..."راجا کی آواز لرز رہی تھی...اگر اینجل گاڑی سے نکلتی تو ان کی نگاہوں میں آنے پر اس کی جان کو بھی خطرہ ہو سکتا تھا یہی سوچ کر راجا اس سے وعدہ لے رہا تھا..."لیکن فرینڈ میں..."وہ حواس باختہ سے کچھ بول رہی تھی جب راجا نے سختی سے س کا بات کاٹی..."پرامس کرو اینجل..."اس کی بات پر اینجل نے روتے ہوئے اپنا ہاتھ اس کے ہاتھ میں دے دیا تھا...آنکھوں میں نمی لیے راجا نے ایک نظر اسے دیکھا پھر اپنا ہاتھ کھینچ کر تیزی سے دروازہ بند کیا اور ان کی طرف بڑھ گیا...

"ارے واہ...تم نے تو مجھے پہچان لیا...کمال ہے..."اس شخص کا لہجہ تمسخر اڑاتا ہوا تھا..."اب تو یقیناً اس نقاب کی کوئی ضرورت ہی نہیں..."اس نے کہتے ہوئے نقاب اتار پھینکا...مراد بخاری کا شک یقین میں بدل گیا...یہ اسد ہی تھا...ان کا دوست...بہترین دوست...جو آستین کے سانپ کی طرح آج انہیں ہی ڈسنے کو تیار تھا..."اسد...تم...تم ایسا کیسے کر سکتے ہو...؟؟"مراد بخاری کے لہجے میں درد تھا,اذیت تھی...مان ٹوٹنے کی...دوستی ٹوٹنے کی..."ہاہاہا...یہ دولت بہت کچھ کروا دیتی ہے مراد علی..."اسد

Do not copy or distribute without permission of the author

انہیں ہمیشہ مراد علی ہی کہہ کر بلاتا تھا اور اسی لیے وہ اسے پہچان گئے تھے..."خیر... باتوں کا وقت ختم ہو چلا... گڈ بائے..."اسد نے دور سے ایک بچے کو اپنی جانب بڑھتے دیکھا... سڑک کے ایک جانب سے کسی گاڑی کی ہیڈ لائیٹس کی روشنی بھی نظر آنے لگی... اسد نے پھرتی سے خنجر مراد بخاری کی گردن کی دائیں جانب گھونپا... پھر اسے نکال کر عین دل کے مقام پر..."انکل..."راجا اسد کا چہرہ دیکھ چکا تھا... لیکن اس وقت اسے مراد بخاری کی فکر تھی... مراد بخاری کو نیچے گرتا دیکھ کر وہ چلایا... اسد نے ایک نظر بچے کو دیکھا... قاتل کا چہرہ وہ دیکھ چکا تھا لیکن اب اتنا وقت نہ تھا کہ اس بچے کو بھی مار سکتے... ویسے بھی جس کام کے لیے وہ آئے تھے وہ ہو چکا تھا... اس گاڑی کے پہنچنے سے پہلے ہی وہ ایک جانب بنی ڈھلوان کی جانب اتر گئے... راجا مراد بخاری کے قریب پہنچا تو وہ تکلیف سے تڑپ رہے تھے... خنجر ان کے دل کے مقام پر ہی گڑا تھا... راجا نے روتے ہوئے ان کا سر اپنی گود میں لیا..."انکل... انکل اٹھیے پلیز..."راجا ان کی تکلیف سے خود بھی تڑپ رہا تھا... اس کی نظر خنجر پر پڑی... اس کے معصوم ذہن میں یہ خیال ابھرا کہ شاید اس خنجر کی وجہ سے انہیں زیادہ تکلیف ہو رہی ہے... کچھ سوچ کر اس نے لرزتے ہاتھ خنجر کی طرف بڑھائے... آنکھیں سختی سے بھینچ کر سسکتے ہوئے اس نے پورا زور لگا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کر خنجر ان کے سینے سے نکالا... اور دوسرا ہاتھ ان کے زخم سے ابلتے خون پر رکھ کر خون کو روکنے کی کوشش کی... تبھی ایک گاڑی ان کے نزدیک آ کر رکی... اس میں سے تین مرد اور عورتیں برآمد ہوئیں... سب پھٹی پھٹی نگاہوں سے اپنے سامنے پڑی دو لاشوں اور ایک بچے کو دیکھ رہے تھے... عورتیں تو باقاعدہ چیخنے لگی تھیں... ان سے کچھ فاصلے پر مراد بخاری کا والٹ گرا ہوا تھا... مراد بخاری کا جسم بے جان ہو چکا تھا... ان میں سے ایک شخص راجا کے ہاتھ میں موجود خنجر دیکھ کر فون کان سے لگائے کہہ رہا تھا...

"ہیلو پولیس اسٹیشن... یہاں ایک بچے نے دو لوگوں کا خون کر دیا... آپ جلد سے جلد پہنچنے کی کوشش کریں... میں ایڈریس بتا رہا ہوں آپ کو..." وہ شخص مزید بھی کچھ کہہ رہا تھا لیکن راجا نے اس کا جملہ "ایک بچے نے دو لوگوں کا خون کر دیا ہے" سن کر پھٹی نگاہوں سے کبھی انہیں دیکھ رہا تھا اور کبھی اپنے ہاتھ میں موجود خنجر کو... جبکہ نیچے گہرائی میں موجود اسد کے لبوں پر مسکراہٹ پھیلی تھی یہ جملہ سن کر... اب اس بچے کو مارنے کی ضرورت ہی نہ تھی... وہ خود ہی قتل کے الزام میں پھنس چکا تھا... ان کی پلاننگ مزید آسان ہو گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اس نے ایک جھٹکے سے آنکھیں کھولیں...اس کی نیلی آنکھوں میں سرخی چھائی ہوئی تھی...ماتھے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے...ماضی کی تکلیف دہ یادیں ایک بار پھر اس کے ذہن میں آکر بار بار اسے ڈسٹرب کر رہی تھیں...اس دن اینجل کے برتھ ڈے پر جو کچھ بھی ہوا اسے لفظ لفظ یاد تھا...آج بھی جب وہ سب یاد آتا تو اذیت انتہاؤں کو چھونے لگتی...وہ دن راجا کی زندگی کا سب سے بدترین دن تھا...بے قصور ہوتے ہوئے بھی وہ مجرم ٹھہرایا گیا تھا...وہ بہت رویا تھا...چلایا تھا کہ خون اس نے نہیں کیا...وہ بے قصور ہے...قاتل کوئی اور ہے...لیکن پاکستان میں موجود انصاف پسندوں نے ایک بے قصور کو مجرم ثابت کر دیا...کیونکہ ان کے پاس ثبوت موجود تھا...خنجر پر راجا کی انگلیوں کے نشان...اور گواہ بھی موجود تھے...جنہوں نے موقع واردات پر راجا کو خنجر کے ساتھ لاشوں کے قریب دیکھا تھا..."تمام ثبوتوں اور گواہوں کو مد نظر رکھتے ہوئے یہ فیصلہ کیا جاتا ہے...کہ مراد بخاری اور ان کی والدہ کا قتل اس بچے ابتہاج نے ہی کیا ہے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

Do not copy or distribute without permission of the author

اوراس جرم کی پاداش میں عدالت اسے دس سال کی سزاسناتی ہے..."فیصلہ سنادیا گیا تھا...کیس حل کردیا گیا تھا...راجا کی نگاہ بے ساختہ اینجل کی طرف اٹھی تھی جو اس وقت عدالت میں موجود تھی...اوراس کی نگاہوں میں بے یقینی تھی...اعتبار ٹوٹنے کا دکھ تھا...عدالت سے نکلتے ہوئے بھی راجا کی نگاہیں اینجل پر ہی تھیں کہ ساری دنیا اس پر یقین کرے نہ کرے اینجل ضرور کرے گی...لیکن وہ معصوم تھی...ناپختہ ذہن کی مالک...اس نے بھی وہی دیکھا جو دوسروں نے دیکھا...اس نے بھی راجا کے ہاتھ میں ہی خنجر دیکھا تھا اوراس کے قریب اپنے ماں باپ کی لاشوں کو...وہ کیسے یقین کرتی راجا پر...جب ساری دنیا کہہ رہی تھی کہ قتل راجا نے کیے ہیں اور عدالت میں بھی یہ بات ثابت ہو چکی تھی تو وہ کس بنیاد پر راجا پر یقین کرتی...راجا کو پولیس لے جاچکی تھی...اینجل کے سر پر کسی نے ہاتھ رکھا...اس نے بھیگی نگاہیں اٹھا کر دیکھا..."اسد انکل..."وہ ان کی گود میں منہ چھپائے سسک اٹھی تھی..."ڈیڈ صحیح کہتے تھے...ہمیں کسی پر بھی یوں بھروسہ نہیں کرنا چاہیے...اس نے میرے مما اور ڈیڈ کو مار دیا انکل..."وہ رو رہی تھی...اسد نے پیار سے اس کے سر پر ہاتھ رکھا..."روتے نہیں ہیں بیٹا...آہ کے ڈیڈ چلے گ ئے تو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کیاہوا... میں ہوں نا... میں بھی تو آہ کے لیے ڈیڈ کی طرح ہی ہوں..." اسد نے اینجل کا سر گود سے اٹھا کر اس کے آنسو صاف کیے اور اسے بہلاتا ہوا عدالت سے باہر نکل گیا...

یوں راجا نے اپنے ناکردہ گناہ کی سزا بھگتنے کے لیے اپنی زندگی کے قیمتی ترین دس سال جیل کی سلاخوں کے پیچھے گزار دیئے... اور اینجل کا اعتبار بھی کھو بیٹھا... وہ اینجل جس نے اسے زندگی کے اصل معنی سمجھائے تھے وہی اینجل اس سے نفرت کرنے لگی تھی.... شدید نفرت...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا نے دس سال جیل میں گزارے تھے... ہر روز وہ اپنی جیب میں موجود تصویر کو دیکھتا جس میں وہ, اس کی ماں اور اس کی بہن تھیں... خان پور میں چند بھنے ہوئے چنوں کی خاطر لڑائی جھگڑے کے دوران اس کے پاس موجود فوٹو فریم ٹوٹ گیا تھا... تب اس نے وہ فریم

پھینک دیا اور تصویر کو تہہ کر کے اپنی جیب میں رکھ لیا... تہہ کرنے کے باعث ہی تصویر میں سلوٹیں سی پڑ چکی تھیں... راجا بہت دیر تک تصویر پر ہاتھ پھیر کر اپنی ماں اور بہن گڈی کے لمس کو محسوس کرنے کی کوشش کرتا رہتا... کبھی اینجل کی دوستی کی نشانی کے طور پر دی گئی پائیل نکالتا اور اسے نم آنکھوں سے دیکھتا رہتا... اس کی باتوں کو یاد کر کے کبھی روتا تو کبھی مسکرا دیتا... زندگی عجب امتحان لے رہی تھی اس سے... جو گناہ اس سے سرزد بھی نہ ہوئے ان گناہوں کی سزا اس کی قسمت میں لکھ دی گئی تھی... اس کی ماں نے بہت پہلے اسے ایک بات سمجھائی تھی کہ بیٹا زندگی میں کبھی اپنے رب سے شکوہ مت کرنا... چاہے کچھ بھی ہو جائے... تم پر کتنی ہی بڑی قیامت کیوں نہ ٹوٹ پڑے, فقط ایک بات پر یقین رکھنا کہ ہمارا رب جو بھی کرتا ہے اس میں کوئی نہ کوئی مصلحت چھپی ہوتی ہے... ورنہ اللہ کسی بندے کے ساتھ برا کیسے کرتا ہے... اگر اب تمہارے ساتھ برا ہو رہا ہے تو سمجھو یہ آئندہ تمہاری بھلائی کے لیے ہے...

راجا سوچتا رہتا کہ بھلا اس کی ماں کے مرنے میں اس کی کیا بھلائی تھی... پھر گھر والوں کے برے سلوک میں اس کی کیا بھلائی تھی... گڈی کی موت میں اس کی کیا بھلائی تھی... اینجل کے ماں باپ کے قتل کے الزام میں گرفتار ہونے میں اس کی کیا بھلائی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

تھی... کچھ بھی تو نہیں... یہ سب تو آزمائیشیں تھیں اس کے لیے... نہیں جانتا تھا کہ وہ پاک رب اس سے کچھ بڑا کام لینا چاہتا ہے... اس کی آنے والی زندگی میں اسے دوسروں کی بھلائی کا ذریعہ بنانا چاہتا ہے... یہ سب آزمائشیں تو فقط اسے مضبوط بنانے کے لیے تھیں... تاکہ وہ مستقبل میں دوسروں کا محافظ بن سکے...

فراز آفندی نے ایہا کو ڈنر پر انوائیٹ کیا تھا... لاکھ چاہنے کے باوجود بھی ایہا اسے منع نہیں کر پائی... ہائی سوسائٹی میں یہی کچھ تو ہوتا تھا... انگیجمنٹ کے بعد لڑکا اور لڑکی کھلم کھلا ایک دوسرے سے ملتے, گھومتے پھرتے تھے اور اس سب کو نام دے دیا جاتا تھا انڈرسٹینڈنگ کا... ایک دوسرے کو شادی سے پہلے سمجھنے اور جاننے کا... یقیناً فراز بھی اس کے ساتھ وقت گزارنا چاہتا تھا... اس کے ساتھ گھومنا پھرنا چاہتا تھا... اسے اپنے ساتھ پارٹیز میں لے جانا چاہتا تھا... ایہا پر بیزاری سی چھائی تھی... لیکن جانا بھی ضروری

Do not copy or distribute without permission of the author

تھا... فراز نے تو آفر کی تھی کہ وہ اسے گھر سے پک کر لے گا لیکن ایہا نے اسے منع کرتے ہوئے خود ریسٹورنٹ پہنچنے کا کہا تھا... بلیک کلر کی شلوار قمیض میں ملبوس شیفون کا دوپٹا کندھوں پر پھیلائے لائٹ میک اپ میں سوگوار حسن لیے وہ نیچے پورچ میں آئی تو راجا پہلے سے وہاں موجود تھا... ایہا کو جب فراز کی ڈنر کے متعلق کال آئی تب وہ یونیورسٹی سے گھر واپس آ رہی تھی اور اس کی ایک ایک بات راجا نے سنی تھی... وہ جانتا تھا کہ ایہا ڈنر پر جا رہی ہے... تبھی پہلے سے گاڑی کے پاس موجود تھا... ایہا کے آتے ہی وہ گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھا... "تم رہنے دو... تمہاری ضرورت نہیں ہے... میں خود ہی چلی جاؤں گی..." ایہا نے اسے منع کیا اور خود ڈرائیونگ سیٹ کی جانب بڑھ گئی... وہ دروازہ کھول رہی تھی جب راجا نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر دروازہ دوبارہ بند کر دیا...

"میری ضرورت تو ہر پل ہے آپ کو... پیسے لیتا ہوں ہر وقت آپ کے ساتھ رہنے کے... اکیلا کیسے چھوڑ دوں آپ کو..." راجا نے کہتے ہوئے بغور اس کا چہرہ دیکھا... "تم میرے ساتھ ڈنر پر جاؤ گے...؟؟ میرے فیانس نے انوائٹ کیا ہے مجھے ڈنر پر... وہاں تمہارا کیا کام...؟؟؟" ایہا نے طیش سے اس کی طرف دیکھا... نہ جانے کتنے دن بعد وہ آج اس سے مخاطب ہوئی تھی... "میں نے آپ سے کیا کہنا ہے... آپ سکون سے اپنا ڈنر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کیجیے گا... میں آپ کی حفاظت کروں گا... بس..." راجا نے پر سکون انداز میں کہا..." تم میرے ساتھ نہیں جا رہے بس... ہٹو سامنے سے..." وہ غرائی..." ٹھیک ہے... سر سے کہہ دیں کہ وہ خود آ کر مجھے کہیں کہ میں آپ کے ساتھ نہیں جاؤں گا... تاکہ اگر کوئی بات ہو جائے یا آپ کے ساتھ کچھ ایسا ویسا ہو تو سر مجھے موردِ الزام نہ ٹھہرائیں..." راجا نے کندھے اچکائے... ابیہا نے سلگ کر اسے دیکھا... راجا جانتا تھا کہ ابیہا کبھی بھی جا کر اسد شیرازی سے یہ سب نہیں کہے گی... کہ اسے لمبی بحث میں پڑنا پسند نہیں تھا... ویسے بھی فراز آفندی نے دس بجے کا وقت دیا تھا اور دس بجنے میں کچھ ہی وقت باقی تھا... پیر پٹختی ہوئی ابیہا دوسری طرف آئی... اور فرنٹ ڈور کھول کر گاڑی میں بیٹھ گئی... راجا بھی ہلکی سی مسکراہٹ لیے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اور گاڑی آگے بڑھا دی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جیل میں قیدی بچوں کی پڑھائی لکھائی کا بھی انتظام کیا جاتا تھا... وہاں قید بہت سے دوسرے بچوں کے ساتھ ساتھ راجا کو بھی پڑھایا جانے لگا... وہ جو پہلے ہر وقت ماضی کی تکلیف دہ سوچوں میں کھویا رہتا تھا اب پڑھائی پر دھیان دینے لگا... جب ماں زندہ تھی تب اس نے راجا کو گاؤں کے ہی ایک سرکاری اسکول میں داخل کروایا تھا جہاں وہ چار جماعتیں پڑھ چکا تھا... ماں کے مرنے سے پہلے ہی اس کے پیپر ہوئے تھے... لیکن رزلٹ تب آیا جب ماں مر چکی تھی... سب کزنز سے زیادہ نمبر زلیے تھے اس نے... ٹیچرز نے بھی اس کی بے حد تعریف کی تھی لیکن اچھے نمبروں سے پاس ہونے کے باوجود اسے چچاؤں اور چچیوں نے آگے پڑھنے کی اجازت نہ دی... اب جو پھر سے پڑھنے کا موقع ملا تو وہ بھی خوب دل لگا کر پڑھنے لگا... پڑھائی کی ٹائمنگ کے علاوہ بھی وہ اکثر کتابیں لے کر کچھ نہ کچھ سیکھنے کی کوشش کرتا رہتا... رات کو جب سب سو رہے ہوتے تب بھی وہ مشعل جلائے کتابوں پر جھکا رہتا... ڈیوٹی پر معمور حوالدار بھی اسے یوں کتابی کیڑا بنے دیکھ کر مسکرا دیتا... یہ واحد بچا تھا جیل میں جو نہ تو کبھی کسی سے جھگڑتا اور نہ ہی کسی قسم کے کھیل میں شامل ہوتا... حوالدار اکثر سوچتا کہ دیکھنے میں تو معصوم اور شریف خاندان سے ہے... نہ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جانے کس جرم کی سزا میں جیل میں پڑا ہے...ایک دن اس نے راجا سے پوچھ بھی لیا اور راجا نے دھیمے لہجے میں خود پر بیتی ہر بات اسے بتا دی...

جیل میں ہی بچوں کو قرآن پاک کی بھی تعلیم دی جاتی...راجا نے وہیں پر قرآن کو صحیح تلفظ کے ساتھ پڑھنا سیکھا...یوں جیسے جیسے اس کی عمر کے سال بڑھتے گئے ویسے ویسے بڑے ہونے کے ساتھ ساتھ وہ بہت کچھ سیکھتا گیا...جیل میں وقت گزارنا بھی آسان ہو گیا زندگی میں کچھ بن کر دکھانے کا خواب ایک بار پھر اس کی آنکھوں میں چمکنے لگا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

وہ جیسے ہی ریسٹورنٹ میں داخل ہوئی کچھ فاصلے پر ہی اسے ایک ٹیبل پر فراز آفندی بیٹھا دکھائی دیا...چہرے پر جبراً مسکراہٹ سجاتے ہوئے وہ اس کی جانب بڑھی...فراز آفندی جو اسے دیکھ کر مسکراتے ہوئے کھڑا ہوا تھا اس کے پیچھے آتے راجا کو دیکھ کر اس کی مسکراہٹ سکڑی..."آج بھی اسے ساتھ ہی لے کر آئی ہے سلی گرل..."اس نے

بڑبڑاتے ہوئے دانت پیسے... لیکن پھر خوش اخلاقی کو اپنے چہرے کا حصہ بناتے ہوئے ابیہا کی جانب بڑھا... "ویلکم سویٹ ہارٹ" اس نے ابیہا کا ہاتھ تھام کر اس کا بوسہ لیا تھا... ابیہا کے چہرے کا رنگ سرخ پڑنے لگا جبکہ راجا کے ہاتھوں کی مٹھیاں بھنچ گئیں... بمشکل خود پر قابو پاتا وہ رخ موڑ گیا... فراز آفندی ابیہا کا ہاتھ تھامے ہوئے ایک کرسی کی جانب آیا اور لگاوٹ بھرے انداز میں اسے کندھوں سے تھام کر کرسی پر بیٹھایا...

راجا بھی انہی کی ٹیبل پر ایک کرسی گھسیٹ کر بیٹھ گیا... "اوہیلو... تم کیوں ادھر بیٹھ رہے ہو...؟؟" فراز آفندی جو ابیہا کے ساتھ خوش کن لمحات کا تصور کر کے ہی ایکسائٹڈ ہو رہا تھا پہلے تو راجا کو اس کے ساتھ دیکھ کر کڑھ کر رہ گیا تھا... اب اسے یوں اپنی ٹیبل پر ابیہا اور اپنے ساتھ بیٹھا دیکھ کر سلگ اٹھا... "فکر مت کرو... اپنے کھانے کا بل میں خود پے کر دوں گا... ایکسکیوزمی..." بے نیازی سے کہتے ہوئے راجا نے ویٹر کو آواز دی... ابیہا نے اس کے انداز پر سر جھکا کر مسکراہٹ چھپائی... فراز آفندی جو ابیہا کی نظروں میں اپنا اچھا امیج بنانے کے چکروں میں تھا اب یہاں بداخلاقی کا مظاہرہ نہیں کرنا چاہ رہا تھا تبھی خون کے گھونٹ بھرتا خاموش ہو گیا... ویٹر آیا... راجا نے پہلے اپنا آرڈر بک کروایا... پھر فراز آفندی نے ابیہا سے پوچھ کر اس کی پسندیدہ ڈشز منگوائیں... راجا پر سکون سا بیٹھا دائیں پیر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کا انگوٹھا ہلا رہا تھا... چہرہ اتنا معصوم بنا رکھا تھا کہ جیسے اسے بالکل خبر نہیں کہ وہ دو لوگوں کے درمیان کباب میں ہڈی بن رہا ہے... "یار یہ تم کیا پہن کر آئی ہو... میں تو سمجھا تھا تم کوئی ماڈرن سی لڑکی ہو گی... ویسٹرن ڈریسز پہنتی ہو گی... لیکن اتنی ہائی سوسائٹی کی ہونے کے باوجود تمہاری ڈریسنگ تو بالکل مڈل کلاس لڑکیوں کے جیسی ہے..." فراز آفندی نے منہ بگاڑتے ہوئے اس کی ڈریسنگ پر چوٹ کی تھی... وہ خاصا مایوس ہوا تھا ابیہا کو دیکھ کر... لڑکی تھی تو خوبصورت... لیکن بالکل مشرقی لڑکیوں کے جیسی... اور فراز آفندی کو مشرقی لڑکیاں بالکل پسند نہ تھیں... ہاں ایک ہی چیز تھی جس نے اسے ابیہا سے رشتہ جوڑنے پر مجبور کیا تھا اور وہ تھی اس کی دولت... باقی اس کی مشرقیت سے فراز آفندی کا کیا لینا دینا... یہی سوچ کر وہ مطمئن تھا...

"اگر آپ نہیں جانتے تو آپ کی معلومات میں اضافے کے لیے میں بتا دیتا ہوں فراز آفندی صاحب... کہ اسے شلوار قمیض کہتے ہیں... اور یہ جو کندھوں پر لے رکھا ہے نا ابیہا نے... اسے دوپٹہ کہتے ہیں..." ابیہا کے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھ کر جواب را جانے دیا تھا... اس کے جواب پر ابیہا نے حیرانگی سے اسے دیکھا جب کہ فراز آفندی کی کڑی نظریں بھی اسی پر جمی تھیں... "یار... تم چپ نہیں رہ سکتے کیا...؟؟" فراز آفندی نے ضبط سے

Do not copy or distribute without permission of the author

کہا...راجا نے فور اُلبوں پر انگلی رکھی....فراز آفندی نے ابیہا کی طرف دیکھا جس کے چہرے پر خفگی تھی..."آئم سوری ابیہا...اگر تمہیں برا لگا ہو تو...لیکن میرے دل میں جو بات ہو میں منہ پر کہنے کا عادی ہوں..."فراز آفندی نے وضاحتی انداز اپنایا..."دل کی بات منہ پر کہنے کا مطلب یہ نہیں ہوتا کہ زبان کے ساتھ کتے باندھ لیے جائیں..."جواب پھر راجا کی طرف سے آیا تھا...فراز آفندی نے طیش سے اس کی طرف دیکھا...راجا کہہ کر بے نیاز سا اب ارد گرد دیکھ رہا تھا...جبکہ ابیہا کا چہرہ سرخ پڑنے لگا مسکراہٹ ضبط کرنے کے چکر میں...اس سے پہلے کہ فراز آفندی راجا سے کچھ کہتا ویٹران کا آرڈر لے کر حاضر ہو گیا...راجا نے فراز آفندی کی طرف دیکھا جو اسے ہی گھور رہا تھا..."کھانا وہ ہے..."راجا نے کہتے ہوئے کھانے کی طرف اشارہ کیا...فراز آفندی بہت کچھ کہنے کی خواہش دل میں دبائے کھانے کی طرف متوجہ ہوا...سارا موڈ غارت کر دیا تھا اس گارڈ نے تو...تلخی سے سوچتا وہ کھانا کھانے لگا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کھانا کھانے کے بعد وہ ابیہا کو کلب بھی لے جانا چاہتا تھا... لیکن راجا کے آنے کی وجہ سے یہ پلان موقف کر کے کسی اور دن پر رکھ لیا... ڈنر کرنے کے بعد وہ لوگ اب ٹیرس پر کھڑے تھے... سردیوں کا اختتام تھا اور گرمیوں کی آمد ہو رہی تھی... ہلکی ہلکی سی ہوا اچھی لگ رہی تھی... فراز آفندی اور ابیہا ٹیرس کی ریلنگ کے قریب کھڑے دور نظر آتی روشنیوں کو تک رہے تھے... جبکہ ان سے کچھ فاصلے پر کھڑا راجا ایک ہاتھ سے سگریٹ پکڑے اسے پھونک رہا تھا جبکہ دوسرا ہاتھ ریلنگ پر ٹکا تھا... وہ سگریٹ صرف تب استعمال کرتا تھا جب شدید اضطراب کا شکار ہوتا تھا اور اس کا اب سگریٹ پینا ظاہر کر رہا تھا کہ اسے ابیہا کا فراز آفندی کے ساتھ کھڑے ہونا اور اس سے باتیں کرنا قطعاً اچھا نہیں لگ رہا... "یار... تمہیں ڈنر پر انوائیٹ کیا تھا میں نے... یہاں پر تمہیں کس چیز کا ڈر تھا جو اپنے گارڈ کو بھی اٹھا لائے ساتھ... میں ہوں نا تمہاری سیکیورٹی کے لیے..." فراز آفندی نے اپنے لہجے میں محبت سمونے کی کوشش کی اور ابیہا کے قریب ہوتے ہوئے اس کا نازک دودھیا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا... ابیہا نے بوکھلاتے ہوئے نہ جانے کیوں راجا کی جانب دیکھا جس کی سلگتی ہوئی نظریں اس پر اور فراز آفندی کے ہاتھ میں موجود اس کے ہاتھ پر ہی تھیں... وہ فراز آفندی کی مسکراہٹ کا جواب مسکراہٹ سے بھی نہ دے سکی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نامحسوس سے انداز میں اس نے اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکالا... جبکہ راجا نے رخ موڑ کر اپنے اندر اٹھتے اشتعال کے طوفان کو کم کرنا چاہا... ریلنگ پر رکھے ہاتھ کی نسیں ابھر کر واضح ہو رہی تھیں... لب بھینچے ہوئے تھے اور کنپٹی کی رگیں بھی نظر آنے لگیں... "کم آن ڈارلنگ... اتنا گھبرا کیوں رہی ہو تم مجھ سے... آفٹر آل... آئم یور فیانس... بہت جلد شادی ہونے والی ہے ہماری..." فراز آفندی نے کہتے ہوئے اس کی کمر کے گرد اپنا بازو حمائل کیا... ایہا کو لگا جیسے کرنٹ نے چھو لیا ہو اسے... وہ بدک کر دو قدم پیچھے ہٹی... تبھی راجا نے غصے سے سگریٹ فرش پر پھینک کر جوتے سے مسلی... آنکھیں سرخ پڑنے لگی تھیں... پیشانی مسلتا ہوا وہ ایہا کی طرف آیا... "ایہا... آپ کو شاید اپنی فرینڈ کی برتھ ڈے پارٹی میں جانا تھا نا... آپ نے کہا تھا کہ آپ کو یاد کروا دوں میں... تو چلیں... بارہ بجنے میں پندرہ منٹ باقی ہیں صرف..." اپنی اندرونی کیفیت کو ظاہر کیے بنا وہ نارمل لہجے میں بولا تھا... ایہا جو پہلے ہی بدحواس سی کھڑی تھی اس کی بات پر حیرت سے اسے دیکھنے لگی... "اے... تم میرے اور ایہا کے درمیان مت آؤ سمجھے... گارڈ ہو تو گارڈ کی طرح ہی رہو... ایہا ابھی کہیں نہیں جائے گی... میرے بلانے پر آئی ہے تو میرے کہنے پر ہی جائے گی..." فراز جو کب سے راجا کو برداشت کر رہا تھا بالآخر تلخ لہجے میں بول ہی پڑا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"گارڈ ہوں تبھی تو حفاظت کر رہا ہوں ان کی... آپ حد میں ہی رہیں تو بہتر ہے... اگر یہ سب حرکتیں ابھی سے شروع کر دیں گے تو شادی کے بعد کچھ کرنے کو بچے گا نہیں آپ کے پاس... اور رہی بات ابیہا کے جانے کی... تو یہ ان سے ہی پوچھ لیں کہ وہ جانا چاہتی ہیں یا نہیں... ان سے شادی ہونے والی ہے آپ کی... ہوئی نہیں ہے ابھی جواب آنے جانے کے لیے بھی انہیں آپ کی اجازت کی ضرورت پڑے..." راجا کا لہجہ سرد ہوا تھا... جبکہ آنکھوں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں..

بس نہ چل رہا تھا کہ اس کا وہ ہاتھ ہی توڑ ڈالے جس ہاتھ سے اس نے ابیہا کو چھوا تھا...

"مجھ سے پنگا مت لو... ورنہ انجام بہت برا ہو گا..." فراز آفندی غرایا تھا... "راجا خود پنگا لیتا نہیں کسی سے... لیکن خود سے پنگا لینے والے کو چھوڑتا بھی نہیں... اگر دم ہے بازوؤں میں تو جب چاہو آزما لینا... لکھ کر دے سکتا ہوں کہ مجھ سے لڑو گے تو شکست ہی تمہارا مقدر ٹھہرے گی..." راجا کا لہجہ حد سے زیادہ مضبوط تھا... ابیہا حیران سی ان دونوں کو دیکھ اور سن رہی تھی... "فراز... آئی... آئم سوری... مجھے یاد نہیں رہا... آج واقعی میری فرینڈ کا برتھ ڈے ہے... اور میں نے اسے پرامس بھی کیا تھا کہ میں ضرور

Do not copy or distribute without permission of the author

آؤں گی اس کی برتھ ڈے پارٹی پر... مجھے جانا ہو گا... پلیز ڈونٹ مائنڈ..." ابیہا نے معاملہ سنبھالنے کی کوشش کہ کہیں وہ دونوں یہیں گتھم گتھا نہ ہو جائیں... فراز آفندی نے اس کی طرف دیکھا... بالوں میں ہاتھ پھیر کر خود کو نارمل کرنا چاہا... "اوکے... یو کین گو... لیکن آئندہ میں جب بھی بلاؤں... اسے ساتھ مت لے کر آنا..." راجا کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہہ کر وہ نیچے کی جانب بڑھ گیا... "آئندہ تمہارے بلانے پر یہ بھی نہیں آئیں گی...." راجا نے تلخ لہجے میں کہا تھا لیکن وہ سنے بغیر جا چکا تھا... ابیہا نے سلگتی نظروں سے اسے دیکھا... "یہ سب کیا تھا...؟؟" سرد سی آواز میں پوچھا تھا... راجا نے اس کی طرف دیکھا... ایک نظر اس پر ڈالتے ہی سارا غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ گیا تھا... "کیا...؟؟" کندھے اچکاتے وہ پھر ریلنگ کے ساتھ جا کھڑا ہوا... "میں نے تمہیں کب کہا تھا کہ میری فرینڈ کا آج برتھ ڈے ہے اور مجھے وہاں جانا ہے...؟؟" ابیہا نے اسے گھورا... "اچھا... نہیں کہا تھا... مجھے لگا شاید آپ نے کہا تھا..." راجا نے ابرو اچکائے... پھر رخ بھی موڑ گیا... کیسے ابیہا کو بتائے کہ اسے جلن ہو رہی تھی فراز آفندی سے... کیسے کہے اس سے کہ اسے فراز آفندی سے دور لے جانے کے لیے ہی اس نے ایسا کہا... جبکہ دوسری جانب ابیہا اس کے کچھ کہے بغیر ہی سب جان گئی تھی... خوبصورت سی مسکراہٹ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا... آج پہلی بار راجا نے اپنے کسی عمل سے یہ ثابت کیا تھا کہ اس کے دل میں بھی ایہا کے لیے کوئی نرم گوشہ ہے... وہ مسرور تھی... بے حد مسرور...

...

"کیا کہا ہے تم نے کل فراز آفندی سے...؟؟" اسد شیرازی نے کڑی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا تھا... یقیناً فراز آفندی نے ہی اسد شیرازی سے راجا کی شکایت کی تھی... "کون فراز آفندی سر...؟؟" راجا نے حیران ہونے کی کوشش کی... ورنہ دل ہی دل میں اسے ہنسی آ رہی تھی فراز آفندی کے اس طرز عمل سے... "زیادہ ڈرامے مت کرو... تم اچھی طرح جانتے ہو کون فراز آفندی... ایہا کا منگیتر... جس سے کل وہ ملنے گئی تھی... اور اس کے ساتھ تم بھی تھے... مجھے فراز نے بتایا ہے کہ تم نے خاصی بدتمیزی کی ہے اس کے ساتھ..." پہلی بار اسد شیرازی کو راجا کی کسی بات پر غصہ آیا تھا... اور وہ

Do not copy or distribute without permission of the author

بھڑک رہا تھا راجا پر.... راجا نے لب بھینچے..."اس نے شاید آپ کو یہ نہیں بتایا کہ وہ بد تمیزی کر رہا تھا ابیہا کے ساتھ... میں نے تو بس اسے منع کیا تھا..."اس نے سرد سی آواز میں جواب دیا..."تم کون ہوتے ہو اسے روکنے والے... منگیتر ہے وہ اس کی... شادی ہونے والی ہے ان دونوں کی... جو چاہے کرے فراز اس کے ساتھ..."اسد شیرازی آگ بگولہ ہوئے تھے... پچھلے کچھ دنوں میں ان کا اچھا خاصا نقصان ہوا تھا... ان کے خفیہ ٹھکانوں پر ریڈز پڑ رہی تھیں... اور غدار کا ابھی تک پتا نہ چل سکا تھا... اب وہ اپنی فرسٹریشن راجا پر نکال رہے تھے..."یہ آپ کہہ رہے ہیں سر... وہ بھی اپنی بیٹی کے بارے میں...؟؟"راجا نے ملامت کرنے کے انداز میں کہا جبکہ وہ یہ بات اچھی طرح جان چکا تھا کہ ابیہا اسد شیرازی کی بیٹی نہیں ہے... اسد شیرازی ایک لمحے کو سٹپٹایا..."ہاں میں ہی کہہ رہا ہوں..."لہجہ بھی دھیمہ ہوا تھا..."آئم سوری سر... لیکن میں بے حیائی کے اس کھلم کھلا مظاہرے پر خاموش نہیں رہ سکتا... فراز آفندی سے کہیں کہ ابیہا کے ساتھ جب بھی ہو تمیز کے دائرے میں رہے..

وہ دوبارہ بد تمیزی کرے گا تو میں دوبارہ ایسا ہی جواب دوں گا..."راجا کے لہجے سے نہ جانے کیوں ضد کی جھلک دکھائی دی..."شٹ اپ راجا... جسٹ شٹ اپ..."اسد

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

شیر ازی بھڑک اٹھا... راجالب بھینچ کر رہ گیا..."آئندہ تم ایسا کچھ نہیں کرو گے... بلکہ جب ابیہا فراز سے ملنے جائے تم اس کے ساتھ ہی نہیں جاؤ گے... ان دونوں کو اکیلے ایک ساتھ وقت گزارنے دو... تاکہ وہ ایک دوسرے کو سمجھ سکیں... ایک دوسرے کو جان سکیں... اور شادی کے بعد ان کی زندگی بہتر انداز میں گزر سکے... دوبارہ مجھے شکایت کا موقع نہ ملے... سمجھ گئے..."اسد شیر ازی کے لہجے میں وارننگ تھی... اس وقت ان سے مزید بحث کرنے کا مطلب تھا اپنا بنایا کھیل بگاڑنا...."اوکے سر..."راجا کہہ کر سر جھکائے وہاں سے نکل آیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

❤❤❤❤❤

"آج شام فراز آفندی نے پھر مجھے ملنے بلایا ہے... ساحل سمندر پر..."یونیورسٹی جاتے ہوئے ابیہا نے کن اکھیوں سے اسے دیکھا اور لبوں میں مسکان دبائے اسے جتانے کی کوشش کی... حسب توقع اس کے چہرہ سرخ پڑنے لگا تھا..."تو...؟؟"لہجے کی درشتی

چھپانے سے بھی نہ چھپی..."تو یہ کہ...آج میں اکیلی جاؤں گی اس سے ملنے...تم ساتھ نہیں جاؤ گے..."وہ جان بوجھ کر اسے تنگ کرنے کی غرض سے کہہ رہی تھی..."آپ بھی نہیں جائیں گی اس سے ملنے..."راجا کا لہجہ بارعب سا ہوا...شاید اسے خود بھی معلوم نہ تھا کہ وہ اپنے رویے سے اپنے جذبات ایہا پر آشکار کرتا جا رہا ہے...ایہا کو مزہ آنے لگا اسے ستانے میں..."کیوں...میرے منگیتر نے بلایا ہے مجھے...ملنے کے لیے...میں تو جاؤں گی..."ایہا نے بظاہر منہ بگاڑ کر کہا تھا...راجا نے سلگتی نگاہوں سے اسے گھورا..."بہت بے چین ہو رہی ہیں اس سے ملنے کے لیے...؟؟"لہجے میں جلن سی تھی...

"ظاہر سی بات ہے...منگنی کے بعد ہر لڑکی کی دلی خواہش ہوتی ہے وہ اپنے فیانس کے ساتھ وقت گزارے...میری بھی یہ خواہش ہے..."ایہا نے چہرے کا رخ تھوڑا سا موڑا...کہ اس کے لبوں کی شرارتی مسکراہٹ کہیں اس کی نظروں میں آجائے..."کچھ دن پہلے غالباً آپ مجھ سے محبت کی دعوے دار تھیں..."راجا نے طنز کیا...ایہا کا دل چاہا کھل کر ہنسے اس کی کیفیت پر...لیکن چہرے کو سنجیدہ بناتے ہوئے اس کی طرف متوجہ ہوئی..."ہاں بالکل...لیکن پھر کچھ ہی دن بعد مجھے عقل بھی آگئی تھی کہ وہ صرف میری جذباتیت تھی اور کچھ نہیں...میں تو بس ایسے ہی پاگل سی لڑکی ہوں...مجھے احساس ہو گیا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہے کہ میں غلط تھی..."ابیہا کی بات پر راجا نے افسوس اور صدمے کی ملی جلی کیفیت میں اسے دیکھا..."ہمم..."وہ خاموش ہو گیا تھا...بالکل خاموش...لیکن اس کی سنجیدگی ظاہر کر رہی تھی کہ اسے ابیہا کی بات بری لگی ہے..."آج نا...میں جینز شرٹ پہن کر جاؤں گی فراز آفندی سے ملنے...اس دن دیکھا تھا کیسے وہ میری ڈریسنگ پر چوٹ کر رہا تھا..."راجا کو خاموش دیکھ کر اس کی زبان پر پھر کھجلی ہوئی..."کہا نا...آپ کہیں نہیں جائیں گی...اور اس سے ملنے تو کبھی بھی نہیں..."راجا نے سرد سے لہجے میں کہا تھا..."کیوں...اس دن تو تم اس سے کہہ رہے تھے شادی ہونے والی ہے ہوئی نہیں...ابیہا کو کہیں بھی آنے جانے کے لیے تمہاری اجازت کی ضرورت نہیں...اب تم کس حق سے مجھے روک رہے ہو اس سے ملنے سے..."ابیہا کے لہجے میں سختی پیدا کی..."حق بھی بہت جلد واضح کر دوں گا...لیکن فی الحال یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لیں کہ آپ اس سے ملنے ہر گز نہیں جائیں گی..."ابیہا نے اس کی بات پر آنکھیں سیکڑ کر اسے دیکھا..."تم جیلس ہو رہے ہو فراز آفندی سے...؟؟"حیران ہوتے ہوئے پوچھا تھا...اس کی بات پر راجا نے ایک پل کو اس کی طرف دیکھا...ایسی نظروں سے جیسے اسے ابیہا کا دماغ خراب ہونے کا خدشہ ہو..."میں اس سے جیلس ہوں گا...؟؟آپ کی طبیعت ٹھیک

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہے...؟؟اس میں کوئی ایک بھی ایسی بات ہے جس کی وجہ سے مجھے اس سے جیلس ہونے کی ضرورت پیش آئے...؟؟"کہہ کر دوبارہ چہرہ موڑ لیا...وہ اب اپنا پورا دھیان ڈرائیونگ پر مرکوز کر چکا تھا..."ہاں نا...ہے...بالکل ہے..."ابیہا نے مزے سے کہتے ہوئے کتابیں اور بیگ اٹھایا...وہ لوگ یونیورسٹی کی پارکنگ کی طرف بڑھ رہے تھے..."اچھا وہ کیا...؟؟"راجا نے بھی دلچسپی ظاہر کی...ابیہا نے نچلا لب دبا کر اسے دیکھا...آنکھوں میں ہلکی سی شرارت رقصاں تھی...گاڑی رک چکی تھی...اس نے گاڑی کے دروازے پر ہاتھ رکھا...راجا کی طرف مڑی...اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں..."یہی کہ وہ ابیہا مراد کا فیانس ہے...یہی بات کافی ہے تمہارے جیلس ہونے کے لیے..."پراعتماد لہجے میں کہہ کر ایک نظر اس کے سنجیدہ چہرے پر ڈالی اور گاڑی دے نکل گئی...جبکہ راجا اس کی بات پر بہت دیر تک ہل بھی نہ سکا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دن کے گیارہ بجے کا وقت تھا... سردیوں کے باعث تمام بچوں کو جیل سے نکال کر اس کھلے سے میدان میں لایا گیا تھا... جہاں جسم کو سکون دیتی دھوپ کی تمازت تھی... اس وقت بچوں کی کبڈی کروائی جا رہی تھی... جہاں سب بچے دائرے کی صورت کھڑے تھے... راجا ان سب سے بے نیاز دھوپ میں ایک جانب بیٹھا ہاتھ میں پکڑی کاپی پر کچھ لکھنے میں مصروف تھا... تبھی دورے کے لیے آئے سب ڈی آئی جی کا وہاں سے گزر ہوا... سرسری سی نگاہ ان سب پر ڈالتے وہ آگے بڑھ رہے تھے جب ان کی نظر راجا پر پڑی... نہ جانے کیوں ان کے قدم رک سے گئے اس الگ تھلگ سے بیٹھے ہوئے بچے کو دیکھ کر... چند لمحے کچھ سوچنے کے بعد وہ کچھ فاصلے پر مستعد سے بیٹھے حوالدار کی طرف بڑھے... "یہ بچہ کون ہے جو ان سب سے الگ بیٹھا کچھ لکھنے میں مصروف ہے...؟؟" ان کی نظریں ابھی بھی راجا پر ہی تھیں... وہ خود بھی سمجھنے سے قاصر تھے کہ کس بات نے انہیں راجا کی طرف متوجہ ہونے پر مجبور کیا... حوالدار نے ایک نظر ان پر ڈال کر ان کی نظروں کے تعاقب میں راجا کو دیکھا... "وہ...؟؟ ابتہاج نام ہے اس کا صاحب... چند دن پہلے ہی آیا ہے یہاں..." حوالدار ان کے احترام میں کھڑا ہو چکا تھا... "ہمم.... کس جرم میں لایا گیا ہے اسے یہاں...؟؟" آنکھیں سیکڑ کر بغور اس کا جائزہ لیا تھا... "دو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

لوگوں کے قتل کا الزام ہے اس پر صاحب..." حوالدار نے سر جھکاتے ہوئے انہیں بتایا..." قتل...؟؟ دو بندوں کا...؟؟" ڈی آئی جی نے اچھنبے سے حوالدار کو دیکھا... پھر راجا کو... راجا وہاں موجود سب لڑکوں سے چھوٹی عمر کا تھا... اور باقی سب چوری, ڈکیتی وغیرہ کے جرم میں ہی جیل میں موجود تھے..." اتنی چھوٹی عمر میں یہ بچہ قتل کیسے کر سکتا ہے...؟؟ چہرے سے کیسی معصومیت ٹپک رہی اس کے... اتنا خطرناک ہے یہ...؟؟" ان کے لہجے میں حیرت تھی..." نہیں صاحب... اس نے قتل نہیں کیا... بس قسمت کا مارا ہے جو یہاں پڑا ہے..." حوالدار کا لہجہ افسردہ ہوا..." تم کیسے کہہ سکتے ہو یہ...؟؟" ڈی آئی جی نے بغور حوالدار کے چہرے کو دیکھا..." صاحب... پرسوں اس نے مجھے اپنے بارے میں سب بتایا ہے... وہ قاتل نہیں ہے صاحب... بس پتا نہیں کیسے اس سب میں پھنس گیا... اس کے لہجے اور انداز سے ہی ظاہر ہوتا ہے کہ وہ سچ کہہ رہا ہے..." حوالدار کا لہجہ دھیمہ ہوا..." ہمم... لگتا ہے پڑھنے لکھنے کا کافی شوق ہے اسے..." ڈی آئی جی کی نظریں دوبارہ راجا پر ٹکیں... جو اب کاپی اپنے چہرے کے سامنے کیے غور سے کچھ دیکھ رہا تھا..." جی صاحب.... بہت اچھا بچہ ہے... اور بہت ذہین بھی... رات کو بھی اکثر مشعل کی روشنی میں کتابیں لیے بیٹھا رہتا ہے... اور آپ کو پتا ہے... وہ تصویریں بھی بہت اچھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بناتا ہے..."حوالدار نے پر جوش ہوتے ہوئے انہیں بتایا...ڈی آئی جی نے ہنکارا بھرنے پر اکتفا کیا جبکہ ان کی پر سوچ نگاہیں راجا پر ہی جمی تھیں جو فاتحانہ اور عقیدت مند نگاہوں سے سامنے کھلے صفحے کی طرف دیکھ رہا تھا جس پر اس نے اپنے ذہن کی اسکرین پر موجود مسکراتے ہوئے چہرے کا اسکیچ بنایا تھا...ایک معصوم سی بچی کا اسکیچ...اینجل کا اسکیچ....

"ارے...تم آج پھر یہاں موجود ہو...؟؟"ایہا پہلے سے جانتی تھی کہ وہ پورچ میں ہی موجود ہو گا...لیکن پھر بھی حیران ہونے کی ایکٹنگ کی..."کہاں جا رہی ہیں آپ..؟؟"

راجا نے اس کی خصوصی تیاری پر نظر ڈالی...ایہا نے ایک نگاہ اپنے سراپے پر ڈالی....

لبوں پر خوبصورت مسکراہٹ بکھری..."بتایا تو تھا تمہیں صبح...فراز نے بلایا ہے...اسی سے ملنے جا رہی ہوں..."فراز کے نام پر اس کے چہرے پر ابھرتی مسکراہٹ نے راجا کا دل جلا کر راکھ کیا تھا..."میں نے کہا تھا نا آپ سے کہ آپ نہیں جائیں گی..."راجا کی

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/groups/classicurdumaterial/

نگاہوں میں خفگی اور شکایت واضح دکھائی دی تھی ابیہا کو... "لیکن میں تو جاؤں گی..."

ابیہا نے بے نیازی سے کندھے اچکائے... راجا خاموش سا ہو گیا... "کی دے رہے ہو یا میں دوسری گاڑی میں جاؤں...؟؟" ابیہا نے اپنی گلابی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی... راجا نے ایک نظر اس کی ہتھیلی کی جانب دیکھا... پھر اس کے چہرے کو... جو ایکسائٹمنٹ کے باعث سرخ ہو رہا تھا... آنکھوں میں انوکھی سی چمک تھی... "ٹھیک ہے... بیٹھیں گاڑی میں... میں بھی آپ کے ساتھ چلوں گا..." راجا نے کچھ سوچ کر حتمی انداز میں کہا... "لیکن تم وہاں کیا کرو گے...؟؟" ابیہا نے آنکھیں پھیلائیں... "وہی... جو اس دن کیا تھا..." راجا گاڑی کا دروازہ کھول چکا تھا... "اچھا مطلب تم ہماری آج کی شام بھی خراب کرو گے...؟؟" ابیہا کو تپ چڑھی... "یہی سمجھ لیں..." راجا گاڑی میں بیٹھ کر گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا... ابیہا بظاہر پیر پٹختی لیکن دل ہی دل میں مسرور سی گاڑی میں آ بیٹھی...

گاڑی گھر سے نکلتے ہی اس نے فون پکڑا... "میں فراز کو میسیج کر کے یہ تو بتا دوں کہ تم آج بھی ساتھ آ رہے ہو... تاکہ وہ بھی آج پوری تیاری کے ساتھ آئے... آج تم میرے سامنے اس کہ بے عزتی ہر گز نہیں کر سکتے..." اس نے سیل اپنے سامنے کیا... راجا نے

Do not copy or distribute without permission of the author

کڑی نگاہ اس پر ڈالی اور لب بھینچ کر ڈرائیونگ کی طرف متوجہ ہو گیا جبکہ ایہا نے میسیجز کھولنے کی بجائے کیمرہ آن کیا... اور نچلا لب دانتوں تلے دباتے ہوئے چپکے سے راجا کے بے تاثر چہرے کی چار تصویریں اپنے سیل میں مقید کر لیں...

"آپ تو غالباً آج جینز شرٹ پہن کر آنے والی تھیں اپنے اس "ہونے والے شوہر" کو متاثر کرنے کے لیے...." راجا نے ہونے والے شوہر پر زور دیتے ہوئے اسے اس کی صبح کی بات یاد کروائی اور اس کی وائٹ فراک اور چوڑی دار پاجامے کے ساتھ ہم رنگ دوپٹے کی طرف اشارہ کیا... ایہا کا اندازہ درست ثابت ہوا تھا... یقیناً راجا کے دل میں بھی اس کے لیے کچھ جذبات تھے تبھی تو وہ نہ صرف جیلس ہو رہا تھا بلکہ اس کی ڈریسنگ پر بھی دھیان دے رہا تھا... "آ... ہاں... ارادہ تو تھا... لیکن پھر موڈ نہیں بنا تو نہیں پہن کر آئی جینز شرٹ..." وہ ایک پل کو اٹک گئی تھی لیکن پھر اعتماد کے ساتھ اپنی بات مکمل کر گئی... راجا پھر خاموش ہو چکا تھا...

وہ دونوں ساحل سمندر پہنچے تو فراز آفندی وہاں ابھی تک نہیں آیا تھا... ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا میں گیلی ریت پر چہل قدمی کرنا ایہا کو ہمیشہ سے نے حد پسند تھا... وہ دونوں اس وقت

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

گاڑی سے ٹیک لگائے کھڑے تھے...ایبہادور بھگتے دوڑتے بچوں کو دیکھ رہی تھی...ساتھ ہی بار بار اڑتے بالوں کو سمیٹ کر کانوں کے پیچھے اڑستی...

"آیا نہیں ابھی تک آپ کا فراز آفندی..."راجا نے تیسری بار اس سے پوچھا تھا...لہجہ چبھتا ہوا سا تھا..."آجائے گا...اتنی جلدی بھی کیا ہے..."ایبہا نے بھی اپنا پہلا جواب ہی دہرایا...اسے اچھا لگ رہا تھا یوں راجا کے ساتھ ساحل سمندر کی اس ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا کو محسوس کرنا...کوئی اس سے پوچھتا کہ یہ لمحے اس کے لیے کتنے دلکش اور حسین تھے...

"ہنہہ...لگتا ہے میرے آنے کی خبر سن کر ڈر گیا ہے وہ...تبھی آیا نہیں....اور شاید آئے گا بھی نہیں..."راجا کا لہجہ استہزائیہ ہوا...اس کی نظریں سامنے غروب ہوتے سورج پر جمی تھیں...ایبہا نے بغور اس کا چہرہ دیکھا..."مجھے فراز نے نہیں بلایا یہاں...میں خود یہاں آئی ہوں...تم سے جھوٹ بولا کیونکہ میں جانتی تھی اس کا سن کر تم ضرور ساتھ آؤ گے..."ایبہا نے بھی رخ موڑ کر غروب ہوتے سورج کو دیکھا...اس کی دھیمی آواز سن کر راجا چند لمحے خاموش رہا..."اور یہ جھوٹ بولنے کی وجہ...؟؟"اس کا لہجہ خلاف توقع نرم تھا...ایبہا نے ایک بار پھر اسے دیکھا...راجا بھی اسے ہی تک رہا تھا...

"کچھ نہیں...بس یونہی...تمہارے ساتھ کچھ لمحے گزارنا چاہ رہی تھی یہاں..."اس کا

Do not copy or distribute without permission of the author

لہجہ ایسا ہوا جیسے کوئی جرم سرزد ہو گیا ہو اس سے... اپنی بات کہہ کر وہ سر جھکا گئی تھی... کہ نہ جانے راجا کا کیا ردِ عمل ہو... "بس یہیں...؟؟ ننگے پاؤں گیلی ریت ہر نہیں چلو گی میرے ساتھ...؟؟" راجا نے اس کے جھکے سر کو دیکھا... ابیہا نے اس کے نرم لہجے میں کی گئی بات پر ایک جھٹکے سے سر اٹھایا... راجا کے چہرے پر مسکراہٹ تھی... نرم مسکراہٹ... ابیہا کی بے یقین نظریں اس کے چہرے سے ہوتی ہوئی اس کے ہاتھ پر آن ٹکیں... وہ ہاتھ جس کی ہتھیلی راجا نے اس کے سامنے پھیلا رکھی... ابیہا کی آنکھوں میں بے ساختہ پانی جمع ہونے لگا... خوشی سے... اسے لگا جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہی ہے... کوئی حسین خواب... نیند سے جاگے گی تو خواب ٹوٹ جائے گا... لیکن وہ اس خواب کی تکمیل کے لیے ساری عمر سونے کو تیار تھی... کسی ٹرانس کی سی کیفیت میں اس نے اپنا نرم و نازک ہاتھ راجا کی مضبوط ہتھیلی پر رکھا... راجا نے کسی قیمتی متاع کی طرح اس کے ہاتھ کو تھاما تھا... محبت بہت چپکے سے ان دونوں کے درمیان آن وارد ہوئی تھی... جس نے ان دونوں کی آنکھوں کو روشن کر دیا تھا... ان کے چہرے جگمگانے لگے تھے... آج پہلی بار راجا نے اپنے دل کی سنی تھی..

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور ابیہا کے ان خوبصورت جذبات کو پذیرائی بخشی تھی... اور ابیہا... وہ تو گویا ہواؤں میں اڑ رہی تھی... خوشی اتنی تھی کہ سنبھالی نہ جا رہی تھی... وہ دونوں اپنے پیروں کے جوتوں سے آزاد کرتے اب دور جا رہے تھے... لہروں کے سنگ... ہواؤں کے رخ... دونوں کے چہروں پر دلکش مسکراہٹ تھی... اور ان دونوں کے درمیان چھائی اس معنی خیز خاموشی نے چپکے سے ان کے کانوں میں وہ رس انڈیل دیا جو پہلے صرف ان کے دلوں میں کسی راز کی طرح محفوظ تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اف انکل... کیسی پینڈو سی لڑکی ڈھونڈی ہے آپ نے میرے لیے... ڈیونو...؟؟ شی از سو بورنگ...." فراز آفندی پاکستان میں اسد شیرازی کے عنایت کیے گئے خوبصورت محل نما گھر میں صوفے پر نیم دراز ابیہا پر تبصرہ کر رہا تھا... مرزا جمال آفندی جو کچھ فاصلے پر لیب ٹاپ پر نظریں جمائے کچھ کام کر رہے تھے انہوں نے ایک سرسری سی نگاہ فراز آفندی پر ڈالی... "کیوں کیا ہوا...؟؟ جہاں تک مجھے معلوم ہے وہ لڑکی خاصی

Do not copy or distribute without permission of the author

شوخ و چنچل سی ہے... تمہارے مزاج کے عین مطابق..." مرزا جمال آفندی دوبارہ کام میں مصروف ہو چکے تھے..."شوخ و چنچل...؟؟ مذاق کا موڈ نہیں ہے میرا..." وہ بیزاریت سے گویا ہوا..."ہوا کیا ہے آخر... میں اس سے پہلے بھی دو تین بار مل چکا ہوں... اور مجھے تو اچھی خاصی لگی تھی وہ..." اس بار مرزا جمال کے لہجے میں ہلکی سی حیرت کا عنصر تھا..."ہنہہ... اچھی خاصی... دس گز کا تو دوپٹا ہی ہوتا ہے اس کا... جسے اپنے گرد لپیٹے رکھتی ہے... اور ڈریسنگ... شلوار قمیض... بھلا خدا نے اتنا حسن دیا ہے تو وہ حسن دوسروں کو دیکھنے کا موقع بھی تو دے... کیا فائدہ یوں چھپا چھپا کر رکھنے کا... اور کرنے کو کوئی بات تک نہیں ہوتی اس کے پاس... اینڈ یو نو واٹ انکل... کچھ دن قبل میں نے اسے ڈنر پر بلایا... اور اسے ذرا سا چھو کیا لیا وہ ایسے بدک کر پیچھے ہٹی جیسے کرنٹ نے چھوا ہو اسے... ڈسگسٹنگ..." وہ کڑواہٹ بھرے لہجے میں بولتا منہ کے زاویے بھی بگاڑ رہا تھا..." حیرت ہے... کچھ عرصہ قبل میں اس سے ملا تھا تب تو ماڈرن ڈریسز پہنتی تھی... اب شلوار قمیض پہننے کا بھوت سوار ہو گیا ہو گا اس پر... فکر مت کرو... انسان کی عادات نہیں بدلتیں... چند دن بعد جب یہ جنون سر سے اتر جائے گا تو پہن لے گی ماڈرن ڈریسز بھی..." مرزا جمال آفندی کے انداز میں لاپرواہی کی جھلک تھی... فراز آفندی کے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

منہ کے زاویے مزید بگڑے... "میں یہ سوچ کر خوش ہو رہا تھا کہ جتنے دن یہاں ہیں اس کے ساتھ وقت گزاروں گا... اس کے حسن کے بہتے دریا میں ہاتھ دھونے کا موقع مل جائے گا... لیکن پہلی ہی ملاقات میں شدید مایوس کیا ہے اس نے مجھے..." وہ سیل کی اسکرین روشن کر کے اس پر انگلی پھیرنے لگا... "تمہیں اس کی ڈریسنگ سے یا اس کی باتوں سے کیا لینا دینا... ویسے بھی تمہارا اس سے دل لگانا ٹھیک نہیں... تم اچھی طرح جانتے ہو کہ یہ شادی کس مقصد کے لیے کی جا رہی ہے..." مرزا جمال آفندی کے لہجے میں تنبیہہ چھپی تھی... فراز آفندی نے سر جھٹکا... "جانتا ہوں انکل... اچھی طرح جانتا ہوں... اس کی دولت ہی تو ہے جس سے متاثر ہوا ہوں میں... ویسے ایک بات سمجھ نہیں آتی کہ اتنی بے وقوف سی لڑکی اتنی بڑی پراپرٹی کی اکلوتی وارث ہے... کیا قسمت پائی ہے اس نے..." راجا نے مزہ لیتے ہوئے کہا... مرزا جمال آفندی کی کی بورڈ پر چلتی انگلیاں چند پل کے لیے تھمیں... "جہاں تک میرا اندازہ ہے وہ بے وقوف نہیں معصوم ہے... اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اسے خود بھی یہ نہیں معلوم کے اس کی کل کتنی پراپرٹی ہے... دس ہزار کروڑ کی مالک ہے وہ... دس ہزار کروڑ کی... اور ہم... ہمارے پاس فقط ایک سو کروڑ ...اس کے باپ نے اپنی جو وصیت لکھی تھی اس کے مطابق جب وہ تئیس سال کی ہو

Do not copy or distribute without permission of the author

جائے گی تب اس کی شادی کی جائے گی... تئیس سال سے پہلے ہر گز نہیں...اور اس کی تئیس سال کی عمر پوری ہوتے ہی اس کی تمام تر جائیداد اس کے نام کر دی جائے گی... شادی کے بعد اس کی دولت کا ففٹی پرسنٹ اس کے شوہر کا ہو گا... ففٹی پرسنٹ مطلب پانچ ہزار کروڑ... سوچو... تم مالک بننے والے ہو پانچ ہزار کروڑ کے..."مرزا جمال آفندی پر سوچ انداز میں کہتے ہوئے چمکتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہے تھے..."صرف پانچ ہزار کروڑ انکل...دس کا دس کیوں نہیں...؟؟"فراز آفندی کے لبوں پر بھی شاطرانہ مسکراہٹ بکھری... مرزا جمال آفندی کا قہقہہ سنائی دیا تھا اس کی بات پر..."تمہیں کیا لگتا ہے...اسد شیرازی جس نے اتنی لمبی پلاننگ کی...اس لڑکی کے ماں باپ کو قتل کیا...اس لڑکی کو اتنا عرصہ باپ کا پیار دیا چاہے جھوٹا ہی سہی... لیکن اس کی پرورش کی... برسوں سے انتظار کیا اس کے تئیس سال کے ہونے کا...وہ ساری کی ساری پراپرٹی تمہیں ہڑپنے دے گا...؟؟ففٹی ففٹی کی بات ہوئی ہے اس سے... شادی کے بعد کسی بھی طرح تمہیں ابیہا سے باقی کی پراپرٹی اسد شیرازی کے نام کروانی ہے..

پیپرز چاہے زبردستی سائن کرواؤ یا پیار سے... یہ تم پر منحصر ہے...اسد شیرازی کے نام کرواؤ گے ففٹی پرسنٹ تو ہی تمہیں تمہارا حصہ ملے گا...اور رہی یہ بات کہ وہ ایک بور

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ترین لڑکی ہے... تو میرے بچے تمہیں کونسا ساری زندگی گزارنی ہے اس کے ساتھ... ایک بار پراپرٹی اپنے نام ہونے دو... پھر جو چاہے سلوک کرنا اس کے ساتھ... دل بہلانا... اس خوبصورت کھلونے سے کھیلنا... اور جب دل بھر جائے تو پیچھا چھڑا لینا اس سے... جیسے پچھلی بیویوں سے چھڑایا... اوپر پہنچا دینا... جس کی امانت ہے اس کے پاس... بات ختم..." مرزا جمال آفندی نے اپنی پوری پلاننگ اس کے سامنے پیش کر دی تھی اور سب سن کر فراز آفندی بھی ان کی ذہانت اور چالبازی پر عش عش کر اٹھا... خیالوں ہی خیالوں میں وہ خود کو پانچ ہزار کروڑ کا مالک بنے دیکھ رہا تھا...

چند لمحوں بعد کچھ سوچ کر وہ مرزا جمال آفندی کی طرف متوجہ ہوا..."لیکن انکل... اس کا وہ جو گارڈ ہے... وہ بہت غصہ دلاتا ہے مجھے... اسد انکل سے کہہ دیجیے گا کہ آئندہ وہ ابیہا کے ساتھ نظر نہ آئے مجھے..." راجا کا ذکر کرتے ہوئے اس کا لہجہ پھر سے کڑوا ہوا..." بات ہوئی تھی میری اسد سے... اصل میں اس کے کچھ دشمنوں کو ابیہا کے بارے میں اور اسد کے پلان کے بارے میں خبر مل گئی ہے... اور وہ جان چکے ہیں کہ اگر تیس برس سے پہلے ابیہا کو کچھ ہو گیا تو ساری پراپرٹی ٹرسٹ کو چلی جائے گی... اور وہ ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں کہ یا ابیہا کو ختم کر دیں یا اس بارے میں چوکنا کر دیں... اور ابیہا کی سیفٹی کے لیے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہی اسد نے راجا کو گارڈ رکھا ہے کیونکہ اسے یقین ہے کہ راجا اس کی بہترین طریقے سے حفاظت کر سکتا ہے... تم اتنا ہائپر مت ہو... کچھ عرصہ کی بات ہے... جیسے ہی تم دونوں کی شادی ہو جائے گی ہر جھنجھٹ ختم ہو جائے گا... پھر اس لڑکی کے ساتھ کیسا برتاؤ کرنا ہے یا اس کی زندگی کو کیسا بنانا ہے یہ ہم ڈیسائیڈ کریں گے..." مرزا جمال آفندی نے اسے تسلی دی...

"اوکے انکل... بٹ یہ بتا دیں ہم واپس کب جا رہے ہیں... جینی از مسنگ می..." اس کے لہجے میں جینی کے نام پر شہد گھل گیا تھا... "جینی...؟؟" مرزا جمال آفندی نے سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے... "مائی نیو گرل فرینڈ..." فراز آفندی نے آنکھ دباتے ہوئے کہا تھا جس پر مرزا جمال آفندی کا قہقہہ بلند ہوا... "جلد ہی جائیں گے مائی سن...." کہہ کر وہ دوبارہ لیب ٹاپ کی جانب متوجہ ہو گئے... جبکہ فراز آفندی فون پر اپنی نئی گرل فرینڈ جینی سے محبت بھری گفتگو کرنے میں مگن ہو چکا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ دونوں ننگے پاؤں ساحل سمندر پر چہل قدمی کرتے گیلی ریت کی ٹھنڈک کو اپنے جسم و جاں میں اترتا محسوس کر رہے تھے... ایک دوسرے کی سنگت میں, ایک دوسرے کا ہاتھ تھامے کچھ دیر کے لیے ہی سہی... لیکن وہ دونوں اپنی زندگی کی الجھنیں بھول کر اس خوبصورت وقت سے خوشیاں کشید کر رہے تھے... دونوں خاموش تھے لیکن ان کی بھید بھری خاموشی بہت سے راز کھول رہی تھی... دونوں مگن سے اپنے اپنے خیالوں میں کھوئے تھے جب اچانک ایہا نے اپنا ہاتھ کھینچا... راجا چونکا... پھر حیران نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا...

"واٹ ہیپنڈ...؟؟" الجھا ہوا سا لہجہ تھا...

"نتھنگ... گاڑی کی چابی دو ایک منٹ..." ایہا نے اپنی ہتھیلی اس کے سامنے پھیلائی...

"چابی...؟؟ آپ نے کیا کرنی ہے...؟؟" راجا کی مشکوک نگاہیں اسی پر جمی تھیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"اف... سوال بہت کرتے ہو تم... بتادوں گی نا... لیکن پہلے کی دو..." ابیہا جھنجھلائی... راجا نے پینٹ کی جیب سے نکال کر کی چین اسے تھمائی اور آنکھیں سیکڑ کر اس کی کارروائی دیکھنے لگا...

وہ اب اس سے کچھ فاصلے پر جا کر گھٹنوں کے بل بیٹھی گیلی ریت پر کچھ بنا رہی تھی... راجا بھی آہستہ آہستہ قدم اٹھاتا اس کے قریب آیا... کچھ دیر بعد ابیہا نے سر اٹھا کر چمکتی نگاہوں سے راجا کی طرف دیکھا... راجا کی نگاہیں نیچے ریت پر لکھے گئے الفاظ پر لکھا تھا... "کیسا ہے...؟؟" R اور اس سے کچھ فاصلے پر A تھیں... جہاں ابیہا نے ابیہا نے کھنکتی آواز میں پوچھا تھا... راجا نے پر سوچ انداز میں انگلی ٹھوڑی تلے ٹکائی...

"ہمم... اچھا ہے... لیکن ایک کمی ہے..." کہتا ہوا وہ بھی ابیہا کے نزدیک بیٹھ چکا تھا...

"کمی...؟؟" ابیہا کی حیرت بھری آواز ابھری... راجا اس کے ہاتھ سے چابی لے کر اب نیچے کچھ بنا رہا تھا... ابیہا پہلے حیرت سے اس کے چلتے ہاتھ کو دیکھتی رہی اور پھر بے تحاشہ خوشی اس کے چہرے سے جھلکنے لگی... راجا اپنے اور اس کے نام کے پہلے حروف کے درمیان خالی جگہ پر دل بنا چکا تھا... ریت پر بڑے بڑے حروف میں

www.classicurdumaterial.com
supportclassicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

A ♥ R

لکھا جگمگا رہا تھا... راجا نے مسکراتی نگاہوں سے ایہا کو دیکھا... جس کا چہرے جذبات کی شدت سے سرخ پڑنے لگا تھا... " تھینکس فار دس ونڈر فل گفٹ..." چہرے پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں نمی لیے وہ اسے ہی تکے جا رہی تھی... جبکہ راجا... وہ اس کے چہرے کو دیکھ رہا تھا... یک ٹک... محبت سے... عقیدت سے... "آج سے پہلے کبھی تم نے احساس ہی نہیں ہونے دیا کہ تم بھی میرے لیے اپنے دل میں محبت رکھتے ہو... ایسے بے نیاز بنے رہتے تھے جیسے تمہیں میری کوئی پرواہ ہی نہیں..." ایہا نے شکایتی انداز میں کہا... ساتھ ہی روٹھنے کی ایکٹنگ کرنے لگی... دوسری جانب چند لمحے خاموشی چھائی رہی...

"رکھتے ہیں محبت کو تغافل میں چھپا کر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پرواہ ہی تو کرتے ہیں جو پرواہ نہیں کرتے"

دھیمے لہجے میں راجا نے شعر پڑھا تھا... جبکہ ابیہا دنگ سی اسے دیکھے گئ... اس نے کبھی سوچا بھی نہ تھا کہ یوں اس کے سامنے اپنی من پسند جگہ پر بیٹھ کر وہ اس کے منہ سے شعر و شاعری سنے گی... وہ بھی اپنے لیے... اپنے جذبات کو بیان کرنے کے لیے اس کے پاس الفاظ ہی نہ تھے... راجا کی نظروں سے کنفیوز ہوتی وہ نگاہیں جھکا گئ...

"آؤ... دور چلیں... لہروں کے سنگ..." اس کا دھیان خود پر سے ہٹانے کو وہ گویا ہوئ... اٹھی اور ریت پر لکھے ان الفاظ کی چند تصاویر لیں... پھر آگے بڑھ گئ... راجا بھلا اینجل کا حکم کیسے ٹال سکتا تھا... وہ بھی اس کے ہمراہ قدم بڑھا کر ساتھ ساتھ چلنے لگا... ریت پر ان کے قدموں کے نشانات واضح ہو رہے تھے... ابیہا دونوں ہاتھ پھیلائے ٹھنڈی ہوا کی چھیڑ خانیاں محسوس کرتی آگے بڑھ رہی تھی جب ایک دم اس کا پیر پھسلا...

"اینجل..." راجا کے منہ سے بے ساختہ نکلا تھا... وہ اس کا ہاتھ تھام کر ابیہا کو گرنے سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بچا چکا تھا لیکن اس کے منہ سے بر آمد ہونے والا نام سن کر ابیہا کو لگا جیسے وہ ساتویں آسمان سے منہ کے بل گری ہو... سیدھی ہوتے ہوئے بے یقینی سے راجا کی طرف دیکھا... راجا کو بھی اپنی بے اختیاری میں کی گئی غلطی کا ادراک ہو چکا تھا تبھی وہ لب کاٹتا سر جھکا گیا...

"کک... کیا... کیا کہا تم نے ابھی...؟؟" ابیہا سے بولنا محال ہونے لگا... الفاظ منہ سے نکلے تو اسے اپنا ہی لہجہ اجنبی لگا... راجا نے بے بسی بھری نگاہ اس پر ڈالی جس کے چہرے پر بے یقینی, حیرت اور شاک کے ملے جلے تاثرات تھے... "ابیہا وہ میں..." یہ صورت حال راجا کے لیے قطعی غیر متوقع تھی... وہ سمجھ نہیں پایا کہ کیا کہے ابیہا سے... کچھ کہنے کی کوشش میں فقط ہکلا کر رہ گیا تھا لیکن ابیہا کی نظریں اب اس پر نہیں تھیں... وہ کسی اور طرف متوجہ تھی... راجا نے اس کی نظروں کے تعاقب میں اپنی پینٹ کی جیب کی طرف دیکھا... "اوہ شٹ..." وہ بے ساختہ آنکھیں میچ گیا... اینجل کی پائل راجا کی پینٹ کی جیب سے آدھی باہر لٹک رہی تھی جو شاید چابی نکالتے وقت باہر نکل گئی تھی... ابیہا سانس روکے آگے بڑھی.... اور وہ پائل باہر نکالی... ہاتھ میں پائل پکڑے وہ ساکت نگاہوں سے اس پائل کو دیکھ رہی تھی... کیا کچھ نہیں تھا اس کے چہرے پر... مان ٹوٹنے کا دکھ... تکلیف... اذیت... "کک... کون ہو تم...؟؟" آواز کی کپکپاہٹ واضح تھی... وہ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہاتھ جس میں پائل تھی وہ بھی لرز رہا تھا... بلاشبہ وہ جان چکی تھی اس کی سچائی... لیکن پھر بھی اپنے اندر سے اٹھتی آواز کو جھٹلاتے ہوئے اس نے اس سے پوچھا تھا... "ابیہا میں آپ کو سب بتانے ہی..." راجا نے اپنی صفائی دینے کی کوشش کی تھی جب ایک بار پھر ابیہا کی حد درجہ سخت آواز ابھری... "میں نے پوچھا... کون ہو تم...؟؟" راجا نے تھکے تھکے سے انداز میں پیشانی پر ہاتھ رکھا... یہ سب ایسے ہو گا اس نے سوچا بھی نہ تھا...

...

"وہی پرنس... جسے کبھی آپ اپنا بہترین دوست کہا کرتی تھیں..." وہ مجرمانہ انداز میں اپنی سچائی بتا گیا... ابیہا کے ہاتھ سے پائل پھسل کر سمندر کی لہروں میں جا ڈوبی... لڑکھڑا کر دو قدم پیچھے ہوتے ہوئے اس نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی سسکیوں کو دبایا... پھٹی پھٹی بے یقین نگاہیں راجا پر ہی جمی تھیں... اس کا پورا وجود زلزلوں کی زد میں تھا... اسے لگا اس کے دماغ کی کوئی مس پھٹ جائے گی... درد کیا ہوتا ہے... اذیت کی آخری حد کیا ہوتی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہے یہ کوئی اس سے پوچھتا..."نن...نہیں..." نفی میں سر ہلاتے ہوئے وہ بڑبڑائی..."
ابھی...ابھی تو میں نے خوش ہونا سیکھا بھی نہیں تھا...ابھی تو میں نے خواب دیکھنے شروع
کیے تھے...اتنی...اتنی جلدی میری خوشیوں کو آگ لگ گئی...اتنی بے دردی سے میری
آنکھوں سے خواب نوچ لیے...کک...کیوں..." وہ لرزتی آواز میں خود سے ہی مخاطب
تھی.....

"ابیہا...آپ..." راجا اس کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھ کر پریشان سا اس کے قریب
آیا..."پلیز...دور رہو مجھ سے...." ابیہا نے ہاتھ اٹھا کر اسے اپنے قریب آنے سے
روکا...راجا کے قدم وہیں تھم گئے..." ابیہا پلیز...ایک بار میری بات تو سنیں..."
راجا نے التجائیہ انداز میں اس سے کہنے کی کوشش کی..." کونسی بات...کونسی بات سنوں
میں تمہاری...رہا ہی کیا ہے اب میرے اور تمہارے درمیان کہنے سننے کو..." ابیہا ضبط
کھوتے ہوئے چلائی..." میرا سب کچھ تو چھین لیا تم نے...ابھی بھی دل نہیں بھرا
تمہارا...مجھے تباہ و برباد کر کے بھی چین نہیں ملا تمہیں جو پھر سے چلے آئے میری زندگی
میں...اور کتنی تکلیفیں دو گے مجھے...کتنا رلاؤ گے...ایک ہی بار مجھے بھی ختم کیوں نہیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کر دیتے..."وہ چیخ رہی تھی...کئی لوگ ان کی جانب متوجہ ہوئے لیکن وہ تو جیسے ہر چیز سے بے نیاز ہو چکی تھی...

"میں آپ کو تکلیف دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا..."راجا نے دکھ سے اسے دیکھا..."تو پھر کیوں آئے ہو تم میری زندگی میں...اب کیا مقصد لے کر آئے ہو...میرے ماں باپ کو مجھ سے چھین لیا...اب کس کو چھیننے آئے ہو...یہ دیکھو...اب تو میں خالی ہاتھ ہوں...کوئی اپنا نہیں رہا میرے پاس...اب تو میرا پیچھا چھوڑ دو...خدا کے لیے..."وہ مسلسل رو رہی تھی...اور راجا...وہ سمجھ نہیں پا رہا تھا کہ اسے کیسے سنبھالے..."میں تب بھی یہی کہتا رہا تھا اور آج بھی یہی کہتا ہوں کہ میں نے نہیں مارا آپ کے پیرنٹس کو...ان کا قاتل کوئی اور ہے جسے آپ ابھی تک پہچان نہیں پا رہی ہیں..."راجا کا لہجہ بھی اس بار تھوڑا سخت ہوا تھا...ابیہا نے استہزائیہ اور طنز بھری نگاہوں سے اسے دیکھا..."اور کتنے جھوٹ بولو گے تم...کتنے روپ ہیں تمہارے...سچ تو یہ ہے کہ تم ایک دھوکے باز انسان ہو...جسے صرف لوگوں کے گھر برباد کرنا آتا ہے...ان سے چھیننا آتا ہے...اور میری غلطی یہ ہے کہ میں نے تم جیسے انسان پر بھروسہ کیا...اسے اپنا دوست سمجھا اور اب نادانستگی میں اسی انسان سے محبت بھی کر بیٹھی...لیکن اگر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تم یہ سمجھتے ہو کہ مجھے اپنی محبت کے جال میں پھنسا کر تم میری نظروں میں معتبر بن جاؤ گے تو یہ تمہاری غلط فہمی ہے مسٹر ابتہاج... کیونکہ میری نفرت میری محبت سے کہیں زیادہ شدت رکھتی ہے... یہ محبت تو فقط چار دن کی ہے... لیکن تمہارے لیے میرے دل میں یہ نفرت پچھلے اٹھارہ سالوں سے پل رہی ہے... اور ان اٹھارہ سالوں میں گزرے ہر پل میں اس نفرت کی شدت میں اضافہ ہی ہوا ہے... کاش... لاش میں تمہیں اپنے دل میں چھپی بے تحاشہ نفرت دکھا سکتی... کاش میں تم سے اپنی محرومیوں اور اپنے نقصانات کا بدلہ لے سکتی... تمہیں لکھ کر دے سکتی ہوں کہ اگر اس دنیا میں کسی نے کسی سے سب سے زیادہ نفرت کی ہے تو وہ میں ہوں... اگر مجھے زندگی میں صرف ایک قتل کی اجازت ہوتی تو یقین کرو بغیر سوچے سمجھے میں تمہارا نام لیتی... میرے بس میں ہو تم تمہیں بھی ویسے ہی تڑپا تڑپا کر ماروں جیسے تم نے میرے ماں باپ کو مارا... تمہیں بھی اس اذیت سے گزاروں جس اذیت کی جھلستی آگ میں میں نے اپنے دن رات گزارے ہیں... لیکن نہیں... سب سے بڑا انتقام آپ کی خاموشی اور صبر ہوتا ہے... میں بھی صبر کر جاؤں گی... اپنے تمام معاملات میں نے رب پر چھوڑ دیے ہیں... میری ہر تکلیف اور ہر آنسو کا بدلہ وہ لے گا تم سے... اور اگر تمہیں کبھی ایک پل کو بھی میری دوستی کی قدر ہوئی ہو یا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میرا ذرا سا لحاظ رکھا ہو تو آج کے بعد اپنی شکل مت دکھانا مجھے... کیونکہ مجھے نفرت ہے تم سے.... شدید نفرت..." وہ ٹوٹے بکھرے لہجے میں کہہ رہی تھی لیکن آخری جملے پر اس کی آنکھیں اس کے لہجے کا ساتھ دینے سے انکاری ہوئی تھیں... خود ابیہا کے دل نے بھی تڑپ کر دہائی دی تھی اس کی اس بات پر... لیکن اس وقت راجا کے لیے اس کی نفرت ہر چیز پر حاوی تھی... اپنی بات مکمل کر کے وہ اس کے ہاتھ سے چابی چھینتی گاڑی کی جانب بڑھ گئی... اس کے سامنے مضبوط رکھنے کو وہ آنسو صاف کر چکی تھی لیکن گاڑی کے قریب پہنچتے ہی ایک بار پھر شدت سے رونا آیا اپنی بے بسی پر... اپنے روتے کرلاتے دل پر...

ایک لمحے کو دل چاہا تھا کہ ساری نفرت کو بالائے طاق رکھ کر دل کی پکار پر لبیک کہتے ہوئے راجا کی طرف چلی جائے... صرف اس کی محبت کو اپنے سامنے رکھے... لیکن یہ ایک پل کی بات تھی... دل کی دہائیوں کو نظر انداز کرتی وہ گاڑی میں بیٹھ کر جا چکی تھی... جبکہ راجا بے بس سا اسے خود سے دور جاتا دیکھتا رہا... مضمحل انداز میں سختی سے آنکھیں میچیں...

ہر مشن میں کامیابی پانے والا وہ شخص اپنی زندگی کا سب سے اہم مشن ہارتا جا رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اس کی نگاہیں بے ساختہ اس جانب اٹھیں جہاں کچھ دیر پہلے ایہا نے اپنے اور اس کے نام کا پہلا حرف لکھا تھا...اس کے دیکھتے ہی دیکھتے پانی کی ایک لہر آئی اور ان کے لکھے ان ناموں کو مٹا گئی...شاید ان لہروں کا بھی ایہا اور راجا کا ساتھ پسند نہ آیا تھا...

"تو نے سنا ہی نہیں ورنہ...

تیرے دل نے آج بھی وکالت تو میری کی تھی..."

(حیا انور)

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

❤❤❤❤❤

وہ جب دس سال جیل میں گزار کر رہا ہوا تو اس کے پاس کل متاع کے طور پر فقط چند چیزیں تھیں...جن میں ایک تصویر تھی...ایک وہ سوٹ جو اینجل نے اسے گفٹ کیا تھا...ایک اینجل کی پائیل جسے اس نے بہت سنبھال کر رکھا تھا...کچھ اینجل کے اسکیچز جو

وہ وقتاً فوقتاً بناتا رہا تھا... اور گریجویشن کی ڈگری... جیل سے نکلنے کے بعد وہ نہیں جانتا تھا کہ اسے کہاں جانا ہے... ہاں یہ مصمم ارادہ تھا کہ کسی بھی طرح اینجل کو ڈھونڈے گا... اسے سچ بتائے گا... اور اس کے پیرنٹس کے قاتلوں کو سزا بھی دے گا... انہیں بھی ویسے ہی موت کے گھاٹ اتارے گا جیسے انہوں نے اینجل کے پیرنٹس کو مارا... پھر اس کے بعد چاہے پوری عمر جیل ہی کیوں نہ کاٹنی پڑے... فی الحال اسے رہنے کو کوئی ٹھکانہ تلاش کرنا تھا... جیل سے باہر آکر وہ ادھر ادھر دیکھ رہا تھا کہ کس سمت کا رخ کرے تبھی کوئی اس کے قریب آیا... راجا نے سر اٹھایا... سامنے ڈی آئی جی صاحب کھڑے تھے... راجا پہچانتا تھا انہیں... کافی بار انہیں دیکھا تھا جیل میں رہنے کے دوران... اور راجا سے خصوصی طور پر بہت شفقت سے پیش آتے تھے وہ... "سر آپ...؟؟" وہ دل ہی دل میں حیران ہوا تھا ان کے اپنے قریب آنے پر... "ہاں... تو بالآخر آج تمہاری سزا پوری ہو ہی گئی... کب سے انتظار تھا اس دن کا..." ڈی آئی جی نے مسکرا کر اسے دیکھا... "جی..." راجا مسکرا بھی نہ سکا... "بیٹا... میں جانتا ہوں... کہ تم نے قصور ہو... تم نے بے گناہ ہوتے ہوئے بھی سزا کاٹی ہے... ہمارے ملک کا قانون ہی ایسا ہے... جہاں گناہگار کھلے عام دندناتا پھرتا ہے اور بے گناہ جیل کی چکی پیستے ہیں... لیکن تمہارے معاملے میں یہ جیل

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کا فیصلہ نہ جانے کیوں مجھے ٹھیک ہی لگا... تمہارے تمام حالات سے آگاہ ہوں میں... اور مجھے تو یہی لگتا ہے کہ جیسے جیل میں رہ کر تم ہڑھ لکھ گ ئے ہو شاید جیل سے باہر عام حالات میں نہ پڑھ پاتے..." ڈی آئ جی کے چہرے پر مشفقانہ سی مسکراہٹ تھی... راجا الجھا..." جی... لیکن ان سب باتوں کا مقصد... میرا مطلب... آپ یہ سب مجھے کیوں بتا رہے ہیں..." راجا نے اپنی الجھن ان کے سامنے ظاہر کی... اس کی بات پر ڈی آئ جی صاحب کے چہرے پر پھر ہلکی سی مسکراہٹ ابھری..." تمہیں دیکھ کر نہ جانے کیوں دل تمہاری ط ف کھنچا چلا جاتا ہے... شاید اس لیے کہ ہمیں اللہ نے اولاد سے نہیں نوازا... اولاد کی کمی تو ہر بے اولاد کو محسوس ہوتی ہے... لیکن تمہیں دیکھ کر نہ جانے کیوں شدت سے اس کمی کا احساس ہوا... تم سے ایک خاص قسم کا لگاؤ محسوس ہوتا ہے... میں سوچتا ہوں کہ اگر میرا کوئ بیٹا ہوتا تو شاید بالکل تمہارے جیسا ہوتا..." ان کی لہجے میں حسرتوں کا جہان آباد تھا... راجا چپ چاپ سنے گیا..." تم بھی سوچ رہے ہو گے کہ کیسی الجھی الجھی باتیں کر رہا ہوں میں... تو بیٹا... میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ جیسا کہ تم نے بتایا کہ تم یتیم ہو... اور ہم بے اولاد... تو کیا ایسا نہیں ہو سکتا کہ تم ہماری اولاد کی کمی کو پورا کر دو اور ہم تمہارے ماں باپ کی... دیکھو... کوئ زبردستی نہیں ہے... اگر تم چاہو تو... ہمارے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ساتھ ہمارے گھر چل کر رہو... ہمارے بیٹے بن جاؤ... وہاں تمہیں کوئی کمی نہیں ہو گی... شاید ہمیں بھی خدا نے اسی لیے اولاد نہیں دی کہ ہم کسی یتیم اور بے سہارا کا مستقبل سنوار سکیں..." ڈی آئی جی کی آنکھیں نم ہوئیں تھیں... محرو میاں اکثر رلا ہی دیتی ہیں... راجا جو انہیں انکار کرنا چاہتا تھا ان کے حسرت زدہ چہرے اور نم آنکھوں میں ابھرتی امید کو توڑ نہ سکا... نہ جانے کیا سوچ کر اس نے ڈی آئی جے کی بات مان کر ان کے گھر رہنے کا فیصلہ کر لیا تھا... چپ چاپ سر اثبات میں ہلاتا وہ ان کے ساتھ ان کی گاڑی کی طرف بڑھ گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

❤❤❤❤❤

رات کے بارہ بجے کے قریب اسد شیرازی اس کے کمرے میں آئے تھے... ملازم نے بتایا تھا انہیں کہ ابیہا بی نے کھانا بھی نہیں کھایا... اور جب سے باہر سے آئی ہیں مسلسل رو رہی ہیں... ملازم کو کھانا لانے کا کہہ کر دل ہی دل میں کوفت محسوس کرتے وہ بیزار سے

اس کے کمرے کی طرف آئے... دروازے پر دستک دے کر اندر داخل ہوئے تو کمرے کی حالت دیکھ کر انہیں پریشانی نے آن گھیرا... پورے کمرے کی حالت بکھری ہوئی تھی... شو پیس ٹوٹے ہوئے تھے... دیواروں پر لگی تصویر نیچے گری تھیں جن کے فریم کے شیشے بھی جابجا بکھرے تھے... گلدان ادھر ادھر بکھرے تھے... ڈریسنگ ٹیبل سے ہر چیز نیچے گری اپنی بے قدری کو رو رہی تھی... قیمتی پرفیومز بھی ادھر ادھر لڑھک رہی تھیں... یہ اس ابیہا کا کمرہ تو ہرگز نہیں لگ رہا تھا جو صفائی اور نفاست میں کسی کمپرومائز پر تیار نہ ہوتی تھی...

اسد شیرازی تمام چیزوں سے بچتے ہوئے دوسری جانب آئے جہاں بیڈ سے ٹیک لگائے نیچے فرش پر وہ بیٹھی تھی... بکھرے بال, متورم آنکھیں... سرخ ہوتا چہرہ جس پر آنسوؤں کے نشانات تھے... ایک پل کو اسد شیرازی کے دل میں خدشہ ابھرا کہ کہیں ابیہا ان کی سچائی تو نہیں جان گئی... لیکن پھر خود کو تسلی دیتے ہوئے وہ اس کے قریب آئے...

"ابیہا... کیا ہوا... یہ کیا حالت بنا رکھی ہے تم نے اپنی...؟" ان کے لہجے سے بھی پریشانی جھلک رہی تھی... رہ رہ کر اپنی اصلیت کھل جانے کا خوف ابھر رہا تھا دل میں... "ابیہا نے ایک نظر ان کی طرف دیکھا... چہرے سے آنسو صاف کیے... پھر دوپٹا کندھوں پر صحیح

Do not copy or distribute without permission of the author

طرح پھیلایا... "نتھنگ ڈیڈ... آئی... آئم فائن..." بھرائی آواز میں کہتے ہوئے اس نے مسکرانے کی کوشش کی تھی لیکن مسکرا نہ سکی... "یو آر فائن...؟؟ چہرہ دیکھو زرا اپنا جا کر شیشے میں... اپنا حال دیکھو... اور تم کہہ رہی ہو یو آر فائن... چلو... جلدی سے بتاؤ مجھے... کیا ہوا ہے... کس بات نے ہماری بیٹی کو اتنا اپ سیٹ کیا ہے... جلدی شاباش..." اسد شیرازی نے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیتے ہوئے اسے پچکارا... ایسا سے خود پر قابو پانا مشکل ہونے لگا... آنسو پھر سے امڈنے لگے..." کچھ نہیں ڈیڈ... بس یونہی... دل چاہ رہا تھا رونے کو..." اس سے وضاحت دینا مشکل ہونے لگا... اسد شیرازی نے دل ہی دل میں اسے کوستے ہوئے آنکھیں بند کیں... پھر گہری سانس بھر کر اس کی طرف متوجہ ہوئے..." دیکھو ایسا... سچ سچ بتاؤ ہوا کیا ہے... تم جانتی ہو نا... مجھے تمہاری آنکھ میں ایک بھی آنسو گوارا نہیں... کتنی تکلیف ہوتی ہے مجھے تمہارے رونے سے.. م اور یہاں تم نے رو رو کر اپنا حشر کر رکھا ہے تو تمہیں کیا لگتا ہے میں اتنی آسانی سے تمہارا رونا نظر انداز کر دوں گا... سچ سچ بتا رہی ہو یا نہیں... ورنہ میں راجا کو بلا رہا ہوں... اسے تو معلوم ہی ہو گی وجہ تمہارے رونے کی... سارا دن تمہارے ساتھ ہی تو رہتا ہے وہ..." اسد شیرازی کہتے ہوئے سائیڈ ٹیبل پر کھانا رکھتے ملازم کی طرف

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مڑے... "سنو... راجا کو بھیجو ذرا کمرے..." وہ ابھی کہہ ہی رہے تھے جب ایبہا بوکھلا کر انہیں روک گئ... "نہیں ڈیڈ... اسے بلانے کی ضرورت نہیں ہے... وہ خود نہیں جانتا کچھ... وہ... بس... مجھے آج مما اور ڈیڈ کی بہت یاد آ رہی تھی تو خود پر قابو نہیں رکھ پائ... آئم سوری... نیکسٹ ٹائم ایسا نہیں ہو گا..." اس نے بہانہ تراشا... راجا سے لاکھ اختلافات سہی... وہ راجا کے بارے میں اسد شیرازی کو نہیں بتانا چاہتی تھی... کیونکہ اگر اسد شیرازی کو معلوم پڑ جاتا کہ ان کے عزیز دوست کا قاتل پھر سے ان کی زندگیوں میں واپس آ گیا ہے تو وہ شاید اسے مار ہی ڈالتے... اور اسی خوف کے باعث وہ ہر بات ان سے چھپا گئ... اسد شیرازی نے بغور اس کا چہرہ دیکھا... جانچتی ہوئ سی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے وہ جاننے کی کوشش کر رہے تھے کہ کیا واقعی وہ سچ کہہ رہی ہے..." پکا... یہی بات ہے نا...؟؟" اسد شیرازی نے مشکوک لہجے میں پوچھا... "جج.. جی..." ایبہا نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا... اسد شیرازی نے ملازم کو جانے کا اشارہ کیا... اس کے جانے کے بعد ایبہا کی طرف متوجہ ہوئے..." ایسے روتے نہیں ہیں بیٹا... ہنسنے کھیلنے کے دن ہیں تمہارے... انجوائے کرو اپنی لائف... میں جانتا ہوں مراد اور بھابھی کی کمی کو تو پورا نہیں کر سکتا میں لیکن اب تک ہر ممکن کوشش کی ہے میں نے کہ تمہیں باپ کی کمی

محسوس نہ ہونے دوں... پھر بھی کوئی غفلت ہوئی ہو تو مجھے معاف..." وہ لہجے میں اداسی سموئے کہہ رہے تھے جب ابیہا نے تڑپ کر ان کے ہاتھ تھامے..." نہیں ڈیڈ... ایسے مت کہیے... آپ سے کوئی شکایت نہیں مجھے... آپ نے جو کچھ میری خاطر کیا وہ کوئی نہیں کرتا کسی کی خاطر... ایک آپ ہی تو ہیں جن کی وجہ سے میں آج یہاں تک پہنچی... آپ نہ ہوتے تو نہ جانے میرا کیا ہوتا... آپ کے بہت احسان ہیں مجھ پر... یوں مجھ سے معافی مانگ کر مجھے گناہگار مت کیجیے... آپ ہی نے کہا تھا نا کہ میں آپ کو ڈیڈ کہہ کر مخاطب کروں... اپنا باپ ہی سمجھوں تو باپ کبھی اپنے بچوں سے معافی نہیں مانگتا..." ابیہا نے ان کے ہاتھ تھام کر لبوں سے لگائے تھے... اسد شیرازی نے فاتحانہ نگاہوں سے اس کے جھکے سر کو دیکھا... وہ اسے ایسے جال میں پھنسا چکے تھے کہ ابیہا کبھی ان پر شک کر ہی نہیں سکتی تھی..." مجھے اپنا ڈیڈ مانتی ہو نا... تو چلو اٹھو... شاباش... منہ دھو کر آؤ... اپنا حلیہ ٹھیک کرو... اور کھانا کھاؤ... مجھے ابیہا روتی بسورتی بالکل اچھی نہیں لگتی... تم صرف ہنستی اچھی لگتی ہو... چلو... اٹھو اب..." کہتے ہوئے اسد شیرازی نے زبردستی اسے اٹھایا... اس کے باتھ روم جانے کے بعد اسد شیرازی نے چمکتی نگاہوں سے آئینے میں اپنا عکس دیکھا... اور اپنی کمال کی اداکاری پر ان کا خود کو شاباشی دینے کو دل چاہا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"سر... مجھے ہر صورت ان قاتلوں کو ڈھونڈنا ہے... جنہوں نے اینجل کے پیرنٹس کو مارا... سزا تو میں بھگت چکا ہوں... لیکن انہیں بھی قرض چکانا ہی ہو گا... یہی میری زندگی کا واحد مقصد ہے..." راجا اس وقت ڈی آئی جی جمشید ربانی کے ساتھ ان کے اسٹڈی روم میں بیٹھا تھا... جب جمشید ربانی نے اس سے اس کے مستقبل کے بارے میں پوچھا...

اس کی بات سن کر وہ پرسوچ نظروں سے اسے دیکھنے لگے... "ہمم... تمہاری بات بھی درست ہے... لیکن راجا... میں صرف یہی کہوں گا کہ فی الحال تم اس انتقام کو پسِ پشت ڈال دو... اس کی ایک وجہ تو یہ ہے کہ تم نے اس قاتل کا فقط چہرہ دیکھا ہے... تمہیں نام بھی نہیں معلوم... دس سالوں میں بہت کچھ بدل جاتا ہے... خدا جانے وہ کون تھا اور اب کہاں ہو گا... جو اسکیچ تم نے بنا کر دیا اس چہرے کا پولیس میں بھی کوئی ریکارڈ نہیں ورنہ اس کی انفارمیشن مل جاتی... پھر وہ بچی اینجل... وہ بھی اپنے گھر موجود نہیں... پتا نہیں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

زندہ بھی ہے یا اسے بھی ان لوگوں نے... میرا مطلب تم سمجھ رہے ہو نا اچھی طرح... ان سب چیزوں میں اپنی زندگی کو ضائع مت کرو... اگر تم بھی یہی سب کرنے لگے... خون خرابے میں ملوث ہوئے تو کیا فرق رہ جائے گا تم میں اور ان لوگوں میں.... فرض کرو تمہیں وہ لوگ کہیں نہ کہیں مل بھی جاتے ہیں... تم انہیں ختم کر کے اپنا بدلہ لے بھی لیتے ہو... پھر... اس سے آگے کیا...؟؟ دوبارہ جیل جاؤ گے...؟؟ یونہی اپنی قیمتی زندگی جیلوں میں گزارو گے... کیا اس سے بہتر نہیں کہ تم اپنی زندگی کو کسی اچھے مقصد کے لیے وقف کر دو... اپنا مستقبل بناؤ... خود کو اتنا مضبوط بناؤ کہ جب کبھی وہ تمہارے سامنے آئیں تو قانون کے تحت انہیں سزا دے سکو...." جمشید ربانی نے نرم لہجے میں کہتے ہوئے اس کے جذبات کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی... ان کی دلی خواہش تھی کہ راجا اپنی زندگی میں بلند مقام حاصل کرے... راجا نے حیران نظروں سے ان کی جانب دیکھا..." کیا مطلب سر... اچھا مقصد کیا ہو سکتا ہے بھلا...؟؟" الجھن اس کی آواز سے نمایاں تھی...

"دیکھو راجا... تم یہ سمجھتے ہو کہ زندگی کے سارے ستم تم پر ٹوٹے... ہر ظلم تم پر ڈھایا گیا... لیکن اس دنیا میں ایسے کئی لوگ ہیں جو تم سے زیادہ اذیتیں جھیل چکے ہیں اور شاید جھیل رہے ہیں... اس دنیا میں کسی بھی انسان کو اللہ نے بغیر مقصد پیدا نہیں کیا... ہر

Do not copy or distribute without permission of the author

انسان کو کسی نہ کسی کام کے لیے ہی بنایا گیا ہے... تم بھی اپنی زندگی کا مقصد پہچانو... میں تمہیں کسی اونچے مقام پر دیکھنا چاہتا ہوں... جہاں لوگ تمہیں ایک کرمنل کی حیثیت سے نہ دیکھیں... بلکہ تمہیں دیکھتے سیلوٹ کرنے کو دل چاہے... جن حالات سے تم گزرے ہو ان حالات نے تمہیں کندن بنا دیا ہے... تمہارا دل, تمہارا جگر مضبوط کیا ہے... تمہیں اتنی ہمت عطا کی ہے کہ تم سخت سے سخت حالات کا بھی مقابلہ کر سکتے ہو... اگر تم اپنی تمام قوتیں مثبت سمت میں لگاؤ تو بہت آگے تک جا سکتے ہو...." جمشید ربانی نے مناسب الفاظ میں اسے بہت کچھ سمجھانے کی کوشش کی... اور راجا کے چہرے کے تاثرات سے اندازہ ہو رہا تھا کہ وہ ان کی باتوں سے کسی حد تک متفق ہے... لیکن ابھی تک وہ یہ نہیں سمجھ پایا تھا کہ اسے کیا کرنا چاہیے... "میں آپ کی ہر بات سے اتفاق کرتا ہوں سر.... لیکن یہ سمجھ نہیں پا رہا کہ آگے کیا کروں... اپنی زندگی کو کونسا موڑ دوں..." گہری سانس بھرتے ہوئے جمشید ربانی نے کرسی کی پشت سے ٹیک لگائی... "ڈونٹ وری مائی سن... کل تمہیں اپنے ایک دوست سے ملواؤں گا... تمہارے لیے کچھ بہت بڑا سوچ رکھا ہے میں نے... یوں سمجھو آج سے تمہاری جدوجہد کا آغاز ہو چکا ہے زندگی میں کچھ بن کر دکھانے کے لیے... باقی تمہیں کل معلوم ہو جائے گا کہ تمہیں آئندہ کی زندگی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

میں کیا کرنا ہے... آج سے ہی تم جم بھی جوائن کرو... اپنی باڈی بناؤ... آخر کو دشمنوں سے مقابلہ کرنے جا رہے ہو تم... فی الحال مجھے تمہارے ریکارڈ سے جیل کے یہ دس سال مٹانے ہیں... کیونکہ جیل کا ریکارڈ رہے تو کوئی اچھی جاب نہیں مل سکتی... ہے تو ویسے یہ غیر قانونی اور غلط... لیکن کچھ صحیح کرنے کے لیے تھوڑا بہت غلط کرنا پڑے تو کام چلا لینا چاہیے... اب تم ایک نئی شناخت کے ساتھ دنیا کے سامنے آؤ گے... جس کا پچھلا ریکارڈ بالکل صاف شفاف ہو گا..." ہلکے پھلکے سے انداز میں وہ کہہ رہے تھے... راجا کچھ سمجھا کچھ نہیں... لیکن سر اثبات میں ہلا دیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

❤❤❤❤❤

سر پہ باندھ کے نکلیں کفن...

دشمنوں کو کر دیں دفن...

خون میں ہے وطن پرستی

بازوؤں میں پورا دم...

شیروں جیسا جگرا اپنا...

آنکھیں ہیں عقاب سی...

جو بھی ہے ٹکرایا ہم سے...

ہم نے اس کو مات دی...

ہم جان سے زیادہ پیار کرتے ہیں اس دھرتی سے...

ہم خطروں کے ہیں کھلاڑی بندے ہیں سچے رب کے...

"مجھے پہلے ہی شک تھا کہ تم کوئی عام آدمی نہیں ہو... کون ہو تم...؟؟"اسد شیرازی کے اس خاص بندے حفیظ نے گرج کر پوچھا... وہ اس خفیہ اڈے کا انچارج تھا... جہاں پر

Do not copy or distribute without permission of the author

اسلحہ اور بارود وغیرہ حفاظت سے رکھا جاتا تھا,اور یہاں سے آگے دہشتگردوں کو وہ سامان پہنچایا جاتا جو پاکستانیوں کی مدد سے ہی پاکستان کو تباہ کر رہے تھے... حفیظ کا شمار اسد شیرازی کے قریبی اور وفادار کتوں میں سے ہوتا تھا... جو اپنے مالک کے لیے اپنی جان پر کھیل جاتے ہیں.... لیکن راجا پر اسد شیرازی کی مہربانیاں اور اس کی طرف ان کا جھکاؤ دیکھ کر وہ برداشت نہیں کر پاتا تھا... پہلے وہی اسد شیرازی کا خاص ترین بندہ تھا لیکن راجا کے آنے کے بعد اس کی اہمیت کم ہو کر رہ گئی تھی... اسی وجہ سے وہ راجا کے خلاف ہو گیا... راجا کو چند گھنٹے پہلے ہی خبر ملی تھی کہ آج یہاں سے چار ٹرک اسلحہ ملک دشمنوں کو پہنچایا جانا تھا... اپنی ٹیم کو خبر کرنے کا وقت نہیں تھا لہذا وہ خود فوراً اس اڈے پر پہنچا تھا... جہاں باقی سب کو مار گرانے کے بعد اب وہ اور حفیظ آمنے سامنے کھڑے تھے...

" صحیح کہا... اس وطن کی خاطر اپنی جان داؤ پر لگانے والا کوئی بھی شخص عام نہیں کمانڈوز... اور میرا کام ہی تم (SSG ہوتا... بائے داوے... آئم کیپٹن ابتہاج... فرام(جیسے کتوں اور وطن کے غداروں کو موت کے گھاٹ اتارنا ہے..." راجا کے لہجے میں آگ کی تپش تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"اوہ... تو تم ہو اس وطن کے نام نہاد محافظ..." حفیظ کے لہجے میں استہزاء کی جھلک تھی... راجا طنزاً مسکرایا... "نام نہاد نہیں... ہم ہی ہیں اصلی ہیرو... جو تم جیسے وطن کی جڑوں کو کھوکھلا کرنے والوں کو مار گرانے کا حوصلہ رکھتے ہیں..." راجا کا لہجہ مضبوط تھا...

"ہنہہ... یہ تو آج پتا چلے گا... کہ کون اصلی ہیرو ہے اور کون نقلی... ویسے بھی یہ وطن اس کی حفاظت کرنے والوں کو دے بھی کیا سکتا ہے... صرف موت... ہمیں دیکھو... عیش کر رہے ہیں... نوٹوں میں کھیلتے ہیں..." حفیظ کے لہجے میں اپنے وطن کے لیے نفرت تھی...

"تم جیسے غدار کیا جانیں کہ یہ وطن ہمیں کیا دیتا ہے... جسے تم موت کہتے ہو نا... ہم اسے شہادت کے نام سے جانتے ہیں... اور ہم پاکستانی ہی ہیں جو شہادت کے نام سے ڈرنے کی بجائے فخر سے خود کو شہادت کے سپرد کرتے ہیں... کیونکہ یہ اعزاز بہت قسمت والوں کو ملتا ہے... تمہیں تمہارا یہ پیسہ مبارک... جو روز محشر تمہارے کسی کام کا نہیں ہو گا... تم میں اور ہم میں یہی تو فرق ہے... تم پیسہ کمانے کے لیے نہ جانے کتنے معصوموں کی جان لیتے ہو... اور ہم انہی معصوموں کی جان بچانے کے لیے خود اپنی جان دیتے ہیں... تمہارا اور ہمارا تو کوئی مقابلہ ہو ہی نہیں سکتا..." راجا کے لہجے میں فخر تھا... اپنے پاکستانی ہونے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پر...اس کی آواز سے وطن کی محبت جھلک رہی تھی...اس کی باتوں کو,اس کے اعتماد کو دیکھ کر حفیظ بھی چند لمحوں کے لیے کچھ بول نہ سکا...

"تمہاری موت میرے ہی ہاتھوں لکھی ہے...بہت شوق ہے نا وطن کی خاطر قربان ہونے کا...شہادت پانے کا...لو آج میں تمہارا یہ شوق پورا کیے دیتا ہوں...بہت کر لی خدمت اپنے وطن کی...اب سکون سے جا کر قبر میں سو جاؤ..."حفیظ نے تنفر سے کہتے ہوئے فائر کیا تھا...لیکن اس سے پہلے ہی راجا نے اسے بازو سے تھام کر جھٹکا دیا...ہوائی فائر ہوا تھا...ایک پل کا توقف کیے بغیر راجا نے اس کی کہنی پر ضرب لگائی...حفیظ کے ہاتھ سے گن نیچے جا گری....وہ راجا سے شاید اتنی پھرتی کی توقع نہیں کر رہا تھا...تبھی اس کے سامنے بے بس ہوا....راجا نے اس کی پشت اپنی جانب کرتے ہوئے اس کا بازو مروڑ کر اس کی کمر سے لگایا اور اس کی گردن کو اپنے شکنجے میں کسا..."شہادت ہماری خواہش ضرور ہے...لیکن اس سے پہلے ایک خواہش تم جیسے ملک کے دشمنوں کو ختم کرنے کی بھی ہے...شہادت میرے نصیب میں ہوئی تو ضرور ملے گی مجھے...لیکن ابھی میری زندگی کے بہت سے اہم کام باقی ہیں...تم جیسے بہت سے کتے ہیں جنہیں مجھے ختم کرنا ہے...اپنے ملک کو تم جیسے غداروں سے پاک بنانا ہے...کیونکہ یہ دھرتی ہماری

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہے... مسلمانوں کی... یہاں صرف پیار بانٹنے والے لوگ رہ سکتے ہیں... تم جیسوں کو یہاں رہنے کا کوئی حق نہیں جو پیسوں کی خاطر اپنا ایمان بھی بیچ دیتے ہیں... صرف مسلمانوں کا نام رکھ لینے سے کوئی مسلمان نہیں ہو جاتا... مسلمان ہونے کے لیے دل میں اسلام کا ہونا ضروری ہے... دوسروں کے لیے ہمدردی اور درد کا ہونا ضروری ہے..."

راجا کے چہرے پر سختی ابھری تھی... آنکھوں میں سفاکی اتر آئی... حفیظ مسلسل مزاحمت کر رہا تھا... خود کو چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا... لیکن راجا نے اس کے منہ پر پنچ مار مار کر اسے نیم بے ہوش کر دیا... جب وہ اٹھنے کے قابل بھی نہ رہا تو راجا نے اسے چھوڑا... اپنا ریوالور اٹھایا... "نن.... نہیں مم... مجھے مت... مارنا پلیز..." حفیظ نے اسے ریوالور اٹھاتے ہوئے دیکھا تو کراہ کر ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں اپنی زندگی کی بھیک مانگی... راجا نے ادھر ادھر بکھری دوسری لاشوں کو بھی دیکھا... استہزائیہ مسکراہٹ اس کے چہرے پر ابھری... تبھی اس کی نگاہ ایک سمت اٹھی... کچھ فاصلے پر ایک آئل ٹینک رکھا تھا... کچھ سوچ کر راجا نے سامنے نظر آتی کھڑکی پر فائر کیا... چھن سے کھڑکی کا شیشہ ٹوٹا... اس نے مڑ کر نیم مردہ حفیظ کو دیکھا... "اگر آج تمہیں چھوڑ دیا تو اس کا مطلب کل دوسرے بہت سے لوگوں کی جان خطرے میں ڈال دی... اور مجھے اپنے ہم اطنوں کی جان بہت عزیز

ہے... اسد شیرازی تک جب یہ خبر پہنچے گی کہ اس کے اس اڈے میں آئل ٹینک لیک تھا... سگریٹ نوشی کی وجہ سے آگ بھڑک اٹھی... ایک زوردار دھماکہ ہوا اور سب کچھ جل کر راکھ ہو گیا... وہ اسلحہ اور بارود جو آج غالباً سرحد پار بھجوائے جانے تھے وہ بھی تباہ و برباد ہو گئے... تب اس کے چہرے کے تاثرات دیکھنے کو بے چین ہوں میں... یقیناً بہت بڑی خبر ثابت ہو گی اسد شیرازی کے لیے یہ... کافی سے بھی زیادہ نقصان ہو جائے گا نا بے چارے کا.." آنکھوں میں سختی لیے وہ کہہ رہا تھا... ایک نظر کافی فاصلے پر کھڑے ٹرکوں پر ڈالی... جن پر سامان لوڈ کر دیا گیا تھا... ایک گھنٹے بعد یہ ٹرک یہاں سے روانہ ہونے والے تھے...

اس کی باتوں سے اس کا ارادہ سمجھتے ہوئے حفیظ کی آنکھوں میں خوف کے سائے لہرائے... لیکن اس کی جانب دیکھے بغیر راجا نے آئل ٹینک پر فائر کیا... اور ایک پل کا بھی توقف کیے بغیر کھڑکی سے کود گیا... پیچھے عمارت میں آگ بھڑک اٹھی تھی... دھماکوں کی آواز سے فضا گونج اٹھی... یقیناً مرنے والوں کی لاشوں کے بھی کئی ٹکڑے ہو گئے ہوں گے... کچھ ہی دیر بعد راجا بھی وہاں اکٹھے ہونے والے لوگوں اور میڈیا کے درمیان کھڑا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھا...لوگوں میں چہ مگوئیاں جاری تھیں...سب افسوس بھری نگاہوں سے اس عمارت کو تباہ ہوتے ہوئے دیکھ رہے تھے...راجا نے ہڈ سر پر گرایا...اور ایک جانب بڑھ گیا....

"کیسے ہو گیا یہ سب...؟؟اتنی غفلت..؟؟اتنی لاپرواہی...؟؟"اسد شیرازی نے اپنے ایک خاص اڈے پر سب خاص آدمیوں کو بلایا...وہ تعداد میں تقریباً دس لوگ تھے...اور اسد شیرازی نے تمام کام الگ الگ ان کے ذمے لگا رکھے تھے...ایریا بھی بانٹ رکھا تھا...اسد شیرازی کا ملنا جلنا صرف ان دس افراد سے تھا...باقی سب ان دس افراد کے انڈر کام کرتے تھے...

اس وقت جس ایریے کے خفیہ اڈے کو راجا نے تباہ کیا تھا وہاں کا ہیڈ حفیظ تھا...اور وہ خود اس دھماکے میں جل کر مر چکا تھا...اسد شیرازی اپنے خاص آدمی کو کھونے اور کروڑوں کا نقصان ہونے پر غصے سے پاگل ہوتے ہوئے ان سب پر چلا رہا تھا...راجا بھی وہیں ایک

Do not copy or distribute without permission of the author

جانب سر جھکائے کھڑا تھا... راجا کو کوئی ایریا تو نہیں دیا گیا تھا.... بس اسے کبھی کبھار مال ڈلیوری کے لیے بھیج دیا جاتا یا جو لوگ مال لینے کے بعد رقم دینے میں ہیرا پھیری سے کام لے رہے ہوتے ان کا دماغ درست کرنے کے لیے کہا جاتا... تبھی وہ اسد شیرازی کے عتاب سے بچا ہوا تھا... اسے تو یہ خبر بھی نہیں دی گئی تھی کہ آج سرحد پار مال پہنچایا جانے والا تھا... اسی لیے اسد شیرازی کا شک اس پر نہیں گیا... یہ خبر راجا نے اپنے خفیہ ذرائع سے حاصل کی تھی....

"سر... کچھ سمجھ میں نہیں آرہا... صرف اتنا ہی معلوم ہوا ہے کہ وہاں جو آئل ٹینک پڑا تھا وہ لیک تھا شاید... اور غالباً کسی نے سگریٹ پینے کے بعد بے دھیانی میں وہاں پھینک دی... جس کے باعث آگ بھڑک اٹھی... صرف آئل ٹینک کی بات ہوتی تو شاید کچھ بچت بھی ہو جاتی... لیکن وہاں جو بارود رکھا گیا تھا وہ بھی پھٹ پڑا... جس کی وجہ سے وہ ساری عمارت جل کر راکھ ہو گئی.... اڈے کے آس پاس کی جو عمارات تھیں وہاں بھی کافی نقصان ہوا ہے سر... میڈیا میں اس مسئلے کو بہت اٹھایا جا رہا ہے..." ان دس افراد میں سے اشرف نے اب تک کی تمام صورتحال بیان کی تھی... اسد شیرازی پریشانی سے ادھر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ادھر چکر کاٹتا سخت اضطراب کا شکار لگ رہا تھا...اتنی بری خبر تھی کہ چند پل کو اس کا دماغ بھی کام کرنا چھوڑ گیا تھا...

"حفیظ اتنا لاپرواہ تو کبھی نہیں تھا کہ آئل ٹینک لیک ہو اور اسے معلوم بھی نہ پڑے...ہر معاملے میں چوکنا رہنے والا انسان تھا وہ...پھر یہ سب کیسے ہوا...پچھلے کچھ عرصے سے پے در پے ناکامیوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے مجھے....پہلے ریڈز کا مسئلہ اٹھا...ابھی تک اس کا معلوم نہیں ہو سکا کہ کون غدار ہے جو ہماری مخبری کر رہا ہے...اور اب یہ ایک اور مسئلہ...جنہیں مال ڈیلیور کرنا تھا ان کے فون پہ فون آ رہے ہیں..."اسد شیرازی نے پیشانی مسلی....وہ سب سر جھکائے خاموش کھڑے تھے..."خیر جو ہوا سو ہوا...میں کھل کر اس معاملے کو انویسٹی گیٹ بھی نہیں کروا سکتا کہ اس طرح میں ایکسپوز ہو جاؤں گا...اب کسی بھی طرح اس معاملے کو ٹھنڈا کرو...کچھ بھی کر کے میڈیا کا منہ بند کرو...اس سارے معاملے میں میرا یا تم میں سے کسی کا نام نہیں آنا چاہیے...اگر ایسا ہوا تو بنی بنائی ساکھ خراب ہو جائے گی...باقی میں دیکھتا ہوں کہ اب نیکسٹ کیا کرنا ہے..."اسد شیرازی نے کہہ کر گھڑی پر وقت دیکھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"راجا... یہ قادر کا کارڈ ہے... اس پتے پر جاؤ اور یہ میرا قارڈد کھانا قادر کو... وہ سمجھ جائے گا کہ تمہیں میں نے بھیجا ہے.... اس سے کہنا کہ آج رات تک مال بھجوادے... ڈلیوری دینی ہے... اور اسے وارن کر دینا کہ اب کوئی ڈیلے نہیں ہونا چاہیے... ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا..." اسد شیرازی نے راجا کو کارڈ تھمایا تو وہ اثبات میں سر ہلاتا وہاں سے نکل آیا... "تم سب بھی جاؤ اپنے اپنے اڈوں پر... چوکنے ہو کر رہنا... کسی بھی قسم کی کوئی بھی غیر معمولی بات پتا چلے تو فوراً مجھے اطلاع دینا... اور ایک بار پھر کہہ رہا ہوں.... اگر تم میں سے کوئی بھی پکڑا جاتا ہے تو وہ کسی صورت اپنے دوسرے ساتھیوں کا نام نہیں لے گا... اگر ایسا ہوا تو تم تو مرو گے ہی... میں تم لوگوں کے گھر والوں کو اٹھوانے میں ایک منٹ نہیں لگاؤں گا... سمجھ گئے..." سب نے گردن ہاں میں ہلائی... اڈے سے نکلتے راجا کے کانوں تک بھی یہ آواز پہنچی تھی..

استہزائیہ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اس واقعے کو کافی دن گزر چکے تھے... معاملہ ٹھنڈا پڑ چکا تھا... کسی قسم کا کوئی سراغ نہ ملنے پر اسد شیرازی نے بھی اسے حادثہ تسلیم کر ہی لیا تھا... نقصان اچھا خاصا ہوا تھا لیکن شکر تھا کہ میڈیا نے بال کی کھال نہیں ادھیڑی تھی... ویسے بھی اس طرح کے نقصانات سے سبق سیکھتے ہوئے ہی تو وہ یہاں تک پہنچے تھے...

اس روز راجا گھر نہیں تھا... اسد شیرازی نے ہی اسے اپنے کسی کام کے سلسلے میں بھیجا تھا.... وہ اس وقت گھر میں بیٹھے لیب ٹاپ پر مصروف تھے جب ابیہا وہاں چلی آئی...

پچھلے کچھ دن وہ خاصی اپ سیٹ رہی تھی لیکن اب اس کی حالت پہلے سے قدرے بہتر تھی... بس اس نے بلا ضرورت کمرے سے نکلنا چھوڑ دیا تھا... یونیورسٹی بھی نہیں جاتی تھی... اسد شیرازی کے پوچھنے پر ہر بار ٹال جاتی... آج وہ کئی دن بعد خود آئی تھی اسد شیرازی کے پاس... "ڈیڈ..." اس نے ہلکی سی آواز میں انہیں پکارا... اسد شیرازی نے چونک کر اس کی طرف دیکھا... "آپ سے کچھ بات کرنی تھی..." وہ دھیمے قدموں سے چلتی ان کے سامنے رکھے صوفے پر بیٹھی... "ضرور بیٹا... کہو... کیا بات ہے...؟؟"

Do not copy or distribute without permission of the author

اسد شیر ازی نے لیب ٹاپ کی اسکرین فولڈ کرتے ہوئے اسے سامنے پڑی ٹیبل پر رکھا...

"ڈیڈ... وہ مجھے آپ سے کہنا تھا کہ راجا کو میں اب مزید اپنے ساتھ گارڈ کے طور پر نہیں رکھ سکتی... آپ اس کی یہ جاب ختم کر دیں..." اس کی بات پر اسد شیر ازی حیران ہوئے... "لیکن کیوں بیٹا... کوئی خاص وجہ...؟" انہوں نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسا کر ابیہا کے چہرے کو بغور دیکھا... کچھ تو تھا جسے وہ چھپا رہی تھی ان سے...

"بس ایسے ہی ڈیڈ... مجھے بہت غصہ دلاتا ہے وہ... اب کسی صورت اسے اپنے ساتھ رکھنا قبول نہیں..... آپ چاہیں تو پہلے والے چاروں گارڈز کی ہی ڈیوٹی لگا دیں میرے ساتھ.... لیکن راجا نہیں پلیز..." وہ اٹل فیصلہ کر چکی تھی کہ اب کسی صورت راجا کی شکل نہیں دیکھے گی... جس دن سے اس کی اصلیت معلوم ہوئی تھی اس دن سے اس کا راجا سے سامنا نہیں ہوا تھا... اور وہ سامنا کرنا بھی نہیں چاہتی تھی...

"کیا ہوا ہے...؟ راجا سے پھر کوئی بات ہوئی ہے...؟؟" اسد شیر ازی اچھی طرح جانتے تھے کہ شروع شروع میں ابیہا راجا سے کتنا چڑتی تھی... انہیں لگا پھر کوئی معمولی سی بات ہوئی ہو گی... ابیہا ویسے بھی جذباتی سے لڑکی تھی... چھوٹی چھوٹی باتوں پر ہنگامہ کرنا اس کی عادت تھی اور اس کی اس عادت سے اکثر اسد شیر ازی کو فت محسوس کرتے... اب

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بھی کسی طرح بہلا پھسلا کر اسے اس کی ضد سے ہٹانا چاہتے تھے...ان کی بات پر ابیہا نے نفی میں سر ہلایا..."نہیں...کوئی بات نہیں ہوئی...بس مجھے اب اسے اپنے ساتھ نہیں رکھنا..."اس کی پھر وہی ضد تھی...اسد شیرازی کا دل چاہا اس لڑکی کا گلا دبا دیں...لیکن ابھی تقریباً ایک سال پڑا تھا اس کے ناز نخرے برداشت کرنے میں...اور وہ مجبور تھے ابھی...اسے جھیلنے کے لیے..."پھر...کیا وجہ ہے جو اسے جاب سے برخاست کرنے کی ضد کی جا رہی ہے...؟؟"اسد شیرازی نے تحمل کا مظاہرہ کرتے ہوئے پوچھا..."کچھ نہیں ڈیڈ...بس اس دن اس نے فراز آفندی کی بے عزتی کی...مجھے بہت برا لگا...اس کا سب کے ساتھ ایسا ہی بی ہیوئیر ہوتا ہے...اور مجھ سے مذید برداشت نہیں کیا جاتا..."

اس نے کمزور سے لہجے میں بہانہ تراشنا چاہا...

"لیکن ابیہا...میری اس سلسلے میں بات ہو گئی تھی اس سے...فراز نے بتایا تھا مجھے اس کی بد تمیزی کے بارے میں...اور میں نے راجا کی کلاس بھی لی تھی...اتنے دن بعد تمہیں پھر سے یہ بات کیسے یاد آ گئی...وہ دوبارہ ایسی حرکت نہیں کرے گا..."اسد شیرازی کے فی الحال اور بہت سے مسائل تھے اور وہ کوئی نیا ایشو افورڈ نہیں کر سکتے تھے تبھی ابیہا کو سمجھانے کی کوشش کی..."آپ میری بات کیوں نہیں سمجھ رہے ڈیڈ...مجھے اس شخص

کو اپنے ساتھ ساتھ دم چھلا بنا کر نہیں رکھنا... کوفت ہوتی ہے مجھے اس کے وجود سے... اس کی موجودگی میں میں کھل کر سانس تک نہیں لے پاتی ہوں... مجھے وہ کسی صورت اپنے ساتھ قبول نہیں... اور میں آپ سے صاف کہہ رہی ہوں... میں تب تک یونیورسٹی نہیں جاؤں گی جب تک آپ میرے گارڈ کو چینج نہیں کر سکتے..." ابیہا اس بار ضبط کھو بیٹھی تھی تبھی اپنے لہجے میں راجا کے لیے نفرت کا اظہار کر گئی... اسد شیرازی حیران پریشان اس کا چہرہ دیکھتے رہ گئے..."اوکے... لیکن اسے یوں ایک دم بغیر وجہ بتائے جاب سے نکالنا ممکن نہیں... اس کے ساتھ کانٹریکٹ سائن کیا تھا میں نے کہ جب تک تمہاری شادی نہیں ہو جاتی تب تک نہ وہ یہ جاب چھوڑ کر جائے گا اور نہ ہی میں اسے جاب سے برخاست کروں گا..." اسد شیرازی کی بات پر ابیہا چپ سی ہو گئی... سر جھکائے وہ کچھ سوچ رہی تھی... چند لمحوں بعد اس نے سر اٹھایا..." اگر اسے جاب سے نکالنے کے لیے میری شادی ہونا ضروری ہے تو ٹھیک... میں اس کے لیے بھی تیار ہوں... میری شادی تو ڈیڈ کی وصیت کے مطابق تئیس سال پورے ہونے کے بعد ہی ہو گی... لیکن فی الحال فراز آفندی کے ساتھ میرا نکاح تو کیا جا سکتا ہے ناں... رخصتی بعد میں ہو گی... یوں آپ بھی اپنے کانٹریکٹ پر پورے اترتے ہوئے اسے جاب سے فارغ کر سکیں گے اور ڈیڈ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کی وصیت کی خلاف ورزی بھی نہیں ہو گی... کوشش کیجیے گا کہ نکاح کا انتظام جلد از جلد ہو جائے... کیونکہ وہ میری زندگی سے جتنی جلدی دور چلا جائے اتنا ہی بہتر ہے..."

مضبوط لہجے میں کہتی وہ اسد شیرازی کو چونکا گئی تھی... وہ آنکھوں چھوٹی کیے اس کے سرخ ہوتے چہرے کو دیکھ رہے تھے جبکہ ابیہا اپنی بات کہہ کر وہاں رکی نہیں... تیز قدموں سے وہاں سے نکلتی وہ اپنے کمرے میں بند ہو چکی تھی...

محبت چھوڑ دی ہم نے...

یہ تم سے کہہ دیا کس نے...

کہ تم بن رہ نہیں سکتے...

یہ دکھ ہم سہہ نہیں سکتے...

چلو ہم مان لیتے ہیں...

کہ تیرے بن بہت روئے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کئی راتیں نہیں سوئے...

مگر افسوس ہے جاناں...

کہ اب کے تم جو لوٹو گے...

ہمیں تبدیل پاؤ گے...

اگر یہ پوچھنا چاہو...

کہ ایسا کیوں کیا ہم نے...

تو سن لو غور سے جاناں...

پرانی اک روایت تنگ آ کر توڑ دی ہم نے...

محبت چھوڑ دی ہم نے...

محبت چھوڑ دی ہم نے...

.

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آج کا دن اس کی زندگی میں خوشیاں لے کر آیا تھا... ڈبل سیلیبریشن کا دن تھا آج....

زندگی کے یہ دو سال کیسے گزرے پتا ہی نہیں چلا... لیکن ان دو سالوں میں اس نے بہت جدوجہد کی تھی... ان دو سالوں کا ایک ایک لمحہ اس نے اپنے مستقبل کے لیے وقف کیا تھا... مصروفیت بہت تھی... پڑھائی جاری رکھنا... جم میں کچھ وقت گزارنا... ٹریننگ کی سختیاں جھیلنا... اور ساتھ ساتھ مارشل آرٹس کی کلاسز لینا... دن رات ایک کرنے کے بعد بالآخر آج اسے بلیک بیلٹ ہولڈر کی ڈگری مل گئی تھی... اور دوسری خوشخبری یہ تھی کمانڈوز کے لیے (SSG کہ اس کا جذبہ, اس کا حوصلہ اور جرأت مندی دیکھ کر اسے) چن لیا گیا تھا... بے شک زندگی ابھی آسان نہیں ہوئی تھی... لیکن یہ دو بڑی کامیابیاں تھیں جن کو پا کر اس کا چہرہ تمتما رہا تھا... بلیک بیلٹ ہولڈر (مارشل آرٹس اور جوڈو کراٹے کی طرح یہ بھی ایک ٹریننگ ہے...) کی ڈگری لینے کے بعد وہ چمکتی نگاہوں سے جمشید ربانی اور ان کی شریک حیات کی طرف آیا تھا... عائلہ جمشید ربانی نے اس کی پیشانی چوم کر اس کو مبارکباد دی... اس کے بعد جمشید ربانی نے اسے گلے سے لگایا...."بہت

Do not copy or distribute without permission of the author

مبارک ہو میرے یار... میرا سینہ چوڑا کر دیا آج تم نے..." جمشید ربانی کی آنکھوں میں خوشی سے آنسو آنے لگے تھے... دو سال پہلے انہوں نے ابتہاج کے بارے میں, اس کے مستقبل کے بارے میں جو فیصلہ کیا تھا بلاشبہ وہ فیصلہ درست تھا... ابتہاج نے انہیں زندگی کے کسی مقام پر بھی مایوس نہیں کیا تھا... ان کی امید سے بڑھ کر اس نے محنت کی تھی... اور وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اگر جمشید ربانی نہ ہوتے تو وہ کبھی اس مقام پر نہ پہنچتا... اس نے دلی طور پر ان دو میاں بیوی کو اپنے ماں باپ مان لیا تھا... ان کی اولاد کی کمی پوری کی تھی اور سگی اولاد سے بھی بڑھ کر انہیں عزت دیتا تھا... اسے اپنی ماں کی کہی اس بات پر یقین آ چکا تھا کہ اللہ کبھی کسی کے ساتھ ناانصافی نہیں کرتا... اس کے ہر کام میں مصلحت چھپی ہوتی ہے... اور اگر زندگی میں کبھی سارے دروازے بند ہونے لگیں تو یہ یقین رکھو کہ وہ رب کوئی نہ کوئی نیا در وا ضرور کرے گا... اس کی زندگی میں بھی اس کے رب نے ہر جگہ, ہر موڑ پر اس کی مدد کے لیے کسی نہ کسی کو بھیجا تھا...

"سب آپ کی وجہ سے ہی ہے سر... ورنہ میں کہاں اس قابل تھا.." وہ انہیں آج بھی سر کہہ کر ہی بلاتا جبکہ عائلہ بیگم کے اصرار پر انہیں ماں جی ہی کہتا تھا... "تمہاری محنت ہے بھئی... مجھے تو بس اس پاک پروردگار نے وسیلہ بنایا ہے..." جمشید ربانی نے اس کی پشت

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھپکی...ابتہاج فقط مسکرا دیا... تقریب کا اختتام ہو چکا تھا...وہ سب گاڑی میں بیٹھ رہے تھے اب..."اچھا فیاض (جمشید ربانی کے دوست) سے بات ہوئی تھی میری کچھ دیر پہلے...اس نے بتایا ہے مجھے کہ اگلے ہفتے سے پھر تمہاری ٹریننگ اسٹارٹ ہو رہی ہے... تین ماہ کی ٹریننگ ہو گی تمہاری...اور ٹریننگ اسلام آباد میں ہے....تو کوئی ضروری کام ہیں تو اسی ہفتے میں نمٹا لو...نیکسٹ فرائڈے تم یہاں سے روانہ ہو جاؤ گے..."جمشید ربانی نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے اسے انفارم کیا تھا...ابتہاج نے ہلکا سا سر اثبات میں ہلایا...اس کی نظریں باہر گزرتے مناظر پر تھیں لیکن ذہن میں وہ آئندہ زندگی کا لائحہ عمل تیار کر رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"کمال ہے... اتنی بے وقوف ہے یہ لڑکی... خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے جا رہی ہے..." مرزا جمال آفندی اسد شیرازی کے سامنے بیٹھے تھے... سگار سلگاتے ہوئے ان کی بات سنی تو حیران ہوئے بغیر نہ رہ سکے...

ان کی بات پر اسد شیرازی نے قہقہہ لگایا... "ابھی وہ جانتی نہیں ہے ناں... کہ شادی کے بعد اس کے ساتھ ہونے کیا والا ہے... تبھی ایسا کر رہی ہے... شادی کے بعد دیکھنا ساری عقل ٹھکانے آ جائے گی اس کی... لیکن مجھے یہ بات سمجھ نہیں آئی کہ وہ آخر راجا سے اتنی خار کیوں کھاتی ہے... اچھا بھلا بندہ ہے وہ... اپنے کام سے کام رکھنے والا..." اسد شیرازی کے لہجے میں الجھن سی تھی...

"ارے چھوڑو یار... جو بھی مسئلہ ہے ان کا... ہمیں کیا... ہمیں تو خود سے مطلب ہے ناں... وہ لڑکی خود ہمارے جال میں پھنسنے کو تیار ہے تو ہمیں اور کیا چاہیے... اچھا ہے... نکاح ہو جائے گا... رشتہ داری بھی پکی ہو جائے گی... اور اس کی طرف سے کوئی ٹینشن بھی نہ ہو گی... آج اتوار ہے ناں... تو ایسا کرتے ہیں کہ اسی جمعہ کو نکاح رکھ لیتے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہیں... نیکسٹ سنڈے ہمیں واپس بھی جانا ہے..." مرزا جمال آفندی نے منٹوں میں پروگرام ترتیب دیا... اسد شیرازی نے بھی کچھ سوچتے ہوئے سر اثبات میں ہلایا...

❤❤❤❤❤

رات گیارہ بجے کے قریب وہ اپنے کمرے میں لیب ٹاپ پر کچھ کام کر رہا تھا جب شدت سے کافی کی طلب ہوئی... ویسے بھی اس کا کام مکمل ہو چکا تھا... اس نے لیب ٹاپ آف کر کے محفوظ جگہ پر رکھا... اور کافی بنانے کے لیے کچن کا رخ کیا... وہ کچن کے دروازے پر تھا جب کچن میں موجود ابیہا کی پشت دکھائی دی... ایک لمحے کو اس کے قدم زنجیر ہوئے... سمجھ میں ہی نہیں آیا کہ آگے بڑھے یا واپس لوٹ جائے... نہ جانے آج اسے دیکھ کر ابیہا کیسا ری ایکٹ کرے... اس دن سے اس کا ابیہا سے سامنا نہیں ہوا تھا... یا شاید وہ دانستہ طور پر ہی اس کے سامنے نہیں آتی تھی... راجا ایک بار کھل کر اس سے بات

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

کرنا چاہتا تھا لیکن اپنے کچھ کاموں میں مصروف ہونے کے باعث اسے بھی وقت نہ مل سکا...

چند لمحے کچھ سوچ کر وہ آگے بڑھا... ابیہا منرل واٹر کی بوتل پکڑے گلاس میں پانی انڈیل رہی تھی... شاید پانی کی پیاس اسے کچن تک کھینچ لائی تھی... وہ بوتل بند کر کے فریج میں رکھنے کو مڑی جب نگاہ اندر داخل ہوتے راجا پر پڑی... ایک لمحے کے لیے اس کے ہاتھ ساکت ہوئے... اتنے دن بعد اسے دیکھ کر گویا آنکھوں کو قرار آیا تھا... لیکن اگلے ہی پل اس کے چہرے پر سختی چھا گئی... بوتل پٹخنے کے سے انداز میں رکھ کر اس نے زور سے فریج کا دروازہ بند کیا... جیسے راجا کو یہ جتانے کی کوشش کی تھی کہ اس کی آمد اسے بالکل اچھ نہیں لگی... راجا چپ چاپ آگے بڑھا... کافی کا جار کیبنٹ سے نکالا اور اپنے لیے کافی بنانے لگا... کن اکھیوں سے وہ ابیہا کو بھی دیکھ رہا تھا جو اب کچن میں لگی میز پر بیٹھی پانی پی رہی تھی... گلاس خالی کر کے اس نے میز پر رکھا اور جانے کو پلٹی جب راجا ایک دم اس کے سامنے آیا... "مجھے کچھ بات کرنی ہے آپ سے..." کہہ کر اس کی آنکھوں میں دیکھا جن میں سے چنگاریاں پھوٹ رہی تھیں... گویا اسے جلا کر بھسم کر دینے کا ارادہ ہو...

"لیکن مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی... ہٹو راستے سے..." وہ دھیمی مگر زہر آلود آواز

Do not copy or distribute without permission of the author

میں بولی تھی..."ابیہا...ہر وقت اپنی من مانی نہیں کرنی چاہیے...آپ نے جو دیکھا وہ آدھا سچ تھا...اپنے دماغ کو استعمال کر کے خود ساختہ سوچوں میں گھر کر کوئی فیصلہ مت کیجیے...پہلے میری طرف کی کہانی بھی سن لیجیے...اگر پھر بھی میں قصوروار ہوا تو جو سزا دینا چاہیں وہ دے سکتی ہیں..."راجا کا لہجہ ہمیشہ کی طرح احترام لیے ہوئے تھا...ابیہا نے قہر آلود نظر اس پر ڈالی..."کیا سناؤ گے تم...؟؟پھر سے کوئی جھوٹی من گھڑت کہانی...؟؟تاکہ پھر سے مجھے اپنے جال میں پھنسا سکو...خود کو صحیح ثابت کر سکو...میری ہمدردی حاصل کر سکو...؟؟اگر ایسا سوچتے ہو نا تو تم غلط ہو...بالکل غلط...اس بار میں تم سے دھوکہ نہیں کھاؤں گی..."انگلی اٹھائے چبا چبا کر کہا گیا تھا...اور اس کے لہجے میں موجود راجا کے لیے نفرت....راجا دنگ سا رہ گیا..."اتنا زہر بھر دیا گیا ہے آپ کے دل میں میرے لیے کہ آپ میری کوئی بات سننے کو ہی تیار نہیں ہیں...اتنی نفرت کہاں سے آ گئی ہمارے درمیان ابیہا...کیا یہ نفرت آپ کی محبت سے زیادہ شدت رکھتی ہے...؟؟ خدارا دل میں نئے اجاگر ہونے والے محبت کے احساس کو اس نفرت کی شدت سے ٹھیس مت پہنچایئے..."راجا دکھ بھری نگاہوں سے اسے دیکھے گیا...نہ جانے کیوں اس لڑکی کے سامنے اسے بالکل غصہ نہیں آتا تھا...غصہ کرنا بھی چاہتا تب بھی نہیں...اس

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سے بات کرتے ہوئے اسے ہمیشہ لگتا جیسے وہ اٹھارہ سال پہلے والی اینجل سے بات کر رہا ہے... جس کی آنکھوں میں معصومیت کا ایک جہان آباد ہوتا تھا...

"محبت...؟؟ ویسے کمال کے اداکار ہو تم... کیا خوب ڈھونگ رچایا تھا محبت کا... لیکن افسوس... اس بار تم محبت کو اپنا ہتھیار بنا کر بھی یہ گیم نہیں جیت پائے... کیونکہ اس بار میں تمہاری اصلیت بہت اچھے سے جان گئی ہوں... اور کس محبت کی بات کرتے ہو تم... وہ محبت تو کب کی مر بھی گئی... تمہیں کیا لگتا تھا... میں محبت کے جال میں پھنس جاؤں گی... تمہارے بغیر جی نہیں پاؤں گی... اور آخر دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر تمہارے تمام گناہ معاف کر کے تمہیں اپنا لوں گی...؟؟ نہیں... بالکل نہیں مسٹر ابتہاج... اب دیکھنا... میں تمہارے سامنے فراز آفندی سے شادی کروں گی... اور ایک سیکنڈ میں تمہیں اپنی زندگی سے نکال پھینکوں گی... تمہیں یہ دکھاؤں گی کہ محبت کے بغیر بھی رہا جا سکتا ہے... یہ جو محبت نام کا کٹورا لیے پھرتے ہو نا تم... یہ خالی کا خالی رہ جائے گا... بائے دا وے... اس فرائیڈے کو نکاح ہے میرا... فراز آفندی سے... آنا ضرور... آخر کبھی میرے بیسٹ فرینڈ رہ چکے ہو..." طنز بھری نگاہوں سے کہتی وہ وہاں جا چکی تھی جبکہ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ساکت کھڑے راجا کے کانوں میں اس کا ایک ہی فقرہ گونج رہا تھا..."اس فرائڈے نکاح ہے میرا...فراز آفندی سے..."

❤❤❤❤❤

"بخت کے تخت سے یک لخت اتارا ہوا شخص...
تو نے دیکھا ہے کبھی جیت کے ہارا ہوا شخص..."

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ بہت دیر سے اس باکسنگ کلب میں موجود تھا...جب سے اسے ابیہا کی زبان سے یہ معلوم ہوا تھا کہ اس فرائیڈے یعنی فقط دو دن بعد اس کا نکاح ہے...وہ بھی فراز آفندی کے ساتھ...تب سے اس کا دل اضطرابی کیفیت کا شکار تھا...بے چینی حد سے سوا تھی...وہ لڑکی اس کی نفرت میں خود اپنی زندگی برباد کرنے جا رہی تھی...اس بات سے بے خبر تھی کہ کیسا عذاب بھرا رستہ چن رہی ہے وہ...اور راجا...وہ اس وقت خود کو شدید بے

بس محسوس کر رہا تھا... سمجھ میں نہیں آ رہا تھا کہ اسے کیسے روکے یہ سب کرنے سے... سختی وہ اس پر کرنا نہیں چاہتا تھا... اور نرمی سے وہ پاگل لڑکی کوئی بات سننے کو تیار نہ تھی... اس کا دل جل رہا تھا... اپنے اندر کی آگ کو کم کرنے کے لیے ہی وہ باکسنگ کلب آیا تھا... پنچنگ بیگ پر پے در پے مکے برساتے ہوئے وہ جیسے پاگل ہو رہا تھا... چہرہ پسینے سے تر تھا... ہاتھوں کی انگلیوں سے اب خون رسنے لگا تھا... لیکن اسے تو جیسے کوئی ہوش ہی نہ تھا... ذہن میں ابیہا کا کہا ایک ہی فقرہ بار بار گونج رہا تھا جس میں اس نے اپنے نکاح کی اطلاع دی تھی... اور یہ فقرہ مسلسل اس کے اشتعال میں اضافہ کر رہا تھا... رات کے دو بج رہے تھے... کلب سے سب لوگ جا چکے تھے... جب باکسنگ کلب کا مالک اس کے پاس چلا آیا... "ارے بس کرو بھائی... ایسا بھی کیا غصہ کہ اپنی ہی تکلیف کا احساس نہیں تمہیں... حالت دیکھو ذرا اپنی..." اس کی بات پر راجا چونکا... ایک نظر اسے دیکھ کر اپنے ہاتھوں کی جانب نگاہ دوڑائی... پسینے سے شرابور ہوتے ہوئے وہ گہرے سانس بھرنے لگا... چند لمحوں بعد ارد گرد دیکھا تو کلب خالی ہونے کا احساس ہوا... سامنے کھڑے شخص کی آنکھوں کو اور ہاتھ میں موجود چابیوں کو دیکھ کر راجا سمجھ گیا تھا کہ وہ اب کلب بند کرنا چاہ رہا ہے... تبھی پاس پڑی بوتل اٹھا کر ایک جانب بیٹھا اور پانی کے گھونٹ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

بھرنے لگا... پانی پی کر وہ اٹھا... شرٹ پہنی... اور کلب سے نکل آیا... رات کے اس وقت تمام سڑکیں سنسان تھیں... وہ تھکے تھکے انداز میں ڈھیلے قدموں سے فٹ پاتھ پر چلنے لگا... نہ جانے کیوں آج گھر جانے کا دل نہیں چاہ رہا تھا... وہ سخت جان تھا... لوگ اسے پتھر دل اور بے حس جیسے القابات سے نوازتے تھے... یہاں تک کہ اس کے ساتھ کام کرنے والے لوگ بھی اسے سنگدل کہہ کر مخاطب کرتے... جس نے کبھی کسے لڑکی کی طرف نگاہ نہیں کی تھی... اپنی طرف بڑھنے والی ہر لڑکی کی حوصلہ شکنی کی تھی... بلکہ ڈپٹ کر رکھ دیتا تھا... ہاں وہ تھا بے حس... لیکن نہ جانے کیوں ایہا کے معاملے میں وہ بے حس نہیں ہو پا رہا تھا... وہ واحد لڑکی تھی جو اس کی کمزوری بن گئی تھی... اور راجا چاہ کر بھی اپنے دل کو اس کے خلاف نہ کر پاتا... اس کی بے اعتنائی، اس کی سرد مہری، اس کی نفرت سب کچھ سہہ رہا تھا وہ چپ چاپ... اندر ہی اندر اس کی تلخ باتیں اور تنفر بھرا رویہ اسے توڑتا ضرور تھا... زخمی زخمی کر دیتا تھا مگر وہ بغیر کوئی آہ کیے برداشت کر رہا تھا....

لیکن اب اس کی شادی کی خبر سن کر نہ جانے کیوں وہ ٹوٹنے لگا تھا... دل کو سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی لیکن دل کچھ سننے کو تیار ہی نہ تھا... اگر وہ کسی ایسے انسان کو اس پر فوقیت دیتی جو راجا کے مقابل آسکتا... اور جس کے ساتھ ایہا خوش رہ سکتی تو شاید دل کو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

سمجھانا کچھ آسان ہو بھی جاتا... وہ دل پہ پتھر رکھ کر اس کی خوشی کی خاطر اس سے جدا ہو جاتا... لیکن یہاں یہی بات تو سب سے زیادہ تکلیف دہ تھی کہ اس نے راجا کے مقابلے میں کسی کو چنا بھی تو کسے... راجا کے کزن کو... وہ جس کی فطرت میں ہی لوگوں کو دھوکہ دینا ہے... جو صرف ہوس کا مارا ایک انسان تھا... جس کے نزدیک عورت کی کوئی عزت نہ تھی... جو عورت کو فقط ایک کھلونا سمجھتا تھا... دل بہلایا اور پھینک دیا... اگر ابیہا کی اس سے شادی ہو گئی تو ابیہا کن تکلیفوں سے گزرے گی یہ سوچ ہی راجا کو سخت اذیت میں مبتلا کر رہی تھی... بے بس سا بالوں میں ہاتھ پھیرتا وہ چلتا جا رہا تھا جب وہاں خالی سڑک پر ایک گاڑی آن رکی... راجا نے سر اٹھا کر دیکھا... وہ سب بھی راجا کی طرف ہی متوجہ تھے... اور گاڑی رکتے ہی ہتھیار لیے اب راجا کی طرف بڑھ رہے تھے... راجا نے آنکھیں سیکڑ کر انہیں دیکھا... وہ ان میں سے کسی کو بھی نہیں پہچانتا تھا... نہ ان میں سے کسی کی اس سے دشمنی تھی... پھر بھلا وہ ہاکیاں اور لاٹھیاں پکڑے اس کی طرف کیوں بڑھ رہے تھے... حیران سا وہ انہیں دیکھے گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

...

وہ لوگ جو بھی تھے اب اس کے قریب آ چکے تھے...

"کون ہو تم لوگ...؟؟" راجا نے ان بپھرے ہوئے سات افراد کی جانب دیکھا... اگر وہ اس پر حملہ کرتے تو راجا کو ان سب کو پچھاڑنے میں پانچ منٹ بھی نہیں لگنے تھے... لیکن وہ اس وقت لڑائی کے موڈ میں نہیں تھا... ویسے بھی جب وہ جانتا ہی نہ تھا کہ وہ ہیں کون تو بلاوجہ کیوں مارتا انہیں... اس کی بات پر سب سے آگے کھڑے بن مانس کی طرح دکھتے خاصے صحت مند حبشی نما شخص نے قہقہہ لگایا... اپنے انداز سے وہ ان سب کا سردار لگتا تھا...

"تم یہ جان کر کیا کرو گے کہ ہم کون ہیں...؟؟ بس اتنا جان لو کہ آج تمہاری موت بن کر آئے ہیں ہم..." وہ اپنی موٹی بھدی آواز میں غرایا... راجا نے ابرو اٹھا کر اسے دیکھا... جیسے پوچھ رہا ہو... "سیریئسلی..." کہتے ہوئے اس نے شرٹ کے بازو کہنیوں تک فولڈ کیے... غصہ اسے پہلے ہی بہت تھا... اب یہ لوگ آگ میں

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہاتھ ڈالنے... تو جھلسنا تو تھا ہی انہیں... بھڑوں کے چھتے میں ہاتھ ڈال کر کوئی بھلا کیسے بچ سکتا ہے نشانہ بننے سے...

اس حبشی نے پیچھے اپنے ساتھیوں کو دیکھا... "مارو سالے کو..." بلند آواز میں حکم دیا... اس کے کہنے کی دیر تھی وہ سب ایک ساتھ راجا کی طرف بڑھے... راجا جو پہلے ہی چوکنا سا کھڑا تھا اس نے اپنے مارشل آرٹس میں سیکھے داؤ پیچ ان پر آزماتے ہوئے اگلے چار منٹ میں ان کی اچھی خاصی دھلائی کی... کافی دور موجود ایک گاڑی میں بیٹھا فراز آفندی جو اپنے دانست میں خاصے طاقتور غنڈے لایا تھا راجا کے ہاتھ پاؤں تڑوانے کے لیے تاکہ اس سے اپنی بے عزتی کا بدلہ لے سکے... وہ بھی دنگ سا اسے لڑتے ہوئے دیکھ رہا تھا... اسے یہ اندازہ تو ہو گیا تھا کہ وہ غنڈے راجا کا کچھ بگاڑ نہیں سکتے... تبھی حاضر دماغی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اس نے جلدی سے اپنا موبائل نکالا اور راجا کی فائٹنگ کی ویڈیو بنانے لگا...

ٹھیک چار منٹ بعد وہ سب جو راجا کے ہاتھ پاؤں توڑنے آئے تھے وہ اب خود اپنی ہڈیاں تڑوائے کراہتے ہوئے وہاں سے بھاگ نکلے... وہ حبشی شخص جو پہلے بڑی بڑھکیں مار رہا تھا وہ تو اپنے ساتھیوں کو پٹتا دیکھ کر خود لڑے بغیر ہی سب سے پہلے بھاگ گیا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

راجا نے نفرت بھری نگاہوں سے انہیں اوجھل ہونے تک دیکھا... منہ ہی منہ میں انہیں چند القابات سے نوازا... بالوں میں ہاتھ پھیر کر غصے کو قابو کرنے کی کوشش کی... ان کے اوجھل ہوتے ہی وہ بھی آگے بڑھ گیا... جبکہ فراز آفندی کی پرسوچ نظریں اس پر جمی تھیں... "کچھ تو ہے جس کی پردہ داری ہے... میں یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ تم جو دکھتے ہو, وہ تم ہو نہیں... اور جو تم ہو, وہ ظاہر نہیں کرتے... یقیناً تم کوئی عام آدمی نہیں ہو... کیونکہ اتنی پرفیکٹ فائیٹنگ تو کوئی پروفیشنل فائیٹر ہی کر سکتا ہے... پتا لگانا ہی پڑے گا کہ آخر چکر کیا ہے..." وہ کچھ سوچتے ہوئے بڑبڑا رہا تھا... اس کا پلان تو ناکام ہو گیا تھا... لیکن راجا سے انتقام لینے کا ایک اور راستہ دکھائی دینے لگا تھا... وہ آنکھیں سکوڑے دور جاتے راجا کو تک رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وقت پر لگا کر اڑتا گیا... تین سال مزید گزر گ ئے... ان تین سالوں میں راجا نے کمانڈو کے طور پر مختلف مشن سر انجام دیئے... ساتھ ہی ساتھ مختلف ٹریننگز (SSG) بھی لیتا رہا... اور اپنے حوصلے, ہمت اور ارادے کی پختگی کی بدولت جلد ہی بڑے افسران کی نگاہوں میں آ گیا... ٹریننگز کے دوران اس کی چوکسی اور پھرتی کی بدولت کئی افسران بھی دانتوں میں انگلیاں دبا کر رہ گ ئے... یقیناً وہ کمانڈوز میں ایک قابل قدر اضافہ ثابت ہوا تھا... اب تک اس نے اپنے کسی مشن کو بھی ناکام نہیں ہونے دیا تھا... مشکل سے مشکل مراحل کو بھی حوصلہ مندی سے طے کیا... (SSG) کمانڈوز کی ٹریننگز اتنی مشکل ہوتی تھیں کہ اس کے کئی ساتھی درمیان میں ہی چھوڑ کر بھاگ گ ئے... جب انہوں نے ٹریننگ شروع کی تب ایک ہزار افراد تھے جو چنے گ ئے تھے... لیکن ٹریننگز کے دوران کچھ خود سختیاں نہ جھیل پانے کے باعث چھوڑ گ ئے اور باقی افراد کو افسران نے کسی نہ کسی کوتاہی پر نکال باہر کیا... وہ صرف پندرہ افراد بچے تھے جنہیں سب سے آخری اور سب سے مشکل مرحلہ طے کرنا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سامنے کھلا اور کافی بڑا گراؤنڈ تھا جہاں دو ہیلی کاپٹر کھڑے تھے... وہ پندرہ افراد اپنا ضروری سامان لیے اس گراؤنڈ میں ہیلی کاپٹرز سے کچھ فاصلے پر دو قطاروں کی صورت کھڑے تھے... سامنے ان کے چیف کھڑے تھے چند ہدایات دے رہے تھے...

"لسن ٹو می ویری کیئر فلی آل جینٹل مین... یہ آخری مرحلہ ہے... اور سب سے زیادہ مشکل بھی... بہت سے افراد اس مرحلے پر آ کر خوفزدہ ہوتے ہیں اور بھاگ جاتے ہیں... آپ سب سے ایک بار پھر کہا جا رہا ہے... اگر کسی کو واپس جانا ہے تو جا سکتا ہے... ہمیں نہیں معلوم کہ پندرہ دن بعد آپ میں سے کون زندہ واپس لوٹے گا اور کون نہیں... آپ کو تمام گر سکھا دیئے گئے ہیں... جنگل میں آپ کسی قسم کا کوئی ہتھیار لے کر نہیں جائیں گے... آپ کو اپنی بقا کے لیے خود لڑنا ہو گا... وہاں موجود خطرناک جنگلی جانوروں سے... ہمیں نہیں معلوم کہ آپ جنگل کے کس حصے میں جائیں گے... آپ سب کو جو نقشے دیئے گئے ہیں اس جنگل کے... وہاں ایک جگہ کو مارک کیا گیا ہے... نقشہ دیکھ کر آپ کو پندرہ دن میں اس جگہ تک پہنچنا ہے... چند منٹ میں ہم روانہ ہو رہے ہیں... اب آپ سے مارک کی گئی جگہ پر ہی ملاقات ہو گی ٹھیک پندرہ دن بعد... اور میں آپ سب جوانوں کو وہاں دیکھنا چاہوں گا... اس مرحلے کو طے کرنے کے لیے سب سے زیادہ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ضروری ہے آپ کی ہمت... دل مضبوط رکھیں گے تو کوئی رکاوٹ آپ کے راستے میں مخل نہیں ہو گی... ورنہ سنا تو ہو گا ہی آپ نے بھی کہ جو ڈر گیا وہ مر گیا... ایک بار پھر اپنے بیگز چیک کریں... میپ اور پانی کی بوتل کے علاوہ کچھ نہیں ہونا چاہیے آپ کے پاس... ہری اپ..." چیف نے کہا تو وہ سب پھر سے اپنے کندھوں کے ساتھ لٹکے چھوٹے بیگز چیک کرنے لگے... کچھ ہی منٹس بعد وہ سب ہیلی کاپٹرز کی طرف جا رہے تھے... اس بات سے انجان کہ نہ جانے وہاں کون لقمۂ اجل بنے گا, اور کس کی قسمت میں واپسی ہو گی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

❤❤❤❤❤

نکاح کا دن آن پہنچا تھا... مرزا جمال آفندی کے کہنے پر سادگی سے نکاح کیا جا رہا تھا... صرف اسد شیرازی کے چند قریبی جاننے والے مدعو تھے... اسد شیرازی ملازموں کو ہدایات دیتے ادھر سے ادھر تمام انتظامات دیکھ رہے تھے... خوشی سے چہرہ دمک رہا

تھا... بالآخر اتنے سالوں کا انتظار ختم ہونے کو تھا... بے شک ابھی صرف نکاح تھا لیکن ایک مرحلہ تو طے ہو رہا تھا نا... نکاح ہو جانے کے بعد رخصتی کا ایسا کوئی خاص مسئلہ بھی نہیں رہ جاتا... اگر ابیہا کو ان کی سچائی معلوم ہو بھی جائے نکاح کے بعد... تو بھی وہ کچھ کر نہیں سکے گی... رخصتی تو زبردستی بھی کروائی جا سکتی ہے... یہی سوچ انہیں خوش رکھے ہوئے تھی...

ابیہا آج صبح سے ہی بے کل تھی... رہ رہ کر نہ جانے کیوں دل میں ہول اٹھ رہے تھے... شام چھے بجے کا وقت رکھا گیا تھا نکاح کا... اور جیسے جیسے وات گزر رہا تھا وہ بدحواس سی ہوتی جا رہی تھی... کبھی دل دہائیاں دینے لگتا... اسے احساس دلانے لگتا کہ وہ جو کچھ کر رہی ہے وہ سراسر غلط ہے... تو کبھی دماغ اسے مشورہ دیتا کہ جو ہو رہا ہے بالکل درست ہو رہا ہے... وہ اگر اپنے پیرنٹس کے قاتل کو معاف کر کے اس سے شادی کرے تو روزِ محشر پیرنٹس کو کیا منہ دکھائے گی... یہی سوچ کر وہ خود پر قابو پائے ہوئے تھی... سلگتے تڑپتے دل کی آہ و بکا کو نظر انداز کر دیا تھا... جب دل راجا کی طرفداری کرنے لگتا وہ اپنے پیرنٹس کی تصویر کو دیکھتی رہتی... ان کی موت کا منظر اس کی نگاہوں میں گھوم جاتا... خنجر پکڑے نظر آتا راجا اس کی تلخیوں کو مزید توانائی بخشتا... دو بجے کے قریب زینی آئی تھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اس کے کمرے میں... اپنے فرینڈز میں سے اس نے صرف زینی کو مدعو کیا تھا کہ اس کی موجودگی میں دل کو سہارا رہتا... باقی کسی دوست کو خبر نہ تھی اس کے نکاح کی... "چلو بیا... پارلر کے لیے لیٹ ہو رہے ہیں... جلدی کرو..." زینی خوشی سے بھرپور چہکتی آواز میں اس کے پاس آتی اس کا ہاتھ تھام کر اسے اٹھانے لگی... ابیہا کی بے کلی میں اضافہ ہونے لگا... اپنی تمام سوچوں کو جھٹکتی وہ اٹھی... روم سے نکل کر وہ دونوں لاؤنج سے گزر رہی تھیں جب ابیہا کی نگاہ ایک جانب اسٹیج ڈیکوریٹ کرواتے راجا پر پڑی... راجا بھی اسی کی جانب دیکھ رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"میری وضاحت سنے بغیر تم موردِ الزام ٹھہرا کر گئے ہو...
تمہیں خبر بھی ہے جانِ جاناں, نادانی میں یہ کیا کر گئے ہو...؟؟"

(حیا انور)

CLASSIC URDU MATERIAL

راجا کی آنکھوں میں اذیت اور بے بسی بھرا احساس دیکھ کر ابیہا نے جھٹ رخ موڑا اور تیزی سے وہاں سے نکل آئی...

کچھ ہی دیر بعد وہ اور زینی گاڑی میں بیٹھ رہی تھیں... گاڑی کی ڈرائیونگ سیٹ پر ڈرائیور موجود تھا... راجا اسد شیرازی کے ساتھ دوسرے کاموں میں مصروف تھا... ویسے بھی ابیہا نے صاف لفظوں میں کہہ دیا تھا کہ وہ ڈرائیور کے ساتھ جائے گی پارلر...

ان کی گاڑی نکلتے ہی پیچھے ایک اور گاڑی نکلی جس میں تین گارڈز موجود تھے...

تمام انتظامات مکمل ہو چکے تھے... فراز آفندی بھی مرزا جمال آفندی کے ساتھ وہاں آ چکا تھا... راجا سر جھکائے سنجیدہ چہرہ لیے ادھر ادھر مختلف کام نمٹا رہا تھا... کبھی کبھار گھڑی پر بھی نگاہ ڈال لیتا... ساڑھے پانچ ہو رہے تھے... ابیہا اور زینی ابھی تک نہیں آئیں تھیں... اس وقت تک تو انہیں آ جانا چاہیے تھا... اسد شیرازی بھی پریشانی سے گھڑی کی جانب دیکھتے ان کے منتظر تھے... تبھی ان کا سیل بجنے لگا... ابیہا کی کال تھی... اسد شیرازی نے کچھ مطمئین ہوتے ہوئے کال ریسیو کی... دوسری جانب سے نہ جانے کیا کہا گیا تھا کہ ان کے چہرے کا رنگ بدلنے لگا... "کک... کون تھے وہ...؟؟" لرزتی آواز

Do not copy or distribute without permission of the author

میں پوچھا تھا... سارے کیے کرائے پر پانی پھرنے جا رہا تھا... کال کٹنے کے بعد وہ بس سے وہیں صوفے پر گر سے گ ئے..

راجا جوان کی جانب ہی متوجہ تھا ان کی یہ حالت دیکھ کر پریشان سا ان کی جانب لپکا...

ہیلی کاپٹرز جنگل کے اوپر چکرا رہے تھے... ان سب نے پیراشوٹ اپنی کمر کے ساتھ باندھے... چیف نے سب کو گڈ لک کہا اور باری باری وہ سب ہیلی کاپٹرز سے چھلانگ لگانے لگے... یہ ان کا آخری امتحان تھا... جس میں یا تو جیت ان کا مقدر ہوتی... یا موت... اور موت سے ڈرنے والے تو وہ تھے نہیں... نڈر ہو کر وہ سب موت کی اس وادی میں اتر رہے تھے...

ابتہاج نے بھی اپنا پیراشوٹ کھولا اور ہوا کے دم پر اڑتا ہوا اس گھنے جنگل کے درختوں سے ٹکراتا ہوا ایک جگہ چند درختوں پر اس کا پیراشوٹ پھنس گیا.. اس نے پیراشوٹ بیلٹ کمر

Do not copy or distribute without permission of the author

سے کھولا...اور نیچے جنگل میں جا گرا...نیچے خاردار جھاڑیاں تھیں جن سے اس کی ہتھیلیوں پر چند خراشیں آئیں...ایک درخت کے تنے سے ٹکرانے کی وجہ سے کمر میں بھی خراشیں آئیں تھیں لیکن یہ چھوٹی موٹی تکلیفیں اب اس پر اثرانداز نہیں ہوتی تھیں...

اس نے کلائی پر بندھی کمپس نیڈل والی گھڑی کھولی...اسے ہاتھ میں پکڑے دوسرے ہاتھ سے بیگ سے میپ نکالا...وہ سمت کا اندازہ لگانا چاہ رہا تھا کہ اس وقت وہ کہاں موجود ہے...اور مطلوبہ جگہ پر پہنچنے کے لیے اسے کس سمت کو اپنا سفر شروع کرنا ہے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

🖤🖤🖤🖤🖤

ابیہا تیار ہو چکی تھی...مہرون لانگ ٹیل فراک میں ملبوس بالوں کا اونچا جوڑا بنائے میک اپ میں وہ آسمان سے اتری پری ہی لگ رہی تھی...اس پر چہرے کی معصومیت اور حزن حسن کو مزید نکھار بخش رہا تھا...

بیوٹیشن لاسٹ ٹچ دے رہی تھی میک اپ کو...اور زینی پاس کھڑی پیار بھری نظروں سے ابیہا کو تک رہی تھی..."بہت پیاری لگ رہی ہو...اللہ نظرِ بد سے بچائے..."

بیوٹیشن نے مسکراتے ہوئے زینی کی بات سنی...پھر خود بھی ابیہا کی تعریف کرنے لگی...

ابیہا نے سرسری سے نگاہ آئینے میں نظر آتے اپنے عکس پر ڈالی....لیلن فوراً ہی نظریں واپس موڑ گئ...اسے کوئ شوق نہیں تھا خود کو دیکھنے کا...بھلا جب دل میں کوئ جذبات ہی موجزن نہیں تو خوبصورت لگنے سے کیا ہوتا ہے..."چلیں بیا...پانچ بج کے پندرہ منٹ ہو رہے ہیں مہمان آچکے ہوں گے..."زینی نے کہا تو وہ لب کاٹتی ہوئ اٹھی...

تبھی کوئ پارلر میں داخل ہوا...دونوں نے سر اٹھا کر دیکھا...وہ تین لوگ تھے جن کے ہاتھوں میں رائفلز تھیں جبکہ چہروں پر ماسک...بیٹیشن بھی جب مڑی تو انہیں دیکھ کر فوراً آگے آئ..."او...ہیلو...کون ہو تم لوگ...اندر کیسے آئے بنا اجازت...؟؟"

بیوٹیشن نے سخت لہجے میں کہا تھا...جب ان میں سے ایک شخص نے زینی کو بیوٹیشن کی طرف دھکیلا اور ان پر گن تان لی..."اگر ذرا سی بھی حرکت کی تو ابھی کے ابھی تم دونوں کو اوپر پہنچا دوں گا..."وہ جذبات سے عاری لہجے میں بولا تھا...ابیہا پھٹی پھٹی نگاہوں سے انہیں دیکھنے لگی...دماغ کہیں کچھ غلط ہونے کا اشارہ دے رہا تھا...ابیہا ڈر کے مارے پیچھے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ہونے والی تھی جب ان میں سے ایک شخص نے آگے بڑھ کر کلوروفام میں بھیگا رومال اس کے منہ پر رکھا... زینی چیختی رہ گئی لیکن وہ سجی سنوری ایہا کے گرد چادر لپیٹ کر اسے لے جا چکے تھے... اس پارلر میں پارکنگ کے لیے جگہ نہ تھی اسی لیے ایہا کے گارڈز کی گاڑی مین گیٹ سے کافی فاصلے پر تھی... ان لوگوں نے مین گیٹ کی بجائے پیچھے کا راستہ اختیار کیا... تبھی گارڈز کی نظروں سے بچ کر نکل گئے... زینی روتے ہوئے بار بار ایہا کو پکار رہی تھی... پیچھے بھاگنے کی کوشش بھی کی لیکن تب تک وہ نظروں سے اوجھل ہو چکے تھے... تبھی زینی کی نگاہ وہیں پارلر میں پڑے ایہا کے سیل پر پڑی... اس کا سیل پکڑ کر اسد شیرازی کو کال ملاتے ہوئے وہ انہیں سب کچھ بتا چکی تھی... دماغ کام ہی نہیں کر رہا تھا کہ اور کرے بھی تو کیا... نہ جانے وہ کون لوگ تھے جو ایہا کو لے جا چکے تھے... اور خدا جانے اب وہ ایہا کے ساتھ کیا سلوک کرتے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"سر... کیا ہوا...؟؟ آپ ٹھیک ہیں....؟؟" راجا فکر مند سا تیزی سے اسد شیرازی کے قریب آیا...

اسد شیرازی نے خالی خالی نگاہوں سے اسے دیکھا...

"را... راجا... وہ...." اسد شیرازی صدمے کے مارے بول بھی نہ پا رہے تھے...

"ہوا کیا ہے سر...؟؟ کوئی پرابلم..؟؟" راجا نے حیران نظروں سے ان کی طرف دیکھا... آج سے پہلے کبھی اسد شیرازی کی ایسی حالت نہ دیکھی تھی...

"راجا... کچھ لوگ ابیہا کو کڈنیپ کر کے لے گئے ہیں پارلر سے... ابھی... ابھی اس کی دوست زینی کا فون آیا ہے مجھے ابیہا کے نمبر سے ہی... اس نے اطلاع دی..." اسد شیرازی کے ماتھے پر پسینے کے قطرے چمک رہے تھے... لہجے میں ان گنت اندیشے سر سرا رہے تھے...

"واٹ...؟؟ یہ کیا کہہ رہے ہیں آپ سر...؟؟" راجا کو چار سو چالیس والٹ کا کرنٹ لگا تھا... وہ حیران پریشان سا انہیں دیکھے گیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

Do not copy or distribute without permission of the author

"کک...کچھ کرو راجا...ابیہا کو بچالو...کہیں سے بھی ڈھونڈ کر لاؤ اسے...اگر وہ میرے دشمنوں کے ہتھے چڑھ گئی تو وہ لوگ اسے جان سے مار دیں گے..."اسد شیرازی شدید اضطرابی کیفیت میں کہہ رہے تھے...ان کی آواز دھیمی تھی کہ کہیں مہمان نہ سن لیں...

راجا نے پیشانی مسلی...سوچنے سمجھنے کی صلاحیتیں گویا مفلوج ہو کر رہ گئی تھیں...چند لمحوں بعد وہ اسد شیرازی کی جانب مڑا...

"آپ فکر مت کیجیے سر...میں کرتا ہوں کچھ...آپ مہمانوں کو سنبھالیے..."پریشان سا کہتا وہ ابیہا کا نمبر ملانے لگا...زینی جو ذرائیور کے ساتھ گھر آ رہی تھی اس نے فوراً کال ریسیو کی...راجا اس سے کڈنیپرز کے حلیے پوچھ رہا تھا...

چند لمحوں بعد وہ لب بھینچے گاڑی میں بیٹھ کر مسلسل اسپیڈ بڑھاتا کسی انجانی سمت میں روانہ ہو چکا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

#چشم_نم...

#آیت_نور...

قسط نمبر 36...

ڈرائیور اور گارڈز کی گاڑیاں راجا کو رستے میں ہی مل گئی تھیں...اس نے ڈرائیور کو پہلے ہی اشارے سے رکنے کو کہہ دیا تھا...گاڑی رکتے ہی زینی تیزی سے گاڑی سے نکلی...راجا بھی باہر نکل کر اب ان کی گاڑی کی جانب بڑھ رہا تھا..."راجا...وہ...وہ اب...ابیہا کو..."زینی آنسو بہاتی کپکپاتی آواز میں کچھ کہنے کی کوشش کر رہی تھی..."گاڑی کا رنگ کونسا تھا...اور کیا گاڑی کا نمبر دیکھا آپ نے...؟؟"راجا کا چہرہ ضبط سے سرخ پڑ رہا تھا...لب بھینچے ہوئے تھے جبکہ کنپٹی کی رگیں ابھرنے لگی تھیں...اس کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک پل میں ابیہا کو ڈھونڈ نکالے...

"گگ...گاڑی کا رنگ سفید تھا...کرولا تھی...اور نمبر...دیکھا تو تھا میں نے لل...لیکن..."زینی کی حالت سے ہی پتا چل رہا تھا وہ کتنی خوفزدہ ہے...اس نے دماغ پر زور دیتے ہوئے یاد کرنے کی کوشش کی...راجا مایوس سا پیچھے ہوا..."ہاں...یاد

Do not copy or distribute without permission of the author

آیا....."اس کے کہنے پر راجا کی آنکھوں میں ایک بار پھر امید ابھری تھی...زینی نے اٹک اٹک کر اسے گاڑی کا نمبر بتایا...جس گاڑی میں وہ لوگ ایہا کو لے کر گئے تھے...

راجا گاڑی کا نمبر زیر لب دہرا کر بھاگتا ہوا اپنی گاڑی تک پہنچا...گاڑی اسٹارٹ کرتے ہی سیل پر نمبر ملا کر فون کان سے لگایا...

"ہیلو...اشعر...کہاں ہو تم...؟"گاڑی کو اسپیڈ سے بھگاتے ہوئے وہ مخاطب ہوا...

"سر...اسد شیرازی کے تین خاص ٹھکانوں پر بم پلانٹ کر چکے ہیں ہم...بس کچھ ہی دیر میں اچھی خبر دیں گے..."آج ان کا ارادہ تھا اسد شیرازی کا خاصا بھاری نقصان کرنے کا...سارا کام پلاننگ کے تحت ہو رہا تھا لیکن ایہا کی گمشدگی نے بڑا مسئلہ کھڑا کر دیا تھا...

"تمہیں ایک گاڑی کی نیم پلیٹ کا نمبر سینڈ کر رہا ہوں...اس نمبر کو ٹریس کرو...اور جلد سے جلد پتا لگا کر دو کہ یہ گاڑی کس کے نام رجسٹرڈ ہے..."راجا کے لہجے میں ہریشانی محسوس کر کے اشعر چونکا...

"سب ٹھیک ہے ناں سر...آپ کچھ پریشان لگ رہے ہیں..."اس نے دھیمے مگر فکر مندانہ لہجے میں پوچھا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"ہاں ٹھیک ہے... بعد میں بتاؤں گا... بہت بڑی بھول ہو گئی ہے مجھ سے... اپنے فرض کی تکمیل میں مصروف ہو کر کسی کی زندگی داؤ پر لگا دی ہے..." آخر میں اس کا لہجہ اذیت سے بھرپور تھا...

کال کاٹ کر اس نے فون ڈیش بورڈ پر پھینکا... اور بالوں میں ہاتھ پھیرتا دل میں اٹھتے خدشات کو دبانے کی کوشش کرنے لگا...

❤❤❤❤❤

نہ جانے کتنی دیر ہو چکی تھی اسے بے ہوشی کی حالت میں پڑے... جب آنکھ کھلی تو سر چکرا رہا تھا... آنکھوں کے پپوٹے بھاری ہو رہے تھے... ذہن بھی خوابیدہ سا ہو رہا تھا...

بمشکل آنکھیں کھول کر اس نے اطراف میں دیکھنے کی کوشش کی...

وہ ایک نیم اندھیرا سا کمرہ تھا... جہاں ایک طرف ایک کرسی پڑی تھی... اور ایک طرف اندھیرے میں کچھ ڈبے اور نہ جانے کیا کچھ... باقی پورا کمرہ خالی تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ابیہا نے چوکھٹ کی جانب دیکھا... وہ کمرہ دروازے کے بغیر تھا... وہاں دو افراد کھڑے تھے... بندوقیں تھامے... ان کی ابیہا کی جانب پشت تھی... اور دونوں آپس میں کسی گفتگو میں مگن تھے... ابیہا نے اٹھنے کی کوشش کی... زمین پر پڑے رہنے کی وجہ سے کمر تختہ ہو رہی تھی... وہ بمشکل اٹھ کر کھڑی ہوئی... ہاتھوں میں موجود چوڑیوں کی کھن کھن سے وہ دونوں افراد اس کی طرف متوجہ ہوئے...

"حامد... لڑکی ہوش میں آ گئی ہے..." ان میں سے ایک نے باہر اپنے کسی تیسرے ساتھی کو پکارا... غالباً یہ وہی تینوں مرد تھے جنہوں نے اسے کڈنیپ کیا تھا...

ابیہا کو آہستہ آہستہ سب یاد آنے لگا... اور آنکھوں میں خوف و وحشت کے سائے نظر آنے لگے... باہر سے ایک آدمی جس کا نام حامد لیا گیا تھا وہ اندر داخل ہوا... اس کے پیچھے ہی باقی دونوں رائفل بردار بھی چلے آئے... ابیہا کو حامد نامی شخص کچھ جانا پہچانا سا لگا تھا... لیکن ذہن اس وقت یہ سوچنے کی حالت میں نہ تھا کہ اسے کہاں دیکھا ہے...

"اوہ... تو ہوش آ گیا میڈم صاحبہ کو...؟؟" وہ آدمی جہالت بھرے انداز میں کہتا ہنسنے لگا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"کک... کون ہو تم لوگ...؟؟ مم... مجھے کیوں لے کر آئے ہو یہاں...؟؟" ابیہا لرزتی کانپتی پیچھے ہٹنے لگی... وہ شخص مسلسل آگے بڑھ رہا تھا...

"اتنی بھی کیا جلدی ہے بے بی... تھوڑا صبر کرو... سب پتا چل جائے گا..." وہ پچکارنے کے سے انداز میں بولا تھا... جبکہ چہرے سے خباثت ٹپک رہی تھی...

"را... راجا نے... بھیجا ہے نا... تم لوگوں کو... چھ... چھوڑوں گی نہیں میں اسے..." اس کی آنکھیں نم ہونے لگی تھیں... حلق میں نمکین گولہ سا اٹکنے لگا... راجا سے اسے یہ امید ہر گز نہیں تھی... کہ وہ اتنا گر جائے گا...

"ارے کون راجا... کس کا راجا... اور میڈم... یہاں سے نکلو گی تو ہی کسی کو چھوڑنے یا پکڑنے کے لائق ہو گی نا..." اس شخص کے لہجے میں دھمکی چھپی تھی... شکر تھا کہ وہ ابیہا سے کچھ دور ہی رک گیا تھا...

"تت... تو پھر تم لوگ کون ہو...؟؟ کیا چاہتے ہو مجھ سے...؟؟" ابیہا نے اپنی آواز کی لرزش پر قابو پانے کی کوشش کی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"چاہتے تو بہت کچھ ہیں... کب سے انتظار تھا اس دن کا... کوشش تو بہت کی تھی ہم نے تمہیں پہلے ہی مارنے کی... لیکن تم شاید مزید کچھ دن کی مہلت لکھوا کر لائی تھی اپنے رب سے... تبھی بچ گئی... لیکن آج... آج تمہارا بچنا ناممکن ہے جانِ من..." وہ بات کے اختتام میں پھر بے ہودہ انداز اپنا گیا... ابیہا کو یاد آنے لگا... جس رات وہ رشنا کی کڑوی باتیں سن کر کلب سے نکلی تھی اور راجا بھی اس کے پیچھے چلا آیا تھا تب کسی نے اسے گاڑی کے نیچے کچلنے کی کوشش کی تھی... لیکن راجا نے اسے بروقت بچا کر وہ چوٹیں اپنے جسم پر جھیلی تھیں... اور اس کے بعد سامنے کھڑے اس شخص حامد کی اچھی خاصی دھلائی بھی کی تھی... یعنی ان لوگوں کو راجا نے نہیں بھیجا تھا... اور یقیناً وہ بھی سب کی طرح اس بات سے بے خبر ہو گا کہ ابیہا کو کون لوگ لے گئے اور وہ کس جگہ ہے اس وقت...

اسے خود پر رونا آنے لگا... کاش آج بھی وہ راجا کو ساتھ لے آتی تو کم از کم ان حالات سے تو نہ گزرنا پڑتا... اسے شدت سے راجا کی یاد آئی...

"ویسے ایک بات تو ماننی پڑے گی... تم ہو بہت خوبصورت... نہ جانے اسد شیرازی نے اتنے سال تک خود پر کیسے قابو رکھا... ورنہ اس جیسے شیطان صفت مرد سے ایسی توقع کرنا

Do not copy or distribute without permission of the author

ہی فضول ہے... تم تو اس کے ساتھ رہتی بھی اکیلی تھی نا... جب چاہے تمہاری معصومیت کا فائدہ اٹھا سکتا تھا وہ..." اس کی گھٹیا باتوں پر ابیہا پہلے تو نا سمجھی سے اسے دیکھے گئ... جب بات سمجھ آئی تو اس کا چہرہ سرخ ہوا غصے کی شدت سے..."بکواس بند کرو اپنی... میرے ڈیڈ کے بارے میں ایسی گھٹیا اور گندی باتیں کرتے ہوئے شرم آنی چاہیے تمہیں..." وہ چیخ اٹھی تھی... ساتھ ہی اپنی بے بسی پر آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے...

"ہنہہ... ڈیڈ...؟؟ ارے وہ شخص تو انسان کہلائے جانے کے لائق نہیں ہے... جسے تم ڈیڈ کہتی ہو... باپ سمجھتی ہو... چچ... چچ... بہت افسوس ہوا دیکھ کر... کہ تم اتنی عزت کرتی ہو اس کی... لیکن اس کا اصلی روپ آج تک نہیں دیکھ پائی تم... وہ انسان کے روپ میں بھیڑیا ہے بھیڑیا... جو موقع کی تلاش میں ہے... وقت آتے ہی اپنی سفاکی سے تمہیں ختم کر ڈالے گا..." اس انسان کے لہجے میں آگ تھی... ابیہا ہچکیوں سے رونے لگی... کس چنگل میں پھنس گئ تھی وہ... اسے اپنی زندگی, اپنی عزت سب خطرے میں نظر آنے لگی... آنے والے وقت کے بارے میں سوچ کر اس کی روح تک کانپ اٹھی تھی... نہ جانے کیا سلوک کرنے وے تھے وہ لوگ اس سے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

Do not copy or distribute without permission of the author

"کیا ہوا بے بی... ڈر لگ رہا ہے...؟؟" اسے پچکارنے کے سے انداز میں کہہ کر اس نے قہقہہ لگایا... ابیہا نے منہ پر ہاتھ رکھ کر سسکیوں کا گلہ گھونٹا...

تبھی وہ آدمی گنگنایا...

"پردے کے پیچھے کیا ہے...

پردے کے پیچھے..." وہ مگن سا گنگناتے ہوئے اس کی جانب بڑھنے لگا تھا... آنکھوں سے ہوس ٹپک رہی تھی... ابیہا لڑکھڑاتی ہوئی پیچھے ہوئی...

"دیکھو... میرے قریب مت آنا... دور... رہو مجھ سے..." اس کے پورے وجود پر لرزش طاری ہونے لگی تھی... پیچھے ہوتے ہوتے اس کی کمر دیوار سے جا لگی... اس شخص کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ ابھری... "اب کہاں جاؤ گی... مان جاؤ لڑکی... کہ چڑیا شکاری کے جال میں بری طرح پھنس چکی ہے..." استہزائیہ انداز میں کہتا وہ چمکتی نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا...

"مم... مجھے جانے دو پلیز... میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے..." ابیہا روتی ہوئی اس کے آگے ہاتھ جوڑ گئی... لیکن وہ شخص رکنے کی بجائے ایک ہی جست میں درمیانی فاصلہ عبور کر گیا

Do not copy or distribute without permission of the author

تھا..."ناں ناں ناں... تم معافی مانگتی اچھی نہیں لگتی میری جان..."اس نے ابیہا کے ہاتھ تھامے تھے...ابیہا زور لگاتی ہوئی اپنے ہاتھ چھڑانے کی کوشش کرنے لگی...

"ارے ارے...بس کر دو یار... تھک جاؤ گی...مزاحمت کرتے کرتے...اور یہ رونا دھونا کیوں...؟؟دیکھو ذرا...سارا میک اپ خراب کر لیا..."اس نے ایک ہاتھ سے ابیہا کے آنسو صاف کرنے کی کوشش کی...ابیہا نے اذیت کی انتہا کو چھوتے ہوئے آنکھیں بند کیں...ہونٹ لرز رہے تھے...دل شدت سے کبھی رب کو اور کبھی راجا کو پکار رہا تھا...

"دیکھو نا...دلہن بنی کتنی پیاری لگ رہی ہو تم...یہ جوانی...یہ نوخیز حسن...کسی کا بھی دل بے ایمان کرنے کو کافی ہے...میں بھی تو آخر انسان ہوں نا...افسوس...تمہارا یہ سجنا سنورنا تمہارا نہ ہونے والا شوہر کبھی نہیں دیکھ سکے گا...لیکن ہم ہیں نا...اس حسن کو دیکھنے کے لیے...اسے سراہنے کے لیے..."اس کے لہجے سے ہی اس کے ارادے صاف ظاہر تھے...ابیہا کی بند پلکوں سے موتی ٹوٹ ٹوٹ کر گرنے لگے...اس کا دوپٹہ پیچھے کی جانب سیٹ کیا گیا تھا پنوں کی مدد سے...صراحی دار گردن نمایاں ہو رہی تھی...حامد نے اس کے گلے میں موجود نیکلس ایک جھٹکے سے کھینچا...نیکلس ٹوٹ کر بکھر گیا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author

نیکلس کھینچنے کے باعث ابیہا کی گردن پر خراشیں پڑ گئیں...اس کے منہ سے سسکیاں بلند ہوئیں تھیں...آنکھیں کھول کر اس نے دھکا دیا تھا حامد کو...وہ ایک دم لڑکھڑایا...ابیہا تڑپ کر اس کی گرفت سے نکلی...اور سائیڈ سے گزرتی باہر کی جانب بھاگی....پیچھے کھڑے دونوں افراد بوکھلا کر اس کی جانب بڑھے....لیکن اس سے پہلے ہی ابیہا کا بازو حامد کی گرفت میں آچکا تھا...اس نے تیزی سے حامد کے بازو پر کاٹا...حامد نے بلبلا کر اس کا بازو چھوڑا...اور دوسرے ہاتھ سے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا...وہ اس سب کے لیے تیار نہ تھی تبھی لڑکھڑا کر دور جا گری...سر دیوار سے ٹکرایا تھا...کراہتی ہوئی وہ سر پکڑ کر رہ گئی...حامد غصے سے اس کی جانب بڑھا...اور مغلظات بکتے ہوئے بالوں سے پکڑ کر اسے اپنی جانب گھسیٹا...دوپٹہ جو بالوں میں پنز لگا کر سیٹ کیا گیا تھا بال کھنچنے سے پنز میں کھچاؤ پیدا ہوا اور دوپٹہ اتر گیا...تکلیف کی شدت سے ابیہا کے منہ سے چیخ برآمد ہوئی..."سالی...مجھ سے مقابلہ کرے گی...اب دیکھ میں تیرا کیا حشر کرتا ہوں...بہت آگ ہے نا تیرے اندر...کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے گی..."

اس نے ایک ہاتھ سے ابیہا کی گردن دباتے ہوئے دوسرے ہاتھ سے اس کے جبڑوں کو سختی سے اپنی انگلیوں میں جکڑا...اس کی پیشانی پر پہلے ہی دیوار سے ٹکرانے کے باعث

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

زخم بن گیا تھا... نزاکت میں پلی بڑھی اس معصوم لڑکی کے ساتھ ایسا وحشیانہ سلوک کیا جا رہا تھا کہ انسانیت بھی شرما جائے...

اس سے پہلے کہ حامد اپنے کسی گھٹیا مقصد میں کامیاب ہوتا... کسی کا زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید ہوا... ایبہا کی گردن اس کے ہاتھوں سے آزاد ہوئی تو وہ بری طرح کھانسنے لگی... جبکہ حامد تھپڑ کھانے کے بعد چند لمحوں تک تو حیران پریشان رہ گیا... کچھ دیر بعد سنبھلا تو نگاہیں اٹھا کر دیکھا... اس کے سامنے کھڑا شخص شدید غصے سے اس کی جانب دیکھ رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

#چشم_نم...

#آیت_نور...

قسط نمبر 37...

گاڑی کا نمبر ٹریس ہو چکا تھا... شام کے سات بج رہے تھے جب راجا گاڑی کے مالک کے گھر کے سامنے تھا... اس نے بیل پر ہاتھ رکھا تو مسلسل بیل بجاتا ہی چلا گیا... اس کے ہر ہر انداز سے اضطراب اور بے چینی ظاہر تھی...

"ارے بس کر دو بھئی... کون ہے دروازے پر... بہرے نہیں ہیں ہم..." مسلسل بجتی بیل پر کوئی چلاتا ہوا دروازے کی طرف آنے لگا...

دروازہ کھلا اور کسی نے باہر جھانکا... وہ تقریباً پینتیس سالہ مرد تھا...

"جی کہیے..." ماتھے پر تیوری لیے اس نے راجا کو گھورا...

"صدیق احمد ہیں آپ...؟؟" راجا نے نرم لہجہ اپنایا...

"جی صدیق ہی ہوں میں... کیا کام ہے...؟؟" وہ ناگواری سے راجا کو دیکھ رہا تھا... یقیناً اسے مسلسل بیل بجانا پسند نہیں آیا تھا...

راجا اسے دھکا دیتے ہوئے گھر میں گھسا... ساتھ ہی ریوالور نکالا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"ارے ارے... یہ کیا بد تمیزی ہے... کدھر گھسے چلے جا رہے ہو...؟؟" وہ شخص ایکدم بوکھلایا... اندر سے ایک آٹھ یا نو سالہ بچہ بھاگتا ہوا آ رہا تھا... راجا نے اس بچے کو روکا... اور اس کی کنپٹی پر پسٹل رکھا...

"قریب آنے کی کوشش کی تو یہ جان سے جائے گا..." اس کی نگاہوں کی سرخی دیکھ کر وہ شخص بھی دور رک گیا... جبکہ خوف اس کی آنکھوں میں واضح دیکھا جا سکتا تھا...

"کک... کون ہو تم...؟؟ کیا چاہتے ہو...؟؟ دیکھو میرے بچے کو چھوڑ دو... معصوم ہے وہ..." صدیق احمد کے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں... بچہ بھی یہ صورتحال دیکھ کر کافی گھبرا گیا...

شور شرابے کی آواز سن کر اندر سے اس کی بیوی بھی چلی آئی اور ساتھ بیٹی بھی... جو قریباً سات سال کی ہو گی...

"جو میں پوچھوں گا, اس کا صاف اور درست جواب دو گے تو کسی کو کچھ نہیں کہوں گا... لیکن اگر ایک لفظ بھی جھوٹ کہا... تو تم بھی جان سے جاؤ گے اور تمہاری فیملی بھی..." راجا کا لہجہ کسی بھی قسم کے احساسات سے عاری تھا...

www.classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کک... کیا پوچھنا چاہتے ہو...؟؟" صدیق احمد نے لرزتی آواز میں اپنی بیوی کا ہاتھ تھاما جو خود بھی اپنے بیٹے کو راجا کی گرفت میں دیکھ کر بدحواس ہو گئی تھی... ان کی بیٹی تو باقاعدہ رو رہی تھی...

"آج تمہاری گاڑی میں جس لڑکی کو کڈنیپ کر کے لے جایا گیا پارلر سے... وہ لڑکی اس وقت کہاں ہے...؟؟" لب بھینچے راجا نے چبا چبا کر ہر لفظ ادا کیا...

سامنے کھڑا شخص کے چہرے پر تاریک سا سایہ لہرایا...

"کک... کون... سی لڑکی...؟؟" تھوک نگلتے ہوئے وہ بمشکل الفاظ ادا کر پایا...

راجا نے سلگتی نگاہوں سے اسے دیکھا... صدیق احمد کو خوف آیا تھا اس کی نگاہوں سے...

"اپنے بیٹے کی موت کے ذمہ دار اب تم خود ہو گے..." راجا نے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھایا...

"صدیق... کون ہے یہ... اور کس لڑکی کی بات کر رہا ہے... اگر آپ کو پتا ہے تو بتا دیں پلیز... ورنہ وہ میرے بچے کو مار ڈالے گا..." اس کی بیوی نے کرب سے چلاتے ہوئے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ساتھ کھڑے شوہر کو بازو سے پکڑ کر جھنجھوڑا... بچے نے آنسو بھری نگاہوں سے راجا کی طرف دیکھا... لیکن راجا نے ریوالور ہٹایا نہیں تھا اس کی کنپٹی سے...

"ٹھہرو... پلیز گولی مت چلانا... مم... میں بتاتا ہوں..." ہر انسان کی کمزوری ہوتی ہے اس کی فیملی... صدیق احمد کا دل بھی پسیج گیا تھا بالآخر...

"بولو..." راجا پھر اس کی طرف متوجہ ہوا...

"لڑکی کہاں ہے میں نہیں جانتا... وہ تین لوگ تھے... کون ہیں یہ بھی نہیں جانتا... بس انہوں نے پیسے کا لالچ دیا اور کہا کہ کسی کو بھی اس بارے میں پتا نہ چلے... میں گاڑی میں ہی تھا جب وہ لڑکی کو اٹھا کر لائے... پارلر سے لڑکی کو لے کر ہم روانہ ہوئے... رستہ وہی سمجھاتے رہے... پھر ایک سنسان سڑک پر انہوں نے گاڑی رکوائی... وہاں پولیس کی ایک گاڑی کھڑی تھی... اور ایک پولیس والا بھی... ایک دوسرے سے ہاتھ ملاتے اور باتیں کرتے ہوئے وہ سب ایک دوسرے کے واقف کار لگ رہے تھے... وہاں سے مجھے فارغ کر دیا گیا اور لڑکی کو بے ہوشی کی حالت میں پولیس کی گاڑی میں لے گئے... اس

Do not copy or distribute without permission of the author

سے آگے مجھے کچھ نہیں پتا...اب میرے بیٹے کو چھوڑ دو پلیز..."ساری بات بتا کر آخر میں اس نے التجا کی...

"پولیس کی گاڑی کا نمبر دیکھا...؟؟؟"راجا نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا...

"نن...نہیں...مجھے کیا معلوم تھا کہ ایسا کوئی مسئلہ پیدا ہو گا..."وہ آدمی خوفزدہ لہجے میں بولا...

"پولیس والے کے بارے میں کوئی بات جو تمہیں معلوم ہو...؟؟"راجا نے ریوالور پیچھے کر لیا تھا...لیکن بچہ ابھی بھی اس کی گرفت میں تھا...

"نن...نہیں...مجھے کچھ نہیں پتا پولیس والے کے بارے میں...ہاں پر...اس کے بیج پر لکھا نام میں نے پڑھا تھا...بلاول رضا...سب انسپکٹر تھا وہ..."

"ہمم...سوری بیٹا...آپ کو ڈرا دیا نا میں نے...جاؤ اپنے بابا کے پاس..."راجا نے اس بچے سے کہا جو اس کی بات پر بے یقین سا اس کی طرف دیکھ رہا تھا...راجا اٹھ کھڑا ہوا...ریوالور جیکٹ کے اندر بندھے بیلٹ میں اڑسا...اور باہر کی طرف قدم بڑھا دیے...

Do not copy or distribute without permission of the author

"اگلے پندرہ منٹ میں مجھے سب انسپکٹر بلاول رضا کی ساری ڈیٹیلز چاہییں...ہری اپ...

"میسیج ٹائپ کر کے کسی کو سینڈ کیا اور ایک بار پھر گاڑی آگے بڑھا دی...

❤❤❤❤❤

"چاچو...آپ...آپ نے مجھے کیوں مارا...؟؟"حامد نے حیران ہوتے ہوئے پوچھا اور تھپڑ کے باعث لب کا کنارہ پھٹنے سے اس سے نکلنے والا خون ہاتھ سے صاف کرتا اس شخص کی طرف آیا...

ابیہا کی نظریں بھی حامد کو تھپڑ مارنے والے کی طرف اٹھیں...وہ اس چہرے کو نہیں پہچانتی تھی...لیکن وہ تقریباً پینتالیس سے پچاس سال کی درمیانی عمر کا ہو گا....

"ہاں میں...جب کہا تھا کہ میرے پہنچنے سے پہلے اس لڑکی کو خراش تک نہیں آنی چاہیے تو پھر یہ سب کیا تھا...؟؟"وہ ادھیڑ عمر شخص سختی سے حامد سے باز پرس کر رہا تھا...ابیہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کے آنسو تھمنے لگے...ایک امید سی پیدا ہوئی تھی کہ شاید یہ نووارد اس کی کچھ مدد کرے گا ان لوگوں کے چنگل سے نکلنے میں...

"میں یہ سب نہیں کرنا چاہتا تھا چاچو...لیکن اس لڑکی کی ضد اور ہٹ دھرمی کے باعث نہ جانے مجھے کیا ہو گیا تھا..." وہ شرمندہ سا کہہ رہا تھا...یقیناً اس پر اس کے چاچو کا رعب چلتا تھا...نووارد نے ناگواری بھری نگاہ اس کے جھکے سر پر ڈالی...پھر ابیہا کی جانب متوجہ ہوا...

"ابیہا مراد...؟؟یہی نام ہے ناں تمہارا...؟؟"ابیہا کے لیے بھی اس کا لہجہ سخت ہی تھا...

"جج...جی..."اس نے پیشانی سے اٹھتی تکلیف کو بمشکل برداشت کرتے ہوئے جواب دیا...تھوڑی حیرت بھی ہوئی تھی اسے کہ دنیا اسے ابیہا اسد شیرازی کے نام سے ہی جانتی تھی...پھر بھلا اس انسان کو اس کا اصل نام کیسے معلوم ہوا...

"ہمم...بہت لمبا انتظار کروایا اس دن کے لیے تم نے..." ہنکارا بھر کر وہ پھر سے مخاطب ہوا...ابیہا کیا کہتی اس بات پر....لب کاٹتی سر جھکا گئی...

Do not copy or distribute without permission of the author

"میں جانتا ہوں کہ تمہارے دل میں بہت سے سوالات مچل رہے ہوں گے... کہ ہم کون ہیں... تمہیں کیسے جانتے ہیں... تمہیں اغواء کرنے کا کیا مقصد ہے ہمارا... وغیرہ وغیرہ..." وہ آگے بڑھ کر کمرے میں موجود اکلوتی کرسی پر بیٹھ چکا تھا... جبکہ حامد اب مؤدبانہ انداز میں پیچھے کھڑا تھا... البتہ قہر بھری نگاہیں ابیہا پر ہی جمی تھیں... ابیہا جو پہلے ہی حد درجہ وحشیانہ سلوک سہتے سہتے تھک چکی تھی اب مسلسل کھڑے رہنے سے اس کی ٹانگیں شل ہونے لگیں... جسم میں بھی درد اٹھنے لگا تھا... اس کے ہونٹوں کے کنارے سے بھی خون بہہ رہا تھا جبکہ دائیں رخسار پر انگلیوں کے نشان نظر آ رہے تھے... وجود دوپٹے سے بے نیاز تھا... اور بال بکھرے پڑے تھے... ہیل پہننے کے باعث پیروں میں بھی درد اٹھ رہا تھا... گردن پر پڑی خراشیں واضح نظر آ رہی تھیں... رونے کے باعث آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں...

"امیر لوگوں کے بچوں کو اغواء کرنے کا اور کیا مقصد ہو سکتا ہے بھلا... تم لوگوں کو پیسہ ہی چاہیے نا... تو مجھے ایک کال کر لینے دو ڈیڈ کو... جتنے پیسے چاہو گے مل جائیں گے... لیکن خدارا مجھے چھوڑ دو..." ابیہا نے آس بھری نگاہوں سے سامنے براجمان اس شخص کو دیکھا جو اس کے باپ کی عمر کا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابیہا کی بات پر اس کے چہرے پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھری...

"ہنہہ...پیسہ...دولت...فون کال...اسد شیرازی...؟؟ارے اس بھکاری سے تاوان وصول کرنے کے لیے کوئ تمہیں کیوں اغواء کرے گا...وہ تو خود تمہاری دولت کی وجہ سے جی رہا ہے..." لہجے میں استہزاء کا رنگ غالب تھا...ابیہا نے نا سمجھی سے اسے دیکھا...

"کیا مطلب...؟؟اور اگر پیسے کے لیے نہیں اغواء کیا گیا مجھے تو پھر اور کیا مقصد ہو سکتا ہے اس سب کا...؟؟" وہ سوالیہ نظروں سے انہیں تکنے لگی...دل کا ڈر اور خود دھیرے دھیرے زائل ہونے لگا تھا...

"بیٹھو...تمہیں ایک کہانی سناتا ہوں..." وہ شخص اٹھا...اور ابیہا کو اپنی چھوڑی گئی کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا...ابیہا جھجھکتی ہوئ اس کرسی پر جا بیٹھی...

"سنو...دو دوست تھے...مراد بخاری اور اسد شیرازی...مراد بخاری کا تعلق اونچے خاندان سے تھا...جہاں روپے پیسے کی ریل پیل تھی...صرف پیسہ ہی نہیں وہ لوگ

Do not copy or distribute without permission of the author

اخلاق, نیک نیتی, رحم دلی کے جذبات سے بھی مالامال تھے... یہی سبق مراد بخاری کو بھی پڑھایا گیا...

اسد شیرازی ان کے ملازم کا بیٹا تھا لیکن مراد بخاری کی اس سے خاصی دوستی تھی... مراد بخاری نے کبھی روپے پیسے کی وجہ سے انسانوں میں فرق نہ کیا... بچپن سے دونوں ایک ساتھ پلے بڑھے اور ساتھ ہی ان کی دوستی بھی... مراد بخاری اپنے تمام کھونے اسد شیرازی کو بھی دیتا کھیلنے کو... لیکن اسد شیرازی کے دل میں دولت نہ ہونے کے باعث احساس کمتری کا درخت توانا ہوتا گیا... بظاہر وہ مراد بخاری کا بہترین دوست تھا لیکن اس کے دل میں مراد بخاری کے لیے کینہ, حسد, بغض جیسے جذبات تھے...

خیر دونوں بڑے ہوتے گئے...

اپنے کاروبار میں مصروف ہوئے... مراد بخاری جب پریکٹیکل لائف میں داخل ہوئے تو ان کا بزنس ان کی نیک نیتی کی بدولت دن دگنی رات چگنی ترقی کرنے لگا... جبکہ اسد شیرازی برے لوگوں کی صحبت میں رہ کر برائی کا رستہ اختیار کرتا گیا... ایک دو بار مراد

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

بخاری کو خبر ہوئی تو اس نے اسد شیرازی کو روکنے کی کوشش کی... برے کاموں سے منع بھی کیا لیکن اسے برائی کی لت لگ چکی تھی...

مراد بخاری کے سامنے وہ بالکل ٹھیک رہنے لگا لیکن اس سے چھپ کر اس نے بری روش اختیار کیے رکھی...

دونوں نے شادیاں کیں... قسمت کی مہربانی تھی یا مراد بخاری کی خوش نصیبی کہ انہیں شریک حیات بھی انتہائی نیک ملی... پھر ان کے گھر بیٹی پیدا ہوئی... جس کا نام رکھا گیا ایہا مراد بخاری..."

وہ شخص چند پل کے لیے سانس لینے کو رکا... ایہا دم سادھے سب سن رہی تھی... نہ جانے کونسے راز فاش ہونے جا رہے تھے آج...

"دوسری جانب اسد شیرازی نے بہت سی عورتوں کے ساتھ ناجائز تعلقات بنائے... دو عورتوں سے شادی بھی کی... لیکن باپ بننے کی صلاحیت سے محرومی کے باعث وہ دونوں اسے چھوڑ گئیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مراد بخاری کی خوشحال زندگی دیکھ کر اس کی جلن میں مزید اضافہ ہوتا گیا... غلط کاموں میں ملوث ہونے کے باوجود بھی اسے پیسوں کے لیے ترسنا ہی پڑتا تھا... غلط کاموں کی کمائی میں برکت کہاں رہتی ہے...

خیر... ہم بات کر رہے تھے اسد شیرازی کی جلن اور اس کے حسد کے بارے میں... تو ہر گزرتے دن کے ساتھ اس کا احساس کمتری بڑھتا چلا گیا...

پھر اس نے اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ مل کر ایک پلان بنایا... مراد بخاری اور ان کی شریک حیات اپنی بیٹی کا برتھ ڈے سیلیبریٹ کر کے واپس آ رہے تھے گھر... اسد شیرازی کو اس بارے میں پہلے سے ہی خبر تھی... وہ اپنے ساتھیوں کو لیے وہاں سنسان سڑک پر موقع کے انتظار میں تھا... اس کا ایک ساتھی تھا عبدالوحید جس نے مراد بخاری کی گاڑی آتے ہوئے دیکھی تو اسد شیرازی کے کہنے پر گاڑی کے سامنے آ گیا... "وہ پھر رکے... ابیہا الجھن بھری نگاہوں سے انہیں تک رہی تھی... ابھی تک کوئی بات اس کی سمجھ میں نہیں آ رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"توقع کے عین مطابق... گاڑی کے سامنے کسی انسان کو دیکھ کر مراد بخاری نے اسے بچانے کی بھرپور کوشش کی... گاڑی رکتے رکتے بھی عبدالوحید کو ہٹ کر گئی تھی... مراد بخاری اور ان کی شریک حیات راحیلہ بخاری فوراً گاڑی سے اتر کر اس تک آئے... اس بات سے بے خبر کہ وہاں ان کی موت کھڑی ان کا انتظار کر رہی ہے..." ابیہا نے اذیت کے مارے سختی سے آنکھیں میچیں... وہ منظر وہ کیسے بھول سکتی تھی... وہ تکلیف دہ منظر اس کے حافظے میں محفوظ ہو چکا تھا... کسی ناسور کی طرح ہر روز, ہر لمحہ اسے تکلیف دیتا....

"اسد شیرازی نے پوری پلاننگ کے تحت مراد بخاری اور ان کی شریک حیات کو قتل کیا... تبھی اس روڈ پر کسی گاڑی کے آنے کی اطلاع ملی انہیں... وہ سب بے جان پڑی راحیلہ مراد بخاری اور درد سے تڑپتے مراد بخاری کو چھوڑ کر نشیب میں اتر گئے... لیکن تبھی قسمت کا مارا ایک آٹھ سے نو سال کا بچہ مراد بخاری کی گاڑی سے اتر کر ان کی طرف بڑھا... غالباً وہ انہیں بچانا چاہتا تھا.... لیکن ناسمجھ ہونے کی وجہ سے شدید بوکھلاہٹ کا شکار ہوتے اس نے مراد بخاری کے دل کے مقام پر گڑے خنجر کو نکال دیا کہ شاید اس سے ان کی تڑپ میں کچھ کمی آجائے... یہ اس کی بدنصیبی تھی کہ تبھی وہاں وہ گاڑی آن رکی...

Do not copy or distribute without permission of the author

اور گاڑی میں موجود مسافروں نے لاشوں کے پاس تنہا بیٹھے اس بچے کے ہاتھوں میں خنجر دیکھ کر اسے ہی قاتل قرار دے دیا اور یوں اسد شیرازی جو اس بچے کو بھی مارنے کا ارادہ لیے نیچے چھپا بیٹھا تھا اسے قانون کی گرفت میں پھنستے دیکھ کر مطمئین ہو گیا..."

ابیہا کی نگاہوں میں وہ سب مناظر گھومنے لگے جب راجا نے اسے وضاحت دینی چاہی...

جب التجائیہ انداز میں ایک بار اپنی بات کہنے کے لیے اس سے منتیں کر رہا تھا...

کتنی کوشش کی تھی ناں اس نے ابیہا کی غلط فہمیوں کو دور کرنے کی... خود کی بے گناہی ثابت کرنے کی...

لیکن قانون نے بھی اسے اس گناہ کی سزا دی جو اس نے کیا ہی نہ تھا اور اس پر ستم ابیہا کی راجا سے کی جانے والی نفرت... وہ ہچکیوں سے رونے لگی تھی... راجا کی تکلیف کو محسوس کر کے... اس کی بے بسی, اس کے غم کا اندازہ کر کے...

"اس سارے واقعے میں اس بچے کے بعد اگر کوئی سب سے زیادہ متاثر ہوا تو وہ تھی ابیہا مراد بخاری... پانچ سالہ بچی... جس نے اپنی آنکھوں سے اس بچے کو خنجر پکڑے اپنے ماں باپ کی لاشوں کے پاس بیٹھے دیکھا تھا... وہ نفرت کرنے لگی تھی اس سے... اور اسی

Do not copy or distribute without permission of the author

نفرت اور اس کی تنہائی کا فائدہ اٹھایا اسد شیرازی نے... قانون کو ابتہاج کے نام کا مجرم مل چکا تھا... فیصلہ ہو چکا تھا لہٰذا اسد شیرازی نے ابیہا کی نگاہوں میں اپنا امیج ایک غمخوار کا سا بنایا... ابیہا مراد اس کے لیے سونے کی چڑیا تھا... اور اس سونے کی چڑیا کو اپنی شفقت اور محبت کے پنجرے میں قید رکھنا تھا اسد شیرازی نے...

وہ ابیہا کو اپنے ساتھ لے گیا اپنے گھر... دنیا کی نظر میں وہ ابیہا کا سرپرست بن گیا تھا اور ابیہا کی نظر میں اس کے باپ کے جیسا مشفق اور مہربان... لیکن حقیقت کیا تھی... یہ نہ دنیا جان سکی نہ ہی ابیہا..."

ابیہا نے بے یقینی بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا... "جھوٹ بول رہے ہیں آپ... بکواس ہے یہ سب... اسد انکل ایسے نہیں ہیں... وہ بھلا کیوں ماریں گے ڈیڈ کو... ڈیڈ کے سب سے اچھے دوست تھے وہ... اور... اور مجھے بھی ایک باپ کا سا پیار فراہم کیا انہوں نے... آپ یقیناً ان کے دشمن ہیں اور مجھے ورغلا کر ان کے خلاف کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان سے بدلہ لے سکیں..." وہ طیش سے بولتی اٹھ کھڑی ہوئی... سامنے ادھر سے ادھر چکر لگاتے شخص نے ناگواری سے اسے دیکھا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"ہاں یہ درست ہے کہ ہم اسد شیرازی کے دشمن ہیں... لیکن اس کے دشمن کیوں بنے یہ نہیں جاننا چاہو گی تم...؟؟" سرد لہجے میں آگ کی چنگاریاں تھیں... ابیہا دھندلی ہوتی نگاہوں کو ہاتھ سے رگڑتی انہیں دیکھنے لگی...

"اسد شیرازی نے اپنی پلاننگ میں جن پانچ لوگوں کو شامل کیا تھا مراد بخاری کو مارتے ہی اس نے ان پانچوں افراد کو مار ڈالا... جانتی ہو کیوں...؟؟ اس لیے کہ کہیں وہ پانچوں اس کا پول نہ کھول دیں کسی کے سامنے... یا وہ جائیداد جو مراد بخاری کی تھی اس میں سے اپنا حصہ نہ مانگ لیں...

اور وہ عبدالوحید جو گاڑی کے سامنے آیا تھا اسے اسد شیرازی نے اتنی بے دردی سے مارا تھا کہ...

رات کے وقت اس کے گھر میں گھس کر پہلے اس کے اور اس کے بچوں کے سامنے اس کی بیوی کی عزت کو تار تار کیا... اسے ختم کیا... اس کے تین بچوں کا گلہ کاٹ دیا اور عبدالوحید کو گلہ گھونٹ کر مار ڈالا.... اس کے بعد اس کا پورا گھر جلا دیا... اور شارٹ سرکٹ کا نام دے کر اپنی راہ کا کانٹا نکال پھینکا... میں اسی عبدالوحید کا بھائی ہوں... عبدالواحد... اور

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

یہ... یہ جو تمہارے سامنے کھڑا ہے نا... حامد عبدالوحید... یہ اسی عبدالوحید کا بیٹا ہے جو دوسرے شہر اپنے ننھیال میں ہونے کے باعث زندہ بچ گیا...

اپنی ان آنکھوں سے میں نے اسد شیرازی کو درندہ بنتے دیکھا ہے... اس کی وحشت کی بھینٹ چڑھتے دیکھا ہے اپنے بھائی بھابھی اور ان کے بچوں کو... کلیجہ منہ کو آتا ہے جب بھی اس منظر کو یاد کرتا ہوں... مجھے نہ جانے کیسے خدا نے زندہ بچا لیا کہ میں رات کو تھوڑی دیر کے لیے چہل قدمی کرنے باہر چلا گیا تھا... ورنہ شاید مجھے بھی ختم کر دیتے وہ لوگ..." شدت جذبات سے کہتے ہوئے عبدالواحد کی آواز بھرائی تھی... حامد ضبط نہ کر پانے کے باعث اس کمرے سے ہی چلا گیا تھا...

جبکہ ایہا... وہ تو سن سی عبدالواحد کے چہرے کو ہی تکے جا رہی تھی... سانسیں جیسے رکنے کو تھیں... نہ جانے اور کتنی اذیتیں تھیں زندگی میں جو اسے مزید جھیلنی تھیں... نہ جانے کتنے پہاڑ ٹوٹنے تھے اس نازک جان پر... زندگی ہر نئے موڑ پر ایک بدترین اور بھیانک چہرے کے ساتھ موجود ہوتی... انسانوں پر سے تو اس کا اعتبار ہی کھونے لگا تھا... ماؤف

ہوتے دماغ کے ساتھ اسے لگا وہ ابھی بے ہوش ہو کر گر جائے گی... لیکن نہیں... ابھی تو اسے اور بھی بہت کچھ سننا تھا... بہت کچھ سہنا تھا...

راجا کو سب انسپکٹر بلاول رضا کی تمام ڈیٹیلز مل چکی تھیں... اس کا نمبر ٹریس کر کے وہ اس کا موجودہ ٹھکانہ بھی جان چکا تھا... گاڑی کو رائل ہوٹل کی جانب موڑتا وہ ایکسیلیٹر پر پاؤں کا دباؤں بڑھاتا چلا گیا...

ہوٹل کی پارکنگ میں گاڑی روک کر وہ تیز قدموں سے اندر داخل ہوا... سختی سے بھینچی مٹھیاں اس بات کا اظہار کر رہی تھیں کہ وہ ضبط کے کن کڑے مراحل سے گزر رہا ہے... آنکھوں کی سرخی بھی گہری ہوتی جا رہی تھی...

"انسپکٹر بلاول کا روم نمبر...؟؟" ریسیپشن پہ آ کر اس نے تیز لہجے میں پوچھا... ساتھ ہی ہاتھ میں پکڑا ایک کارڈ ریسیپشنسٹ کو دکھایا... وہ جو نفی میں سر ہلاتی کچھ کہنے لگی تھی کارڈ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھ کر چپ کی چپ رہ گئی... "ویٹ آمنٹ سر..." کنفیوز سے لہجے میں کہتے ہوئے وہ کمپیوٹر پر جھک گئی... چند ثانیوں بعد سر اٹھایا...

"سر... فلور نمبر 6 روم نمبر 108..."

اس کے کہتے ہی راجا فوراً آگے بڑھ گیا... لفٹ کے اوپر جانے میں جو چند لمحے لگے تھے وہ بھی اس پر گراں گزر رہے تھے... شدید ترین اسٹریس کے باعث سر دکھنے لگا تھا... لیکن حواس بحال رکھتے ہوئے وہ لفٹ سے نکلا... اس کا رخ کمرہ نمبر 108 کی طرف تھا...

دروازے پر تین بار دستک دی تب کہیں جا کر دروازہ کھلا... "کون ہے... کہا بھی تھا کہ ڈسٹرب مت کرنا..." سب انسپکٹر بلاول راضا بنیان پر شرٹ پہن کر اس کے بٹن بند کرتا دروازے تک آیا تھا... راجا نے ایک نظر کمرے کے اندر موجود لڑکی پر ڈالی... پھر بلاول رضا کو گردن سے پکڑا... اور گھسیٹتا ہوا ایک جانب چل دیا... "ابے... چھوڑ مجھے... کیا بدتمیزی ہے... کون ہو تم... بہت بڑی بھول کر رہے ہو یاد رکھنا... تم شاید جانتے نہیں کس پر ہاتھ ڈال رہے ہو تم..." وہ مسلسل چلا رہا تھا... راجا نے وہیں راہداری میں اسے روکتے ہوئے ایک زوردار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا... "اب تم اچھی طرح جان جاؤ گے

Do not copy or distribute without permission of the author

کہ میں کون ہوں..."اس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا...اسے گھسیٹتے ہوئے ہی راجا فرسٹ فلور تک لایا...لوگ مڑ مڑ کر حیرت سے اسے دیکھ رہے تھے...بلاول رضا یونیفارم میں نہیں تھا تبھی بہت سے لوگ اسے پہچان نہیں پائے تھے...لیکن پھر بھی یہ منظر ان کے لیے دلچسپی کا باعث بنا تھا...گارڈز نے آگے بڑھ کر راجا کا راستہ روکنا چاہا تھا...لیکن اس کے ہاتھ میں موجود کارڈ کو دیکھ کر پیچھے ہٹ گئے...کسی میں ہمت نہ تھی اس سب انسپکٹر کو راجا کی گرفت سے چھڑانے کی...اسے دھکا دے کر اپنی گاڑی میں منہ کے بل گراتے ہی راجا سرعت سے ڈگی کی طرف آیا...رسی نکال کر اس کے ہاتھ پاؤں باندھے...منہ پر کپڑا باندھ کر اس کی آوازوں کا گلہ گھونٹا...پھر خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ کر گاڑی پارکنگ سے نکالنے لگا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

#چشم_نم...

#آیت_نور...

قسط نمبر 38...

بہت دیر تک وہاں خاموشی چھائی رہی تھی... یوں جیسے کسی کے پاس کہنے کو کچھ رہا ہی نہ ہو... الفاظ گونگے ہو گئے تھے... سب اپنی اپنی زندگی کے سود و زیاں کا حساب لگاتے ماضی کے تلخ لمحات میں بھٹک رہے تھے... ابیہا کا دل پھٹ رہا تھا غم کی شدت سے... راجا کو دیکھنے کی تمنا میں وہ بے قرار ہونے لگی...

"وہ جسے تم اپنے باپ کی سی عزت دیتی ہو نا... وہ جو بڑا معتبر بنا پھرتا ہے تمہاری اور اس دنیا کی نظروں میں... اس کے نامۂ اعمال میں اتنے گناہ لکھے جا چکے ہیں کہ سیاہی کے علاوہ کچھ نظر نہیں آتا... جب سے میرے بھائی بھابھی کو اس نے موت کے گھاٹ اتارا ہے نا... تب سے ہم اس پر نظر رکھے ہوئے ہیں... وہ ہر کرائم ایسے کرتا ہے کہ کسی کو ڈھونڈنے سے بھی ثبوت نہیں ملتا اس کے خلاف... دنیا اسے ایک بہت بڑے بزنس ٹائیکون کے نام سے جانتی ہے... لیکن کوئی یہ نہیں جانتا کہ رات کا اندھیرا پھیلتے ہی کسی بھیڑیے کی طرح وہ اپنا روپ بدلتا ہے... کوئی نہیں جانتا کہ وہ انڈر ورلڈ ڈان "مالک" جسے پولیس

Do not copy or distribute without permission of the author

تلاش کر رہی ہے... کئی ایجنسیاں جس کو پکڑنے کے لیے دن رات کوششیں کرتی ہیں اس کا اصل نام اسد شیرازی ہے... جو دن کے وقت ایک معزز شہری بن کر سب کے سامنے آتا ہے... لیکن در پردہ نہ جانے کتنے لوگوں کا قاتل ہے...

ایک بار ہم نے اس کے خلاف ثبوت بھی حاصل کیے تھے... اور وہ ثبوت ایک صحافی کو دیئے تھے تاکہ میڈیا پر اسد شیرازی کا اصل روپ دکھایا جا سکے... لیکن وہ صحافی بھی پیسوں کے لالچ میں بک گیا... اس نے وہ چِپ جس میں سب کچھ ریکارڈ کیا گیا تھا وہ جا کر اسد شیرازی کو تھما دی اور بدلے میں بھاری معاوضہ وصول کیا... یوں ہم ان ثبوتوں سے بھی ہاتھ دھو بیٹھے... اپنی جان بچانے کے لیے ہمیں در در دھکے کھانے پڑے... چھپ کر رہنا پڑا...

یہاں جگہ جگہ اسد شیرازی کے کتے موجود ہیں... جو پیسوں کی خاطر کچھ بھی کرنے کو تیار ہیں... اس لیے ہم دوبارہ اس کے خلاف کوئی ثبوت حاصل نہیں کر سکے...

اور تمہیں کیا لگتا ہے... یہ جواب تک اسد شیرازی نے تمہاری پرورش کی, تمہیں اتنا بڑا کیا... یہ بس اس لیے تھا کہ وہ تمہارے باپ کا دوست تھا...؟؟

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اگر اسے اس دوستی کی اتنی پرواہ ہوتی تو وہ مراد بخاری کو کیوں قتل کرتا..."عبدالواحد سانس لینے کو رکے...

"تو پھر...اس کے پیچھے کیا مقصد ہو سکتا ہے ان کا... مما اور ڈیڈ کو مار دیا...مجھے بھی مار سکتے تھے وہ...یوں ان کا راستہ بالکل صاف ہو جاتا..."ابھی بھی کچھ گرہیں تھیں جو ابیہا کو الجھا رہی تھیں...

"تم بہت بھولی ہو لڑکی... شاید بچپن سے لے کر اب تک تم اپنے ماں باپ کے غم سے ہی نہیں نکل سکی تبھی کسی اور طرف دھیان ہی نہ دے پائی...یا شاید اسد شیرازی نے تمہاری تربیت ہی کچھ اس انداز سے کی کہ تم کبھی اس کے خلاف نہ ہو سکو... سر نہ اٹھا سکو...اور اس کی چالوں کو نہ سمجھ سکو...

وہ تمہیں بھی مار دیتا... تمہیں مارنا اس کے لیے کونسا مشکل کام تھا...لیکن تم ہی تو خزانے کی چابی تھی اس کے لیے... کوئی اپنے ہاتھوں سے خزانے کی چابی کو توڑتا ہے بھلا...؟؟"

عبدالواحد کا لہجہ استہزائیہ ہوا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"کیا مطلب...؟؟"ابیہا نے آنکھیں سیکڑ کر انہیں دیکھا...ان کی بات اس کے سر کے اوپر سے گزر گئی تھی...

"تم یہ بتاؤ پہلے...کہ اسد شیرازی نے تمہیں تمہاری جائیداد کے بارے میں کیا بتایا ہے...؟؟جو تمہارے والد کی طرف سے ملی تمہیں...؟؟اور اب تک تمہارے ساتھ گارڈز کیوں رکھتا رہا تھا وہ...؟؟"عبدالواحد نے الٹا اس سے سوال پوچھا...

ابیہا چند لمحوں کے لیے خاموش ہوئی...

"ڈیڈ نے جتنی دولت کمائی اور جو انہیں اپنے پیرنٹس سے وراثت میں ملی وہ تقریباً دو سو کروڑ ہے...اور اسد انکل نے میری پرورش کی ذمہ داری اٹھائی تو مجھ پر جو بھی رقم اب تک خرچ ہوئی اسی میں سے ہوئی...ڈیڈ کے وکیل ہر ماہ اسد انکل کو ایک چیک دیتے ہیں...جس میں میرے اخراجات کے لیے رقم درج ہوتی ہے...اور گارڈز...وہ تو انکل کہتے تھے کہ ان کے کچھ دشمن میری جان کے پیچھے پڑ گئے ہیں اب...اسی لیے..." دھیمے لہجے میں سر جھکائے وہ بتا گئی...

Do not copy or distribute without permission of the author

"ہنہہ..."عبدالواحد طنزیہ مسکرائے..."وہ دو سو کروڑ نہیں ہیں... تمہیں بھی بے خبر رکھا گیا اصل بات سے... تمہاری جائیداد دس ہزار کروڑ ہے...."عبدالواحد نے گویا دھماکہ کیا تھا... ابیہا آنکھیں پھاڑے انہیں تک رہی تھی..."دس ہزار کروڑ جانتی ہو کتنے ہوتے ہیں...؟؟اور جو رقم تمہاری تعلیم و تربیت پر اب تک خرچ ہوتی رہی وہ تو اس کا تیسرا حصہ بھی نہیں ہے جتنا اسد شیرازی نے تمہاری ڈیڈ کے اکاؤنٹ سے نکلوایا ہے... ایسے ہی تو اسد شیرازی نے اتنے برس انتظار نہیں کیا تمہارے تئیس سال کے ہونے کا... تمہیں کیا لگتا ہے... وہ جو پہلے بھکاریوں کی سی زندگی گزار رہا تھا اتنا بڑا بزنس ٹائیکون کیسے بن گیا... بزنس کے لیے پہلے سرمایے کی ضرورت ہوتی ہے... جو وہ تمہاری ہی دولت سے تمہاری بے خبری میں لے کر اپنے بزنس میں لگاتا رہا..."

ابیہا سن سی کھڑی تھی... اس کی معصومیت کا فائدہ اٹھا کر اسد شیرازی کتنا بڑا دھوکہ دے رہا تھا اسے... کوئی انسان پیسوں کے لیے اتنا کیسے گر سکتا ہے... وہ ذہنی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوتی سوچتی چلی گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"اور جانتی ہو... وہ تمہارے تئیس برس کے ہونے کا انتظار کیوں کر رہا ہے...؟؟"

عبدالواحد نے اس کے سفید پڑتے چہرے کی طرف دیکھا... ابیہا نے دھندلاتی آنکھوں سے انہیں دیکھا اور نفی میں سر ہلایا... "ڈیڈ نے اپنی... اپنی وصیت میں لکھا تھا شاید... کہ... تئیس سال سے پہلے میری.... شادی نہ کی جائے..." وہ ٹوٹے پھوٹے لہجے میں بولی... تو طے تھا کہ زندگی نے آج ہی سارے پہاڑ اس پر توڑنے تھے...

اس کی بات پر عبدالواحد نے قہقہہ لگایا تھا... "بہت چالاک ہے یہ اسد شیرازی... آدھی بات بتا کر آدھی بات چھپا لیتا ہے... ہر کہانی کو اپنے مطلب کا موڑ دینا اس کے بائیں ہاتھ کا کھیل بن چکا ہے... ہاں یہ بھی سچ ہے کہ مراد بخاری نے ہی وصیت میں لکھا تھا کہ تمہاری شادی تئیس برس کی عمر میں کی جائے گی... لیکن ان کے اس فیصلے کے پیچھے بھی ایک ٹھوس وجہ تھی... تئیس سال کی عمر میں ایک لڑکی بالکل میچیور ہوتی ہے... زمانے کی اونچ نیچ کو سمجھنے کے قابل ہو جاتی ہے... مراد بخاری اپنی جائیداد کو غلط ہاتھوں میں نہیں دینا چاہتے تھے... ان کا کوئی اور وارث تو تھا نہیں... خود بھی اپنے ماں باپ کی اکلوتی اولاد تھے... اور تم بھی اکلوتی... تو انہوں نے وصیت میں یہ لکھا کہ اگر انہیں کچھ ہو جائے تو ان کی بیٹی جب تئیس برس کی ہو جائے تب ساری جائیداد اس کے حوالے کر دی جائے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اور اگر تئیس برس سے پہلے تمہیں کچھ ہو جائے تو وہ ساری دولت یتیم خانوں میں یتیموں کے لیے وقف کر دی جائے گی... اگر اسد شیرازی تمہیں مار ڈالتا تو اس کے ہاتھ کچھ نہ آتا... اسی لیے اس نے تمہیں اپنی سرپرستی میں لیا... تاکہ تئیس برس کی ہونے پر ساری دولت تمہارے نام ہو جائے اور پھر وہ تم سے وہ دولت ہتھیا لے...

اس کا انتظار ختم ہونے میں اب چند ماہ ہی باقی ہیں... تم تئیس کی ہو جاؤ گی... وہ فوراً تمہاری شادی اس مرزا جمال آفندی کے بیٹے سے کروا دے گا... کیونکہ تمہاری شادی کے بعد پچاس فیصد جائیداد تمہارے شوہر کی ہو گی... پچاس فیصد, یعنی پانچ ہزار کروڑ... یہ بھی وصیت میں ہی درج تھا...

ایک اور بات بتاؤں... یہ جو فراز آفندی اور مرزا جمال آفندی ہیں ناں... یہ بھی اسد شیرازی کی طرح غیر قانونی کاموں میں ملوث ہیں... اور اس دھندے میں بڑے جانے پہچانے نام ہیں...

شادی کے بعد تمہارے ساتھ کیا سلوک کیا جائے گا یہ تو تم اچھی طرح سمجھ ہی چکی ہو گی... اگر ففٹی پرسنٹ فراز آفندی کو ملے گا تمہاری شادی کے بعد... تو یقیناً اسد شیرازی

Do not copy or distribute without permission of the author

نے اپنے لیے بھی کچھ سوچا ہی ہو گا... تمہیں کنگال کر کے ہی چھوڑیں گے وہ لوگ... اور اسد شیرازی کا اتنے برسوں کا پلان اب کامیابی سے ہمکنار ہو... یہ ہم کبھی نہیں چاہیں گے... اسد شیرازی کو شکست دینا ہی ہمارا مقصد ہے... بہت عرصے سے اس کے پیچھے پڑے تھے... لیکن بالآخر اس کی کمزوری ہمیں مل ہی گئ... کمزوری... مطلب تم... ایہا مراد بخاری..." عبدالواحد کا لہجہ آخر میں سرد ہوا تھا... آنکھوں میں عجیب سی چمک ابھری.... ایہا جو ابھی تک پے در پے ملنے والے صدموں سے ہی سنبھل نہیں پائ تھی اس نے وحشت بھری نگاہوں سے عبدالواحد کی طرف دیکھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

❤❤❤❤❤

وہ سب انسپکٹر بلاول رضا کو گھسیٹتا ہوا ایک آٹھ منزلہ زیر تعمیر عمارت میں لے کر آیا تھا... اس کے پاؤں کھول دیئے گئے تھے لیکن ہاتھ اور منہ ابھی تک بندھے تھے...

تیسری منزل پر آکر راجا نے اسے دھکا دیا... وہ منہ کے بل گرا تھا... راجا نے ریوالور نکالا... اور اس کے قریب گھٹنوں کے بل بیٹھتے ہوئے اس کے منہ سے کپڑا ہٹایا... بازو بھی کھول دیئے... انسپکٹر بلاول کی آنکھوں میں دہشت کا رنگ واضح تھا...

"کک... کون ہو تم... مجھے اس طرح سے لانے کا مطلب...؟؟" لہجے میں غصے کی آمیزش تھی...

"جس لڑکی کو آج اغواء کر کے لے گئے تھے تین لوگ تمہاری گاڑی میں... وہ لڑکی کہاں ہے اس وقت...؟؟" راجا نے اسے بالوں سے پکڑ کر سرد لہجے میں پوچھا...

انسپکٹر بلاول اس کی بات پر چند لمحوں کے لیے خاموش ہوا... "میں کچھ نہیں جانتا کسی لڑکی کے بارے میں..." اس نے نفی میں سر ہلاتے ہوئے جواب دیا...

راجا نے ایک زوردار مکا اس کے منہ پر رسید کیا... اس کے منہ سے خون نکلنے لگا تھا... مزاحمت کی کوشش میں وہ راجا پر حملہ آور ہوا تھا... لیکن راجا پہلے ہی اس سب کے لیے تیار تھا... اس کے منہ پر دو چار پنچ مارنے کے بعد راجا نے اس کا ہاتھ پکڑ کر کمر سے لگایا اور دوسرا ہاتھ بھی پیچھے کی جانب مروڑا... یوں کہ اس کی پشت راجا کی طرف تھی... ایک

Do not copy or distribute without permission of the author

ہاتھ سے اس کے دونوں ہاتھ تھامے دوسرے ہاتھ سے راجا نے ریوالور اس کی کنپٹی پر رکھا... "آخری بار پوچھ رہا ہوں... کس جگہ ڈراپ کیا تھا ان لوگوں کو...؟؟" راجا کی آواز میں سختی نمایاں تھی...

"نہیں بتاؤں گا... مارنا چاہتے ہو نا... تو مار ڈالو..." تکلیف سے کراہتے ہوئے بھی وہ اپنی ضد پر اڑا تھا... اس کا پورا چہرہ لہو سے سرخ ہو رہا تھا... راجا نے لب بھینچے... اس کے ہاتھ چھوڑتے ہوئے اسے دھکا دے کر زمین پر گرایا... اور ایک پل کا توقف کیے بغیر اس کے ریوالور سے نکل گولی انسپکٹر بلاول کی دائیں ٹانگ میں جا گھسی تھی... وہ دونوں ہاتھوں سے ٹانگ پکڑے چیختا ہوا تکلیف سے دہرا ہو گیا... اب سمجھ آیا تھا اسے کہ موت کا ذکر کرنا اور حقیقتاً موت کا سامنا کرنا دو مختلف چیزیں ہیں...

"میرے پانچ گننے تک سچائی اگل دو کہ لڑکی کہاں ہے ورنہ۔۔۔" وہ گھٹنوں کے بل اس شخص کے سامنے جھکتے ہوئے غرایا۔۔۔ مٹھیاں بھینچیں... پھر اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔ ہاتھ میں پکڑے پسٹل کی میگزین سے گولیاں برآمد کر کے ہتھیلی پر پھیلائیں۔۔۔ پانچ گولیاں۔۔۔ چھٹی گولی سامنے بیٹھے بے دم سے وجود کی ٹانگ میں تھی۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ایک۔۔۔"پہلی گولی واپس میگزین میں ڈالی۔۔۔

"مم۔۔۔میرا یقین کرو میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔"سامنے پڑا وجود کراہا۔۔۔

"دو۔۔۔"دوسری گولی بھی میگزین میں جا چکی تھی۔۔۔

"تم کون سی لڑکی کی بات کر رہے ہو مجھے نہیں معلوم۔۔۔"آنکھوں میں آنسو بھرے اس شخص نے پھر وہی بات دہرائی جو اس سے پہلے بھی کہہ چکا تھا۔۔۔

"تین۔۔۔"راجا کاؤنٹنگ کرنے کے ساتھ ساتھ کسی پنڈولم کی مانند ادھر ادھر چکر لگا رہا تھا۔۔۔

"تمہیں خدا کا واسطہ ہے چھوڑ دو مجھے۔۔۔"اس کے لہجے میں بے بسی در آئی۔۔۔

"چار۔۔۔"اس کا چہرہ بے تاثر ہوتا جا رہا تھا۔۔۔نگاہ جھکا کر ہتھیلی کو دیکھا جس میں فقط ایک گولی باقی تھی۔۔۔

"میرے بیوی بچے میرا انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔پلیز مجھے جانے دو۔۔۔"ٹانگ کی تکلیف بھلائے وہ اپنی جان کی فکر میں اس کے سامنے ہاتھ جوڑنے لگا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"پانچ۔۔۔"گنتی مکمل ہو گئی۔۔۔سامنے پھیلی ہتھیلی بھی اب خالی تھی۔۔۔اس نے سرد نگاہ سامنے درد سے بے حال ہوتے شخص پر ڈالی۔۔۔میگزین پسٹل میں ڈالی۔۔۔ایک ہاتھ سے پسٹل تھامے دوسرے ہاتھ کی مٹھی میں اس شخص کے بال جکڑے اور بغیر اس کی چیخوں اور کراہوں کی پرواہ کیے اسے ایک کوریڈور میں گھسیٹنے لگا۔۔۔چند ثانیے بعد وہ دونوں ایک کھلی چھت پر تھے۔۔۔وہ اسے کھینچتا ہوا کنارے تک لایا۔۔۔اور ایک جھٹکے کے نتیجے میں ہی انسپکٹر بلاول کا پورا وجود چھت سے نیچے لٹک رہا تھا۔۔۔اگر بروقت اس نے دونوں ہاتھوں سے مقابل بیٹھے راجا کے بازو کو نہ پکڑا ہوتا تو اب تک اس کی ہڈیوں کا سرمہ بن چکا ہوتا۔۔۔اس کے بال ابھی بھی راجا کی مٹھی میں تھے جس کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔چہرے پر حد درجہ سفاکیت تھی۔۔۔"مم۔۔۔مجھے مت مارو۔۔۔میں۔۔۔میں بتاتا ہوں۔۔۔سب بتاتا ہوں۔۔۔پلیز مجھے بخش دو۔۔۔"خوف سے لرزتی آواز میں التجا تھی۔۔۔راجا نے اسے اوپر گھسیٹا۔۔۔اور وہ روتے ہوئے اسے سچ بتانے لگا۔۔۔چند لمحوں بعد جب وہ اس سے سب اگلوا چکا تو دوسری گولی اس کی کھوپڑی کے آر پار کر دی۔۔۔اور وہ۔۔۔سب انسپکٹر بلاول رضا لڑکھڑاتا ہوا آٹھ منزلہ عمارت کی اس چھت سے نیچے جا گرا۔۔۔

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"کک... کیا مطلب ہے آپ کا...؟؟"ان کی نگاہوں کے تاثر کو پڑھتے ہوئے وہ لرز اٹھی...

"مطلب تو بہت صاف ہے لڑکی... تم اس طوطے کی مانند ہو جس میں اس وقت اسد شیرازی کی جان بسی ہے... یقیناً تمہاری گمشدگی کی خبر اسے مل چکی ہو گی... اور وہ پاگل کتے کی طرح تمہیں ڈھونڈنے میں لگا ہو گا... اسے اپنی اتنے برسوں کی محنت پر پانی پھرتا نظر آرہا ہو گا نا... میں جانتا ہوں... تمہارا کوئی قصور نہیں ہے اس سب میں... تم بے گناہ ہو... لیکن اسد شیرازی کو شکست دینے کے لیے تمہیں ختم کرنا ناگزیر ہے ہمارے لیے... یقیناً یہ بہت بڑی ہار ثابت ہو گی اس کے لیے... مجھے بہت افسوس ہے تمہارے لیے... لیکن کیا کریں... مجبور ہیں ہم... اپنا بدلہ کسی طرح تو لینا ہے نا اس اسد شیرازی سے..."عبدالواحد کے لہجے میں برف کی سی ٹھنڈک تھی... ابیہا پھٹی پھٹی نگاہوں سے

Do not copy or distribute without permission of the author

اسے دیکھے گئ... دل ڈوب کر ابھرا تھا... کچھ کہنے کی کوشش میں لب پھڑ پھڑا کر رہ گئے... گردن میں گلٹی سے ابھر کر معدوم ہوئ... گہری سانس بھرتے ہوئے اس نے سختی سے آنکھیں رگڑیں.... جہاں اتنے غم ملے ہیں زندگی میں... وہاں ایک اور سہی... ویسے بھی اب واپس کس منہ سے جائے گی وہ... راجا کا سامنا کیسے کرے گی... شاید اس کا مر جانا ہی بہتر ہے اب... اذیت بھری سوچیں اسے ڈس رہی تھیں...

عبدالواحد نے حامد کو اشارہ کیا... وہ جو کچھ دیر پہلے ہی وہاں دوبارہ آیا تھا... اس نے اشارہ سمجھتے ہوئے جیکٹ سے پسٹل نکال کر عبدالوحد کے آگے بڑھے ہاتھ پر رکھا...

"بالآخر آج ہمارا انتقام پورا ہو جائے گا..." بے تاثر لہجے میں کہتے ہوئے عبدالواحد آگے بڑھا... ہاتھ میں پکڑا پسٹل ابیہا کی کنپٹی پر رکھا...

ابیہا خوف سے لرزتے دل پر قابو پانے کی کوشش کرتی آنکھیں میچ گئ... نگاہوں میں کچھ مناظر ابھرنے لگے تھے... وہ منظر جب وہ اپنی مما اور ڈیڈ کے ساتھ کھیل رہی تھی... کچھ قہقہے کانوں میں گونجنے لگے... مما کی پیار بھری باتیں... زبردستی اسے کھانا کھلانا... ڈیڈ کا اسے گدگدی کرنا... اس کے روٹھنے پر اسے منانا... پھر راجا کا اس کی زندگی میں آنا...

Do not copy or distribute without permission of the author

ان کا دوستی کرنا...روزانہ ایک دوسرے سے معصومیت بھری باتیں کرنا...اور

پھر...اس کے برتھ ڈے کا دن... مما اور ڈیڈ کے قتل کی رات...راجا کا لاشوں کے پاس

ہونا...ریت پر دونوں کے نام کے حروف لکھ کر درمیان میں دل بنانا...اور...

اور جب وہ پارلر آنے لگی تھی اس وقت راجا کی اٹھی نگاہوں میں کرب,

اذیت,درد,تکلیف کے تاثرات...

اس کے لبوں سے سسکی سی برآمد ہوئی...عبدالواحد نے ٹریگر پر انگلی کا دباؤ بڑھایا تھا...

#چشم_نم...

#آیت_نور....

SurPriSe EpiSoDe... 😍😍😍

قسط نمبر 39...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اس عمارت میں داخل ہوا جس کا پتا سب انسپکٹر بلاول رضا نے دیا تھا... وہ تقریباً پانچ مرلہ مکان تھا... راجا نے سوچا تھا کہ اسے پہلے کافی زیادہ غنڈوں کا سامنا کرنا پڑے گا جو اسے اندر جانے سے روکیں گے...

لیکن وہاں گیٹ پر بھی کوئی نہیں تھا... شاید انہیں ضرورت سے زیادہ اعتماد تھا خود پر کہ کوئی انہیں ڈھونڈ نہیں سکے گا... مکان ابھی رنگ وروغن سے عاری تھا... کسی قسم کا ساز وسامان بھی نہ تھا وہاں... شاید ابھی رہائش گاہ کے طور پر استعمال نہیں کیا جا رہا تھا وہ گھر...

راجا دبے پاؤں چلتا ہوا چوکنے انداز میں آگے بڑھ رہا تھا... تبھی اسے اندر سے ابیہا کی لرزتی آواز سنائی دی...

"کک... کیا مطلب...؟؟" راجا کو اس کے لہجے میں کرب محسوس ہوا تھا... آواز بھی بھرائی ہوئی تھی... اس کے دل کو کچھ ہوا...

وہ آگے بڑھنے لگا تھا جب مردانہ آواز سنائی دی...

Do not copy or distribute without permission of the author

"مطلب تو بہت صاف ہے لڑکی... تم اس طوطے کی مانند ہو جس میں...." وہ شخص اپنی بات مکمل کر رہا تھا...

سامنے دو کمرے بنے تھے... ایک کمرے کے ساتھ شاید کچن بنایا گیا تھا... اور دوسرے کمرے کی جانب ایک اور کمرہ تھا جس کا دروازہ کچن کی طرف تھا... اور آوازیں اسی کمرے سے آ رہی تھیں.... راجا بغیر چاپ پیدا کیے اس کمرے کی دیوار کی اوٹ میں ہوا... کمرے کا دروازہ موجود نہ تھا... راجا نے ایک نظر اندر دیکھا اور فوراً پیچھے ہو گیا... اندر چار افراد تھے... دو دروازے سے کچھ فاصلے پر بندوقیں تھامے کھڑے تھے... ایک نوجوان ابیہا سے کچھ دور اسی پر نظریں جمائے کھڑا تھا جبکہ ایک ادھیڑ عمر آدمی اب ریوالور ابیہا کی کنپٹی پر رکھ رہا تھا... ابیہا کا رخ دوسری طرف تھا تبھی راجا اس کا چہرہ نہیں دیکھ پایا تھا... البتہ اسے بغیر دوپٹے کے بکھرے حلیے میں دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا تھا... نہ جانے کیا سلوک کیا گیا تھا اس کے ساتھ... ایک پل کا توقف کیے بغیر راجا سامنے آیا... اپنے ہاتھ میں پکڑے پسٹل سے اس ادھیڑ عمر آدمی عبدالواحد کے ہاتھ کا نشانہ لیا جس سے وہ ابیہا کی کنپٹی پر ریوالور رکھے گولی چلانے ہی والا تھا... وہ سب اس اچانک حملے کے لیے تیار نہیں تھے... تبھی ایک دم بوکھلا گئے... راجا کے پاس صرف چند لمحے تھے... ان کے سنبھلنے تک وہ

Do not copy or distribute without permission of the author

عبدالواحد کی گردن دبوچ چکا تھا... نیچے گرا اپنا ریوالور بھی اٹھا کر ان کی گردن پر رکھا... وہ سب دنگ رہ گئے تھے اس کی پھرتی پر...

"آگے بڑھنے کی غلطی مت کرنا..." حامد اور باقی دونوں گارڈز جو اس کی طرف بڑھنے لگے تھے راجا کے غرانے پر وہیں رک گئے...

"بندوقیں نیچے رکھو..." راجا کے حکم پر عمل کرتے ہوئے ان دونوں نے اپنی گنز نیچے رکھ دیں... حامد کا ریوالور پہلے ہی راجا کی قدموں کے قریب پڑا تھا...

راجا نے ایک نگاہ ابیہا کے حیران چہرے پر ڈالی... اس کی حالت دیکھ کر دل میں ٹیسیں اٹھنے لگی تھیں... ہونٹوں کے کنارے سے بہتے خون کی لکیر جم سی گئی تھی... چہرے پر انگلیوں کے ہلکے ہلکے نشانات اب بھی باقی تھے... اور اس کی پیشانی کا وہ زخم جو دیوار سے ٹکرانے کے باعث بنا تھا... اور وہاں سے جلد سرخ ہو گئی تھی... اس کا حلیہ راجا کو اذیت کی اتھاہ گہرائیوں میں دھکیل گیا....

Do not copy or distribute without permission of the author

اس کی نگاہوں میں موجود شکوے کو پڑھ کر ابیہا نگاہیں جھکا گئ... حامد نے راجا کو ابیہا کی جانب متوجہ دیکھ کر چالاکی سے آگے بڑھنے کی کوشش کی تھی لیکن راجا کے ہاتھ کا ایک گھونسہ کھا کر لڑکھڑاتا ہوا پیچھے گرا...

"ابیہا کا یہ حال کس نے کیا...؟؟" ایک ہاتھ سے عبدالواحد کا گریبان پکڑے اس نے حامد کو نشانے پر رکھا اور سخت لہجے میں استفسار کیا... عبدالواحد خود کو چھڑانے کی سعی کر رہے تھے...

حامد راجا کی طرف دیکھتا ہوا اٹھا... "میں نے کیا ہے... اور ابھی تو اس کے ساتھ بہت کچھ ہونا باقی ہے..." نفرت سے اس نے ابیہا کی جانب دیکھا جیسے آنکھوں سے ہی قتل کر ڈالے گا...

اس کی بات پر راجا نے عبدالواحد کو چھوڑا اور طیش سے اس کی جانب بڑھا... اسے گریبان سے پکڑ کر دھکیلا اور دیوار سے لگا دیا....

"ہمت کیسے ہوئ تمہاری... ہاتھ بھی کیسے لگایا ابیہا کو... وہ جس کی طرف نظر بھر کر دیکھنا مجھے گناہ لگتا ہے... تم نے اس پر ہاتھ اٹھایا...؟؟ میں تمہاری جان لے لوں گا..." غصے

Do not copy or distribute without permission of the author

سے بے قابو ہوتے ہوئے راجا مسلسل اس کے چہرے پر وار کر رہا تھا... پنچ پر پنچ مارنے سے اس کی ناک سے خون بہ نکلا... دو دانت بھی ٹوٹ گ ئے... منہ سے بھی خون نکلنے لگا تھا... یہ سب اتنی اچانک ہوا کہ حامد کو اپنے دفاع میں کچھ کرنے کا موقع ہی نہ مل سکا...

راجا نے اس کا بازو پکڑ کر جھٹکا دیا... حامد تکلیف کی شدت سے چیخ اٹھا... بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی غالباً... اب اس کا دوسرا بازو راجا کی گرفت میں تھا... تبھی عبدالواحد تیزی سے ان تک آئے... "بیٹا چھوڑ دو اسے... خدارا میرے بھتیجے کو مت مارو..." ابیہا جو پھٹی پھٹی نگاہوں سے خوفزدہ سی راجا کا یہ روپ دیکھ رہی تھی ایکدم ہوش میں آتی ان کی طرف لپکی... "راجا... پپ... پلیز.. چھوڑ دو اسے..."

جبکہ باقی دونوں گارڈز حامد کا حشر دیکھ کر بندوقیں چھوڑ کر بھاگ نکلے تھے... راجا جو عبدالواحد کی بات پر طیش سے ان کی جانب مڑا... وہ کچھ کہنے ہی والا تھا لیکن ابیہا کے کہنے پر رک گیا... اس کی آنکھوں میں, اس کے چہرے پر موجود وحشت اور دیوانگی دیکھ کر ابیہا دنگ سی رہ گئی... ضبط سے آنکھیں میچ کر راجا نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی... پھر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

حامد کا بازو چھوڑ دیا... وہ کراہتا ہوا زمین بوس ہوا... راجا نے دوبارہ ایبہا کی جانب دیکھنے سے گریز کیا تھا کہ اسے اس حالت میں دیکھنا راجا کو اذیت سے دوچار کر رہا تھا...

"اگر اب اس لڑکی کو کبھی آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا... تو تم دونوں کی جان لے لوں گا... سمجھے تم لوگ...." انگلی اٹھا کر چبا چبا کر کہتے اس نے انہیں وارن کیا تھا... عبدالواحد پریشان سے اپنے بھتیجے پر جھک گئے... راجا کی نظریں ایک سمت اٹھیں... دیوار سے کچھ فاصلے پر ایبہا کا دوپٹا گرا ہوا تھا... جو پنز سی سیٹ تھا, اور وحشیانہ انداز میں کھینچنے کی وجہ سے ایک جانب سے تھوڑا سا پھٹ گیا تھا... راجا نے وہ دوپٹا اٹھایا... اور قدم قدم چلتا ایبہا کی طرف بڑھنے لگا... ایبہا کی نظریں بھی نیچے گرے درد سے کراہتے حامد پر تھیں... جب اس کے سر پر دوپٹا دیا گیا... وہ چونک کر سامنے دیکھنے لگی... جہاں راجا کھڑا تھا... راجا کی نگاہ اس کی صراحی دار گردن پر نیکلس کھینچے جانے کی وجہ سے بنے زخم پر پڑی... اگلے ہی پل وہ لب بھینچ کر نگاہیں چرا تا دوپٹا اس کے وجود پر پھیلاتا اس سے دور ہوا... ایبہا بھی لب کاٹتی سر جھکا گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا نے قہر بار نگاہ عبدالواحد اور حامد پر ڈالی... شاید یہ قدرت کی طرف سے ان دونوں کے لیے سزا تھی کہ وہ اپنے انتقام کی آگ میں اندھے ہوتے ایک بے گناہ معصوم لڑکی کی جان لینے جا رہے تھے... اگر راجا کو چند لمحوں کی بھی دیر یو جاتی تو وہ دونوں یقیناً اپنے مذموم مقاصد میں کامیاب ہو چکے ہوتے...

"چلیں..." راجا نے نگاہوں کا رخ موڑا... پھر ابیہا سے مخاطب ہوا... ابیہا سر جھکائے آگے بڑھ گئی تو راجا نے بھی اس کی تقلید کی...

تم اگر بکھر جاؤ...

بے بسی میں گھر جاؤ...

دل سے اک صدا دینا...

بس مجھے بلا لینا...

میں تمہیں سنبھالوں گا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

زندگی میں چلنے کا...

راستہ بدلنے کا...

گر کے پھر سنبھلنے کا...

اک ہنر سکھادوں گا...

تم کو حوصلہ دوں گا...

اور جب سنبھل جاؤ...

روشنی میں ڈھل جاؤ...

مجھ کو یوں صلہ دینا...

تم مجھے بھلا دینا...

تم مجھے بھلا دینا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

Do not copy or distribute without permission of the author

راجا نے گھر جاتے ہوئے راستے میں ایک میڈیکل اسٹور پر گاڑی روکی... وہ ابیہا کو ہاسپٹل لے جانا چاہ رہا تھا لیکن ابیہا بس گھر جانا چاہ رہی تھی اس وقت... اس نے ہاسپٹل جانے سے انکار کر دیا...

راجا اسے اس حال میں گھر نہیں لے جانا چاہتا تھا... تبھی میڈیکل اسٹور کے قریب گاڑی روک کر وہ اترا... "میں آتا ہوں دو منٹ میں... گاڑی میں ہی بیٹھی رہیے گا..." اس نے نرم لہجے میں کہا تو ابیہا اثبات میں سر ہلا کر اپنے ناخنوں کو دیکھنے لگی...

کچھ ہی دیر بعد راجا کچھ ضروری سامان لیے واپس آیا... وہ فرسٹ ایڈ کی کچھ ضروری چیزیں تھیں... اور ایک پانی کی بوتل...

وہ دروازہ کھول کر گاڑی میں بیٹھا... تمام چیزیں ڈیش بورڈ پر رکھیں... ابیہا ابھی بھی ناخنوں کی طرف ہی متوجہ تھی...

"ادھر دیکھیں..." چند لمحوں بعد راجا نے اسے مخاطب کیا... ابیہا نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا... وہ رو رہی تھی... چہرے پر آنسو پھسل رہے تھے... راجا بغیر کچھ کہے روئی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کی مدد سے اس کے ہونٹوں کے کنارے لگا خون صاف کرنے لگا...ابیہا آنکھیں بند کر گئ...

"یہ آنسو کس لیے...؟؟"راجا نے اس کی بند آنکھوں کر دیکھ کر سوال کیا تھا...ابیہا نے آنکھیں کھولیں...راجا بھی اسی کی طرف متوجہ تھا...نگاہوں کا تصادم ہوا...اگلے ہی پل ابیہا نگاہیں جھکا گئ...

راجا اس کا زخم صاف کر کے پیچھے ہوا...اسے پانی کی بوتل دی...ابیہا نے خاموشی سے بوتل پکڑ کر کھولی...چند گھونٹ پانی حلق سے اتارا...پھر بوتل ڈیش بورڈ پر رکھ دی...

راجا اپنی بات کا جواب نہ پا کر گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا...

"آئم سوری..."کافی دیر کی خاموشی کے بعد بالآخر ابیہا نے زبان کھولی...راجا نے ایک نظر اس کے جھکے سر کو دیکھا...پھر دھیان ڈرائیونگ پر مرکوز کر لیا..."سوری کس لیے...؟؟"اس نے سادہ سے لہجے میں پوچھا تھا...ابیہا نے پھر چند لمحوں کا توقف کیا..

"تمہیں غلط سمجھنے کے لیے...تمہاری وضاحتیں نہ سننے کے لیے اور...اور تم سے نفرت

Do not copy or distribute without permission of the author

کرنے کے لیے..."وہ دھیمی آواز میں بولی تھی...راجا بمشکل سن پایا...اس کی بات سن کر ایک تھکی تھکی سی مسکراہٹ راجا کے لبوں پر نمودار ہوئی...

"تو کیا میں یہ سمجھوں...کہ اب آپ مجھے درست سمجھنے لگی ہیں...اور یہ بھی کہ...اب آپ کی نفرت پر آپ کی محبت غالب آنے لگی ہے...؟؟"راجا کی آواز بھی دھیمی تھی...اس نے دانستہ ابیہا کی طرف دیکھنے سے گریز برتا...ابیہا اضطرابی کیفیت میں انگلیاں چٹخانے لگی...راجا نے اس کی اس حرکت پر پھر ایک نظر اسے دیکھا...اس نے کوئی جواب نہیں دیا تھا...وہ بھی خاموش سا ہو گیا...

"شاید آپ اسد شیرازی کے بارے میں سب جان گئی ہیں...اگر ایسا ہے تو فی الحال اس کے سامنے اس کا اظہار ت کیجیے گا...ورنہ وہ آپ کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچا سکتا ہے...وقت آنے پر قدرت اسے خود سزا دے گی اس کے کیے کی..."کافی دیر بعد راجا نے ناصحانہ انداز میں ابیہا کو مخاطب کیا تھا...جس پر وہ ہلکا سا اثبات میں سر ہلا کر باہر نظریں جما گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسد شیرازی پریشانی سے مسلسل ادھر ادھر چکر لگا رہے تھے... سب مہمانوں کو انہوں نے بہانہ بنا کر رخصت کر دیا تھا... بس فراز آفندی اور مرزا جمال آفندی کو ہی ابیہا کے اغواء ہونے کی خبر دی گئی تھی... اور فراز آفندی اس خبر کو سن کر تلملا کر رہ گیا... دوسری بات جس نے اسے سب سے زیادہ تکلیف دی تھی وہ تھا راجا کو ابیہا کی تلاش میں بھیجنا...

فراز آفندی جو دولت کے حسین سپنے سجائے نکاح کے انتظار میں بیٹھا تھا وہ جوش جذبات میں خود ابیہا کو ڈھونڈنے کے لیے جانا چاہتا تھا لیکن مرزا جمال آفندی نے اسے سمجھا بجھا کر خاموش کروا دیا کہ وہ اتنا عرصہ دبئی میں رہا ہے... اسے یہاں کے رستوں کا کیا پتا... پہلے تو گاؤں میں رہا کرتا تھا... اور وہاں سے دبئی چلا گیا... کہاں خوار ہوتا پھرے گا... ویسے بھی خدا جانے ابیہا کو کون پکڑ کر لے گئے... کون نہیں... ہم کیوں پرائے پھڈے میں ٹانگ اڑائیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسد شیرازی نے اپنے اور بھی کچھ بندے بھیجے تھے ایہا کی تلاش میں لیکن وہ ناکام لوٹے تھے...اسد شیرازی مسلسل راجا کو کال کرنے کی کوشش کر رہے تھے لیکن اس کا فون سوئچ آف آرہا تھا...اور یہی بات انہیں رہ رہ کر غصہ دلا رہی تھی...دل چاہ رہا تھا راجا ان کے سامنے آئے تو وہ اس کا گلا دبا دیں...

مرزا جمال آفندی اور فراز آفندی بھی بالآخر چلے گئے....اسد شیرازی کو کسی پل چین نہ تھا...انہیں یہ فکر نہ تھی کہ ایہا کیسی ہو گی...کس حال میں ہو گی...اس کے ساتھ کیا سلوک کیا گیا ہو گا...انہیں فکر تھی تو صرف یہ کہ ایہا کے ساتھ چاہے کچھ بھی ہو بس وہ زندہ رہے...کیونکہ اس کی زندگی سے ہی اسد شیرازی کی زندگی کا مقصد جڑا تھا...کامیابی کے اتنا قریب آکر وہ خود کو ہارتے ہوئے نہیں دیکھنا چاہتے تھے....

رات کے ساڑھے بارہ بجے کے قریب باہر گاڑی کا ہارن سنائی دیا...وہ جلدی سے کھڑکی کی جانب آئے...مین گیٹ سے گاڑی اندر داخل ہو رہی تھی...وہ وہی گاڑی تھی جس پر راجا گیا تھا...اسد شیرازی بے چینی کے عالم میں تیزی سے باہر آئے...برق رفتاری سے سیڑھیاں اترتے وہ ان لوگوں کے اندرونی دروازے تک آنے سے پہلے ہی خود وہاں پہنچ

Do not copy or distribute without permission of the author

گ ئے...راجا کے ساتھ ابیہا کو آتے دیکھ کر یک گونہ سکون پہنچا تھا...ابیہا اب پہلے سے بیتر حالت میں تھی...."ابیہا...میری بچی...کیسی ہو...؟؟ٹھیک ہو نا تم...کہاں چلی گئ تھی...پتا ہے کتنا پریشان ہو گیا تھا میں..."اسد شیرازی نے اپنے لہجے میں مصنوعی رقت سموتے ہوئے ابیہا کو گلے سے لگایا...ابیہا کا دل چاہا گریبان سے پکڑ کر اس سے ہر ایک بات کا حساب لے...پوچھے اس سے کہ کیا کرے گا اتنی دولت کا جو اس دولت کی خاطر لوگوں کے خون کی ندیاں تک بہانے کو تیار ہے...لیکن راجا کی آنکھ کے اشارے کو سمجھ کر وہ خاموش رہی...سارے آنسو اندر اتار لیے...چہرے پر مسکراہٹ سجانے کی کوشش کی تھی لیکن اس کوشش میں ناکام رہی...اسد شیرازی نے اپنی خوشی میں ابیہا کے سرد و سپاٹ انداز کو محسوس نہ کیا تھا...

"راجا...کون تھے وہ لوگ...جن کی اتنی ہمت ہوئی کہ اسد شیرازی کی بیٹی کو کڈنیپ کیا....بتاؤ...صبح تک دیکھنا کیسا مزہ چکھاتا ہوں میں انہیں..."اسد شیرازی نے گویا ابیہا کو تسلی دینی چاہی تھی...اس کے سامنے اپنا امیج بنانا چاہا تھا...نہیں جانتا تھا کہ وہ اس کے اصلی روپ سے اچھی طرح واقف ہو چکی ہے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"آپ فکر مت کیجیے سر...انہیں مزہ چکھا کر ہی آیا ہوں میں...اب اندر چلیں..."راجا جانتا تھا کہ ابیہا نے اگر کچھ کہنے کی کوشش کی تو منہ سے الفاظ بعد میں نکلیں گے پہلے اس کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگ جائیں گے... تبھی فوراً آگے بڑھ گیا...ابیہا تیز قدموں سے چلتی ان سے پہلے ہی اندر داخل ہو چکی تھی...گھر کے اندرونی ہال کی سجاوٹ دیکھ کر اس کے قدم رکے تھے...سلگتی نگاہوں سے وہ ان پھولوں کو دیکھ رہی تھی جو اب مرجھانے لگے تھے...بالکل اس کے وجود کی طرح...راجا نے بھی اسے رکتے دیکھ لیا تھا... تبھی اس کی نظروں کے تعاقب میں نگاہیں اٹھائیں...وہ اسٹیج کی طرف دیکھ رہی تھی...اس جگہ جہاں شام کے وقت راجا کھڑا اسٹیج ڈیکوریٹ کرنے میں مدد کر رہا تھا...

راجا نے ابیہا کی نگاہوں میں کانچ کی کرچیاں سی بکھرتی دیکھیں...چند پل کے بعد ابیہا مڑی...اور بھاگتی ہوئی سیڑھیاں چڑھتی اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی...

"اسے کیا ہوا...؟؟"اسد شیرازی کے لہجے میں خدشات سر اٹھانے لگے تھے...

"کچھ نہیں سر...اسٹریس کی وجہ سے ذہنی طور پر تھک گئی ہیں شاید... کبھی ایسی صورتحال کا سامنا نہیں کیا نا پہلے انہوں نے...فی الوقت آرام کی ضرورت ہے انہیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

فکر مت کریں... صبح تک ٹھیک ہو جائیں گی... آپ بھی آرام کریں..." اپنی بات مکمل کرتے ہوئے راجا بھی اپنے روم کی جانب بڑھ گیا... جبکہ اسد شیرازی پر سوچ نگاہوں سے ایہا کے کمرے کے بند دروازے کو تکنے لگے...

#چشم_نم...

#آیت_نور...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

قسط نمبر 40...

صبح کے پانچ بج رہے تھے... باہر ابھی تک اندھیرے کا راج تھا... دور کہیں سے فجر کی اذان کی آواز سنائی دینے لگی... راجا بستر سے اٹھ بیٹھا... اذان سن کر اس کا جواب دیتے ہوئے اس کا چہرہ پر سکون تھا... بے شک کل کا دن بہت فرسٹریشن میں گزرا تھا لیکن اب وہ کافی مطمئین تھا...

اذان سے کچھ دیر بعد وہ اٹھ کر وضو کی نیت سے اٹیچ باتھ کی جانب بڑھ گیا... سکون اور تسلی سے فجر کی نماز ادا کی... پھر کچھ سوچ کر بیڈ کی سائیڈ ٹیبل پر رکھا اپنا سیل فون اٹھایا...

ابیہا کپڑے چینج کر چکی تھی... اپنا حلیہ بھی درست کر لیا تھا... سونے کی بہت کوشش کی اس نے... لیکن نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی... فجر کی اذانیں سنائی دینے لگیں تو وہ اٹھ بیٹھی... دوپٹے سے بالوں کو ڈھکتے ہوئے وہ پوری توجہ سے اذان کی آواز سن رہی تھی... لب بے ساختہ اذان کے الفاظ دہرانے لگے... آنکھیں آنسوؤں سے لبریز ہوئیں تھیں... نہ جانے کتنا عرصہ ہو گیا تھا اسے اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوئے... اپنی زندگی کے ہونے والے حادثات کی وجہ سے وہ اپنی دانست میں اللہ سے ناراضگی کا اظہار کر رہی تھی... جو کچھ کھویا اس پر غمگیں تھی... لیکن رب تعالیٰ نے جو کچھ عطا کیا اس کا شکر ادا کرنا بھول گئی تھی... اسے نہ جانے کیوں لگتا کہ اللہ اس سے محبت نہیں کرتا... ورنہ اتنی اذیتیں اس کے مقدر میں کیوں لکھی جاتیں... یہی تو مسئلہ ہوتا ہے ہم انسانوں کا... ناسمجھ اللہ پاک کی مصلحتوں کو نہیں سمجھتے... مایوس ہو کر ناشکرے پن کو اختیار کرتے ہیں... یہ جانتے بوجھتے ہوئے بھی کہ اگر ہم اس کی عبادت نہیں کریں گے تو اس سے اس ذات اعلیٰ کو تو کوئی فرق نہیں پڑے گا... نقصان تو ہمارا ہی ہو گا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

آج ابیہا کو احساس ہو رہا تھا اپنی غفلتوں اور اپنی گمراہی کا... اللہ اس سے محبت نہ کرتا تو اسے اسد شیرازی اور فراز آفندی جیسے حیوانوں کی اصلیت سے کبھی آگاہی نہ بخشتا... وہ اس بات پر جتنا بھی شکر ادا کرتی رب کا اتنا ہی کم تھا...

آنکھوں کو رگڑ کر آنسو صاف کرتی وہ ایک جذبے سے اٹھی... چند لمحوں بعد وہ وضو کر رہی تھی... پورے خشوع و خضوع کے ساتھ نماز ادا کر کے اس نے دعا کے لیے ہاتھ اٹھائے... سمجھ میں ہی نہ آیا کہ کیا کہے... کیا دعا مانگے... اشکوں سے بھیگے چہرے کے ساتھ اس نے اپنے پچھلے تمام گناہوں کی معافی مانگی... اور آئندہ زندگی میں بہترین راستہ دکھانے کی دعا مانگتے ہوئے جائے نماز سمیٹ دیا... دل یکایک سکون سے بھر گیا تھا... ساری تلخی, ساری بے سکونی ہوا ہو گئی تھی... اپنی آئندہ زندگی کے حوالے سے جو خدشات اور جو خوف اس کے ذہن میں سر سرا رہے تھے وہ بھی ختم ہو گئے.... سب کچھ ربِ تعالیٰ کے سپرد کرتی وہ بالکل مطمئین ہو چکی تھی...

بیڈ کی جانب آتے ہوئے اس کی نگاہ ڈریسنگ ٹیبل پر موجود اپنے سیل پر پڑی... یہ سیل پارلر میں ہی رہ گیا تھا جب اسے اغواء کیا گیا... اور شاید زینی نے ہی لا کر یہاں رکھ دیا ہو

Do not copy or distribute without permission of the author

گا...ڈھیلے قدموں سے چلتی وہ ڈریسنگ کی طرف آئی...ایک نگاہ اپنے عکس پر ڈالی...
حجاب میں لپٹا اس کا چہرہ پر نور لگ رہا تھا...ایک روشنی سی تھی جس نے اس کے چہرے کا
احاطہ کیا تھا...آج سے پہلے اس نے کبھی حجاب نہیں لیا تھا...لیکن آج خود کو آئینے میں
دیکھ کر احساس ہوا تھا کہ گلے میں دوپٹا اور کھلے بالوں کی بجائے حجاب میں انسان زیادہ
حسین اور باوقار نظر آتا ہے...چند ثانیے وہ خود کو یونہی تکے گئی...دل بے اختیار ہی راجا
کے اس کی زندگی میں آنے سے پہلے والی ابیہا کا موجودہ ابیہا سے موازنہ کرنے لگا...اور چند
ہی لمحوں میں فیصلہ ہو چکا تھا...موجودہ ابیہا ہر لحاظ سے ماضی کی ابیہا پر سبقت لے گئی
تھی...

ہلکی سی مسکراہٹ ہونٹوں پر در آئی...موبائل پکڑ کر وہ بیڈ کی طرف آئی...چارجنگ پر
لگانے لگی تھی جب میسیج ٹیون سنائی دی...ابیہا کی نظریں اسکرین کی جانب اٹھیں...
چارجر سوئچ میں لگاتے اس کے ہاتھ تھمے...سامنے راجا کے نام کا میسیج جگمگا رہا تھا...اس کا
مطلب وہ بھی جاگ رہا تھا...نچلا ہونٹ دانتوں تلے دبائے ابیہا نے انگلی سے اسکرین ٹچ
کرتے ہوئے پیغام کھولا..."آج آپ یونیورسٹی جائیں گی..."ابیہا نا سمجھی سے ان الفاظ کو

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دیکھے گئ...پتا نہیں پوچھا گیا تھا یا بتایا گیا تھا اسے...کچھ سوچتے ہوئے ابیہا نے اس کے نمبر پر کال ملائ...دوسری بیل پر ہی کال ریسیو کر لی گئ تھی...

"معذرت چاہتا ہوں ڈسٹرب کرنے کے لیے..."راجا نے نرم لہجے میں اسے مخاطب کیا تھا...دراصل وہ یہ بھی جاننا چاہ رہا تھا کہ ابیہا کی حالت اب کیسی ہے...معلوم تھا اسے کہ وہ خاصی جذباتی سی لڑکی ہے...کہیں ابھی تک رونے میں ہی نہ مشغول ہو یہی سوچ کر اس نے میسیج کر ڈالا تھا....

"نہیں...ڈسٹرب نہیں ہوئ میں...کیا کہہ رہے تھے میسیج میں...؟؟مجھے سمجھ نہیں آئ..."ابیہا نے بیڈ پر بیٹھ کر بلینکٹ گھٹنوں تک پھیلایا...حجاب ڈھیلا کیا...

"ہاں وہ میں نے خود کال اس لیے نہیں کی مبادہ آپ سو رہی ہوں تو کہیں میری وجہ سے نیند خراب نہ ہو جائے...اس لیے میسیج کر دیا کہ جب آپ اٹھیں گی تب میسیج دیکھ کر ریپلائے کر دیں گی...میں یہی کہہ رہا تھا کہ آپ آج یونیورسٹی چلی جائیں..."راجا نے دھیمے لہجے میں اپنے میسیج کرنے کی وضاحت کرتے ہوئے مدعا بیان کیا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"اٹس اوکے... میں ویسے بھی جاگ رہی تھی... اسی لیے خود کال کر لی... اور رہی بات یونیورسٹی کی... تو آج جانے کا موڈ نہیں ہے میرا... اصل میں کل کے اس واقعے سے سنبھل نہیں پا رہی اب تک... ذہنی پریشانی نے تھکا دیا ہے تو آج شاید نہ جا پاؤں..." ایہا کا لہجہ اس بات کی گواہی دے رہا تھا کہ اس کے دل کی دنیا بدل چکی ہے... نفرت کی دھند چھٹنے کے بعد محبت قوس قزاح کے خوبصورت رنگوں کی طرح واضح ہونے لگی تھی... وہ لہجہ جس میں پہلے آگ کی سی تپش ہوتی تھی اب وہی لہجہ نرمی لیے ہوئے تھا...

" صحیح... لیکن میں سوچ رہا تھا کہ آپ آج یونیورسٹی چلی جاتیں تو بہتر تھا... وہاں فرینڈز کے ساتھ آپ کا دل بھی بہل جاتا... اگر ان حالات میں گھر میں رہیں گی تو آپ کے چہرے، آپ کے رویے سے اسد شیرازی آپ کے دل کی بات جان سکتا ہے... اگر اسے معلوم پڑ گیا کہ آپ اس کے بارے میں سب کچھ جان چکی ہیں تو وہ آپ کو کسی بھی قسم کا نقصان پہنچانے سے دریغ نہیں کرے گا... فی الحال یہ بات اس کے سامنے نہ ہی آئے تو اچھا ہے..." راجا نے آئندہ کی پلاننگ کر لی تھی اور وہ یہی چاہتا تھا کہ ایہا اسد شیرازی کے سامنے کم سے کم رہے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابیہا چند لمحوں کے لیے بالکل خاموش ہو گئ...وہ کسی سوچ میں گم تھی...

"آپ سن رہی ہیں میری بات...؟؟میں فورس نہیں کروں گا آپ کو...لیکن میرے خیال میں یہی بہتر ہے...باقی آپ جو مناسب سمجھیں..."راجا کو لگا شاید ابیہا برا مان گئ ہے تبھی وضاحتی انداز اپنایا تھا...

"ٹھیک ہے...صبح ساڑھے نو پورچ میں آجانا..."ابیہا نے کہہ کر کال کاٹ دی...

❤❤❤❤❤

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

صبح کے نو بج رہے تھے...اسد شیرازی ڈائینگ ٹیبل پر بیٹھے اخبار کا مطالعہ کر رہے تھے جب ابیہا پنک ٹراؤزر اور گھٹنوں تک آتی شرٹ کے ساتھ اسکن کلر کے دوپٹے کا نفاست سے حجاب کیے اپنا بیگ اور کتابیں لیے سیڑھیاں اترتی دکھائی دی...اسد شیرازی نے ہیل کی ٹک ٹک سن کر اخبار چہرے کے سامنے سے ہٹائی...ابیہا پر نظر پڑتے ہی آنکھوں میں واضح حیرانگی در آئی...سر سے پیر تک اسے دیکھا تھا...اس سے پہلے اسے دوپٹے کے

بغیر یا گلے میں رسی کی مانند دوپٹا لٹکائے ہی دیکھا تھا کیونکہ ہائی سوسائٹی میں یہی طریقہ زندگی تھا... لیکن آج اسے یوں اپنے وجود کو ڈھکے ہوئے دیکھ کر اسد شیرازی کا حیران ہونا بنتا بھی تھا... بھلا اس تبدیلی کی وجہ کیا ہو سکتی ہے... وہ ٹھوڑی تلے ہاتھ جمائے پر سوچ نظروں سے اسے دیکھ رہے تھے... دوسری بات جس نے انہیں سوچنے پر مجبور کیا وہ اس کا کتابیں اور بیگ لے کر آنا تھا... اسد شیرازی کے اندازے کے مطابق اب وہ تقریباً ایک ہفتے تک تو اپنے کمرے میں بند رہنے والی تھی... لیکن وہ اتنی جلدی سنبھل جائے گی یہ انہوں نے سوچا بھی نہیں تھا... خیر... اس کا جلدی سنبھل جانا بھی ایک خوش آئند بات تھی ان کے لیے... کہ یوں جلد اس کا نکاح فراز آفندی کے ساتھ کروایا جا سکتا تھا...

"گڈ مارننگ بیٹا..." اسد شیرازی اٹھ کھڑے ہوئے تھے اسے آتا دیکھ کر... ابیہا نے ایک نظر انہیں دیکھا.... دل میں کہیں ٹیس سی اٹھی تھی اپنے پیرنٹس کے قاتل کو یوں خوش اور مطمئن دیکھ کر... پتا نہیں ان جیسے لوگوں کا ضمیر کیسے انہیں جینے دیتا ہے... وہ نفرت سے سوچ رہی تھی... "ابیہا... کیا ہوا بچے... کن سوچوں میں گم ہو...؟؟" اسد شیرازی نے جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا... ابیہا چونکی... پھر بمشکل اپنے چہرے پر مسکراہٹ سجائی... "کچھ نہیں ڈیڈ..." بڑی دقت سے لفظ 'ڈیڈ' ادا کر کے وہ کرسی گھسیٹ کر بیٹھ

Do not copy or distribute without permission of the author

گئ... نگاہیں جھکا کر آنکھوں میں آئی نمی کو چھپایا تھا... اسد شیرازی کی نگاہیں اس کی پیشانی پر بنے زخم پر پڑیں... حجاب کے باوجود وہ زخم چھپ نہیں پایا تھا... وہ بہت کچھ پوچھنا چاہتے تھے ابیہا سے لیکن اس کا سرد سا رویہ انہیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہا تھا... وہ بغور ابیہا کا چہرہ پڑھ رہے تھے... انہیں کچھ کھٹکنے لگا تھا... دل ہی دل میں اندازے لگاتے وہ بھی ناشتے میں مشغول ہو چکے تھے... چند نوالے لینے کے بعد ابیہا اٹھی... بیگ پکڑنے کے لیے ہاتھ بڑھایا جب اسد شیرازی نے ناشتے سے ہاتھ روک کر اسے دیکھا...

"کہاں جا رہی ہو ابیہا...؟؟" اسد شیرازی نے سرسری سا انداز اپنایا... دل میں کھوج سی تھی... "یونیورسٹی..." ذرا سا رخ موڑ کر ابیہا نے اپنے چہرے کے تاثرات ان سے چھپانے چاہے...

"ارے... کل ہی اتنے بڑے حادثے سے گزری ہو... آرام کرو چند دن بیٹا... میں بات کر لوں گا پرنسپل سے..." اسد شیرازی نے لہجے میں اس کے لیے فکر سموتے ہوئے کہا تھا... ابیہا لب کاٹ کر رہ گئ... غصہ آ رہا تھا اسے اسد شیرازی کی اس اداکاری پر... بہت مشکل سے اس نے اپنے غصے پر قابو پایا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

"نہیں ڈیڈ...پہلے ہی کافی لیکچرز مس کر دیئے میں نے...ایگزامز بھی قریب ہی ہیں... مجھے اب سنجیدگی سے لینا چاہیے سٹڈی کو..."اس نے ہر ممکن کوشش کی تھی کہ اس کے لہجے میں غصے کی جھلک نہ دکھائی دے...

"لیکن بیٹا...دشمن سکون سے تو نہیں بیٹھے گا...وہ اپنی شکست پر تڑپ رہا ہو گا...اگر پھر کوئی نقصان پہنچانے کی کوشش کی اس نے تو...؟؟"اسد شیرازی یہی چاہتے تھے کہ وہ گھر میں رہے تاکہ اس سے بات کر کے ایک دو دن میں نکاح کا معاملہ بھی نمٹ جائے...

"آپ فکر مت کریں...راجا کو ساتھ لے جا رہی ہوں...احساس ہو گیا ہے مجھے کہ جب تک راجا میرے ساتھ ہے تب تک کوئی میری پرچھائی تک کو بھی نہیں چھو سکتا..."راجا کا نام لیتے ہی اس کے لہجے میں فخر سا در آیا تھا جس نے اسد شیرازی کو چونکایا...چند دن پہلے تو وہ راجا کا نام تک نہیں سننا چاہ رہی تھی....اور اب...ایک دم اتنی تبدیلیوں کی کوئی معمولی وجہ تو ہرگز نہیں ہو سکتی...

"میں چلتی ہوں ڈیڈ...دیر ہو رہی ہے یونی سے..."دھیمی آواز میں کہہ کر وہ تیز قدموں سے باہر کی جانب بڑھی...

Do not copy or distribute without permission of the author

پورچ میں پہنچی تو راجا جو لان میں اسی کا انتظار کر رہا تھا اسے دیکھ کر قریب چلا آیا... پہلے حیرت بھری نگاہ اس کے سراپے ڈالی تھی... لیکن اگلے ہی پل اس کی نگاہوں میں ستائش ابھری تھی ایہا کے لیے... اس کے قریب آتے ہی وہ مسکرایا... "اچھی لگ رہی ہیں... "سادہ سے لہجے میں اس کی تعریف کرتا وہ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا... ایہا جو اندر اسد شیرازی کو دیکھ کر اپ سیٹ سی ہو گئی تھی راجا کے ایک مختصر سے جملے نے اس کے موڈ پر خوشگوار تاثر چھوڑا تھا... ہلکی سی مسکان نے اس کے لبوں کو چھوا... اس کے بیٹھتے ہی راجا گاڑی آگے بڑھا چکا تھا....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

❤❤❤❤❤

فراز آفندی صبح ہی صبح اسد شیرازی سے ایہا کے متعلق پوچھ چکا تھا... اور یہ معلوم ہونے پر کہ راجا رات میں ہی اسے دشمنوں کے چنگل سے بچا کر بحفاظت گھر لے آیا ہے اس نے ایہا کے گھر آنے کا پلان بنایا... یہ سوچ کر کہ اسوقت وہ خاصی جذباتی ہو گی اسی لیے وہ

اسے جا کر حوصلہ دے گا... تسلی کے دو بول بول کر اس کا بھروسہ جیتے گا... اس کے سامنے اپنا اچھا امیج بنائے گا کہ ابیہا کی سب سے زیادہ فکر اسے ہی تو ہے...

صبح کے گیارہ بجے وہ اسد شیرازی کے بنگلے میں موجود تھا... اسد شیرازی خلاف معمول آج آفس کی بجائے گھر میں ہی تھے... فراز نے ان سے ابیہا کے متعلق استفسار کیا... اور جو جواب اسے سننے کو ملا اس نے اس کا بنا بنایا موڈ خراب کر دیا تھا... "کیا کہہ رہے ہیں آپ انکل... آئی مین... ابھی کل اس کے ساتھ اتنا کچھ ہوا... وہ بے وقوف سی لڑکی اتنی جلدی خود کو سنبھال بھی گئی... اور آج وہ یونیورسٹی بھی پہنچ گئی... کمال ہے... میں تو یہ سوچ کر آیا تھا کہ اس سے ہمدردی جتاؤں گا... پیار بھری چند باتیں کروں گا جس سے وہ میری طرف مائل ہو جائے... اور وہ... یونی پہنچ چکی ہے... ڈسگسٹنگ..." پیشانی مسلتا ادھر سے ادھر چکر لگاتا وہ اپنے غصے کا اظہار کر رہا تھا... اسد شیرازی نے ایک سلگتی سی نگاہ اس پر ڈالی... "بیٹھ جاؤ برخوردار... ورنہ دماغ کے ساتھ ساتھ یہ ٹانگیں بھی ناکارہ ہو جائیں گی..." اسد شیرازی کے لہجے میں بھی بیزاری تھی... ایک تو وہ صبح سے ابیہا کے عجیب سے رویے کے باعث پریشان تھے... اس پر سے اب یہ فراز آفندی کا دردِ سر... ان کی جھلاہٹ میں اضافہ ہونے لگا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

فراز آفندی ان سے کچھ فاصلے پر موجود دوسرے صوفے پر بیٹھ گیا... "آپ کو کیا ہوا...؟؟ آپ کچھ پریشان سے لگ رہے ہیں..." اسے اب جا کر اسد شیرازی کا پریشان چہرہ دکھائی دیا تھا...

"کچھ نہیں یار... بس ابیہا کے رویے نے کچھ خدشات میں مبتلا کر دیا ہے..." اسد شیرازی نے گہری سانس بھرتے ہوئے صوفے کی پشت سے کمر ٹکائی اور ٹانگ پر ٹانگ رکھی...

"ابیہا کے رویے نے...؟؟ کیا مطلب...؟؟" فراز آفندی نے آنکھیں سیکڑ کر الجھن بھرے انداز میں دریافت کی...

"جب سے وہ واپس آئی ہے اس کا رویہ بہت سرد سا ہے... پہلے بہت خوش ہو کر ملتی تھی مجھ سے... صبح سامنے آتے ہی خود گڈ مارننگ کا نعرہ لگاتی ہوئی مجھ سے لپٹ جاتی تھی... لیکن آج اس نے نہ تو میرے گڈ مارننگ کا جواب دیا اور نہ ہی گلے لگ کر خوشی کا اظہار کیا... رات میں بھی اس کا رویہ سرد سا تھا... اور تو اور... وہ راجا جس سے نفرت کا ببانگ دہل اظہار کرتی تھی آج اسی کے لیے اس کی آواز میں کچھ خاص جذبات محسوس

Do not copy or distribute without permission of the author

کیے میں نے...اور اسی بات نے مجھے ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا ہے..."اسد شیرازی نے دائیں ہاتھ کی دو انگلیوں سے کنپٹی کو دبایا...

راجا کے ذکر پر فراز سلگ کر رہ گیا...راجا کے لیے اس کے دل میں بھی آگ بھری پڑی تھی...

"انکل...مجھے نہ جانے کیوں آپ کا یہ بندہ تھوڑا مشکوک سا لگتا ہے...آپ کچھ زیادہ ہی بھروسہ کر بیٹھے ہیں...اس کی اصلیت,اس کی حقیقت کچھ اور ہی لگتی ہے مجھے..."وہ لفظوں میں زہر لیے کہہ رہا تھا...اسد شیرازی اس کی بات پر چونکے...

"کیا مطلب...کیا کہنا چاہتے ہو تم...؟؟"ان کی الجھن بھری نگاہیں فراز آفندی کے چہرے پر تھیں...

"مطلب بعد میں سمجھاؤں گا آپ کو...پہلے آپ کو ایک ویڈیو دکھانا چاہتا ہوں..."فراز نے اپنے سیل کی اسکرین آن کی...اور ایک ویڈیو پلے کر کے سیل اسد شیرازی کے سامنے کر دیا...جس میں راجا کچھ غنڈوں کی پٹائی کر رہا تھا...اسد شیرازی آنکھیں سیکڑے ویڈیو دیکھتے رہے...فراز آفندی کے چہرے پر انوکھی سے چمک تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"یہ ویڈیو دکھانے کا مقصد...؟؟"اسد شیرازی کچھ حد تک اس کی بات سمجھ چکے تھے لیکن پھر بھی اس سے پوچھ لیا...

"مطلب یہ ہے انکل...کہ اس ویڈیو میں جس عمدہ طریقے سے آپ کا یہ بندہ اورابیہا کا گارڈ راجا ان لوگوں کی دھلائی کر رہا ہے اس سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کوئی عام بندہ نہیں ہے...ایسی فائٹنگ کوئی عام آدمی کر ہی نہیں سکتا...اس کے مارنے کے انداز سے صاف ظاہر ہے کہ یہ کوئی ٹرینڈ بندہ ہے...جس نے ان کاموں میں باقاعدہ مہارت حاصل کر رکھی ہے...اور اس طرح کے کاموں میں کن لوگوں کو ٹریننگ دی جاتی ہے یہ آپ بھی اچھی طرح جانتے ہیں...ہو سکتا ہے یہ آپ کے قریب رہ کر آپ کو دھوکہ دے رہا ہو...اب تک آپ کا جتنا نقصان ہوا شاید اس کی وجہ بھی یہی ہو...ایک بار اس بارے میں بھی ضرور سوچیے گا..."وہ شک کی آگ لگا کر اب مسرور ساوہاں سے جا چکا تھا...جبکہ اسد شیرازی پر سوچ نظروں سے فرش کو دیکھتے کسی خیال میں کھوئے تھے...اب تک ان کا دھیان راجا کی طرف نہیں گیا تھا...لیکن اس ویڈیو نے انہیں بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر دیا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

#چشم_نم...

#آیت_نور...

قسط نمبر 41...

"سنو... کل مجھے وکیل انکل کے پاس جانا ہے... تم بھی میرے ساتھ چلو گے... ڈیڈ کی ساری پراپرٹی کا حساب کتاب وہی دیکھتے ہیں... کچھ ضروری باتیں ہیں جو جاننی ہیں مجھے..." وہ دونوں یونیورسٹی سے واپس آ رہے تھے جب ابیہا نے اسے مخاطب کیا... راجا نے قدرے چونک کر اسے دیکھا... "اوکے... لیکن کس سلسلے میں جانا ہے وہاں...؟؟" راجا کے پوچھنے پر ابیہا نے عبدالواحد کے ساتھ ہونے والی تمام گفتگو اس کے گوشِ گزار کر دی تھی... راجا لب بھینچے سنتا رہا... ان میں سے کچھ باتیں وہ پہلے ہی جانتا تھا جبکہ کچھ باتوں کا انکشاف ابھی ہو رہا تھا... "اوکے... صبح دس بجے چلیں گے... اسد شیرازی سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کہہ دیجیے گا آپ کو اپنی کسی فرینڈ کے ہاں جانا ہے..."راجا کی بات پر وہ اثبات میں سر ہلا گئ...

"اسد شیرازی کو کسی قسم کا شک تو نہیں ہوا صبح آپ پہ...؟؟"راجا نے موضوع بدلنے کی کوشش کی...

"پتا نہیں....اپنی طرف سے تو کوشش کی تھی میں نے کہ نہ ہی پتا چلے انہیں کچھ...لیکن مجھ سے یہ اداکاری نہیں ہوتی...اپنے دل کی بات چھپانی نہیں آتی...وہ میرے سامنے آتے ہیں تو میرا دل چاہتا ہے ان کا گریبان پکڑ کر ان سے سوال کروں کہ کیا مل گیا میرے پیرنٹس کو مار کر...ان سے پوچھوں کہ انہیں ذرا سا بھی ڈر نہیں ہے اس اعلیٰ وارفع ذات کا جو اوپر بیٹھی ہے...یوں لوگوں کا خون بہاتے,ان کی جان لیتے ہوئے ایک پل کو بھی ان کے ہاتھ نہیں کپکپاتے کیا...؟؟کیسے کوئ اتنا بے حس ہو سکتا ہے..."بات کرتے کرتے آخر میں اس کی آواز بھرائ تھی...آنکھوں میں آئ نمی کو چھپانے کی کوشش میں وہ سر جھکا گئ...راجا اس کی بات پر خاموش سا ہو گیا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"اس سنڈے فراز آفندی لوگوں کی واپسی ہے... کل تو نکاح کینسل ہو گیا... اب اسد شیرازی نہ جانے کیا قدم اٹھائے گا آگے... آپ کو انتہائی محتاط رہنا ہو گا اب... حالات نہ جانے کب کونسا رخ اختیار کر لیں..." راجا نے اسے حالات کی نزاکت سے آگاہ کیا تھا... وہ چاہتا تھا کہ ایسا آنے والے ہر مشکل یا آسان وقت کے لیے پہلے سے ہی خود کو تیار کر لے...

"میں کسی صورت بھی فراز آفندی سے نکاح نہیں کروں گی... اگر انکل نے مجھ سے اس سلسلے میں کوئی بات کی بھی تو میں صاف انکار کر دوں گی انہیں... کیونکہ مجھے اب..." وہ اپنی بات کہتی ہوئی راجا کی جانب دیکھ رہی تھی جب بات ادھوری چھوڑ کر قدرے چونک سی گئی... اس کی نگاہیں راجا کے چہرے پر ہی جمی تھیں...

"کیا ہوا...؟؟" بات ادھوری رہ جانے کے باعث راجا نے اس کی طرف دیکھا... جو راجا کے چہرے کو ہی تکے جا رہی تھی... نگاہوں میں الجھن سی تھی...

"تم... تم ابتہاج ہی ہو نا...؟؟" وہ بڑبڑانے کے سے انداز میں بولی... راجا نے حیرت سے اس کی بات سنی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"جی بالکل... کیوں کیا ہوا...؟؟" وہ ابھی تک ایبہا کی الجھن کی وجہ نہیں جان پایا تھا...

"ابتہاج کی آنکھیں تو... اگر تم ہی ابتہاج ہو تو پھر تمہاری آنکھوں کا رنگ گہرا سیاہ کیوں ہے...؟؟" وہ عجیب سے انداز میں بولی... لہجے میں کئی خدشات موجود تھے... راجا اس کی بات سن کر بے ساختہ مسکرایا...

"لینز کا کمال..." مختصر سا جواب دے کر اس نے مہارت سے ڈرائیو کرتے ہوئے اسٹیرنگ گھما کر ایک موڑ کاٹا...

"لینز...؟؟ کیوں... کہیں تم بھی مجھے دھوکہ تو نہیں دے رہے...؟؟" وہ شکی انداز میں آنکھیں سکیڑ کر اسے دیکھ رہی تھی...

"اوہ کم آن اینجل... اب ایسی بھی بات نہیں... مانا کہ آپ کا زندگی میں دھوکہ دینے والے بہت سے افراد سے پالا پڑا ہے... لیکن اب ہر فرد کو ایک ہی نظریے سے تو مت دیکھیں... کچھ اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں... اور اگر میں ابتہاج نہ ہوتا تو مجھے آپکا بچپن کا نِک نیم کیسے معلوم ہوتا... اور وہ پائل جو آپ نے مجھے ہی دی تھی دوستی کی نشانی کے طور پر... کیا وہی کافی نہیں ہے میری شناخت کے لیے... اب بھی آپ کو شک ہے مجھ

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پر...؟؟"راجا کے لہجے میں ہلکی سی خفگی کا عنصر تھا...ابیہا کے دل کو تھوڑی تسلی ہوئی اس کی بات سن کر...

"لیکن اتنی پیاری آنکھیں ہیں تمہاری...پھر بھلا لینز کیوں لگاتے ہو...؟؟"اس کی سوئی ابھی تک وہیں اٹکی تھی...

راجا چند پل کے لیے خاموش ہوا...

"بتادوں گا یہ بھی...مناسب وقت آنے پر...اور اپنی نیلی آنکھیں دکھا بھی دوں گا...لیکن ابھی نہیں...اور پلیز...اصرار مت کیجیے گا...میں آپ کی کوئی بات ٹال نہیں سکتا...لیکن اس بارے میں فی الحال کچھ بتا بھی نہیں سکتا.."دھیمے لہجے میں کہہ کر اس نے بات ختم کرنی چاہی...وہ ابیہا کو اپنے مشن کے حوالے سے کسی قسم کی کوئی خبر نہیں دینا چاہتا تھا...کہ اس کا جو مشن تھا اس میں اس نے اپنا حلیہ,اپنی لک کو مکمل طور پر چینج کیا تھا تبھی اسد شیرازی کی زندگی میں آیا تھا...ابیہا لاکھ دل کو عزیز سہی...لیکن وطنِ پاک اس فہرست میں اوّل نمبر پر تھا...اور وطن کی خاطر ملے اس مشن کے لیے وہ کسی قسم کا کوئی رسک نہیں لینا چاہتا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author

ایسا اثبات میں سر ہلا کر خاموش ہو گئ... وہ اسے زیادہ کریدنا نہیں چاہتی تھی...

شام کا وقت تھا... اسد شیرازی رپیورٹ ہاتھ میں پکڑے بے مقصد سے چینل سرچنگ میں مصروف تھے..

ذہن میں دوپہر کے وقت فراز آفندی کے ساتھ ہونے والی باتیں گردش کر رہی تھیں.... وہ مسلسل الجھ رہے تھے... راجا کی طرف اب تک ان کا دھیان نہیں گیا تھا... کہ وہ راجا کو سیدھا سادھا انسان سمجھتے تھے... جو حالات کی ٹھوکروں میں پلا بڑھا تھا... اور ان کے نزدیک راجا کے پاس اتنا دماغ نہیں تھا کہ وہ اسد شیرازی کے خلاف کچھ کرنے کا سوچ بھی سکتا... خاص کر اسد شیرازی کے خاص ٹھکانوں کو تباہ کرنا... بالکل بھی نہیں... یہ راجا کے بس کی بات نہیں تھی... جس طرح دشمن سامنے آئے بغیر ان پر

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وار پہ وار کر رہا تھا اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ انتہائی شاطر اور چالاک ہے... جبکہ راجا... وہ تو معصوم سا تھا... جسے ہاتھ چلانا ہی آتے تھے... دماغ چلانا نہیں...

وہ اب تک فراز آفندی کی باتوں کو اس کی کوئی غلط فہمی ہی سمجھے بیٹھے تھے... انہی سوچوں میں گم انہوں نے ریموٹ کا بٹن دبایا...

اگلا چینل آ چکا تھا... اسد شیرازی پھر سے بٹن دبانے ہی والے تھے کہ ایک دم رکے... آنکھیں سیکڑ کر اسکرین کی طرف دیکھا... سامنے نیوز چل رہی تھی...

"کل شام آٹھ بجے کے قریب رائل ہوٹل سے سب انسپکٹر بلاول رضا کو ایک آدمی گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا... اور کسی ذاتی عناد کے باعث جوہر ٹاؤن میں ایک زیرِ تعمیر عمارت کی آٹھویں منزل سے دھکا دے دیا... مزید تحقیقات سے معلوم ہوا ہے کہ آٹھویں منزل سے پھینکنے سے پہلے سب انسپکٹر بلاول رضا پر تشدد بھی کیا گیا اور ان کی ٹانگ پر ایک فائر بھی کیا گیا... قاتل کا چہرہ سی سی ٹی وی فوٹیج میں نظر نہیں آیا.... کیونکہ اس نے ہڈ سر پر گرا کر اپنے چہرے کو چھپا رکھا تھا اور کیمرے کی جانب اس کی پشت ہی تھی..... اسی وجہ سے ابھی تک اس کا کوئی سراغ نہیں ملا ہے..." نیوز کاسٹر تیز تیز خبریں پڑھتی اپنی ڈیوٹی

Do not copy or distribute without permission of the author

سرانجام دے رہی تھی... جبکہ اسد شیرازی دنگ سے اسکرین کے ایک جانب نظر آتی فوٹیج دیکھ رہے تھے جس میں ہوٹل کی لابی کا منظر تھا... سب انسپکٹر بلاول رضا کو کوئی گریبان سے پکڑے گھسیٹتا ہوا لے جا رہا تھا... اسے کیمروں کی پوزیشنز کا شاید اچھی طرح اندازہ تھا... تبھی اس نے سر پر ہڈ گرا کر پوری کوشش کی تھی کہ اس کا چہرہ نظر نہ آئے... اور وہ اپنی اس کوشش میں کامیاب بھی رہا تھا... لیکن اسد شیرازی ایک لمحے سے پہلے اسے پہچان گئے تھے... کیونکہ کل جب راجا ابیہا کے اغواء کی خبر سن کر گھر سے تیزی سے نکلا اس وقت اس کی ڈریسنگ یہی تھی جو سی سی ٹی وی فوٹیج میں نظر آ رہی تھی... قد کاٹھ سے بھی واضح نظر آ رہا تھا کہ یہ راجا ہی ہے... اسد شیرازی بے یقین سے اسکرین کو دیکھے گئے... اس کا مطلب... فراز آفندی کا شک صحیح تھا... یقیناً یہ انسان اپنا اصلی روپ ان سے چھپائے ہوا تھا... جس میں اتنی ہمت تھی کہ ایک پبلک پلیس سے سب کے سامنے سب انسپکٹر کو بے خوف و خطر گھسیٹ کر لے جائے وہ بھی کسی کی نظروں میں آئے بغیر... تو وہ اسد شیرازی کو بھی تو دھوکہ دے سکتا تھا... چند لمحوں بعد وہ کسی سے فون پر محوِ گفتگو تھے... "ایک تصویر ای میل کر رہا ہوں... اس کے بارے میں جتنی انفارمیشن حاصل کر سکتے ہو کر کے مجھے دو... اور کل سے اپنے چند بندوں کو اس کے پیچھے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

لگاؤ...تاکہ وہ اس کی ہر ہر حرکت پر نگاہ رکھیں...وہ کہاں جاتا ہے, کیا کرتا ہے سب کچھ...ہر بات مجھے معلوم ہونی چاہیے..."سرد لہجے میں کہہ کر انہوں نے فون رکھا...چہرے کے تاثرات میں سختی بڑھتی جا رہی تھی...

❤❤❤❤❤

وہ اس وقت اپنے روم میں کاؤچ پر بیٹھا تھا...گود میں لیب ٹاپ تھا جبکہ کانوں میں ہینڈز فری...سامنے اسکائپ پر میجر حبیب آن لائن تھے...

"کیپٹن ابتہاج...تم اتنی بڑی بے وقوفی کیسے کر سکتے ہو...؟؟"ان کے چہرے پر دباد باسا غصہ تھا...ابتہاج نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا...

"سوری سر...مطلب نہیں سمجھ پایا آپ کی بات کا..."اس نے ادب بھرے لہجے میں اپنی الجھن بیان کی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا کیا ہے تم نے کل...؟؟دن دہاڑے سب کے سامنے سب انسپکٹر کو اس ہوٹل سے گھسیٹتے ہوئے لے گئے...اور تو اور...اسے جان سے مار دیا...یہ سب تمہارے مشن کا حصہ تو ہرگز نہیں تھا...تم جانتے بھی ہو کہ تمہاری یہ حرکت تمہارے لیے کتنی پریشانیاں کھڑی کر سکتی ہے...؟؟"میجر حبیب کو پہلی بار ابتہاج پر اس قدر شدید غصہ آیا تھا...ابتہاج نے گہری سانس خارج کی...تو بالآخران تک بھی پہنچ ہی گئی تھی یہ بات...چند لمحوں بعد وہ ان کی طرف متوجہ ہوا...

"سر...ہمارے اس پاک وطن میں سے ہر کرمنل,اور غدار کو ختم کرنا ہی ہمارا مشن ہے...مجرم تو مجرم ہی ہوتا ہے نا...پھر چاہے وہ سب انسپکٹر ہو یا کوئی عام شہری...دونوں کے لیے ایک ہی قانون ہونا چاہیے...اور آپ جانتے ہیں کہ میں مجرم کو فوری سزا دینے پر یقین رکھتا ہوں..."اس نے دھیمے لہجے میں ہی اپنے اس عمل کی وضاحت کی تھی...

میجر حیب نے پیشانی مسلی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"وہ بات تو ٹھیک ہے لیکن اس بار تم نے قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی ہے... میڈیا اس بات کو اچھال رہا ہے... اگر تمہارے بارے میں کوئی بھی بات نکلی تو تم جس مشن پر ہو نہ صرف اس مشن پر ایکسپوز ہو جاؤ گے بلکہ پولیس ڈیپارٹمنٹ بھی اس بات پر سخت ردعمل ظاہر کرے گا... ہر کام اتنے پرفیکٹ طریقے سے کرتے ہو... یہ غلطی کرتے وقت تم نے ایک بار بھی نہیں سوچا...؟؟" میجر حبیب اسے اپنے بیٹے کی مانند سمجھتے تھے... تبھی اسے کبھی کبھار ڈانٹ بھی لیتے تھے... جانتے تھے کہ وہ ان کی اس ڈانٹ کو بھی مثبت انداز میں لیتا ہے...

"جب کر منلز کرائم کرنے سے پہلے ایک بار بھی نہیں سوچتے سر... تو پھر ہم ان کر منلز کو سزا دینے کے لیے کیوں سوچیں... وہ شخص ویسے بھی غدار ہی تھا... حرام کا پیسہ کھا کر غریبوں اور بے گناہوں کو ان کاؤنٹر میں مارتا تھا... اس جیسے بے حس اور خود غرض انسان کو زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں تھا... اس کی ساری ڈیٹیلز جاننے کے بعد ہی میں نے یہ قدم اٹھایا... باقی رہ گئی بات میرے ایکسپوز ہونے کی... تو آپ فکر مت کریں سر... میرے بارے میں کسی کو بھی کچھ بھی معلوم نہیں ہو گا... میں سب سنبھالنا جانتا ہوں..."

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

راجا کی بات پر میجر حبیب قدرے پر سکون سے ہوئے...اتنا تو انہیں بھی بھروسہ تھا کہ کیپٹن ابتہاج سب سنبھال سکتا ہے...

"اوکے...لیکن آئندہ خیال رکھنا...اس طرح کی غلطی دوبارہ نہیں ہونی چاہیے..." وارننگ کے سے انداز میں کہہ کر ویڈیو کال ڈسکنکٹ کر دی گئی تھی...راجا نے بھی لیپ شٹ ڈاؤن کرتے ہوئے اسکرین فولڈ کر دی...

❤❤❤❤❤

"ابیہا...بیٹا ادھر آؤ..." وہ ڈنر کے بعد اپنے روم میں جا رہی تھی جب لاؤنج میں بیٹھے اسد شیرازی نے اسے مخاطب کیا...ابیہا نے مڑ کر ایک نظر انہیں دیکھا...اس کا دل چاہا تھا ایک پل کا توقف کیے بغیر وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھ جائے...لیکن پھر راجا کی بات یاد آنے پر لب کاٹتی چہرے پر جھوٹی مسکراہٹ سجائے ان کے پاس چلی آئی...وہ ان سے کچھ فاصلے پر موجود صوفے پر بیٹھی تھی...سر جھکائے...خاموش سی...

Do not copy or distribute without permission of the author

"کیا ہوا ہے بیٹا...؟؟ مجھ سے کوئی ناراضگی ہے...؟؟ میں دیکھ رہا ہوں جب سے تم واپس گھر آئی ہو مجھ سے ٹھیک طرح بات نہیں کر رہی... سب خیریت ہے نا...؟؟" اسد شیرازی نے کھوجتی نگاہیں اس پر جمائیں تھیں... ابیہا ایک پل کو بوکھلا سی گئی... بے ساختہ نگاہیں اسد شیرازی کی طرف اٹھیں جو اسے ہی بغور دیکھ رہے تھے... "نن... نہیں تو... ایسی تو کوئی بات نہیں ڈیڈ... مم... میں بھلا کیوں ناراض ہوں گی آپ سے..." ہلکی سی آواز میں کہتے ہوئے اس نے سر جھکایا... "تو...؟؟ تمہارا یہ سرد سا رویہ میری تو سمجھ سے باہر ہے... اگر کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شئیر کر سکتی ہو تم..." اسد شیرازی بڑی زیرک نگاہوں سے اس کے رنگ بدلتے چہرے کو دیکھ رہے تھے... ابیہا خاموش سی ہو گئی...

"نہیں ڈیڈ... بس ابھی تک اس خوف کے زیرِ اثر ہوں نا... شاید اسی لیے... ورنہ پریشانی تو کوئی نہیں ہے..." اس نے اپنے لہجے کو مضبوط رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی...

"ہمم..." اسد شیرازی نے ہنکارا سا بھرا... "کل رات ایک بجے کی فلائٹ ہے فراز آفندی اور مرزا جمال آفندی کی... وہ لوگ واپس جا رہے ہیں دبئی... جمعہ کا مبارک دن طے کیا تھا ہم نے تم دونوں کے نکاح کے لیے... لیکن اس مسئلے کی وجہ سے ممکن نہیں ہو

www.classicurdumaterial.com
supportclassicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سکاایساہونا... تومیں نے سوچاہے کہ صبح کادن رکھ لیاجائے نکاح کا... ان کے جانے سے پہلے یہ معاملہ بھی نمٹ جائے تومیں بھی بے فکر ہو جاؤں تمہاری طرف سے... پھر اپنے دشمنوں کو بھی دیکھ لوں گا... کیاخیال ہے... کل دوپہر دو بجے کاوقت رکھ لیاجائے پھر...؟؟"ابیہا کو مسلسل اپنی نگاہوں کے حصار میں رکھتے ہوئے وہ گویاہوئے تھے... مقصد صرف یہ تھاکہ اس کے ردعمل سے وہ جان سکیں کہ اس کے دل ودماغ میں کیاچل رہاہے آجکل... اور حسب توقع اس نے تیزی سے سر اٹھایاتھا... جیسے کسی کرنٹ نے چھولیاہواسے... چہرے پر حیرت کے ساتھ ساتھ غصے بھری سرخی بھی ابھری تھی... اسد شیرازی کوان کی باتوں کاجواب مل گیاتھا... یقیناًابیہامراد بخاری ان کے بارے میں اوران کی پلاننگ کے بارے میں کچھ نہ کچھ جان چکی تھی... اور یہ ہر گز اچھانہیں تھا...

"لل... لیکن اتنی جلدی ڈیڈ... میرامطلب ہے... ابھی مجھے سنبھلنے کے لیے وقت چاہیے..."ابیہاکی پیشانی پر پسینے کے قطرے چمکنے لگے... کتنامشکل تھانادل کی بات چھپانا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ہاں وہ بات بھی ٹھیک ہے... لیکن انہیں واپس بھی تو جانا ہے نا بیٹا... ان کے بہت سے کام پینڈنگ میں پڑے ہیں..." اسد شیرازی نے سامنے پڑی ایش ٹرے میں سگریٹ بجھائی اور پرسکون سے پیچھے ٹیک لگا کر بیٹھے.... ابیہا چند لمحوں کے لیے خاموش سی ہو گئی... پھر دل ہی دل میں حتمی فیصلہ کرتی ان کی جانب دیکھنے لگی...

"مجھے فراز سے شادی نہیں کرنی ڈیڈ..." اس کا لہجہ مضبوط تھا... اسد شیرازی چونکے نہیں... انہیں یہی توقع تھی...

"کیوں وجہ...؟؟" ٹانگ پر ٹانگ جماتے ہوئے استفسار کیا...

"اس کی حرکتیں بہت عجیب ہیں ڈیڈ... مجھے وہ پسند نہیں ہے... پتا نہیں کیسا..." وہ وضاحت دینا چاہ رہی تھی جب اسد شیرازی نے اس کی بات کاٹی...

"تو کون پسند ہے تمہیں...؟؟ راجا...؟؟" ان کی سلگتی نگاہیں ابیہا پر جمی تھیں... لہجے میں ہلکے سے طنز کی آمیزش تھی... ابیہا نے چونک کر ان کا چہرہ دیکھا... جس کے تاثرات عجیب سے تھے... اسد شیرازی نے پل میں پینترا بدلہ... چہرے پر مسکراہٹ سجائی...

"ارے بیٹا... میں پوچھ رہا ہوں کہ کیا راجا پسند ہے تمہیں... تمہیں پتا ہے تمہاری

Do not copy or distribute without permission of the author

آنکھیں کبھی جھوٹ نہیں بولتیں...اور تمہاری آنکھوں میں میں نے راجا کے نام کے جلتے دیئے دیکھے ہیں...میرا اندازہ درست ہے نا...؟؟تم راجا کو پسند کرتی ہو...

رائٹ...؟؟"اسد شیرازی دوستانہ انداز میں پوچھ رہے تھے...ابیہا حیران پریشان سی فقط اثبات میں سر ہلا کر رہ گئ...

"تم فکر مت کرو...اگر تم نہیں چاہتی فراز آفندی سے شادی کرنا تو کوئ بات نہیں...میں انکار کر دوں گا انہیں...آخر ہماری بیٹی کی خوشی سے زیادہ کیا عزیز ہو سکتا ہے ہمیں..."اسد شیرازی نے لمحوں میں کوئ پلان بنایا تھا...تبھی مسکرا کر اسے دیکھا...وہ جو بے یقینی سے انہیں ہی تک رہی تھی بے چین سی ہو کر سر جھکا گئ...بھلا اسد شیرازی سے اتنی اچھائ کہ امید کہاں تھی...

"اب تم چاہو تو جا سکتی ہو اپنے روم میں...خوش رہا کرو میرا بچہ...اداسی جچتی نہیں تمہارے چہرے پر..."محبت بھرے لہجے میں کہا تھا...ابیہا فورا اٹھی اور تیز قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھی جبکہ پیچھے اسد شیرازی کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ ابھری تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

#چشمِ_نم...

#آیت_نور...

قسط نمبر 42...

اگلے روز اتوار تھا... یونیورسٹی سے چھٹی تھی... وہ اپنے ڈیڈ مراد بخاری کے وکیل کے پاس جانے کے ارادے سے تیار ہو کر کمرے سے نکلی...

گولڈن گاؤن کے اوپر گولڈن اور بلیک اسکارف سے نفاست سے کیے گئے حجاب میں اس کا چہرہ تر و تازہ لگ رہا تھا... باوقار چال چلتی وہ سیڑھیاں اتر رہی تھی... تبھی اسد شیرازی بھی کہیں جانے کے لیے نکل رہے تھے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ابیہا..." وہ لاؤنج سے نکل رہی تھی جب اسد شیرازی نے اسے پکارا... دل ہی دل میں شدید کوفت محسوس کرتی ہوئی وہ مڑی...

"جی..." لبوں پر بیزاریت بھری مسکراہٹ لیے وہ ان کی جانب دیکھ رہی تھی جو تھری پیس سوٹ میں ملبوس کہیں جانے کے لیے تیار تھے... عموماً وہ اتوار کا دن گھر رہ کر ہی گزارتے تھے لیکن آج نہ جانے کہاں کی تیاری تھی...

"آج تو اتوار ہے نا... یونیورسٹی سے تو آف ہے... پھر کہاں جا رہی ہو...؟؟" اسد شیرازی نے خاصی جانچتی نگاہوں سے اسے دیکھا تھا...

"وہ... مم... مجھے... ہاں... اپنی ایک فرینڈ کی طرف جانا تھا... اس کے گھر پارٹی ہے نا... تو اس نے انوائیٹ کیا تھا..." بالآخر اس نے بہانہ بنا ہی لیا... لیکن اس کی آواز کی لڑکھڑاہٹ محسوس کر کے اسد شیرازی نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا...

"ہمم... ٹھیک ہے... جاؤ... لیکن احتیاط سے..." اسد شیرازی کے کہنے پر وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھی... زندگی میں کبھی جھوٹ بولا نہیں تھا اب اسے یوں جھوٹ پر جھوٹ بولنا خاصا مشکل لگ رہا تھا... اس نے سادہ اور خالص زندگی گزاری تھی... اب یہ سب

Do not copy or distribute without permission of the author

اسے دوغلا پن لگ رہا تھا جو اس میں بالکل نہ تھا... اس کے دل میں جو ہوتا وہ اس نے کبھی چھپانے کی کوشش نہ کی تھی... دلی جذبات چہرے سے عیاں ہوتے تھے... اب چھپانا مشکل ہوتا جا رہا تھا..... تبھی اسد شیرازی کے سامنے بات کرتے ہوئے ہچکچا جاتی تھی...

وہ تیز قدموں سے آ کر گاڑی میں بیٹھی... جہاں راجا پہلے ہی ڈرائیونگ سیٹ پر موجود تھا... وہ اسے پہلے سے ہی انفارم کر چکی تھی کہ وہ ریڈی ہے جانے کے لیے... تبھی راجا اس سے پہلے ہی نیچے آ چکا تھا...

اسے گہرے گہرے سانس لیتے دیکھ کر راجا چونک سا گیا...

"کیا ہوا...؟؟ آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے نا..." اسے تشویش نے آ گھیرا...

"ہاں... میں ٹھیک ہوں... چلیں...؟؟" اس نے آواز دباتے ہوئے راجا سے کہا ساتھ ہی بیک ویو مرر کی جان اشارہ کیا... راجا کی نظریں بھی اس سمت اٹھیں... سامنے اندرونی دروازے کے قریب اسد شیرازی کھڑا تھا... جس کی سلگتی ہوئی پر سوچ نگاہیں ان دونوں کی پشت پر ہی جمی تھیں... سر جھٹکتے ہوئے راجا نے گاڑی اسٹارٹ کی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ان کی گاڑی کے نکلتے ہی اسد شیرازی نے کسی کو فون ملایا تھا..."راجا ابھی نکلا ہے ایبہا کے ساتھ گھر سے...اپنے بندوں سے کہو ان کا پیچھا کریں...اور مجھے بتائیں کہ وہ دونوں کہاں گئے ہیں...اور بہت ذمہ داری سے کام کرنا...وہ بہت چالاک بندہ ہے...اسے ذرا سی بھنک بھی نہیں پڑنی چاہیے کہ اسے فالو کیا جا رہا ہے..."اپنی بات مکمل کر کے اسد شیرازی نے مقابل کو سنا...پھر فون کاٹ دیا...باہر جانے کا ارادہ کینسل کر کے وہ واپس مڑ گئے...ان کا رخ راجا کے کمرے کی طرف تھا...

"کیا ہوا...؟؟آپ اتنی ٹینس کیوں تھیں گاڑی میں بیٹھتے وقت...؟؟"راجا نے مین روڈ پر گاڑی ڈالنے کے بعد اسے مخاطب کیا...

"ابتہاج...پتا نہیں کیوں مجھے ایسا لگتا ہے انکل کو مجھ پر شک ہو گیا ہے کہ میں ان کے بارے میں سب جانتی ہوں..."وہ دھیمی آواز میں کہہ گئی...

راجا نے سرسری سی ایک نگاہ اس پر ڈالی...

www.classicurdumaterial.com
CLASSIC URDU MATERIAL
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"آپ کو ایسا کیوں لگا...؟؟" راجا کو بھی اس بات کا اندازہ تو ہو ہی گیا تھا لیکن پھر بھی اس نے ابیہا سے پوچھنا مناسب سمجھا...

جواب میں ابیہا نے رات میں اور ابھی کچھ دیر پہلے اپنے اور اسد شیرازی کے درمیان ہونے والی گفتگو کہہ سنائی...

راجا کے لب بھنچ گئے تھے... کافی دیر تک دونوں کے درمیان خاموشی چھائی رہی...

"ٹھیک ہے... اگر اسے معلوم پڑ ہی گیا ہے اس بارے میں... تو ہم بھی اب اس کے اگلے وار کا انتظار کریں گے... بہت جلد اس کھیل کا اختتام ہونے والا ہے... آپ فکر مت کریں... جب تک میں ہوں آپ کو کچھ نہیں ہونے دوں گا..... اس بار شکست اسد شیرازی کا مقدر ہی ٹھہرے گی..." بے تاثر لہجے میں کہتے ہوئے اس نے اپنی توجہ ڈرائیونگ پر مرکوز کر دی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/Classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ راجا کے کمرے تک آئے تھے... ہینڈل گھمایا تو دروازہ لاکڈ ملا... انہیں غصہ تو بہت آیا... ان ہی کے گھر میں رہتے ہوئے وہ کمرے کو لاک کر کے رکھتا تھا... مطلب کچھ تو تھا جسے چھپانے کی کوشش کی جا رہی تھی...

اسد شیرازی نے ملازم کو بلایا... ڈپلیکیٹ کیز منگوا کر دروازہ کھلوایا... اس کے بعد ملازم کو جانے کا اشارہ کیا...

ہینڈل گھما کر کمرے میں داخل ہوتے ہوئے انہوں نے ایک طائرانہ نگاہ پورے کمرے پر ڈالی... بظاہر سب کچھ ٹھیک تھا... کچھ غیر معمولی نہیں لگ رہا تھا کمرے میں... وہ سب سے پہلے چلتے ہوئے وارڈروب تک آئے... وہاں نفاست سے راجا کے کپڑے ہینگ کیے گئے تھے... ان کی نگاہیں کچھ ڈھونڈنے میں مگن تھیں... کپڑے ادھر ادھر کرتے انہیں وہی ہڈ والی جیکٹ دکھائی دی جو کل نیوز میں دکھائی گئی فوٹیج میں انسپکٹر بلاول رضا کو لے جانے والے شخص نے پہنی تھی... ایک ہاتھ سے جیکٹ کو چھوتے ان کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ ابھری...

Do not copy or distribute without permission of the author

انتہائی احتیاط سے انہوں نے پوری وارڈروب چھان ماری... لیکن وہاں کچھ بھی نہ تھا سوائے کپڑوں کے... ایک جگہ تہہ شدہ کپڑے رکھے تھے جن میں سب سے نیچے نظر آتی ایک قمیض پر ان کی نگاہ پڑی... کچھ چونک کر وہ قمیض نکالی... اس کی تہیں کھولیں تو وہ آٹھ سے نو سالہ بچے کی شرٹ تھی... اسد شیرازی چونکے...

اتنے چھوٹے سائز کی شرٹ وہ بھی راجا کے پاس...؟؟ یہ بھلا کس کی شرٹ ہو سکتی ہے... پر سوچ نگاہیں شرٹ پر جمی تھیں... ذہن کہیں پیچھے دوڑ رہا تھا... مراد بخاری کے دل میں خنجر اتارنے کے بعد جب وہ ڈھلوان کی جانب اتر کر چھپے تھے تب ایک بچہ مراد بخاری کی گاڑی سے ہی اتر کر ان کے تڑپتے وجود کی طرف بڑھا تھا جس کی عمر بھی تقریباً آٹھ سے نو سال تھی... اور یہ قمیض... ہاں یہی قمیض... یہی رنگ اس نے زیب تن کر رکھا تھا... اسد شیرازی کو وہ منظر بھولا نہیں تھا... تو کیا... راجا وہی دوست ہے ابیہا کا... بچپن کا... جس پر قتل کا الزام لگنے کے بعد اسد شیرازی مطمئین سے ہو گئے تھے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دوبارہ ان کی زندگی میں داخل ہوا... ان کا بھروسہ جیتا... ان کے قابل اعتماد بندوں میں شامل ہوا... یہ کوئی اتفاق نہیں تھا... شاید وہ اپنے انتقام کی خاطر ہی ان تک پہنچا تھا... اسد شیرازی نے مختلف دراز چیک کرنے شروع کیے... الماری کے اندرونی دراز میں چند پیپر زپڑے تھے... آنکھیں سیکڑ کر اسد شیرازی وہ پیپر زپڑھنے لگے... وہ راجا کے ہی ڈاکومینٹس تھے... جن میں اس کا نام راجا ہی درج تھا... جبکہ اسد شیرازی کو اچھی طرح یاد تھا کہ مقدمے کے درمیان جب سماعتوں کے لیے وہ ابیہا کے ساتھ جاتے تھے تب اس کا نام ابتہاج ہی لیا جاتا تھا... اس کا مطلب... یہ سارے ڈاکومینٹس جعلی تھے... جس طرح ابتہاج آفندی راجا کا روپ لیے ان کی زندگی میں آیا تھا ویسے ہی اس نے نقلی ڈاکومینٹس بنوائے تھے... تاکہ اسد شیرازی کو کسی قسم کا شک نہ ہو...

گارڈ تعینات کرنے سے پہلے اسد شیرازی نے اس کے بارے میں سرسری سی تحقیقات کروائی تھیں اور اس کے ڈاکومینٹس پر وہی تفصیلات دیکھ کر جو اس نے اپنی زبان سے بتائی تھیں وہ مطمئین ہو گئے تھے... کبھی سوچا بھی نہیں تھا کہ بچپن کے اس ڈرپوک سے بچے میں اتنی ہمت اور طاقت آجائے گی کہ وہ ان کے مقابل, ان سے بدلہ لینے کے لیے آ کھڑا ہو گا...

Do not copy or distribute without permission of the author

مزید تلاشی لینے کے بعد انہیں کچھ اور کاغذات بھی ملے تھے... وہ کاغذات جن پر ابیہا کے اسکیچز بنے تھے... جیل میں راجا کے ننھے ہاتھوں سے بنائی گئی پانچ سالہ ابیہا کی تصاویر... جن سے ثابت ہو چکا تھا کہ یہ راجا ماضی کا ابتہاج ہی ہے... نفرت کی ایک شدید لہر اٹھی تھی ان کے سینے میں... آستین کا سانپ بن کر وہ ان کے نزدیک رہتے ہوئے انہیں نقصان پہنچائے چلا جا رہا تھا اور اسد شیرازی... وہ اس پر اندھا اعتبار کیے دھوکا کھاتے چلے جا رہے تھے... یقیناً ابیہا بھی اس کی سچائی کے بارے میں جان چکی ہو گی تبھی اس کا رویہ ابتہاج کے ساتھ خاصا بہتر ہو چکا تھا... اسد شیرازی ان پیپرز کو پکڑے کسی گہری سوچ میں گم تھے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

❤❤❤❤❤

ایڈووکیٹ شہباز درّانی سے ان کی ملاقات ہو چکی تھی... اور ان سے اس بات کی تصدیق بھی ہو چکی تھی کہ عبدالواحد نے ابیہا کو جو کچھ بھی بتایا وہ حرف بہ حرف سچ تھا...

وکیل انکل سے ہی اسے کنفرم معلوم ہو گیا تھا کہ اس کی جائیداد دس ہزار کروڑ ہی تھی... لیکن اسے اسد شیرازی نے فقط دو سو کروڑ بتائی تھی... وکیل صاحب نے جب بھی کسی کام کے سلسلے میں ایہا سے ملنے کی کوشش کی تبھی اسد شیرازی نے کوئی نہ کوئی رکاوٹ کھڑی کر دی.... ان کے سامنے بھی اسد شیرازی نے اپنا اچھا روپ ہی ظاہر کیا تھا... نہ جانے کتنی بار وہ وکیل صاحب گھر بھی آ چکے تھے ایہا سے ملنے لیکن ہر بار اسد شیرازی نے بہانے تراشے... کبھی یہ کہہ کر کہ ایہا گھر نہیں... کبھی یہ کہہ کر کہ وہ سو رہی ہے... ڈسٹرب کرنا مناسب نہیں... کبھی کوئی اور عذر...

تین بار تو راستے میں ہی ان کا ایکسیڈنٹ کروا دیا گیا تھا جس کے سبب وہ ایہا تک پہنچ ہی نہ پائے... جو بھی ضروری کاغذات سائن کروانے ہوتے وہ اسد شیرازی وکیل صاحب سے خود لے جاتے... ایہا سے سائن کرواتے اور انہیں واپس کر دیتے... کبھی اگر ایہا کے ڈاکومنٹس یا تصاویر وغیرہ کی ضرورت ہوتی وہ بھی اسد شیرازی خود ہی اپنے بندوں کے ذریعے وکیل صاحب کو بھجوا دیتے... وکیل صاحب بھی خاموش ہو جاتے کہ روز بروز بزنس کی دنیا میں بڑھتے ان کے نام کو دیکھ کر ان سے کچھ کہہ نہیں سکتے تھے... ان سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہی ابیہا کو یہ بھی معلوم ہوا کہ اسد شیرازی اب تک اس کی جائیداد میں سے پانچ سو کروڑ ہضم کر چکے ہیں...اس کے اخراجات کے نام پر...

اسے غصہ تو بہت آیا...لیکن ضبط کرتے ہوئے اس نے وکیل صاحب سے صاف کہہ دیا کہ اگر اب اسد شیرازی ان سے کسی قسم کی کوئی رقم کا مطالبہ کریں تو انہیں صاف جواب دیا جائے...اگر رقم کی ضرورت ہو گی تو وہ خود آ کر لے جائے گی...

وہ لوگ وکیل صاحب کے گھر سے نکل رہے تھے جب راجا کی بے ساختگی میں اٹھی نگاہ ایک جانب گئی...ان کی گاڑی سے کافی فاصلے پر ایک سفید گاڑی کھڑی تھی جس میں بیٹھا آدمی گیٹ پر ہی نظریں جمائے بیٹھا تھا...انہیں گیٹ سے نکلتے دیکھ کر اور راجا کی اپنی جانب اٹھی نظروں کو محسوس کر کے وہ بوکھلاہٹ کا شکار ہوا تھا...اس کی بوکھلاہٹ اور بے چینی کو راجا نے اتنی دور سے بھی محسوس کر لیا تھا...وہ شخص ادھر ادھر دیکھتا انہیں یہ تاثر دینے کی کوشش کر رہا تھا کہ وہ کسی کا انتظار کر رہا ہے...راجا نے خاموشی سے گاڑی اسٹارٹ کی...ابیہا پہلے ہی بیٹھ چکی تھی گاڑی میں...

Do not copy or distribute without permission of the author

گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے راجا کی نظریں بیک ویو مرر پر ہی تھیں...ان کی گاڑی کے پیچھے دو گاڑیاں چھوڑ کر وہی سفید گاڑی آ رہی تھی جو وکیل کے گھر کے باہر تھی...یقیناً کوئی انہیں فالو کر رہا تھا...راجا نے لب بھینچتے ہوئے گاڑی کی اسپیڈ بڑھائی...اس سفید گاڑی کے ڈرائیور نے بھی اسپیڈ بڑھا دی تھی...

راجا نے کچھ دیر بعد اسپیڈ سلو کی...پچھلی گاڑی بھی سلو ہو چکی تھی...تو اس کا شک صحیح نکلا...پیچھا کرنے والا کون تھا یہ تو وہ نہیں جان سکا...لیکن پہلے سے چوکنا ضرور ہو گیا تھا...البتہ ابیہا کو اس بارے میں کچھ بتانا اس نے مناسب نہ سمجھا کہ خوامخواہ پریشان ہوتی رہے گی وہ...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

💕💕💕💕💕

"ہیلو سر..."اسد شیرازی نے کال ریسیو کی تو دوسری طرف سے انہیں مخاطب کیا گیا تھا..."ہاں بولو..."وہ ابھی تک راجا کے کمرے میں ہی تھے..."سر...جو تصویر آپ

نے ای میل کی تھی وہ آدمی اور ساتھ آپ کی بیٹی اس وقت وکیل شہباز درانی کے گھر آئے ہیں... میں بھی وہیں وکیل کے گھر کے باہر ہی موجود ہوں..." ان کے خاص کارندے نے اطلاع دی تھی... ایک استہزائیہ مسکراہٹ نے اسد شیرازی کے چہرے کا احاطہ کیا... "ٹھیک ہے... نظر رکھو ان پر... وہاں سے نکل کر اور کس جگہ جاتے ہیں ہر بات کی خبر دیتے رہنا مجھے..." کہہ کر کال ڈسکنکٹ کر دی گئی...

❤❤❤❤❤

اسد شیرازی کو سارا کمرہ چھاننے کے بعد بھی مزید کوئی انفارمیشن نہیں مل سکی تھی... سب چیزیں پہلے کی طرح احتیاط سے رکھتے ہوئے ان کا ہاتھ اس ہڈ والی جیکٹ سے ٹکرایا... اس کی جیب میں کچھ سخت سا محسوس ہوا تھا... چونک کر انہوں نے جیکٹ کی طرف دیکھا... پھر اس کی جیب میں ہاتھ گھسایا... ہاتھ جب باہر نکالا تو اس میں ایک کارڈ موجود تھا... شاید اس رات کی فرسٹریشن اور ذہنی پریشانی سے ملنے والی تھکاوٹ کے باعث راجا

Do not copy or distribute without permission of the author

بھول گیا تھا اس کارڈ کو سنبھال کر رکھنا... اسد شیرازی نے بغور اس کارڈ کو دیکھا... کمانڈوز کا SSG آنکھیں سکوڑے وہ کارڈ پر لکھے الفاظ پڑھنے میں مگن تھے... جہاں لوگو بنا تھا... اور ساتھ ہی باریک الفاظ میں اس کا مکمل نام لکھا تھا... "کیپٹن ابتہاج آفندی..." نام کے سامنے ایک تصویر بھی موجود تھی جس میں ابتہاج عرف راجا ایک مختلف روپ میں تھا... ٹیبر ڈ ابتہاج آفندی...

نیلی آنکھوں والا وہ لڑکا... جس کی شکل کافی حد تک مرزا جمال آفندی سے ملتی تھی...

اسد شیرازی کے کانوں میں مرزا جمال آفندی کی آواز گونجی.... "میرے بیٹے کا نام بھی راجا تھا... تمہیں دیکھ کر مجھے گمان ہوا شاید میرا بیٹا میرے سامنے آن کھڑا ہوا ہے... لیکن نہیں... کیونکہ میرے بیٹے کی آنکھوں کا رنگ بھی نیلا تھا... میری آنکھوں کی طرح..." ایک اور آواز اسد شیرازی کے کانوں میں سنائی دی... ہاسپٹل میں حمدانی کے ذخمی گارڈ کی آواز...

"سر ہم نے اس ڈاکٹر کی شکل نہیں دیکھی... منہ پہ ماسک پہن رکھا تھا اس نے... ہاں لیکن... اس کی آنکھیں ضرور دیکھی تھیں.... گہری نیلی آنکھیں تھیں اس کی..." ذہن

Do not copy or distribute without permission of the author

میں گونجتی مختلف آوازوں میں الجھتے ہوئے اسد شیرازی کی نظریں کارڈ میں موجود ابتہاج آفندی کی گہری نیلی آنکھوں پر جمی تھیں...اس ابتہاج آفندی میں اور موجودہ راجا میں صرف یہی فرق تھا...اس کی بیئرڈ تھی جبکہ راجا کی کلین شیو...اس کی آنکھیں گہری نیلی تھیں جبکہ راجا کی گہری سیاہ...مطلب...حمدانی کو مارنے والا بھی یہ راجا ہی تھا...اور راجا...یعنی ابتہاج آفندی...مرزا جمال آفندی کا وہی بیٹا تھا جو بچپن میں کھو گیا تھا کہیں...

ایک ایک کر کے تمام کڑیاں ملتی گئیں...تمام گتھیاں سلجھتی گئیں...اسد شیرازی کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ ابھری..."اب دیکھنا تم ابتہاج آفندی عرف راجا....میں تمہارے ساتھ کرتا کیا ہوں...مجھے دھوکہ دینے چلے تھے تم...ایسا سبق سکھاؤں گا کہ موت کو بھی ترسو گے تم...جانتے نہیں ہو ابھی اسد شیرازی کو تم...اتنی آسانی سے تو تمہیں اپنی پلاننگ خراب نہیں کرنے دوں گا..."شعلہ بار نگاہیں کارڈ پر جمائے ان کی بڑبڑاہٹ سنائی دی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں گھر آئے تو اسد شیرازی لاؤنج میں نہیں تھے... ورنہ وہ جب بھی گھر میں ہوتے اکثر لاؤنج میں ہی پائے جاتے... وہ دونوں یہ سوچتے ہوئے کہ وہ ابھی تک گھر نہیں لوٹے ہوں گے اپنے اپنے کمروں کی جانب بڑھ گ ئے... راجا نے کمرے کی چابی نکال کر لاک کھولا... دروازہ کھولتے ہی اسے عجیب سا احساس ہوا.. چند پل رکنے کے بعد وہ محتاط سا اندر داخل ہوا... کچھ تو بدلا بدلا تھا... کمرے کی فضا میں کوئی خوشبو سی رچی بسی تھی... راجا کے ذہن نے فوراً اس خوشبو کو پہچانا تھا... یہ اسی پرفیوم کی خوشبو تھی جو اسد شیرازی استعمال کرتے تھے... بہت بار ان کے پاس کسی کام کے لیے جاتے ہوئے اکثر یہی خوشبو اس کے نتھنوں سے ٹکراتی تھی... لیکن یہ خوشبو آج اس کے کمرے میں کیوں...؟؟ تو کیا اس کی غیر موجودگی میں اسد شیرازی اس کے کمرے میں آیا تھا...؟؟ اگر ہاں تو کیا کرنے...؟؟

سوچتے ہوئے راجا نے وارڈروب کھولی... وہاں بھی سب کچھ ویسے ہی موجود تھا جیسے وہ چھوڑ کر گیا تھا... وہ باری باری ہر چیز چیک کرنے لگا... سب کچھ جوں کا توں رکھا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author

ویسے بھی اس کی دانست میں الماری میں ایسا کچھ تھا ہی نہیں کہ جس کے باعث اسد شیرازی شک کر سکتا... وہ تیزی سے بالکونی کی طرف آیا... وہاں تین درمیانے سائز کے گملے پڑے تھے جن میں ان ڈور پلانٹس لگے تھے... ان گملوں کے پیچھے سے راجا نے کچھ نکالا... وہ لیپ ٹاپ تھا اس کا... جسے اس طرح سے گملوں کی اوٹ میں کر رکھا تھا کہ کسی کی نگاہ اس پر نہیں جا سکتی تھی... اس کا لیپ ٹاپ بھی وہیں موجود ہونے کا مطلب تھا اسد شیرازی کو کچھ نہیں ملا اس کے روم سے... مطمئین ہوتا وہ واپس کمرے میں آیا... لیکن وہ اس بات کو نظر انداز نہیں کر سکتا تھا... اسد شیرازی کا اس کے کمرے میں آنے کا مطلب یہ تھا کہ اسے راجا پر شک ہو چکا تھا... راجا کے پاس وقت کم تھا... اور اسے جو بھی کرنا تھا جلد از جلد کرنا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"ہیلو..." دوپہر کے دو بج رہے تھے جب اسد شیرازی نے فراز آفندی کو کال کی...

"جی انکل...؟؟"فراز آفندی جینی سے بات کرنے میں مگن تھا تبھی اسد شیرازی کی کال اسے ناگوار گزری تھی...

"تم سے کچھ ضروری بات کرنی ہے...ابھی آدھے گھنٹے میں بلیو مون ریسٹورنٹ پہنچو..." اسد شیرازی نے مطلب کی بات کی تھی...

"کیا بات کرنی ہے انکل...فون پر ہی بتادیں نا...میں بزی ہوں ابھی..."سامنے اسکرین پر نظر آتی جینی کو فلائنگ کس دیتے ہوئے اس نے فون پر اسد شیرازی سے کہا تھا...

"فون پر بات نہیں ہو سکتی...جلد سے جلد پہنچو جہاں میں نے کہا ہے..."اسد شیرازی نے خشک لہجے میں کہتے ہوئے بات ختم کی...فراز آفندی منہ بسور کر رہ گیا...

تقریباً تین بج رہے تھے جب وہ دونوں آمنے سامنے بیٹھے تھے...

"ایسی بھی کیا آفت آ گئی ہے انکل...جو اتنی ایمرجنسی میں بلوایا مجھے...آپ کو پتا بھی ہے آج ہماری واپسی کی فلائٹ ہے...اس کی تیاری بھی کرنی ہے ابھی..."فراز آفندی کے منہ کے زاویے بگڑے تھے....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"آفت آئی نہیں لیکن آنے والی ہے.... کینسل کر دو جانا... میں جمال سے بات کر لوں گا خود... اتنی لمبی پلاننگ خاک میں مل جائے گی... سارا کھیل بگڑ جائے گا... ایک چھوٹا سا کام کہا تھا تم سے... وہ بھی نہیں کر پائے تم... کہا بھی تھا ابیہا کو اپنے پیار کے چنگل میں پھنساؤ کہ وہ کسی اور کی طرف دیکھ بھی نہ پائے... لیکن تم.... تمہیں اپنی عیاشیوں سے ہی فرصت نہیں..." اسد شیرازی کو شدید تپ چڑھی تھی...

"اب میں کیا کروں انکل... وہ ہے ہی اتنی نخریلی سی... ویسے بھی مجھے اس میں کوئی انٹرسٹ ہی نہیں... ایسی گھریلو سی لڑکی... میرے ٹائپ کی نہیں ہے وہ...." فراز آفندی کے لہجے میں بیزاریت تھی... اسد شیرازی کا دل چاہا اس کا سر کسی دیوار میں دے ماریں...

"لڑکی گھریلو ہو یا ماڈرن... لڑکی لڑکی ہی ہوتی ہے... اور تمہیں اس میں انٹرسٹ لینے کو کس نے کہا ہے... اس کی دولت میں انٹرسٹ لو... اگر اب بھی ہوش کے ناخن نہ لیے تو... ساری محنت بے کار جائے گی... سر پکڑ کر روتے رہنا پھر..." اسد شیرازی کے لہجے پر پہلی بار فراز آفندی نے بغور انہیں دیکھا....

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"کیا مطلب...؟؟ کچھ ہوا ہے کیا...؟؟ نکاح کینسل ہو گیا ہے تو کیا ہوا...دوبارہ سے نکاح رکھ لیں نا....میں تو ابھی اسی وقت تیار ہوں نکاح کے لیے..."اس نے آخری بات قدرے لاپرواہی سے کہی تھی...

"ہاں لیکن اب لڑکی راضی نہیں ہے تم سے نکاح کے لیے..."اسد شیرازی نے اس کے سر پر بم پھوڑا...

"کیا...؟؟ لیکن کیوں...جمعہ کو تو راضی تھی...اچھی بھلی پارلر بھی گئی تھی...اب ایک دن میں کیا ہو گیا...؟؟"وہ بھی پریشان نظر آنے لگا....اسد شیرازی نے دونوں ہاتھوں کی انگلیاں آپس میں پھنسائیں...

"مجھے لگتا ہے اسے ہماری سچائی معلوم ہو چکی ہے...آج وہ وکیل کے پاس بھی گئی ہے...کچھ نہ کچھ تو چل رہا ہے اس کے دماغ میں...میرے سامنے باقاعدہ انکار بھی کر چکی ہے تم سے شادی کے لیے....اسے تسلی دینے کے لیے میں نے کہہ تو دیا ہے اسے کہ میں تم لوگوں سے معذرت کر لوں گا اس نکاح کے لیے...لیکن مجھے یہ فکر کھائے جا رہی ہے کہ

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ سونے کی چڑیا ہمارے ہاتھ سے نکل جائے گی...اس سے پہلے اس کے پر کاٹ کر اسے پنجرے میں بند کرنا ہی پڑے گا..."اسد شیرازی کچھ سوچنے لگے تھے...

"آپ کہنا کیا چاہتے ہیں انکل...کیا چل رہا ہے آپ کے دماغ میں...صاف صاف کہیں نا...کیا پلان ہے آپ کا...؟؟"فراز آفندی نے آنکھیں سکوڑ کر انہیں دیکھا...

اسد شیرازی نے آنکھوں میں شاطرانہ چمک لیے اسے دیکھا...

"پلان یہ ہے کہ آج رات میں راجا کو کسی کام سے بھیجوں گا باہر...رات دس بجے تک ابیہا اپنے کمرے میں جا چکی ہوتی ہے...تم راجا کے واپس آنے سے پہلے پہلے ٹھیک ساڑھے دس بجے ابیہا کے کمرے میں جاؤ گے...اسے اغواء کرو گے...گھر سے کچھ فاصلے پر ایک عدد گاڑی بمع ڈرائیور بھی فراہم کر دی جائے گی تمہیں...اپنی گاڑی مت لے کر آنا...

ڈرائیور تمہیں میرے ایک اڈے پر لے جائے گا...وہاں لے جاؤ گے تم ابیہا کو...

بس اس کے ساتھ ایک رات گزارنی ہے تمہیں...اس کے دامن کو داغدار کر دو گے تو وہ کسی کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہے گی...میڈیا پر یہ خبر آنے کے بعد وہ کسی اور سے

Do not copy or distribute without permission of the author

شادی کرنے کا تو سوچے گی بھی نہیں... دنیا کی نظر میں مجبوراً مجھے اس کی شادی تم سے کروانی پڑے گی... اور نہ چاہتے ہوئے بھی اسے تم سے ہی شادی کرنی پڑے گی... یوں ہماری پلاننگ بھی کامیاب رہے گی... اس کے بعد تم جب چاہو اس کے ساتھ اپنی راتیں رنگین کرنا... چند ماہ رہ گئے ہیں اس کی عمر کے تئیس سال پورے ہونے میں... کچھ وقت تو لگے گا اسے سنبھلنے میں... وہ دنیا کے سامنے سر نہیں اٹھا سکے گی... دنیا کا سامنا نہیں کر سکے گی... یہ چند ماہ گزرتے ہی اسے تمہارے ساتھ رخصت کر دیا جائے گا... پوری دنیا کے سامنے... دھوم دھام سے... آفیشلی تم ففٹی پرسنٹ کے مالک بن جاؤ گے... باقی ففٹی پرسنٹ میرے نام کروا دینا... اس کے بعد تم جیسا چاہو سلوک کرنا اس کے ساتھ..." اسد شیرازی نے شیطانی مسکراہٹ لبوں پر جمائے اسے تمام پلاننگ بتائی تھی... چند لمحوں بعد وہ دونوں قہقہہ لگا کر ہنسے تھے...

#چشم_نم...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

#آیت_نور...

قسط نمبر 43...

(فلیش بیک...)

ہفتے کا دن....

شام کا وقت تھا... وہ اسد شیرازی کے کسی کام سے ہی گیا تھا... ان کا کام نپٹا کر راحم (اس کے مشن میں شامل ٹیم کا فرد) سے ملاقات کی..

کچھ ضروری باتیں اس سے ڈسکس کیں... اور واپس چلا آیا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
CLASSIC URDU MATERIAL

عادتاً قدموں کی چاپ پیدا کیے بغیر ہی وہ اندر داخل ہوا... جب نگاہ سامنے لاؤنج میں بیٹھے اسد شیرازی پر پڑی... وہ ارد گرد سے بے گانہ ہوئے بغور نیوز چینل کو دیکھ رہے تھے... راجا کی جانب ان کی پشت تھی تبھی اسے آتے ہوئے دیکھ نہ سکے... راجا نے ایک نگاہ سامنے اسکرین پر ڈالی... وہاں رائل ہوٹل کی سی سی ٹی وی فوٹیج چل رہی تھی... جس میں راجا سب انسپکٹر بلاول رضا کو گھسیٹتا ہوا لے جا رہا تھا... بے شک اس کا چہرہ واضح نہ تھا لیکن اسد شیرازی کے انداز سے وہ سمجھ گیا تھا کہ جیکٹ سے وہ اسے پہچان گ ئے ہیں... اور اب یقیناً اس کی اصلیت جاننے کی کوشش بھی کریں گے... ذہن میں آنے والے وقت کی حکمتِ عملی طے کرتا وہ اسد شیرازی کی نگاہوں میں آئے بغیر وہیں سے مڑتا واپس جا چکا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

❤❤❤❤❤

اتوار کا دن...

صبح ابیہا نے جب اسے میسیج کیا کہ وہ ریڈی ہے وکیل کے ہاں جانے کے لیے... وہ فوراً نیچے آیا... اسد شیرازی وہاں موجود نہیں تھے... وہ پہلے ناک کر کے اسد شیرازی کے روم میں آیا...

"وہ... سر... میں کچھ کام سے جا رہا ہوں... ابیہا کے ساتھ... بس آپ سے اجازت لینی تھی..." وہ کمرے میں داخل ہونے کے بعد مؤدبانہ لہجے میں پوچھ رہا تھا... اسد شیرازی نے گہری نگاہوں سے اسے دیکھا... چند لمحے کچھ سوچتے رہے...

"ہمم.... جاؤ..." بالآخر ہنکارا بھر کر اجازت دی... راجا خاموشی سے نکل آیا... مقصد صرف یہ تھا کہ اسد شیرازی جان جائے کہ وہ باہر جا رہا ہے...

کچھ ہی دیر بعد وہ گاڑی میں بیٹھا ابیہا کا انتظار کر رہا تھا... توقع کے عین مطابق اسد شیرازی نہ صرف اپنے روم سے باہر نکل آئے تھے... بلکہ ابیہا سے چند سوالات بھی کیے تھے... اور گھر سے گاڑی نکالتے وقت راجا نے بیک ویو مرر سے اسد شیرازی کی نگاہوں میں موجود آگ کی تپش بھی دیکھی تھی... مسرور سی مسکراہٹ اس کے لبوں پر مچلی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

پھر وکیل کے گھر کے باہر اس سفید گاڑی والے نامعلوم آدمی کو دیکھ کر بھی راجا سمجھ چکا تھا کہ اسد شیرازی شک میں پڑ چکا ہے...

جب راجا اور ایہا وکیل کے گھر سے واپس آئے تب وہ کچھ سوچتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھا... ایہا پہلے ہی اپنے کمرے میں جا چکی تھی... کن اکھیوں سے ارد گرد کا جائزہ لیتے ہوئے راجا نے لاک میں چابی گھمائی... ساتھ ہی ہینڈل پر بغور کچھ دیکھنے لگا... چند لمحوں بعد اس کے لبوں پر فاتحانہ مسکراہٹ بکھری تھی... دروازے کے ہینڈل پر اس نے سیاہی کے چھوٹے چھوٹے نقطے بنائے تھے... جو بظاہر محسوس نہ ہوتے تھے... لیکن غور سے دیکھنے پر نظر آتے تھے... صبح پانچ بجے راجا نے یہ کارنامہ سرانجام دیا تھا جب اسے یقین تھا کہ سب سو رہے ہوں گے...

وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ اس کے حوالے سے شک میں مبتلا ہونے کے بعد اسد شیرازی اس کے کمرے کی تلاشی ضرور لینے لے گا.... اور وہ اس بارے میں سب انتظامات کرنے کے بعد ہی ایہا کے ساتھ نکلا تھا...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اس کی توقع کے عین مطابق اسد شیرازی اس کے روم میں آیا تھا... کیونکہ ہینڈل پر موجود سیاہی کے نشانات ہاتھ کی حرارت محسوس کرتے تھوڑے پھیل سے گئے تھے... جس کا واضح مطلب تھا کہ اس کے جانے کے بعد اس کے روم کو کھولا گیا ہے...

گہری سانس بھرتے ہوئے اس نے دروازہ کھولا... دروازے کی چوکھٹ پر گلیٹرز کی نامعلوم سی لکیر کو پھلانگتا ہوا وہ اندر داخل ہوا...

اندر داخل ہوتے ہی دوسرا ثبوت ملا تھا اسے اسد شیرازی کی اس کے کمرے میں آمد کا... کیونکہ کمرے میں اس کے مخصوص پرفیوم کی خوشبو پھیلی تھی... راجا نے استہزائیہ مسکراہٹ لیے دہلیز پر موجود گلیٹرز کی اس لکیر کو دیکھا جو اسی نے بنائی تھی... سارا فرش شفاف اور چمکدار ہونے کی وجہ سے وہ لکیر زیادہ واضح نہیں تھی...

راجا نے نیچے بیٹھ کر بغور فرش کو دیکھا... کمرے کے فرش میں کہیں کہیں وہی گلیٹرز نظر آ رہے تھے... بالکل وہیں وہیں جہاں اسد شیرازی کے قدموں کے نشانات تھے...

دروازے سے گزرتے وقت یقیناً دہلیز میں موجود لکیر پر اسد شیرازی کا پاؤں آیا تھا... اور یوں جس طرف بھی وہ گیا یا جہاں بھی رکا وہیں اس کے قدم نشان چھوڑ گئے تھے....

Do not copy or distribute without permission of the author

راجا اٹھا... سب سے پہلے بالکونی کی طرف گیا... گلیٹرز کے نشانات اس سمت بھی گئے تھے... یعنی اسد شیرازی بالکونی کی طرف بھی آیا تھا... راجا دھڑکتے دل کے ساتھ آگے بڑھا... شاید اسد شیرازی بالکونی کا سرسری سا جائزہ لے کر ہی واپس پلٹ گیا تھا.... کیونکہ بالکونی کے دروازے سے آگے گلیٹرز کے نشانات نہیں تھے... وہ ان ڈور پلانٹس کی طرف بڑھا... گملوں کے پیچھے اس کا لیب ٹاپ ویسے ہی رکھا تھا جیسے وہ خود رکھ کر گیا تھا... مطلب اسد شیرازی کی نگاہ اس لیب ٹاپ پر نہیں پڑی تھی... وہ لیب ٹاپ لیے واپس کمرے میں آیا...

پھر الماری کی طرف بڑھا...

وارڈروب کھولی... ایک بار پھر طنزیہ مسکراہٹ نے اس کے لبوں کا احاطہ کیا...

جانے سے پہلے وہ وارڈروب میں پرفیوم کا چھڑکاؤ کر کے اسے بند کر گیا تھا... اب وہاں پرفیوم کی بالکل ہلکی سی خوشبو موجود تھی جس کا مطلب یہی تھا کہ اس کے آنے سے پہلے اسد شیرازی اس کی وارڈروب کو کھول چکا ہے... اور اچھی طرح تلاشی بھی لی جا چکی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھی...ورنہ اگر وارڈروب کھولی نہ گئی ہوتی تو اب راجا کے کھولنے پر وارڈروب سے خوشبو کا ایک تیز جھونکا تو اس کے نتھنوں سے ضرور ٹکراتا...

راجا نے اپنی ہڈ والی جیکٹ کو چھوا...وہ جان بوجھ کر اس جیکٹ کو یہاں سامنے لٹکا کر گیا تھا تاکہ اسد شیرازی کا شک یقین میں بدل جائے کہ وہی ہے جس نے سب انسپکٹر کو مارا...

کا کارڈ...جس میں وہ اصل حلیے میں SSG جیکٹ کی جیب سے راجا نے اپنا کارڈ نکالا...

موجود تھا...احتیاط سے اس کارڈ کو پکڑ کر راجا نے آنکھوں کے قریب کیا...وہ اس کارڈ پر ایک خاص مائع لگا کر گیا تھا...جو بظاہر نظر نہیں آرہا تھا لیکن کوئی بھی اسے چھوتا تو خشک ہونے کے بعد اس پر فنگر پرنٹس واضح ہو جاتے...اسد شیرازی اس بات سے انجان اس کارڈ کو پکڑ چکا تھا...اس پر سے سب کچھ پڑھ کر راجا کی اصلیت جان چکا تھا اور اس کا ثبوت تھا کارڈ پر ظاہر ہوتے اس کے وہ فنگر پرنٹس...

راجا نے وارڈروب کا دوسرا دروازہ کھولا...

اندرونی دراز میں جھانکا...وہاں کچھ پیپرز پڑے تھے....وہی راجا کے نام کے نقلی ڈاکومینٹس کی کاپیز...جو اسد شیرازی کے پاس نوکری حاصل کرنے اور ابیہا کے گارڈ بننے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

سے پہلے اس نے اسد شیرازی کو جمع کروائے تھے... راجا نے ان پیپرز کو جس پوزیشن میں رکھا تھا اب اس پوزیشن سے ذرا سے ہلے ہوئے تھے پیپرز... ان پیپرز سے بھی چھیڑ چھاڑ کی گئی تھی... اس نے پیپرز نکالے... ان پر انگلیوں سے پکڑنے کے باعث نامحسوس سی سلوٹیں پڑی تھیں...

راجا نے بچپن میں اینجل کے بنائے گئے اسکیچز نکالے... ان کی ترتیب بھی بدلی ہوئی تھی... اسد شیرازی نے ہر ہر چیز کی تلاشی لی تھی...

بیڈ شیٹ بھی تھوڑی بے ترتیب سی ہو رہی تھی... نہ جانے کب تک اسد شیرازی اس کے روم میں رہا تھا...

آخر میں راجا نے سب سے اوپر بنے ایک خانے میں جھانکا... جہاں تہہ شدہ کپڑے رکھے تھے... وہاں سب سے نیچے راجا کی وہی قمیض رکھی تھی جو اسے بچپن میں اینجل نے گفٹ کی تھی... اور وہ اب تک اسے سنبھالے ہوئے تھا... راجا نے احتیاط سے اس قمیض سمیت سبھی تہہ شدہ کپڑے اٹھائے... جہاں اس نے وارڈروب کے ہم رنگ چاک سے ایک

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

لکیر کھینچی تھی...اسد شیرازی نے باقی سب کپڑوں کے نیچے موجود راجا کی اس قمیض کو کھینچا تھا جس کی وجہ سے لکیر اب کچھ جگہوں سے مٹی ہوئی تھی...

راجا نے پرسوچ نظروں سے اس لکیر کو دیکھا...جیسا راجا نے سوچا تھا بالکل ویسا ہی ہوا...یقیناً اسد شیرازی اس کی حقیقت جان چکا تھا...اور اس وقت وہ شدید غصے میں بھی ہو گا راجا کا دوسرا روپ جان کر...اب وہ کوئی نہ کوئی حکمت عملی تو ضرور اپنائے گا...جلد سے جلد اپنی اتنی لمبی پلاننگ کو پایۂ تکمیل تک پہنچانے کی کوشش کرے گا...اور یہی راجا چاہتا تھا....راجا اب اس کی طرف سے کسی وار کے انتظار میں تھا...اور جاننا چاہتا تھا کہ اتنے نقصانات کے بعد اب اسد شیرازی کونسا راستہ اختیار کرتا ہے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"تم جتنی مرضی چالیں چل لو اسد شیرازی...لیکن ابتہاج آفندی کو خود سے دو قدم آگے ہی پاؤ گے...اور اس بار تم میرے شکنجے میں اتنی بری طرح پھنسے ہو کہ لاکھ پھڑپھڑا لو...آزادی نہیں مل پائے گی تمہیں...تم میرے پیچھے اپنے بندے لگاؤ...میں تمہارے پیچھے

لگاتا ہوں... دیکھتے ہیں پھر... اس کھیل میں کس کی جیت ہوتی ہے اور کس کی مات..."

آنکھوں میں سرد مہری لیے راجا تصور میں اسد شیرازی سے مخاب ہوتا ہوا بڑبڑایا تھا...

اسد شیرازی کو اڑھائی بجے کے قریب گھر سے نکلتے دیکھ کر راجا چونکا تھا...

اس کے نکلتے ہی اس نے کسی کو فون ملایا....

"سنو... اسد ابھی نکلا ہے یہاں سے... اسے فالو کرتے رہو... اور پتا لگاؤ وہ کہاں جا رہا ہے... یقیناً وہ کچھ نہ کچھ پلان کر رہا ہے... ہر بات مجھے بتاتے رہنا... اب ذرا سی بھی غفلت افورڈ نہیں کر سکتے ہم... سو بی کیئر فل..."

چند لمحے دوسری جانب سے کوئی بات سنی... پھر دوبارہ مخاطب ہوا...

"ہاں وہ جان چکا ہے سب... ہماری اب تک کی پلاننگ کامیاب رہی ہے... اب وہ اگلے کسی اقدام کی تیاری میں ہے..."

Do not copy or distribute without permission of the author

اس نے رک کر مقابل کی بات سنی... پھر اوکے کہتے ہوئے کال ڈس کنکٹ کر دی...

اتوار سہ پہر تین بجے...

اسد شیرازی بلیو مون ریسٹورنٹ میں داخل ہو کر فراز آفندی کی جانب بڑھا... چند ثانیوں بعد راحم بھی اس کا پیچھا کرتا ہوا وہاں آ چکا تھا... اسد شیرازی کو فراز آفندی کی طرف بڑھتا دیکھ کر وہ مخالف سمت میں بڑھ گیا...

"ہیلو... ابتہاج... اسد شیرازی فراز آفندی کے ساتھ موجود ہے ہوٹل بلیو مون میں..."

اس نے فوراً ابتہاج کو مطلع کیا تھا...

کچھ ہی دیر بعد وہ مختلف حلیے میں ویٹر کے لباس میں ملبوس مینیو کارڈ لیے اسد شیرازی اور فراز آفندی کی جانب بڑھ رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ان کے کھانا آرڈر کرنے تک ٹیبل کے نزدیک ہوتے ہوئے بالکل نامحسوس انداز میں راحم نے میگنٹ لگے مائکروفون کو ہاتھ بڑھا کر ٹیبل کے نیچے چپکا دیا...بظاہر وہ ان دونوں کی بات سن رہا تھا جو اسے مینیو کارڈ سے مختلف ڈشز دیکھ کر بتا رہے تھے...

ان کا آرڈر لے کر مسکراہٹ لبوں پر سجائے وہ واپس مڑ گیا...

دوسری جانب راجا اس مائکروفون کے ذریعے اب اسد شیرازی اور فراز آفندی کی ہر ایک بات سن رہا تھا...

چند لمحوں بعد ہی راحم نے انہیں آرڈر سرو کیا...ٹرے واپس کاؤنٹر پر رکھتا وہ پھر سے غائب ہو چکا تھا...

اور پھر چند ہی ثانیوں کے بعد وہ ایک بار پھر ویٹر کے لباس سے چھٹکارا پاتا اسد شیرازی اور فراز آفندی کی ٹیبل کے قریب موجود دوسری ٹیبل پر آ بیٹھا...ان لوگوں کی جانب اس کی پشت تھی تبھی وہ اسے پہچان نہیں پائے...ابتہاج کے ساتھ ساتھ راحم نے بھی ان کی گفتگو حرف بہ حرف سنی تھی...ان کی پلاننگ سن کر طیش تو بہت آیا کہ کوئی انسان اس

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

قدر گھٹیا ذہنیت کا مالک کیسے ہو سکتا ہے...اگر ابیہا کی جگہ اس کی اپنی بیٹی ہوتی تو کیا اس کے ساتھ بھی وہ یہی سب کرتا...

ابتہاج کی مٹھیاں بھنچ سی گئیں ان کی پلاننگ سن کر...ابیہا کے بارے میں یہ سب سن کر ہی وہ سکتہ زدہ سا رہ گیا تھا...

اور وہ لوگ...ایک لمحے کو بھی ان کا دل نہیں کانپا تھا یہ سب سوچتے ہوئے...یہ سب کہتے ہوئے...

ان دونوں کے ریسٹورنٹ سے نکلنے کے بعد ہی راحم بھی وہاں سے نکلا تھا...

اسد شیرازی فراز آفندی سے ملاقات کے بعد سیدھا گھر ہی گیا تھا...اسے شدت سے رات ہونے کا انتظار تھا...انتظار تو ابتہاج کو بھی تھا آج رات کا...

جبکہ ابیہا...جس کے ساتھ یہ سب ہونے جا رہا تھا وہ اپنی قسمت کی ستم ظریفی سے بے خبر اپنے روم میں موجود تھی...

نہیں جانتی تھی کہ آج کی رات کیا ستم ڈھانے جا رہی ہے اس کی زندگی پر...اسے کن تاریکیوں میں دھکیلنے والی ہے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

#چشم_نم...

#آیت_نور...

SeConD LaSt EpiSode...

قسط نمبر 44...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

رات کے آٹھ بج رہے تھے... وہ اپنے روم میں تھا جب ملازم نے اس کے دروازے پر دستک دی...

"کم اِن..." اندر سے اس کی گھمبیر آواز سنائی دی...

ملازم نے دروازہ کھولا...

"آپ کو نیچے سر بلا رہے ہیں..." اسد شیرازی کا خاص بندہ ہونے کے باعث ملازمین راجا کو بھی ادب سے بلاتے اور سر جھکا کر اس سے مخاطب ہوتے... کچھ اس کی اپنی شخصیت کا بھی رعب تھا شاید... جس کے باعث مقابل خود بخود اسے عزت دینے پر مجبور ہو جاتا...

"آتا ہوں..." مختصر جواب دے کر وہ پھر سے آئینے کی طرف متوجہ ہوا... نک سک سے تیار ہونے کے بعد بالوں میں کنگھی کر کے انہیں سیٹ کرتے ہوئے اس کے چہرے پر سرد مہری سی چھائی تھی...

ملازم جا چکا تھا...

ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ سیڑھیاں اترتا دکھائی دیا... ملازم سے اسد شیرازی کے بارے میں پوچھا...

پھر ان کے اسٹڈی روم کی جانب بڑھ گیا...

دروازہ ناک کرتے ہوئے وہ اندر داخل ہوا تھا... سامنے ہی میز کے گرد پڑی کرسیوں میں سے ایک پر اسد شیرازی براجمان تھے... دروازے کی جانب ان کی پشت تھی... راجا کے آنے پر بھی انہوں نے گردن موڑ کر اس کی طرف دیکھا تک نہیں...

Do not copy or distribute without permission of the author

راجا مضبوط قدم اٹھاتا ان کے سامنے آیا...

"آپ نے بلایا سر...؟؟" بے تاثر لہجے میں پوچھا تھا...

"ہمم...ہاں میں نے ہی بلایا تھا..." گہری سانس بھرتے ہوئے اسد شیرازی نے سامنے کھلی فائل پر سے نظریں ہٹائیں...پھر چند پیپرز اس فائل میں سے نکالے...

"یہ کچھ پیپرز ہیں...یہ پیپرز قادر کو دے کر آؤ ابھی...اور واپسی پر شہریار سے کچھ سامان بھی اٹھانا ہے...جلدی کرو...ابھی پانچ منٹ میں نکل جاؤ...دس بجے تک لوٹ آنا...مجھے وہ سامان چاہیے...ارجنٹ..." اپنے بنائے گئے پلان کے عین مطابق اسد شیرازی نے اسے کام میں پھنسانے کی کوشش کی...تاکہ آج رات وہ لوگ اپنے منصوبے پر عمل درآمد کر سکیں...

"لیکن سر...میں تو...اصل میں مجھے اپنے ایک دوست کی پارٹی میں جانا تھا...بس میں تو نکل ہی رہا تھا..." قدرے جھجھکتے ہوئے راجا نے بتایا...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"پارٹی بعد میں دیکھ لینا... فی الحال یہ کام زیادہ ضروری ہے... یہ کام نمٹالو... یا ایسا کرو... کہ پہلے یہ کام ختم کرلو... پھر وہاں سے سیدھے پارٹی میں چلے جانا... اس کے بعد گھر آجانا..." اسد شیرازی نے اس پر احسان کیا تھا گویا...

"لیکن سر... ابھی آپ نے کہا آپ کو وہ سامان ارجنٹ چاہیے..." راجا نے ان کی کچھ دیر پہلے کی کہی بات کی طرف اشارہ کیا...

"اس کی فکر مت کرو... میں کرلوں گا مینیج... تم اٹینڈ کرلینا پارٹی... نو پرابلم... اب جاؤ جلدی... قادر کو ان پیپرز کی ضرورت ہے..." اسد شیرازی نے بات ختم کی اور دوبارہ فائل پر جھک گئے.... راجا نے تلخ نگاہوں سے ان کے فائل پر جھکے سر کو دیکھا... پھر سر ہلاتا اسٹڈی روم سے نکل گیا...

جبکہ اسد شیرازی فاتحانہ چمکتی نگاہوں سے دروازے کو دیکھنے لگے جہاں سے ابھی وہ گزر کر گیا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ نو بجے اپنے روم میں چلی آئی... کچھ خاص بھوک نہیں تھی اس لیے ملازم کو کھانے سے منع کر دیا تھا...

اذان ہوئے کافی دیر ہو چکی تھی... بلیو کھلے ٹراؤزر پر لائٹ پنک گھٹنوں تک آتی شرٹ میں میک اپ سے بے نیاز چہرے کے ساتھ وہ باتھ روم کی جانب بڑھ گئی... چند منٹ بعد وہ وضو کر کے چہرے کے گرد حجاب لپیٹے باتھ روم سے باہر آ رہی تھی... جائے نماز بچھا کر نماز کی نیت باندھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

پوری تسلی اور اطمینان سے نماز ادا کرنے اور دعا مانگنے کے بعد وہ خود کو پر سکون محسوس کرتے ہوئے کھڑکی کی طرف چلی آئی... دوپٹہ کھول کر حجاب ڈھیلا کیا... پھر دور آسمان پر چمکتے چاند کو تکنے لگی... اس کی اداس سی نظریں آسمان پر بھٹک رہی تھیں... ذہن میں کچھ بھولے بھٹکے مناظر ابھرنے لگے... مما اور ڈیڈ کے ساتھ چاند رات میں اپنے گھر کے ٹیرس پر چھوٹی چھوٹی خوشیاں سیلیبریٹ کرنا... اس کے مما پاپا کا اپنی اینورسری پر کیک

کاٹنا...ایک دوسرے کو گفٹ دینا...وہ ہر خوشی یونہی ٹیرس پر سیلیبریٹ کرتے...چاند کی دودھیا چاندنی میں...ابیہا کو چاند کی یہ ہلکی سفید روشنی بے حد پسند تھی...کبھی کبھار وہ بیلونز لیے چھت پر آتی...انہیں اپنے ہاتھ سے آزاد کرتی اور اوجھل ہو جانے تک انہیں تکتی رہتی...اس امید میں کہ اوپر ہی اوپر اٹھتے وہ کبھی تو چاند کے پاس پہنچیں گے...معصوم اور کچا ذہن تھا اس کا...تب یہ نہیں جانتی تھی نا کہ اوپر جانے والے یہ غبارے کبھی نیچے بھی آتے ہیں کسی اور مقام پر...کسی اور جگہ...

ایک افسردہ سی مسکراہٹ نے اس کے لبوں کو چھوا...

پرانی یادوں کو سر جھٹک کر خود سے دور کرتی وہ کچھ فاصلے پر موجود بک ریک کی طرف بڑھ گئی...وہاں سے ایک کتاب نکالی اور بیڈ پر آ بیٹھی...پہلے وہ پارٹیز اور فرینڈز وغیرہ میں الجھی رہتی تھی تبھی ان کتابوں کو پڑھنے کا کبھی وقت ہی نہ ملا...

اب جب سے دن میں پانچ وقت اپنے رب کے حضور حاضری دینے لگی تھی تب سے پارٹیز وغیرہ اور اس قسم کی دوسری خرافات سے پیچھا چھوٹ چکا تھا...اب وقت ہی وقت

Do not copy or distribute without permission of the author

ہوتا تھا... زندگی الجھی ہونے کے باوجود بھی اس میں ایک سکون اور ٹھہراؤ سا محسوس ہوتا... پچھلے کافی دنوں سے عشاء کی نماز ادا کرنے کے بعد وہ کسی نہ کسی کتاب کا مطالعہ کرنے میں مگن ہو جاتی... روٹین کے مطابق آج بھی کچھ وقت ان کتابوں کے ساتھ گزارنے کا ارادہ لیے وہ کمفرٹر میں گھس گئ... بیڈ کی پشت سے ٹیک لگائے ہوئے وہ کتاب میں بری طرح منہمک تھی... دوپٹہ اب ایک سائیڈ پر پڑا تھا....

مطالعہ کرتے کرتے وہ کب نیند کی وادیوں میں گم ہوئ اسے خود بھی خبر نہ ہو سکی...

اس کے پورے چہرے پر سکون اور طمانیت بکھری تھی...

معصومیت بھرے انداز میں وہ آڑھی ترچھی بے ترتیب سی نیند کی آغوش میں ڈوبی ہوئ لیٹی تھی جب کوئ اس کے کمرے کی کھڑکی پھلانگتا اندر داخل ہوا...

قدموں کی چاپ پیدا کیے بغیر وہ وجود چند لمحے بیڈ پر محوِ استراحت ایہا کی طرف دیکھے گیا... کھڑکی سے آتی روشنی براہِ راست اس کے چہرے پر پڑ رہی تھی... کتاب سائیڈ ٹیبل پر ٹیبل لیمپ کے قریب اوندھی پڑی تھی...

Do not copy or distribute without permission of the author

وہ دبے قدموں چلتا ہوا ایہا کی طرف بڑھا... ایہا بائیں جانب کروٹ لیے سو رہی تھی... وہ شخص اس کی دائیں جانب سے آیا جس طرف ایہا کی پشت تھی... اپنی جیب سے اس نے کچھ نکالا تھا... ہاتھ میں پکڑے سفید رومال پر کچھ لگاتے ہوئے وہ آگے بڑھا... تبھی بے دھیانی میں ٹیبل لیمپ سے ٹکرایا... ٹیبل لیمپ لڑکھڑا سا گیا لیکن شکر تھا کہ زمین بوس نہیں ہوا... لیکن اتنے سے کھٹکے سے نہ صرف وہ شخص بوکھلایا تھا بلکہ ایہا بھی نیند سے بیدار ہو چکی تھی.... مندی مندی آنکھوں سے اس نے گردن موڑ کر دیکھتے ہوئے سچویشن سمجھنے کی کوشش کی تھی... لیکن اس کے سنبھلنے سے پہلے مقابل نے کلوروفام میں بھیگا رومال اس کے منہ پر رکھا... ایہا نے مزاحمت کرنے کی بھرپور کوشش کی تھی... لیکن مقابل ایک طاقتور مرد کے سامنے بے بس چڑیا کی طرح ہمت ہارتی چند لمحوں میں ہی ہوش و خرد سے بیگانہ ہو گئی..... چاند کی روشنی میں اس شخص کے چہرے پر فاتحانہ مسکراہٹ دکھائی دی...

"اب میرے پلان کو کامیاب ہونے سے کوئی نہیں روک سکتا... تم بھی نہیں..." بے تاثر نگاہوں سے اسے تکتے ہوئے وہ شخص بڑبڑایا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ابیہا کو کندھے پر ڈالے وہ جس راستے سے آیا تھا اسی راستے سے واپس جا چکا تھا... جبکہ بیڈ کے سرہانے اس کا دوپٹہ ویسے کا ویسے پڑا رہ گیا...

"ہیلو... ہاں سنو... میں نکل چکا ہوں گھر سے... اسد شیرازی نے اپنی پلاننگ کے عین مطابق مجھے کچھ کام لے سلسلے میں گھر سے روانہ کر دیا ہے... لیکن فراز آفندی کو اس نے ساڑھے دس بجے ابیہا کو کڈنیپ کرنے کو کہا تھا... جبکہ مجھے اس نے کہا کہ کام ختم کر کے دس بجے سے پہلے لوٹ آنا... یقیناً کچھ اور بھی ہے اسد شیرازی کے دماغ میں... خیر وہ بعد میں دیکھی جائے گی... فی الحال میں اسد شیرازی کے انہی کاموں کے سلسلے میں جا رہا ہوں... تم لوگ چوکنے رہنا اب... اور یاد رکھنا... ابیہا کو کوئی خراش تک نہیں آنی چاہیے... پہنچ کر مجھے لوکیشن میسیج کر دینا... اوکے..."

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

راجا نے اپنے ساتھیوں کو چند ضروری ہدایات دیتے ہوئے کال ڈسکنکٹ کر دی... پھر پر سوچ انداز میں دائیں ہاتھ کی مٹھی بند کرتے ہوئے اسے لبوں پر ٹکایا...

"کچھ تو گڑبڑ ہے... آخر چل کیا رہا ہے اسد شیرازی کے خرافاتی ذہن میں..." بہت سوچنے کے بعد بھی وہ سمجھ نہیں پایا تھا... گہری سانس بھرتے ہوئے اس نے گاڑی اسٹارٹ کی اور قادر کے گھر کا رخ کیا....

❤❤❤❤❤

"ہاں قادر... ایک بندہ بھیجا تھا تمہارے پاس... راجا... جس کی تصویر بھی سینڈ کی تھی... وہ آیا یا نہیں...؟؟" اسد شیرازی نے قادر کو فون ملایا...

"کچھ دیر پہلے ہی گیا ہے... لیکن یار... یہ کونسے پیپرز بھجوائے تم نے... میں نے کب یہ پیپرز مانگے تھے تم سے... میرے تو کسی کام کے نہیں یہ...." قادر تھوڑا الجھ کر بولا تھا...

اسد شیرازی نے قہقہہ لگایا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

Do not copy or distribute without permission of the author

"رکھ لو رکھ لو... تمہارے کام کے نہیں... لیکن میرے کام کے ضرور ہیں یہ پیپرز... میرا جو کام تھا وہ تو ہو چکا... اب تم چاہو تو ان پیپرز کو ڈسٹ بن میں پھینک دو..." کہہ کر اسد شیرازی کال کاٹ چکا تھا... لبوں پر کمینگی بھری مسکراہٹ تھی...

فراز آفندی ایما کو کڈنیپ کر کے لے جا چکا تھا... گاڑی میں بیٹھتے ہوئے اسد شیرازی کے اڈے کی طرف جاتے ہوئے اس نے اسد شیرازی کو کال کر کے یہ خوشی کی خبر سنائی تھی...

تقریباً آدھے گھنٹے بعد اسد شیرازی نے شہریار کو بھی کال کی... اس سے معلوم ہوا کہ راجا اس سے بھی کچھ سامان لے کر رخصت ہو چکا تھا...

"اب یقیناً وہ اپنے دوست کی پارٹی میں ہو گا... اس کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں کہ اس کے ساتھ ہو کیا رہا ہے..."

آنکھوں میں فاتحانہ چمک لیے اسد شیرازی نے راجا کا نمبر ڈائل کیا... لبوں پر اطمینان بھری مسکراہٹ مچل رہی تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ شہریار کے گھر سے سامان لے کر نکلا تھا جب راحم کا میسیج ملا اسے... کوئی لوکیشن بتائی گئی تھی وہاں... راجا اس جگہ کو جانتا تھا... ایک دو بار اس جگہ پر جانا ہوا تھا اس کا اسد شیرازی کے ساتھ... مطلب اسد شیرازی نے ابیہا کی بربادی کے لیے اپنا وہ اڈہ فراہم کیا تھا فراز آفندی کو...

راجا نے سامنے آئینے میں نظر آتے اپنے عکس کو دیکھتے ہوئے اپنی آنکھوں میں لگے سیاہ رنگ کے لینز اتارے...

نیلی آنکھیں واضح ہوئیں تھیں...

اب وقت آگیا تھا فراز آفندی پر یہ حقیقت آشکار کرنے کا کہ راجا اس کا وہی کزن ہے جس سے بچپن میں ہر چیز چھیننا وہ اپنا حق سمجھتا تھا... اور جس کی وجہ سے راجا کو اپنی بہن کے ساتھ اس کے اپنے ہی گھر سے نکلنا پڑا... دنیا کی ٹھوکریں کھانی پڑیں...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

اسے فراز آفندی کو بتانا تھا کہ دنیا کی ٹھوکروں میں دربدر بھٹکتا ہر انسان موت کی آغوش میں نہیں جاتا...

کچھ راجا کی طرح کے بھی ہوتے ہیں... جو ان ٹھوکروں اور اذیتوں کی بھٹی میں تپ کر کندن بن جاتے ہیں... جو اپنے بل پر کچھ کر دکھانے کا جذبہ لیے سیدھی راہ اپنائے آخر کار سرخرو ہوتے ہیں...

لب بھینچ کر راجا نے گاڑی کو اس اڈے کی جانب جاتے رستے پر ڈالا... انتہائی اسپیڈ سے گاڑی چلاتے ہوئے راجا اڈے کے نزدیک پہنچا تھا جب اسے اسد شیرازی کی کال موصول ہوئی... وہ ان کی کال پر قدرے حیران ہوتا گاڑی کی اسپیڈ کم کر گیا...

"ہیلو..."

لہجے کو نارمل رکھتے ہوئے وہ مخاطب ہوا تھا...

"ہیلو راجا... میری بات سنو... میں بہت پریشان ہوں..." اسد شیرازی کی آواز میں گھبراہٹ کی جھلک تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"کیاہواسر...؟؟سب خیریت ہے نا...؟؟"ایک پل کوراجا کو محسوس ہوا جیسے اسد شیرازی واقعی پریشانی کا شکار ہے...

"راجا...وہ...وہ کمینہ فراز آفندی...آستین کا سانپ نکلا...وہ...اس نے..."اسد شیرازی نے خود پر رقت طاری کرنے کی کوشش کی...سراسیمگی کی سی حالت میں وہ اٹک اٹک کر بول رہا تھا...

راجا فراز آفندی کے نام پر چونکا...

"کیا...کیاہوا...میرا مطلب کیا کیا فراز آفندی نے...؟؟"الجھتے ہوئے راجا نے اسد شیرازی کو مخاطب کیا...

"وہ ابھی کچھ دیر پہلے...یہاں گھر سے ایبہا کو زبردستی اٹھا کر لے گیا...میں نے بہت سمجھایا اسے کہ ایبہا تم سے شادی نہیں کرنا چاہتی وہ راجا کو پسند کرتی ہے...لیکن وہ طیش میں آکر اسے اپنے ساتھ لے گیا...کہہ رہا تھا کہ ایبہا اسی کی ہے اور اسی کی رہے گی...چاہے شادی کر کے...یا شادی کے بغیر...اور مجھے دھمکی دے کر گیا ہے...یہ چیلنج بھی کیا ہے اس نے کہ میرے ہی اڈے پر وہ ایبہا کی عزت سے کھیلے گا...اگر مجھ میں ہمت ہے

Do not copy or distribute without permission of the author

تو ابیہا کو اس درندے کے چنگل سے بچا کر دکھاؤں... جانتا ہے نا کہ میں بے چارہ بوڑھا کیا کر سکتا ہوں اس عمر میں...

راجا... کچھ بھی کر کے میری بچی کو بچاؤ... وہ اس کی زندگی برباد کر دے گا... خدا کا واسطہ ہے اسے بچا لو..." روتے گڑگڑاتے ہوئے اس نے راجا کو خدا کا واسطہ تک دے دیا تھا...

ساتھ ہی اس اڈے کے بارے میں بھی بتایا جہاں فراز آفندی نے ابیہا کو لے جانا تھا... راجا حیران پریشان کافی دیر تک کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہا...

جب اسد شیرازی نے خود ساری حکمت عملی ترتیب دی تھی... ہر چیز خود پلان کی تھی پھر بھلا یوں راجا کو فون کر کے اس سب سے مطلع کرنے کا مقصد...؟؟ فراز آفندی کو تو اسد شیرازی خود کسی کٹھ پتلی کی مانند اپنی انگلیوں پر نچا رہا تھا...

اب خود ہی اپنی اور فراز آفندی کے درمیان موجود اس راز کو اسد شیرازی نے راجا پر عیاں کر دیا تھا...

آخر کونسی چال چل رہا تھا یہ اسد شیرازی...

Do not copy or distribute without permission of the author

"اوکے سر...آپ پریشان مت ہوں...میں کرتا ہوں کچھ..."وہ فقط اتنا ہی کہہ پایا تھا...رابطہ منقطع کرنے کے بعد خود سے الجھتے ہوئے اس نے گاڑی آگے بڑھا دی...

#چشم_نم...

#آیت_نور...

قسط نمبر 45...(پہلا حصہ...)

آخری قسط...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ اسد شیرازی کے اس اڈے میں داخل ہوا...جہاں فراز آفندی ابیہا کو لے کر آیا تھا...اسد شیرازی نے پلاننگ کے تحت اس اڈے کو اپنے بندوں سے پہلے ہی خالی کروا دیا تھا...وہ تیز قدموں سے چلتا ہوا آگے بڑھتا چلا گیا...ایک جگہ جا کر اس کے قدم زنجیر ہوئے...

سامنے فراز آفندی ایک کرسی پر نیم بے ہوش سا بندھا تھا... منہ سے خون نکل رہا تھا... وہ زخمی حالت میں تھا... قریب ہی راحم اور اشعر بھی موجود تھے... جبکہ ان سے کچھ ہی فاصلے پر قدرے نیم اندھیر کونے میں ابیہا کا وجود گٹھڑی کی مانند پڑا تھا... تقریباً ایک بج رہا تھا اس وقت... اور وہ اب بھی ہوش و حواس سے بے گانہ پڑی تھی...

"اسے زخمی کیوں کیا...؟؟" ابتہاج نے فراز آفندی کا چہرہ تھپتھپاتے ہوئے راحم اور اشعر سے پوچھا تھا...

"سر... یہ خود ہاتھا پائی پر مجبور کر رہا تھا ہمیں... کسی طرح قابو ہی نہیں آ رہا تھا... مجبوراً ہمیں اسے اس حالت میں لانا پڑا..." اشعر نے سلگتی نگاہوں سے فراز آفندی کی طرف دیکھتے ہوئے راجا کی بات کا جواب دیا...

راجا بغیر کچھ کہے ابیہا کی طرف بڑھا...

"ابیہا..." اس کے گال کو سہلاتے ہوئے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی... جب ناکامی ہوئی تو وہ راحم کی جانب مڑا...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"راحم... میری گاڑی میں پانی کی بوتل رکھی ہے... لے کر آؤ جلدی..." راحم حکم ملتے ہوئے فوراً وہاں سے نکل گیا...

اشعر ابھی بھی فراز آفندی کے قریب ہی موجود تھا...

راجا نے اپنی ٹی شرٹ کے اوپر پہنی سیاہ جیکٹ اتار کر ابیہا کے دوپٹے سے بے نیاز وجود پر ڈالی...

راحم پانی کی بوتل لے کر آیا تو راجا نے ابیہا کے منہ پر پانی کے چھینٹے مارے...

بے ہوشی کا اثر ختم ہونے لگا تھا... چند لمحوں بعد ہی وہ کسمساتی ہوئی آنکھیں کھول گئی...

سر بھاری ہو رہا تھا... آنکھیں کھولنے میں بھی دشواری کا سامنا ہوا تو وہ پھر آنکھیں بند کر گئی...

"ابیہا... آپ ٹھیک ہیں...؟؟" راجا نے لہجے میں نرمی سموتے ہوئے اسے مخاطب کیا تھا...

جواب نہیں دیا گیا تھا... وہ جواب دینے کہ حالت میں ہی نہ تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

چند لمحوں بعد ابیہا کی حالت کچھ سنبھلی...

راحم بھی اب ان سے فاصلے پر جا چکا تھا... کہ ابیہا کو یوں بے حجاب دیکھنا ان کی غیرت کو گوارا نہ تھا... وہ دونوں ہی جانتے تھے کہ سامنے موجود وہ لڑکی کیپٹن ابتہاج کے لیے کتنی اہمیت رکھتی تھی...

ابیہا سر کو پکڑے سیدھی ہو کر بیٹھی... سر چکرانے لگا تھا... دونوں ہاتھوں سے سر کو تھامتی وہ اٹھ بیٹھی... اس کے بال اس کے وجود کو ڈھانپنے میں مددگار ثابت ہوئے تھے.... جیکٹ خود پر درست کرتے ہوئے وہ قدرے حیران نگاہوں سے سامنے بیٹھے راجا کو تکنے لگی...

رات کے مناظر نگاہوں میں واضح ہونے لگے... کوئی شخص اس کے کمرے میں موجود تھا... اس کے نیند سے بیدار ہونے تک اس شخص نے اپنے ہاتھ میں موجود رومال اس کے منہ پر جما دیا تھا.... اس نے مزاحمت کی کوشش کی تھی لیکن بے سود... پھر کچھ لمحوں بعد وہ ہوش کھو چکی تھی... اس کے بعد کیا ہوا وہ ہر بات سے بے خبر تھی...

تو کیا اسے اغواء کرنے والا شخص راجا تھا... لیکن وہ بھلا کیوں اغواء کرے گا اسے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

دماغ پر زور دیتے ہوئے اس نے ایک بار پھر نظریں اٹھا کر راجا کی جانب دیکھا... آنکھوں کے سامنے موجود دھند سی چھٹنے لگی تھی... راجا کی پشت پر اسے ایک کرسی کے ساتھ بندھا وجود دکھائی دیا...

تبھی فراز آفندی کے کراہنے کی آواز سنائی دی... راجا ابیہا کے قریب سے اٹھا... اور فراز آفندی کی طرف بڑھ گیا...

اس کے منہ پر پانی کے چند چھینٹے مارے... جس سے منہ پر لگا خون بہہ گیا اور اس کی شکل قدرے واضح ہوئی...

ابیہا اپنی جگہ سے اٹھی... راجا کی دی گئی جیکٹ پہنی جس نے اس کے وجود کو چھپا لیا تھا...

دھیمے قدموں سے چلتی ہوئی وہ راجا کی طرف بڑھنے لگی...

"یہ کون ہے...؟؟" فراز آفندی کا ایک رخ ہی اس کی جانب تھا... اور فاصلے پر ہونے کی وجہ سے اور اس کا منہ خون سے سرخ ہونے کی وجہ سے وہ اسے پہچان نہیں پائی تھی...

راجا نے ایک نفرت بھری نگاہ فراز آفندی پر ڈالی...

Do not copy or distribute without permission of the author

"آپ کا کڈنیپر... فراز آفندی... جسے اسد شیرازی نے بھیجا تھا... آپ کے ساتھ کچھ غلط..." راجا کا لہجہ لڑکھڑا سا گیا... وہ لب بھینچ کر خاموش ہو گیا... جملہ ادھورا رہ گیا تھا... لیکن اس ادھورے جملے کا پورا مطلب ابیہا سمجھ چکی تھی... وہ سن سی اسے دیکھے گئی...

بہت دیر تک وہ کچھ بولنے کے قابل ہی نہ رہی...

اسے خود پر افسوس ہونے لگا کہ اتنے سال کیسے وہ اسد شیرازی جیسے گھٹیا شخص پر اعتماد کرتی رہی... جو اسے منہ سے تو بیٹی کہتا تھا لیکن اس کے ذہن میں ابیہا کے لیے اتنی گندگی بھری تھی...

اس کی آنکھیں ڈبڈبا گئیں... کانپتے ہونٹوں سے ایک لفظ تک نہ نکلا تھا... لرزتی پلکیں جھکا کر وہ لب کاٹنے لگی...

راجا نے ایک نظر اس کے سرخ پڑتے چہرے کی جانب دیکھا...

پھر سامنے قدرے رخ موڑ کر کھڑے راحم اور اشعر کی جانب متوجہ ہوا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"راحم اور اشعر... تم دونوں جاؤ... اور ایسا کرو... ابیہا کو بھی ساتھ لے جاؤ... ان کی جان ابھی بھی خطرے سے باہر نہیں ہے... اسد شیرازی نے یقیناً کچھ بڑا پلان کیا ہے... اور ابیہا یہاں محفوظ ہرگز نہیں ہے... انہیں ڈی آئی جی انکل کے گھر چھوڑ دینا... وہاں یہ بالکل محفوظ ہو گی... اس معاملے کو اب میں سنبھال لوں گا... باقی کے جو کام ہیں وہ نمٹاؤ... اور یاد رکھنا... کل تک ہر حال میں ہمیں اپنا کام مکمل کرنا ہے... ہری اپ... وقت کم ہے ہمارے پاس..." راجا نے اپنی بات مکمل کر کے ابیہا کی جانب دیکھا... جو اس کی بات پر حیران پریشان سی اسے تکتی نفی میں سر ہلا رہی تھی... آنکھوں میں نمی تھی...

"مم... میں نہیں جاؤں گی کسی کے ساتھ... مجھے تمہارے ساتھ رہنا ہے راجا... پلیز..."

"اس کے قریب ہوتے ہوئے ابیہا نے اس کا بازو پکڑا تھا... جیسے کوئی بچہ خوفزدہ ہو کر کسی اپنے کے ساتھ رہنا چاہتا ہے... کسی اپنے کی آغوش میں ہی خود کو محفوظ تصور کرتا ہے...

راجا نے نرمی سے اس سے اپنا بازو چھڑایا...

Do not copy or distribute without permission of the author

کچھ جھجھکتے ہوئے اس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کو اس کے کان کے پیچھے اڑستے ہوئے اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں لیا... "اینجل... یہاں حالات سازگار نہیں ہیں... آپ میرے ساتھ نہیں رہ سکتیں اس وقت... کہ آپ میری کمزوری ہیں... دشمن اگر مجھ سے مقابلہ کرے تو منہ کی کھائے گا... لیکن اگر اس نے مجھ سے بدلے کی آگ میں خدانخواستہ آپ کو کوئی نقصان پہنچایا تو میں کیسے لڑ پاؤں گا اس سے... مجھے آپ کو اپنی طاقت بنانا ہے... کمزوری نہیں... اس وقت آپ کا یہاں سے جانا ہی ہم دونوں کے لیے بہتر ہے... اور پلیز... اب مزید ضد مت کیجیے گا... آپ کو بھروسہ ہے نا مجھ پہ... کہ میں آپ کو کبھی غلط ہاتھوں میں نہیں سونپ سکتا..؟؟"

وہ پر یقین نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا...

ابیہا نے اپنے چہرے کے گرد رکھے اس کے مضبوط ہاتھوں پر اپنے ہاتھ رکھے... اور نم آنکھوں سے اثبات میں سر ہلایا... راجا نے اداسی بھری مسکراہٹ چہرے پر سجائی...

"تو پھر بے فکر ہو کر جایئے... راحم اور اشعر میرے بھروسے کے بندے ہیں... اور ان کے ہوتے ہوئے آپ کو کوئی ہاتھ بھی نہیں لگا سکتا... میں جو کہہ رہا ہوں, جو کر رہا ہوں

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

آپ کی سیفٹی اور سیکیورٹی کے لیے ہی کر رہا ہوں... بلیومی..." راجا نے اس کے سرد پڑتے ہاتھ تھامے... جیسے تسلی دینا چاہ رہا ہو... جیسے اس کا ڈر, اس کا خوف زائل کرنا چاہ رہا ہو... اور اس کے لہجے نے, اس کے انداز نے خاطر خواہ اثر کیا تھا ابیہا پر...

راجا نے شہادت کی انگلی سے اس کے رخساروں پر بکھرتے آنسوؤں کو صاف کیا... پھر راحم اور اشعر کو اشارہ کیا... اس کی نگاہوں کا مطلب سمجھتے ہی وہ دونوں آگے بڑھے...

"چلیں..." راحم نے احترام بھرے لہجے میں ابیہا کو مخاطب کیا... ایک آخری نگاہ اس پر ڈال کر ابیہا آگے بڑھ گئی... جبکہ راجا نگاہوں سے اوجھل ہونے تک انہیں دیکھتا رہا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

❤❤❤❤❤

مرزا جمال آفندی ویڈیو کال پر دبئی میں موجود اپنے ایک خاص الخاص بندے کو کچھ اہم ہدایات دے رہے تھے... آج ان کا واپس جانے کا ارادہ تھا لیکن سدا کا لاپرواہ فراز آفندی

عین وقت پر نہ جانے کہاں چلا گیا تھا کہ اب تک نہ لوٹا تھا... اس کی وجہ سے مرزا جمال آفندی کو بھی رکنا پڑا... فراز آفندی کبھی کبھار شدید طیش دلاتا تھا انہیں...

ویڈیو کال ختم کرنے کے بعد مرزا جمال آفندی نے لیب ٹاپ شٹ ڈاؤن کیا... صوفے کی پشت سے ٹیک لگائے دونوں ہاتھ سر کے نیچے رکھ کر وہ آنکھیں موند گئے...

کبھی ان کی زندگی میں سب رشتے موجود تھے لیکن پیسہ نہ ہونے کی وجہ سے زندگی اجیرن تھی...

پھر پیسہ کمانے کی ایسی دھن سر پر سوار ہوئی کہ وہ اپنے سب رشتوں کو پیچھے چھوڑ گئے... ہر جائز ناجائز طریقہ استعمال کیا اپنے بینک اکاؤنٹس کو بھرنے کے لیے...

آج حرام طریقے سے کمائی گئی دولت کے انبار تھے ان کی زندگی میں... اتنا پیسہ تھا کہ جس کا شمار ہی نہیں کیا جا سکتا تھا... لیکن پھر بھی حرص تھی کہ بڑھتی جا رہی تھی...

اتنی دولت ہونے کے باوجود بھی زندگی میں سکون نہ تھا... کوئی رشتہ بھی نہ بچا تھا ان کی زندگی میں... کوئی ایسا کندھا نہ تھا کہ جس پر سر رکھے وہ کچھ دیر کے لیے سستا سکتے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

جس کی آغوش میں جانے کے بعد وہ زندگی کی تلخیوں اور مصروفیات کو بھول جاتے... چند لمحوں کے لیے ہی سہی... سکون تو میسر ہوتا...

وہ تھکنے لگے تھے اب... کبھی کبھار کوئی بھولی بھٹکی یاد ان کے ذہن میں سر سرانے لگتی... ان کی وہ بیوی... ان کے دو بچوں کی ماں... جس نے غربت کے دنوں میں بھی ہمیشہ ان کا ساتھ دیا... ان سے وفا کرتی رہی... اور بدلے میں بے تحاشہ نفرت ملنے کے بعد بھی اس بدنصیب عورت کی محبت میں کوئی کمی نہیں آئی... اس کی وفا انمول تھی... تبھی تو اسد شیرازی کے بے وفائی کرنے کا صدمہ نہ سہہ پانے کے باعث وہ دل کا درد لیے اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملی...

یادوں کا یہ سماں بڑھتے بڑھتے اب ان کے بیٹے اور بیٹی پر آن ٹھہرا تھا... دو معصوم سی صورتیں...

دو معصوم سے دل...

انہیں یاد نہیں پڑتا تھا کہ کبھی انہوں نے اپنے بچوں کو محبت سے گلے لگایا ہو...

ہمیشہ ڈانٹ ڈپٹ ان دونوں کا مقدر رہی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ہمیشہ انہوں نے اپنے دونوں بچوں کا دھتکارا...

وجہ کیا تھی...

صرف یہ... کہ ان کی ماں نے ان کی شادی ان کی پسند کی بجائے کسی اور لڑکی سے کر دی تھی... جو غریب تھی... جس میں طوائفوں والی ادائیں بھلے نہ تھیں... لیکن وفا شعاری کوٹ کوٹ کر بھری تھی...

بس اسی بات کی سزا مرزا جمال نے ساری زندگی اپنی شریک حیات کو بھی دی... اور اس کے بطن سے پیدا ہونے والی اپنی اولاد کو بھی...

جب وہ دونوں ان کے پاس تھے... ان کے سامنے... تب کبھی محبت کا ایک لفظ تک نہ کہا... اور آج جب ان سے ہر رشتہ چھن چکا تھا... آج اپنے وہی دو بچے شدت سے یاد آتے... دل شدت سے خواہش کرتا کہ کاش...

کاش کہیں سے ایک بار وہ دونوں ان کے سامنے آ جائیں... اور وہ اتنی زور سے ان دونوں کو سینے سے لگا کر بھینچیں کہ ساری دنیا سے اوجھل کر دیں... کبھی کسی مشکل یا تکلیف کا سایہ نہ پڑنے دیں ان پر...

لیکن دل کی ہر خواہش پوری کب ہوتی ہے...

کاش لفظ تو بس کاش ہی رہ جاتا ہے... نامرادی کا, لاحاصل حسرتوں کا مجموعہ... 'کاش'...

اذیت سے سرخ پڑتی آنکھیں کھول کر گہری سانس لیتے وہ سیدھے ہوئے... ماضی ہمیشہ تکلیف دہ ہی ہوتا ہے... جسے بار بار یاد کرتا انسان جان بوجھ کر خود کو اذیت کی بھٹی میں جھونکتا ہے... وہ بھی آج کل اسی دور سے گزر رہے تھے... ماضی کی کھڑکیوں سے جھانکتے... خود کو ذہنی اذیت پہنچاتے...

ان کی نگاہ سامنے شیشے کی میز پر موجود اپنے موبائیل پر پڑی... کچھ سوچ کر ایک بار پھر فراز آفندی کا نمبر ڈائل کیا... حسب توقع اس بار بھی اس کا نمبر بند ہی جا رہا تھا...

ڈھیلے ڈھالے انداز میں انہوں نے موبائیل واپس میز پر پٹخا... تبھی ان کا فون بجنے لگا تھا... وہ جو اٹھنے کا ارادہ کر رہے تھے چونک کر سیل کی جانب متوجہ ہوئے...

"اسد شیرازی... اس وقت...؟؟" تھوڑا الجھتے ہوئے انہوں نے کال ریسیو کی...

"ہیلو..." تھکی تھکی سی آواز میں وہ بولے... ساتھ ہی دائیں ہاتھ کے انگوٹھے اور شہادت کی انگلی سے دونوں آنکھوں کو دبایا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"ہیلو... مرزا... تمہارے بیٹے فراز آفندی کی جان خطرے میں ہے..." اسد شیرازی نے گھبرائے ہوئے انداز میں انہیں مطلع کیا...

مرزا جمال آفندی نے جھٹکے سے سیدھے ہوتے ہوئے آنکھیں کھولیں...

"کیا مطلب...؟" انہیں تشویش نے آگھیرا تھا...

"وہ جو ایہا کا گارڈ تھا نا راجا... وہ وہی لڑکا ہے جسے مراد بخاری اور اس کی بیوی کے قتل کیس میں گرفتار کیا گیا تھا...

وہ بھی ایہا کی دولت کے لالچ میں اس سے شادی کرنا چاہتا ہے... اور پورے پلان کے تحت ہی ہماری زندگی میں آیا تھا...

ابھی کچھ دیر پہلے وہ ایہا کو زبردستی اٹھا لے گیا ہے... اور فراز کو بھی اغواء کیا ہے اس نے... کہہ رہا تھا فراز کو ختم کرنے کے بعد وہ ایہا سے جبراً شادی کر لے گا...

میں جانتا ہوں وہ ایہا اور فراز کو کہاں لے گیا ہے... ایڈریس بتاتا ہوں... جلدی پہنچو... ورنہ وہ فراز کو بھی مار ڈالے گا..." تیز تیز بولتے ہوئے اسد شیرازی نے مرزا جمال آفندی کو ایڈریس بتایا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مرزا جمال آفندی کا دل و دماغ دھماکوں کی زد میں تھا... بمشکل غصہ ضبط کرتے ہوئے وہ اٹھے... جارحانہ تیور لیے اپنے کمرے کی جانب بڑھے... لوڈڈ گن لیے اب وہ گاڑی میں بیٹھ کر طوفانی اسپیڈ سے اس جگہ کی طرف جا رہے تھے جس کا پتہ اسد شیرازی نے دیا تھا...

❤❤❤❤❤

اس کے منہ پر مزید پانی کے چھینٹے مارتے ہوئے راجا نے اسے ہوش میں لانے کی کوشش کی...

فراز آفندی کی حالت سنبھلنے لگی تھی... راجا نے اس کے منہ سے پانی کی بوتل لگائی... چند گھونٹ فراز آفندی کے حلق سے نیچے اترے...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"کیاہوا...؟؟اتنی جلدی ہارمان گ ئے ڈیئر کزن...؟؟" بے تاثر لہجے میں کہتے ہوئے راجانے پانی کی بوتل ایک جانب اچھالی...اوراس کی ٹھوڑی سختی سے تھام کراس کا چہرہ اپنی جانب کیا...

فراز آفندی نے اس کے کزن کہنے پر حیران ہوتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا...پھر مزید جھٹکا لگا اسے راجا کی نیلی آنکھوں کو دیکھ کر...چند پل کے لیے تو وہ کچھ سمجھ ہی نہ پایا...

"کیاہوا...؟؟حیرت ہورہی ہے...؟؟ پہچانا مجھے یا نہیں...

دیکھو...غور سے دیکھو فراز آفندی...وہی راجا ہوں میں...جس سے ہر چیز چھین لیا کرتے تھے تم...وہی ابتہاج...جس کا جینا حرام کر دیا تھا تم نے...تمہارا وہی کزن...جس پر پیسے چرانے کا الزام تم نے لگوایا جبکہ وہ چوری بھی تم نے خود کی تھی...ہر ایک کا اچھا وقت آتا ہے...تب تمہارا وقت تھا...آج میرا... سمجھ نہیں آتا کہ تمہیں تمہارے ماضی کی غلطیوں اور آج کی اس گھٹیا حرکت پر موت کے گھاٹ اتاروں....یا تم پر ترس کھا کر تمہاری جان بخش دوں...میں نے ہمیشہ دشمن کو دشمن سمجھ کر مارا....لیکن

Do not copy or distribute without permission of the author

آج... آج نہ جانے کیوں مجھے تم سے ہمدردی ہو رہی ہے... دل تو چاہتا ہے کہ تمہیں اتنا ماروں.... اتنا ماروں کہ تڑپ تڑپ کر ایڑیاں رگڑ رگڑ کر تم اپنی جان دے دو... لیکن کیا کروں... میرا دل اتنا کافر نہیں بن پایا... چاہ کر بھی میں تمہیں تمہارے اعمال کی سزا نہیں دے سکتا... اسی لیے اپنا اور تمہارا معاملہ میں نے ربِ تعالیٰ کے سپرد کر دیا ہے... کیونکہ وہ بہتر بدلہ لینے والا ہے... بس ایک ہی دعا ہے.... کہ اللہ تمہیں ہدایت دے... شاید اب تم پر میری اس بات کا اثر ہو جائے..."

آخر میں راجا کا لہجہ افسردہ ہوا تھا... اپنی بات کہہ کر وہ اٹھا... اور کرسی سے بندھے فراز آفندی کے ہاتھ کو کھولنے لگا... ابھی ایک ہی گرہ کھولی تھی جب پیچھے سے کسی نے آکر راجا کو دھکا دیا... راجا لڑکھڑا سا گیا.... تیزی سے پلٹ کر اس نے مارنے والے کی طرف دیکھنا چاہا لیکن تب تک آنے والا شخص اس پر کئی وار کر چکا تھا... پے در پے مکے رسید کرتے ہوئے وہ شخص گویا پاگل ہو رہا تھا...

راجا نے طیش میں آتے ہوئے خود کو اس کی گرفت سے چھڑا کر مکا رسید کرنا چاہا.... لیکن مقابل کا چہرہ دیکھ کر اس کا مکا ہوا میں ہی معلق رہ گیا تھا... سامنے مرزا جمال آفندی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کھڑے تھے... آنکھوں میں خون لیے وہ کبھی اس کا چہرہ دیکھ رہے تھے اور کبھی اپنے چہرے کے قریب رکا اس کا وہ مٹھی بنا ہاتھ...

#چشم_نم...

#آیت_نور...

قسط نمبر 45...(دوسرا حصہ...)

آخری قسط...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا اپنے سامنے اپنے باپ کو کھڑا دیکھ کر ان پر ہاتھ نہیں اٹھا سکا تھا... تبھی لب بھینچ کر اٹھا ہوا ہاتھ نیچے کر گیا...

"تمہاری ہمت کیسے ہوئی میرے بیٹے کو ہاتھ لگانے کی... میں تمہیں جان سے مار دوں گا..." مرزا جمال آفندی کی نگاہ فراز آفندی کے زخمی چہرے پر پڑی تو وہ دوبارہ راجا پر پل پڑے...

راجا کی آنکھوں میں زخمی پن سا در آیا...

اگر اسے اپنی اولاد سمجھ کر آج یوں مرزا جمال آفندی اس پر ہاتھ اٹھاتے تو وہ ہنسی خوشی یہ سب برداشت کر لیتا....

لیکن دکھ تو اسی بات کا تھا... کہ وہ فراز آفندی کی خاطر یوں اپنے ہی بیٹے کو مار رہے تھے...

اپنے بیٹے کا حق کسی اور کو دے دیا تھا...

پے در پے مکوں اور گھونسوں کی برسات کرتے مرزا جمال آفندی جنونی ہو رہے تھے...

راجا کا نچلا ہونٹ پھٹ گیا...

منہ سے خون بہنے لگا تھا...

لیکن دوبارہ نہ تو راجا نے ان پر ہاتھ اٹھانے کی کوشش کی... نہ ان کا ہاتھ روکنے کی... اور نہ ہی منہ سے اف تک کی آواز نکالی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسد شیرازی بھی تبھی وہاں آیا تھا...اس کے ساتھ اس کا خاص ساتھی اشرف بھی تھا...لیکن وہ دونوں سامنے نہیں آئے تھے...ان سے کافی دور دیوار کی اوٹ میں کھڑے دونوں تماشہ دیکھ رہے تھے...

"سر...آپ نے کیا سوچ کر مرزا جمال آفندی کو یہاں بھیجا...اگر وہ دونوں باپ بیٹا آپس میں مل گئے تو...؟؟"اشرف ابھی تک اسد شیرازی کی پلاننگ نہیں سمجھ پایا تھا...اسد شیرازی کے لبوں پر استہزائیہ مسکراہٹ ابھری...

"وہ دونوں ایک دوسرے کے دشمن بن چکے ہیں اشرف...جس طرح مرزا جمال آفندی طیش میں اسے پیٹ رہا ہے...وہ کبھی راجا کو اتنا وقت ہی نہیں دے گا کہ راجا اسے بتا سکے کہ وہ اس کا بیٹا ہے...

مجھے معلوم تھا...بہت اچھی طرح معلوم تھا کہ ابیہار اجا کی کمزوری ہے...ابیہا کے اغواء کی خبر سن کر اور یہ جان کر کہ اس کا اغواء فراز آفندی نے کیا ہے راجا اپنی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت کھو بیٹھے گا...اور ضرور فراز آفندی کو تشدد کا نشانہ بنائے گا...اور بالکل ایسا ہی

Do not copy or distribute without permission of the author

ہوا... سامنے نیم مردہ سے فراز آفندی کو دیکھو... اتنی ہمت نہیں اس میں کہ اپنے ہاتھ کو ہلا بھی سکے...

اور رہی بات مرزا جمال آفندی کی... تو میں جانتا تھا کہ فراز آفندی کے راجا کے ہاتھوں اغواء کی خبر سن کر وہ آگ بگولہ ہو جائے گا... اور فراز آفندی کی عنقریب موت کے بارے میں جان کر بغیر کچھ سوچے سمجھے راجا تک پہنچ جائے گا... اور ظاہر سی بات ہے اگر مرزا جمال آفندی راجا کو مارے گا تو بدلے میں راجا بھی اس پر ہاتھ اٹھائے گا...

اگر ایسا نہ بھی ہوا تب بھی... آج مرزا جمال آفندی اور راجا میں سے کسی ایک کو تو مرنا ہی ہے... اگر مرزا جمال آفندی راجا کو ختم کرے تب بھی ہمارا فائدہ... کیونکہ راجا کا کانٹا بھی نکل جائے گا اور مرزا جمال آفندی جو مجھ پر رعب چلاتا ہے وہ اپنے ہی بیٹے کے قتل کے جرم میں جیل جائے گا... میرے لیے میدان صاف ہو جائے گا...

اور اگر راجا مرزا جمال آفندی کو ختم کر دے... اس صورت میں بھی مرزا سے جان چھوٹے گی اور راجا قتل کیس میں اندر جائے گا... دونوں سے چھٹکارا ملے گا... باقی رہ گیا فراز آفندی... تو جب اس کی ہشت پناہی کرنے والا مرزا ہی نہیں رہے گا تو پھر وہ کس

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کھیت کی مولی ہے... ابیہا کی اس سے شادی کرنے کے بعد ساری جائیداد اپنے نام کرواؤں گا اور ان دونوں کو بھی ختم کر دوں گا... پھر اسد شیرازی یہاں کا, اس شہر کا, اس ملک کا سب سے امیر شخص بن جائے گا... دنیا فخر کرے گی اسد شیرازی پر... اس کے جیسا امیر بننے کی خواہش کرے گی..." اسد شیرازی فاتحانہ نگاہوں سے راجا کو مار کھاتے دیکھ کر آنے والے وقت کے سہانے سپنے سجانے میں مگن تھا... اشرف بھی داد بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا... اتنا دماغ پتا نہیں کہاں آیا تھا اس اسد شیرازی کے پاس...

مار کھاتے کھاتے راجا لڑکھڑا کر پیچھے ہوتے ہوئے دیوار سے جا لگا تھا... مرزا جمال آفندی نے ریوالور نکالتے ہوئے اسے بالوں سے تھام کر اس کا سر اونچا کیا...

"آج تمہاری زندگی کا باب تو سمجھو ختم..." اس کی پیشانی پر ریوالور رکھا تھا... تبھی راجا نے نظریں اٹھائیں... ان کی جانب دیکھا... مرزا جمال آفندی جو غصے سے سرخ ہوتے ہوئے ٹریگر دبانے ہی والے تھے ایک پل کو چونکے... ان کا ہاتھ کپکپایا... آنکھوں میں حیرت اور الجھن ابھری تھی... راجا کے چہرے پر تکلیف کے اثرات تھے... یہ تکلیف

Do not copy or distribute without permission of the author

ظاہری زخموں کی نہیں تھی... یہ تکلیف روح پر لگے تازیانوں کی تھی... ماضی کے تمام زخم ادھڑنے لگے تھے... ان میں سے خون رسنے لگا تھا... ماں باپ کی شفقت سے محرومی کے دکھ سے اس کا دل ایک بار پھر خون ہونے لگا...

"تت... تم... را... راجا...؟؟" مرزا جمال آفندی بے یقین نگاہوں سے اسے تکتے بمشکل بول سکے...

اسد شیرازی جوان کے راجا پر ریوالور تان لینے پر خوش ہو رہا تھا کہ مرزا جمال آفندی راجا کو ختم کرنے والے ہیں... انہیں ریوالور والا ہاتھ نیچے کرتے دیکھ کر غصے سے سلگ اٹھا...

"جی میں... راجا... بدقسمتی سے آپ کا بیٹا... ابتہاج آفندی" تلخ مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے راجا نے ہونٹوں کے کنارے سے بہتا خون ہاتھ سے صاف کیا... گردن پر بھی مرزا جمال آفندی کی جارحیت کے نشانات نظر آ رہے تھے... مرزا جمال آفندی بہت دیر تک کچھ بول ہی نہ سکے... ریوالور ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے گرا تھا... یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا کہ ان کے سامنے واقعی ان کا اپنا بیٹا کھڑا ہے...

Do not copy or distribute without permission of the author

"تم... تم یہاں کیسے... پہلے کیوں نہیں بتایا مجھے میرے بچے... کہ تم ہی ابتہاج ہے... کیوں اتنا عرصہ مجھے خود سے دور رکھا... اور... اور گڈی کہاں ہے... کدھر ہے وہ... ؟؟" یقین آتے ہی وہ راجا کی طرف بڑھے... اس کا چہرہ اپنے ہاتھوں میں تھامنا چاہا... لیکن راجا نے ایک طرف ہوتے ہوئے ان کے ہاتھوں کو خود کے قریب پہنچنے سے روک دیا تھا...

"دوسروں کو بیٹے کا درجہ دیتے رہے آپ اور خود اپنے سامنے کھڑے اپنے بیٹے کو ہی نہیں پہچان پائے... اپنے بیٹے کو تو ایک باپ کی شفقت سے محروم کر دیا... اور وہ..." تکلیف سے بولتے ہوئے راجا نے فراز آفندی کی طرف اشارہ کیا تھا...

"وہ... فراز آفندی... جس کی وجہ سے آپ کے بیٹے کو گھر سے نکلنا پڑا... بلکہ نکلنے پر مجبور کر دیا گیا... جس کی وجہ سے آپ کی بیٹی... آپ کی علیزہ بھوک سے تڑپتی ہوئی بیچ راہ میں, فٹ پاتھ پر لاوارثوں کی طرح موت کی وادی میں اتر گئی... اس فراز آفندی کی ذرا سی تکلیف پر آپ کیسے آپے سے باہر ہو گئے... کیا کبھی ہماری تکلیف کا اندازہ لگایا ہے آپ نے بابا... کیا کبھی ہماری ماں کے بارے میں سوچا کہ وہ آپ کی وجہ سے کن اذیتوں سے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

گزری ہیں... ہم بھی انسان تھے... ہماری ماں بھی انسان تھیں.... ہمارے لیے کبھی آپ کے اندر ایسے جذبات بیدار کیوں نہیں ہوئے....

کیا کہتا میں آپ سے آکر... کہ میں ہی ابتہاج ہوں... آپ کا وہ بیٹا... جس نے ایک ایسی عورت کی کوکھ سے جنم لیا... جو آپ کی من پسند نہ تھی... جس کا قصور یہ تھا کہ وہ ایک وفادار ہمسفر کی خواہش میں آپ سے شادی کر بیٹھی... جسے آپ نے بیوی کا درجہ تو دے دیا... لیکن کبھی بیوی کی عزت نہ دے سکے... کیا بتاتا آپ کو کہ میں ہی آپ کا وہ بد نصیب بیٹا ہوں جس کی طرف کبھی دیکھنا تک گوارا نہ کیا تھا آپ نے... گود میں اٹھانا اور محبت کرنا تو دور کی بات...

نہیں مرزا جمال آفندی... نہیں... آپ پر سے... اور ان سب خونی رشتوں سے کب کا اعتماد اٹھ گیا میرا... مجھے نہیں یاد کہ میں کسی کا بیٹا ہوں, کسی کا کزن ہوں یا کسی کا مجھ سے کوئی خون کا رشتہ ہے... کیونکہ جہاں احساس نہ ہو... وہاں خونی رشتوں کا ہونا نہ ہونا ایک برابر ہے... مجھے بس اتنا معلوم ہے کہ میں اپنے رب کا بندہ ہوں... اپنے وطن کا محافظ ہوں... کیونکہ میں جانتا ہوں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

نہ کبھی مجھے میرا رب مایوس کرے گا... اور نہ ہی یہ وطن...

اور میرے رب کا فرمان ہے... کہ جب بدلے کی آگ میں جلتے ہوئے اپنے دشمنوں کو خود سے کمزور پاؤ تو انہیں معاف کر دو... کہ معاف کرنا زیادہ بہتر ہے بدلہ لینے سے... اسی لیے...

ہاں اسی لیے... فقط اپنے رب کی رضا کے لیے میں نے خود سے ہوئی ہر ناانصافی معاف کر دی... فراز آفندی کو بھی معاف کر دیا... اور... اور آپ کو بھی...

ہاں لیکن اگر آپ چاہیں تو اب بھی مجھ پر گن تان سکتے ہیں... ساری کی ساری گولیاں میرے سینے میں اتار سکتے ہیں... میرے وجود کو اس دنیا میں لانے کا سبب بھی آپ تھے... کیا فرق پڑتا ہے اس بات سے کہ اب میرے وجود کو مٹانے والے بھی آپ ہی ہوں گے...

آپ کے لیے تو میرے رب کی چنی گئی یہی سزا کافی ہے کہ اس نے ہمارے بعد آپ کو مزید کسی اولاد سے نہیں نوازا... جس دولت کے حصول کے لیے آپ نے ہمیں دنیا کی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

ٹھوکروں میں رکھ دیا اسی ناجائز اور حرام دولت کو سنبھالنے کے لیے آپ کا کوئی وارث نہیں ہے..."

خود اذیتی بھرے تلخ لہجے میں جب راجا بولنے پہ آیا تو بولتا ہی چلا گیا... جبکہ مرزا جمال آفندی کی آنکھوں میں ندامت کے آنسو تھے...

"مجھے معاف کر دو بیٹا... میری تمام کوتاہیوں اور غلطیوں کے لیے... تم لوگوں سے برتی گئی لاپرواہی کے لیے... میرے سینے میں بھی آگ ہی آگ ہے... تم نہیں جانتے تم دونوں کے کھونے کے بعد کتنا تڑپا ہوں میں... کتنا رویا ہوں... تم دونوں کی یاد میں میری آنکھیں ساون کی طرح برستی رہی ہیں... مجھے معاف کر دو پلیز... اور ایک بار... فقط ایک بار سینے سے لگ جاؤ... میری ساری تشنگی مٹ جائے گی..." مرزا جمال آفندی اپنی عمر سے کہیں زیادہ بوڑھے دکھنے لگے تھے... اس وقت وہ مافیا کے لیڈر کی بجائے ایک بے بس اور لاچار باپ کے روپ میں کھڑے تھے راجا کے سامنے... ہاتھ جوڑ رکھے تھے... اور آس بھری نگاہیں راجا پر جمی تھیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا نے بے رخی سے چہرہ دوسری طرف پھیر لیا... "میں نے کہا نا... میں نے اپنے ساتھ ہوئی ہر ناانصافی کے لیے معاف کر دیا آپ کو.... لیکن میری بہن روزِ قیامت آپ سے اپنی ہر تکلیف کا بدلہ لے گی... اور رہی بات گلے لگانے کی... تو معاف کیجیے گا... میرا ظرف ابھی اتنا بڑا نہیں ہوا کہ ماضی میں خود کو دھتکارنے والے کو آگے بڑھ کر سینے سے لگا لوں... آنے والے وقت میں ہو سکتا ہے میرے دل پر جمی برف پگھل جائے لیکن ابھی ایسا ممکن..." وہ بے تاثر لہجے میں کہہ رہا تھا جب ایک جانب سے فائر کی آواز سنائی دی... راجا نے چونک کر گردن موڑ کر اس طرف دیکھا... پھر اپنی باہوں میں جھولتے اپنے باپ کو... جن کے سر کی پچھلی طرف گولی لگی تھی اور ایک پسلی کے قریب... ایک اور گولی فراز آفندی کے سر میں بھی ماری گئی تھی...

وہ جو پہلے ہی نیم بے ہوش سا تھا... ایک آخری ہچکی لے کر دم توڑ گیا... سامنے کچھ ہی فاصلے پر اسد شیرازی کھڑا تھا... جس کے ہاتھ میں گن تھی... راجا نے طیش سے اس کے جانب دیکھا.... لیکن آگے نہیں بڑھ پایا... کہ مرزا جمال آفندی اس کے مضبوط بازوؤں کے حصار میں گہری گہری سانسیں لیتے تڑپ رہے تھے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

"بابا... بابا آنکھیں کھولیے پلیز... بابا میری طرف دیکھئے پلیز..." ساری نفرت, ساری خفگی کہیں دور جا سوئی تھی... اس وقت اسے اگر کچھ یاد تھا تو صرف یہ کہ اس کے بابا موت کے دہانے پر کھڑے ہیں... ایک بار پھر انیس سال پہلے کا منظر نگاہوں میں ابھرا تھا جب اس کے سامنے اس کی ماں موت کی آغوش میں جا سوئی تھی... وہ اٹھارہ سال بعد پہلی بار رویا تھا... وہ باپ جس سے وہ اپنی دانست میں سب سے زیادہ نفرت کرتا تھا آج اسے یوں موت کے منہ میں جاتا دیکھ کر وہ رونے لگا تھا... بوکھلاہٹ میں, گھبراہٹ میں ان کے گال سہلاتے ہوئے وہ بار بار انہیں پکار رہا تھا....

مرزا جمال آفندی اس کے سینے سے لگے تھے اور راجا نے انہیں سنبھال رکھا تھا... انہیں سنبھالتے سنبھالتے وہ نیچے بیٹھ گیا... اس کے بابا کا سر اس کی گود میں تھا...

ان کی آخری سانسیں چل رہی تھیں... بے یقین نظروں سے انہوں نے پہلے اپنے اور راجا کی طرف بڑھتے اسد شیرازی کو دیکھا... پھر دھندلاتی نگاہیں راجا کے چہرے پر جمائیں... سر کی پشت پر جمایا اپنا ہاتھ ہٹا کر انہوں نے راجا کے چہرے کو چھونا چاہا... ان کا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

خون آلود ہاتھ راجا کے چہرے کو بھی سرخ کرتا چلا گیا... کچھ کہنے کی کوشش میں ان کے لب پھڑ پھڑائے تھے لیکن موت نے اتنی مہلت نہ دی اور ان کا جسم بے جان ہو گیا...

"بابا..." راجا چیخ اٹھا تھا... پہلے کیا کم ستم ڈھائے تھے زندگی نے ان پر... کہ اب جب باپ بیٹے کے درمیان سب ٹھیک ہونے کا وقت آیا تو اس سے اس کے باپ کو بھی چھین لیا گیا... اسد شیرازی اس کے قریب آن رکا تھا... راجا کی نظریں اس کے جوتوں سے ہوتے ہوئے اس کے چہرے تک گئیں... جس پر کمینگی بھری مسکراہٹ تھی...

"کیسا لگا سرپرائز..؟؟؟" اسد شیرازی مسکراہٹ لبوں میں دبائے اس سے مخاطب ہوا تھا... راجا نے مرزا جمال آفندی کا سر اپنی گود سے اٹھا کر نیچے رکھا... نم آنکھوں کو رگڑتا وہ اٹھا... طیش بھری نگاہوں سے اسد شیرازی کو دیکھا... آگے بڑھنے ہی والا تھا جب اسد شیرازی نے اس کے دائیں بازو پر فائر کیا... راجا جھٹکا کھا کر پیچھے ہوا... اذیت سے آنکھیں بند کیں... گولی بازو کو چھو کر نکلی تھی.... لیکن یوں محسوس ہوا تھا جیسے بازو آگ کی لپیٹ میں آ گیا ہو.... سسکیوں کو منہ میں دباتے ہوئے اس نے بازو کی طرف دیکھا جس میں سے خون نکل رہا تھا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"تمہیں کیا لگتا ہے.... پلان صرف تمہیں ہی بنانے آتے ہیں...؟؟ دماغ صرف تمہارے پاس ہی ہے... کیا سمجھا تھا تم نے.... کہ تم سوچ سمجھ کر پوری منصوبے کے ساتھ ابیہا کی زندگی میں آؤ گے... اس کی سامنے میرے جھوٹوں کا پردہ فاش کرو گے... حقیقت اس پر عیاں کرو گے اور مجھ سے بدگماں کر کے میری برسوں کی محنت پر پانی پھیر دو گے اور میں چپ چاپ بیٹھا تماشا دیکھتا رہوں گا...؟؟

ویسے داد تو دینی چاہیے تمہیں... کیسے عمدہ طریقے سے تم نے میرا بھروسہ جیتا... اداکاری اچھی کر لیتے ہو تم بھی... لیکن چال ہمیشہ وہ بہترین ہوتی ہے جو آخری ٹابت ہو اور جس پر جیت اور ہار کا فیصلہ ٹکا ہو... اور یہ آخری چال تو میں جیت گیا... اور کیا ہی خوبصورتی سے جیتا ہوں...

ویسے سوچا تو تھا کہ یا باپ کو بیٹے کے ہاتھوں مرواؤں گا یا بیٹے کو باپ کے ہاتھوں... دونوں صورتوں میں فائدہ تو میرا ہی تھا... لیکن باپ بیٹے کے درمیان پرانے ٹوٹے رشتے استوار ہوتے دیکھ کر رہا نہیں گیا مجھ سے... جذباتی ہو گیا تھا نہ... کیا ہے کہ مجھے سے یہ رونا دھونا، یہ معافی تلافی جیسے سین دیکھے نہیں جاتے... اسی لیے تم لوگوں کے اس ڈرامے کا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

ڈراپ سین کرنے کے لیے مجھے اپنے جان سے پیارے دوست مرزا کو مارنا پڑا... کیا کروں... میں مارنا تو نہیں چاہتا تھا... لیکن مجبور کر دیا نا مجھے اس کام کے لیے..." بظاہر لہجے میں افسوس بھرتے ہوئے اسد شیرازی کوئی پاگل اور جنونی آدمی لگ رہا تھا... راجا نے آگے بڑھنا چاہا لیکن ہٹا کٹا اور جسمانی طور پر مضبوط ڈیل ڈول کا مالک اشرف راجا کو قابو کر چکا تھا... اسد شیرازی نے آگے بڑھ کر راجا کو کئی گھونسے رسید کی... اس کے زخمی بازو پر مکے مارے جس سے خون مزید تیزی سے بہنے لگا... راجا کو لگا اس کی جلد ادھڑ کر رہ گئی ہے... کراہتا ہوا وہ اذیت برداشت نہ کر پانے کے باعث لڑکھڑاتا ہوا نیچے گرا...

"بہت دل چاہ رہا ہو گا نا... مجھے مارنے کا... اپنے باپ کی موت کا بدلہ لینے کا... لیکن یہ خون میں نے تو کیا ہی نہیں... یہ دونوں خون تو تم نے کیے ہیں نا... بالکل ویسے ہی جیسے مراد بخاری اور اس کی بیوی کو تم نے مارا تھا... فکر مت کرو... کچھ ہی دیر میں پولیس پہنچتی ہی ہو گی تمہیں گرفتار کرنے کے لیے... میں نے ہی بلایا ہے انہیں... اور امید ہے اب اپنی آئندہ کی زندگی تم وطن کی خاطر وقف کرنے کی بجائے جیل میں چکی پیستے ہوئے کاٹو گے..." اسد شیرازی نے آگے بڑھتے ہوئے اس کی کمر اور پسلیوں میں کئی ٹھڈے رسید کیے... راجا تکلیف سے دہرا ہوتا چلا گیا... اتنی ہمت بھی نہ رہی تھی کہ خود کا بچاؤ کر پاتا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

اسد شیرازی نے نفرت بھری نگاہوں سے اس کی طرف دیکھا...

"چچ... چچ... چچ... بہت افسوس ہو رہا ہے تمہیں اس حال میں دیکھ کر.... کتنی بری قسمت ہے نا تمہاری... تم شاید میرے کیے گئے سارے گناہوں کی سزا بھگتنے ہی اس دنیا میں آئے ہو... اب دیکھو نا... مراد بخاری کو میں نے مارا... مسز مراد بخاری کو بھی میں نے مارا... لیکن الزام لگا تم پر... سزا ملی تمہیں... ابیہا کو اس کے باپ کے روپ میں دھوکہ دیتا رہا میں... اس کی دولت کے لیے... لیکن نفرت کرتی رہی وہ تم سے... اور اب... فراز آفندی کو اور تمہارے باپ مرزا جمال آفندی کو قتل کیا میں نے... اور دنیا کی نظر میں قاتل کون ہو گا...؟؟؟ تم... اب تک تو تمہیں اچھی طرح اندازہ ہو گیا ہو گا کہ دولت کے لیے اسد شیرازی کس حد تک جا سکتا ہے...

ویسے داد دینی پڑے گی تمہاری محبت کی... بہت چاہتے ہو نا ابیہا کو تم... تمہیں ایک راز کی بات بتاؤں...؟؟ جانتے ہو تمہارے جیل جانے کے بعد میں اس کے ساتھ کیا کرنے والا ہوں...؟؟ نہیں...؟؟ چلو میں تمہیں بتاتا ہوں... یہ جو تمہارے سامنے کھڑا ہے نا اشرف.... پہلے اس کے ساتھ اس کی شادی کرواؤں گا... یہ جی بھر کر کھیلے گا اس کے

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/

وجود سے... پھر اس کی جائیداد اپنے نام کرواؤں گا... اور پھر کچھ عرصہ بعد... کچھ عرصے بعد میں اسے کسی کوٹھے پر بیچ دوں گا... حسین و جمیل اور کم عمر سی ہے... مہنگے داموں بکے گی... اور یوں... تمہاری محبت ہر روز کسی نہ کسی مرد کی انا کو تسکین پہنچائے گی... موت کو ترسے گی... اور تم وہاں جیل میں اس کے بارے میں جان کر تڑپو گے... افسوس تو ہو گا مجھے بھی... لیکن... وہ کیا ہے نا... کہ اتنی ساری دولت ملنے کے بعد افسوس کرنے کا وقت کس کے پاس رہتا ہے... فی الحال تو میں پاکستان میں انڈر ورلڈ ڈان 'ملک' ہوں... لیکن کچھ ہی ماہ بعد پوری دنیا کے لیے انڈر ورلڈ ڈان بن جاؤں گا... پوری دنیا پر میرا ہی راج ہو گا..."

اسد شیرازی نے اپنی گھٹیا زبان سے گوہر افشانیاں کرتے ہوئے اپنی گھٹیا ترین ذہنیت اس پر ظاہر کی تھی... لیکن راجا زمین پر پڑا گہرے گہرے سانس بھر رہا تھا... اسد شیرازی آگے بڑھنے لگا تاکہ اپنے ہاتھ میں موجود ریوالور پر اس کی انگلیوں کے نشانات لگوا سکے.... تبھی بہت سے قدموں کی آوازیں سنائی دینے لگیں... اسد شیرازی پیچھے مڑا... سامنے پولیس کی بھاری نفری ان کی طرف آ رہی تھی... اسد شیرازی کے لبوں پر مسرور سی مسکراہٹ ابھری تھی... ان کا منصوبہ کامیاب ہو چکا تھا... پولیس کو دیکھ کر اشرف بھی

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

مطمئین سا کھڑا تھا... ریوالور پر راجا کے فنگر پرنٹ لگواتے ہوئے اسد شیرازی نے ریوالور اس کے قریب ہی رکھ دیا... پھر اٹھ کھڑا ہوا... اور اپنی جانب بڑھتے انسپکٹر کی طرف متوجہ ہوا... "انسپکٹر... یہی ہے وہ مجرم... جس نے میری آنکھوں کے سامنے اپنے باپ مرزا جمال آفندی اور چچا کے بیٹے فراز آفندی کو گولیوں سے بھونتے ہوئے ہلاک کر دیا... میں نے بڑی مشکل سے اپنی جان بچائی ہے... گرفتار کر لیجیے اسے..." اس کی بات مکمل ہونے تک انسپکٹر قریب آ چکا تھا... باقی پولیس فورس نے بھی ان سب کو گھیرے میں لے لیا تھا...

"ہینڈز اپ..." انسپکٹر نے اسد شیرازی پر گن تانی... دو افراد نے اشرف کو پکڑا... اسد شیرازی بوکھلایا... "ارے... آپ کو کوئی غلط فہمی ہو رہی ہے... قاتل میں نہیں وہ ہے... میں نے ہی تو آپ کو بلایا تھا کال کر کے..." اسد شیرازی ابھی بھی مطمئین تھا کہ شاید پولیس والوں کو کوئی غلط فہمی ہوئی ہے...

"آپ کی سچائی پوری دنیا کے سامنے آ چکی ہے مسٹر اسد شیرازی... ابھی آپ نے کیپٹن ابتہاج کے سامنے اپنے جن جرائم کا اعتراف کیا ہے وہ سب ہر چینل پر لائیو دکھایا جا رہا

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

تھا... آپ کے تمام راز افشا ہو چکے ہیں... اور دنیا تھو تھو کر رہی ہے آپ پر... آپ کو فوراً گرفتار کرنے کا حکم ملا ہے ہمیں... اب آپ کو ہمارے ساتھ چلنا ہو گا..." انسپکٹر نے اس کے دونوں ہاتھوں میں ہتھکڑی لگائی... راجا کی ٹیم کا ایک ممبر احمد کمپیوٹر ایکسپرٹ تھا... اور اس نے راجا کی بتائی گئی پلاننگ کے مطابق ایک مخصوص وقت پر تمام چینلز کی فریکوینسیز کو ہیک کر لیا تھا... اور انہیں اپنے کیمرے سے کنکٹ کر دیا تھا جس کی وجہ سے وہاں کا ہر منظر اور ہر بات تمام چینلز پر لائیو دکھائی گئی تھی... اسد شیرازی نے بے یقین نظروں سے راجا کو دیکھا جو اب اٹھ کھڑا ہوا تھا... اور اس کی طرف آیا تھا... چال میں لڑکھڑاہٹ تھی لیکن لبوں پر مسکراہٹ... استہزائیہ مسکراہٹ... وہ عین اس کے مقابل آ کھڑا ہوا... پھر اپنی ٹی شرٹ کے گلے پر موجود دو بٹنوں میں سے ایک کی طرف ہاتھ بڑھایا... اور بٹن کیمرہ الگ کیا... اسے اسد شیرازی کی آنکھوں کے سامنے کیا... بالکل سامنے...

"تم نے ہی کہا تھا نا اسد شیرازی..... کہ چال ہمیشہ وہی بہترین ہوتی ہے جو آخری چال ثابت ہو... اور جس پر جیت اور ہار کا فیصلہ ٹکا ہو... تو یہ میری آخری چال تھی... جس میں جیت بھی میری ہوئی... مجھے چند گھونسے اور ٹھڈے مار کر خوش ہو رہے تھے نا تم... لیکن

تم نہیں جانتے کہ یہ سب ہمارے لیے معمولی چیزیں ہیں...اس سے زیادہ سختیاں برداشت کرتے ہیں ہم اپنی ٹریننگز میں... یہ تو پھر مشن تھا...اور مشن کو ہارنا...ناممکن ہے...میں اگر چاہتا تو ایک ہی وار میں تمہاری جان لے لیتا... لیکن نہیں...مجھے تم سے اقبال جرم کروانا تھا... تمہارا اصلی روپ اس دنیا کے سامنے لانا تھا... تم سے تمہارے تمام گناہوں کا اعتراف کروانا تھا...اور دیکھو... بالآخر میں کامیاب ہوا... تم دنیا میں کسی کو منہ دکھانے کے لائق نہیں رہے...باہر نکلو گے تو پوری دنیا تمہیں اپنے استقبال کے لیے تیار ملے گی... گڈ بائے مسٹر ملک...اوہ سوری... مسٹر اسد شیرازی..."پولیس انسپکٹر اسد شیرازی کو دھکیلتا ہوا اپنے ساتھ لے گیا...اشرف کو بھی لے جایا جا چکا تھا...ان سب کے جانے کے بعد راجا نے اپنے بابا کی طرف دیکھا...ان کی لاشوں کو بھی اٹھایا جا رہا تھا...

"سر...آپ بھی ہمارے ساتھ چلیے ہاسپٹل...آپ کے زخم سے خون کافی زیادہ بہہ گیا ہے..."انسپکٹر دوبارہ واپس آیا...راجا اس کے ساتھ آگے بڑھ گیا...

کافی دور جا کر کسی کو کال ملائی..."سب ریڈی ہے...؟؟"وہ نہ جانے کس بارے میں پوچھ رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"جی سر...ایوری تھنگ از ریڈی..."سعد کی آواز سنائی دی تھی...

راجا نے اپنی پینٹ کی جیب سے کچھ نکالا...وہ ایک چھوٹا سا ریموٹ تھا...راجا نے بٹن دبایا...ساتھ ہی دھماکہ ہوا...اسد شیرازی کا وہ اڈہ تباہ ہو گیا تھا...اور اس کے ساتھ ساتھ باقی جتنے بھی اڈے تھے وہ سب بھی...راحم سعد اور اشعر نے پہلے ہی اس کے تمام اڈوں پر ریڈ زڈال کر سب مجرموں کو گرفتار کر لیا تھا اور ہر اڈے بر بم لگا دیئے تھے...اور آج...ان تمام اڈوں کو دھماکوں سے اڑا دیا گیا تھا...اسد شیرازی کی تمام حرام کی کمائی مٹی میں مل گئی تھی...اور بہت جلد وہ خود بھی اسی مٹی میں خاک ہونے والا تھا...

راجا اب پھر کسی کو فون ملا رہا تھا...چند لمحوں بعد کال ریسیو کی گئی..."سر...مشن کمپلیٹڈ..."فخریہ لہجے میں کہا گیا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

#چشم_نم...

#آیت_نور...

قسط45...

آخری قسط...(تیسرا حصہ...)

چار ماہ گزر چکے تھے اس مشن کو مکمل ہوئے...زندگی میں سکون آ چکا تھا...اسد شیرازی کو اس کے گناہوں کے بدلے عمر قید کی سزا سنائی جا چکی تھی...

عدالت نے اسد شیرازی کے گھر پر قبضے کا حکم بھی دے دیا تھا...

ابیہا اپنا گھر لینا چاہ رہی تھی لیکن ڈی آئی جی اور ان کی شریک حیات نے بصدِ اصرار اسے اپنے گھر ٹھہرا لیا تھا...

آج کل راجا آف ڈیوٹی تھا... تبھی وہ گھر پہ ہی موجود ہوتا...

وہ صبح صبح جاگنگ کے لیے جا رہا تھا جب لان میں ابیہا دکھائی دی...وہ فجر کی نماز پڑھ کر نیچے لان میں چلی آئی تھی...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابیہا کی نگاہ بھی راجا پر پڑ چکی تھی تبھی وہ اس کی طرف چلی آئی... راجا اسے اپنی طرف بڑھتا دیکھ کر رک گیا...

"میں بھی تمہارے ساتھ جاگنگ پہ چلوں...؟؟" ابیہا مسکراتے ہوئے اس سے مخاطب ہوئی... سفید شلوار قمیض اور سفید دوپٹے میں گلابی چہرہ تروتازہ لگ رہا تھا...

"آپ...؟؟" راجا حیران ہوا... آج سے پہلے کبھی اس نے ایسی خواہش نہیں کی تھی...

"ہاں کیوں... اتنے حیران کیوں ہو رہے ہو... میں تمہیں جوائن نہیں کر سکتی کیا...؟؟" ابیہا نے مصنوعی خفگی سے اسے دیکھا...

"اوکے.... جیسے آپ چاہیں..." راجا نے کندھے اچکائے تو وہ بھی اس کے ساتھ آگے بڑھ گئی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ دونوں تھک کر اب پارک میں ایک درخت تلے رکھے بینچ پر بیٹھے تھے... راجا کو تو خیر تھکن محسوس نہیں ہو رہی تھی لیکن ابیہا گہرے گہرے سانس بھرتی بیٹھ گئی تو اس کے اصرار پر راجا کو بھی بیٹھنا پڑا....

صبح کا منظر بہت دلفریب اور سکون بخش لگ رہا تھا...

"راجا.... میں ایک بات سوچ رہی تھی..." ابیہا نے ٹھوڑی تلے انگلی ٹکاتے ہوئے اس کی طرف دیکھا...

راجا جس کی نظریں دور اچھل کود کرتے دو بچوں پر جمی تھیں وہ ابیہا کی بات پر اس کی جانب متوجہ ہوا...

"کیا...؟؟" سوالیہ انداز میں ابرو اچکائے...

"وہ میں سوچ رہی تھی کہ... کیا تم بھی میری دولت کی وجہ سے میری طرف متوجہ ہوئے تھے...؟؟" ابیہا کا لہجہ شرارتی تھا لیکن پھر بھی راجا کو برا لگا... ایک گھوری سے نوازا تھا اسے...

"جب میں آٹھ سال کا تھا تب آپ کی طرف متوجہ ہوا تھا... نہیں... بلکہ آپ میری طرف متوجہ ہوئیں تھیں... تب مجھے یہ دولت وغیرہ کے بارے میں کچھ معلوم نہیں تھا کہ دولت کی وجہ سے کیسی کیسی چالیں چلتی ہے دنیا..." خفگی بھرے لہجے میں کہتے ہوئے راجا نے ایک تنکا اٹھایا اور یونہی گھاس پر لکیریں سی کھینچنے لگا...

Do not copy or distribute without permission of the author

"تو پھر تم نے مجھے فراز سے شادی سے کیوں روکا... کیا معلوم تم بھی مجھ سے شادی کے بعد مجھے ختم کر دو... یا اپنی غلام کی طرح ٹریٹ کرو..."

ابیہا کو نہ جانے کیوں اسے تنگ کرنے میں مزہ آنے لگا تھا... راجا جو قدرے جھک کر نیچے ادھر سے ادھر لکیریں کھینچنے میں مگن تھا اس نے غصے سے ابیہا کی طرف دیکھا... لیکن پھر لب بھینچ کر خود پر قابو پایا... وہ اس لڑکی پر کبھی غصہ نہیں کر سکتا تھا یہ تو طے تھا...

"تو میں نے آپ سے کب کہا کہ مجھ سے شادی کریں... فراز سے شادی کرنے سے اس لیے روکا کیونکہ اس کی نیت خراب تھی... آپ اس کے ساتھ شادی کرتیں تو آپ کی پوری زندگی برباد ہو کر رہ جاتی... میں یہ نہیں کہوں گا کہ آپ مجھ سے ہی شادی کریں... اگر آپ کو کوئی اور پسند ہے... یا کوئی ایسا آپ کی زندگی میں آجائے کہ جس کے ساتھ آپ خوش رہ سکیں تو بغیر کسی فکر کے اس کا ہاتھ تھام لیجیے گا... میرے لیے اپنے دل کی خوشی سے کہیں زیادہ عزیز آپ کی خوشی ہے... اور یقین کیجیے... میں کبھی کسی چیز کے لیے آپ کو فورس نہیں کروں گا... آپ کا فیصلہ ہی میرے لیے مقدم رہے گا ہمیشہ..."

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/classicurdumaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا نے سر جھکائے اسے اس کی بات کا جواب دیا تھا... ابیہا کا سر فخر سے بلند ہوا تھا... راجا کی دی عزت پر... اس کے دیئے مان پر...

"اچھا... وہ... تمہیں بتانا تھا کہ... مجھے ایک لڑکا پسند آ گیا ہے... بلکہ مجھے اس سے شدید قسم کی محبت لاحق ہو چکی ہے... محبت کی بھی وہ قسم... جسے عشق کہا جاتا ہے... تو کیا میں اس سے شادی کر سکتی ہوں... تمہیں اعتراض تو نہیں ہو گا نا..." ابیہا نے سر جھکاتے ہوئے اس پر انکشاف کیا تھا...

راجا نے بے یقین نظروں سے اس کی طرف دیکھا... "کیا واقعی...؟؟" وہ حیران رہ گیا تھا اس کی اسپیڈ پر...

ابیہا نے معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے آنکھیں پٹپٹا کر تیزی سے اثبات میں سر ہلایا...

راجا خاموش سا ہو گیا...

"نہیں... کوئی اعتراض نہیں... جیسے آپ خوش..." خود کو نارمل ظاہر کرنے کے باوجود بھی اس کی آنکھوں کی ماند پڑتی چمک اور بجھا ہوا لہجہ ابیہا سے مخفی نہیں رہا تھا...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا اپنی بات کہہ کر اب اٹھ چکا تھا... تنکے کو بے دردی سے ایکطرف پھینکتا وہ جانے کے لیے قدم بڑھانے ہی والا تھا جب اس کا ہاتھ ایہا کے ہاتھ کی گرفت میں آیا... راجا نے حیران ہو کر پہلے اسے دیکھا... پھر اس کے ہاتھ کی گرفت میں موجود اپنے ہاتھ کو...

"پوچھو گے نہیں کہ وہ کون ہے...؟؟" ایہا شرارتی مسکراہٹ لبوں میں دبائے اس کی جانب دیکھ رہی تھی...

"جب آپ نے فیصلہ کر ہی لیا ہے تو کیا فرق پڑتا ہے کہ وہ کون ہے کون نہیں... آپ کی زندگی ہے... آپ کے فیصلے ہیں... میں کون ہوتا ہوں تفتیش کرنے والا..." راجا خفا سے لہجے میں کہتے ہوئے جوتے کی نوک سے مٹی کھرچنے لگا... البتہ ہاتھ چھڑانے کی کوشش نہیں کی تھی...

"اف... پورے بدھو ہو تم..." ایہا کلستی ہوئی اٹھی... راجا نے الجھی نگاہوں سے اسے دیکھا جیسے پوچھ رہا ہو کہ اب میں نے کیا کہا...

"سارے رومینٹک موڈ کا بیڑہ غرق کر دیتے ہو قسم سے... ارے پاگل... میں تمہارے بارے میں ہی بات کر رہی تھی... ایک بار پوچھتے تو سہی... کہ کون ہے وہ لڑکا جو آناً فاناً

Do not copy or distribute without permission of the author

پسند آ گیا مجھے..." وہ اس کی عقل پر ماتم کرتے ہوئے خود ہی اسے بتا گئ... چہرہ تمتمانے لگا تھا... راجا نے دلچسپی سے اس کے چہرے کو دیکھا...

"میں کیوں پوچھتا... جبکہ میں پہلے سے ہی جانتا تھا کہ آپ میرے بارے میں ہی بات کر رہی تھیں..." وہ مسکراہٹ دبائے کہہ گیا...

ابیہا پہلے تو کچھ سمجھی نہیں... جب بات سمجھ میں آئ تو کمر پر ہاتھ ٹکائے اسے گھورنے لگی... نین و نقش میں خفگی کی جھلک تھی... راجا بے خود سا اسے تکے گیا...

"بہت برے ہو تم... بہت ہی برے..." اگلے ہی لمحے اس کے بازو پر زوردار مکا رسید کر گئ تھی وہ...

"آہ..." راجا کراہا...

"اوہ... کیا ہوا... زیادہ زور سے لگ گئ کیا...؟؟ سوری... سو سوری..." ابیہا اس کے کراہنے پر فورا پریشان ہوا اٹھی تھی... تبھی اس کی جانب متوجہ ہوئ...

راجا اس کے تشویش زدہ چہرے کو دیکھتا پھر ہنسنے لگا تھا...

"کیا ہوا...؟؟" وہ ابھی تک اس کے ہنسنے کی وجہ نہ سمجھ پائ تھی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

"میڈم... یہ جو ایس ایس جی آفیسرز ہوتے ہیں ناں..

انہیں ایسی چھوٹی موٹی چیزوں سے فرق نہیں پڑتا... اور لڑکی کے ہاتھ سے لگا مکا تو یوں محسوس ہوتا ہے جیسے پھول مارا گیا ہو..." مسکراتے ہوئے وہ بھی شرارت پر آمادہ ہوا تھا... ابیہا نے خفا نظروں سے اسے دیکھا... اسے مسلسل مسکراتے دیکھ کر چڑ گئی اور پیر پٹختی آگے بڑھ گئی...

❤❤❤❤❤

آج کا دن ان کی زندگیوں میں بے تحاشہ خوشی لے کر آیا تھا... آج وہ ابیہا کے تمام جملہ حقوق اپنے نام لکھوا کر اسے اپنے گھر لے آیا تھا... لیکن اس سے پہلے ابیہا نے راجا کے ہی کہنے پر اپنی تمام جائیداد یتیم خانوں اور اسکولز کی ڈونیشن کے لیے وقف کر دی تھی... تاکہ راجا اور ابیہا جیسے بہت سے بچے جو بچپن میں ہی اپنے ماں باپ کو کھو دیتے ہیں یا کسی وجہ سے دربدر ہو جاتے ہیں وہ ان یتیم خانوں میں ایک بہتر زندگی گزار سکیں...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

وہ ابیہا کو صرف اس کی شادی کے جوڑے میں رخصت کروا کر اپنے گھر لایا تھا... جائیداد کے نام پر ایک روپیہ بھی نہ رکھا تھا کہ ابیہا کی خواہشات وہ اپنے محنت سے کما کر اپنے زور بازو سے پوری کرنا کا جذبہ رکھتا تھا... وہ دونوں لوگ امیر کبیر لوگوں کی طرح زندگی گزارنے کی بجائے ایک چھوٹے سے گھر میں خوشحال اور پر سکون زندگی گزارنا چاہتے تھے...

ابیہا گلاب کے پھولوں سے سجے اس کمرے میں جہازی سائز بیڈ پر چہرے پر گھونگھٹ لیے راجا کا انتظار کر رہی تھی... ایک نگاہ اس کمرے پر بھی ڈالی جو پہلے صرف راجا کا کمرہ تھا لیکن اب ابیہا کا بھی... وہ مسرور تھی... بہت مسرور... بے شک راجا جیسا خوبصورت دل والا شخص جس کا ظاہر اور باطن ایک ہو، ہر کسی کو نہیں ملتا... وہ ایک ہی تھا اس دنیا میں... اور اسے رب نے اس کا مقدر بنا دیا تھا... وہ جتنا بھی شکر ادا کرتی کم تھا...

وہ اپنی سوچوں میں گم تھی جب دروازہ کھلنے کی آواز پر چونکی... اندر داخل ہوتے راجا کو دیکھ کر سر جھکایا تھا... وہ کنفیوز ہونے لگی... ہتھیلیاں پسینے سے تر ہو گئیں... جبکہ پیشانی پر پسینے کے ننھے ننھے قطے چمک دکھلانے لگے تھے...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

راجا نے سلام کیا تھا... ابیہا نے زیر لب سلام کا جواب دیا...

وہ شیر وانی اتار کر ایک جانب رکھتا اس سے کچھ فاصلے پر آ بیٹھا... اس کی جھکی نظریں ابیہا کے مہندی رچے دونوں پاؤں پر تھیں...

"سمجھ میں نہیں آ رہا کہ کیسے شکر ادا کروں اس پاک ذات کا... جس نے آج مجھے سر خرو کر دیا... اور میری زندگی کی تمام مشکلات اور اذیتوں کے بدلے آپ کو میرے نصیب میں لکھ دیا... میں نہیں جانتا میں اس قابل تھا یا نہیں... لیکن اللہ کے بعد آپ کا بھی احسان ہے مجھ پر... کہ آپ نے خود کو مجھے سونپا... یہ کسی اعزاز سے کم نہیں میرے لیے کہ وہ لڑکی, جس کی محبت میں نے دل کے نہاں خانوں میں چھپا رکھی تھی... جس کی اتنی عزت کرتا تھا میں کہ نگاہ بھر کر دیکھنا بھی گناہ سمجھتا تھا آج وہی میری شریک حیات ہے... اور اسے دیکھنے, اسے چھونے کے سب اختیارات مجھے مل گ ئے ہیں..." وہ دھیمے لہجے میں کہتے کہتے خاموش ہوا... پھر کچھ سوچ کر اٹھا... سائیڈ ٹیبل کے دراز سے کچھ نکالا...

وہ کوئی ڈبیا تھی...

Do not copy or distribute without permission of the author

ابیہا نے گھونگھٹ کی اوٹ سے اس کی طرف دیکھا جو اب اس ڈبیا میں سے کچھ نکال رہا تھا... وہ وائٹ گولڈ کی بہت خوبصورت پائل تھی... راجا نے ہک کھولتے ہوئے وہ پائل ابیہا کے پاؤں میں پہنا دی... پھر اس کا گھونگھٹ اٹھایا...

"ہماری دوستی کی نشانی کے طور پر آپ نے مجھے اپنی پائل دی تھی... جسے میں نے سنبھال کر رکھا...

اب ہماری محبت کی نشانی کے طور پر میں آپ کو یہ پائل دے رہا ہوں... اسے سنبھال کر رکھنا اب آپ کی ذمہ داری ہے..." راجا نے مسکراتے ہوئے نرم نگاہوں سے اسے دیکھا...

پھر سائیڈ ٹیبل سے ایک اور مخملی ڈبیا نکالی... جس میں وائٹ گولڈ کی خوبصورت سی چین اور ساتھ دل کی شکل کا لاکٹ تھا...

"اور یہ... آپ کی منہ دکھائی کا تحفہ... اجازت ہے...؟؟" راجا نے چین نکالتے ہوئے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا... ابیہا سر جھکا گئی... راجا نے وہ خوبصورت سی چین اس کی صراحی دار گردن کی زینت بنا دی...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

کافی دیر ان کے درمیان خاموشی چھائی رہی...

"تم نے میری تعریف تو کی نہیں... کیسی لگ رہی ہوں میں..." ابیہا جب انتظار کرتی کرتی تھک گئی تو بالآخر منہ کے زاویے بگاڑتی خود ہی بول اٹھی...

راجا نے ہنستے ہوئے اس کی جانب دیکھا...

"ہاں... سوچ رہا تھا کہ کن الفاظ میں تعریف کروں آپ کی...؟؟" اس نے مسکراہٹ دبائی...

"تو... سوچ لیا... یا ابھی سوچنا باقی ہے...؟؟" ابیہا خفا سی ہو کر کہتے ہوئے نگاہوں کا رخ موڑ گئی...

"جی بالکل... سوچ لیا..." راجا ابھی بھی مسکرا رہا تھا...

"تو جلدی کرو... میری تعریف کرو اب..." ابیہا ایکسائیٹڈ ہوئی... راجا چند پل رکا...

پھر کچھ سوچتے ہوئے اپنا ہاتھ آگے بڑھایا... ابیہا کا مہندی سے سجا ہاتھ تھاما اور اپنے لب اس کے ہاتھ پر رکھ دیئے...

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

ابیہا کی دھڑکنیں بے ترتیب ہونے لگیں...راجا نے اس کے ہاتھ پر بوسہ دے کر ابیہا کے شرم سے سرخ پڑتے چہرے کی طرف دیکھا...اس کا ہاتھ ابھی بھی راجا کی گرفت میں تھا...دلچسپی سے ابیہا کو دیکھتے ہوئے راجا کے منہ سے بے ساختہ چند الفاظ برآمد ہوئے...

"فَبِاَیِّ آلَاءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ..."

ختم شد...

www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/
CLASSIC URDU MATERIAL

CLASSIC URDU MATERIAL
www.classicurdumaterial.com
support@classicurdumaterial.com
https://www.facebook.com/ClassicUrduMaterial/

Do not copy or distribute without permission of the author